علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق ہوا اور شرع مزین و معمور ہوئے اور ہوتے رہینگے بلکہ باقتضائی اما الزبد
فیذھب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ہمرو برد مہور سے سواے اہل سنت و جماعت کے
ہندوستان اکثر طوائف باطلہ کا صفحہ روزگار پر باقی نہ رہا خصوصاً فتنہ تاتاریہ میں ایسے مفقود
ہوئے کہ گویا کبھی موجود نہ تھے فجعلناھم احادیث ومزقناھم کل ممزق وکفی اللہ المؤمنین
القتال اب اگر کوئی کہیں مختفی و مستور ہی تو وہ بھی کان لم یکن شیئا مذکورا ہی لیکن منجملہ اہل شیع
سے بشر ذمہ قلیلہ اثنا عشریہ کہ باقرار شوستری صاحب احقاق الحق و ابوجعفر طوسی و سبحان علی وغیرہ
ماھیت و انقص ہی اور ہر زمانے میں اپنے عہد سعادت مہد مرتضوی سے آج تک نیا رنگ بدلا
اور ہر قرن میں بطرز مرتبع نمایاں ہوا اور ہر عصر میں اپنا نیا نام و لقب رکھا ہنوز بعض قطار عالم
و دھبل بنی آدم خصوصاً دیار ایران میں قاطبۃ اور ہندوستان میں جملۃً باقی ہی لیمیز اللہ الخبیث
من الطیب چنانچہ اس زمانہ اخیر میں کہ ہمدوش عہد فترت و ہم آغوش قیامت ہی اور زمانہ ظہور
مہدی آخر الزمان سے اقرب صاحب سیف مسلول و صاحب تحفہ و صاحب شوکت عمریہ خاصۃ
صاحب منتہی الکلام وغیرہم نے مصداق کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و
تنہون عن المنکر رہا سہا جھگڑا چکا دیا اور واسطے کسی رافضی کے مجال مناظرہ کا نہیں چھوڑا
اور طریق تکلم کو شش جہت سے مسدود کیا یہاں تک کہ اعلیٰ علمائے متاخرین شیعہ مثل سبحان علی خان
وغیرہ نے بکرات و مرات اقرار فرار معرکہ قیل و قال سے بزبان و بیان کیا اور الزام اہل حق کو
حد ظہور صاحب الزمان فرمایا چنانچہ بعض مکاتیب نامبردہ سے ظاہر ہی کہ افحام خصم بدون
ظہور صاحب الامر و الزمان ممکن نیست اور دوسری جگہہ لکھا ہی کہ بعضے از اعضالات چنان
بودہ اند کہ بجز معصوم ہیچکس از عہدہ جواب آن برنمی تواند آمد انتہی لیکن اسپر بھی جو دنیا عالم کون
و فساد ہی اگر مفسدہ سے خالی ہو تو خلو شی اپنے موضوع لہ سے لازم آوے اب بعد زمانہ غدر
ہندوستان کے کہ سب ہی سنی شیعی سبھی تباہ ہو گئے اور اہل علم انکے جو اسوقت سب کے تھے
تقاضاے دوران سے مٹ گئے اور جو اقل قلیل رہ گئے ان میں کوئی بسبب عسرت مفرط کے متوجہ معاش ہے

اور کوئی جو طالب عقبیٰ ہی اوسکو توجہ طرف ایسے ترہات و مہفوات کے نہین لیکن تیرہ درون ناحق
شناس ہٹ دہرمی بے شرمی سے وریٰ اضلال عامۂ اہل سنت و جماعت کے کہ سب سیدہے سادے
مسلمان ہین اور مزاولت کتب مباحثہ کلامیہ کی نہین رکہتے ہوئے ہین چاہتے ہین کہ مثل ابلیس
پر تلبیس آگے پیچھے داہنے بائین سے اگر بتدلیس و تلمیع طریق قدیم سنت نبوی و صراط مستقیم
سے بہکا دین اسلئے وہی اگلے کاذب و مناظرے و پرانے قصے و داستان کہ قدیم سے روافض
نے بمقابلہ اہل حق پیش کئے تھے اور اونکے جواب دندان شکن و دلائل ناطقہ تحت دیکہہ سن چکے تھے
اور لاجواب اور خانہ خراب ہوکر بیٹھ رہے تھے اب پھر اونکو بحذف اجوبہ مسکتۂ اہل سنت بتبدیل
تقریر و تغییر تعبیر لکھنے بیٹھتے ہین اور ہر ایک سستی بے علم کو باغ سبز دکھلا کے خواہی نخواہی موجب
تشویش چشم و گوش اہل حق ہوتے ہین حالانکہ باقرار سبحان علی خان اعادہ دلائل سابقہ
بدون جواب الجواب موجب استہزا ہی کہ ان ہذا الا اساطیر الاولین انتہی چنانچہ تفصیل قلیل مکائد جلیل
رفضۂ ذلیل کی اوائل تحفۂ اثنا عشریہ مین مرقوم ہی معہذا اب بہی جب کوئی رسالہ یا کتاب شیعے
طرف سے بنتی ہی تو باوجودیکہ اشد الغصص فوت الفرص ہی متعاقب اوسکے ادہر سے بہی جواب شافی
پرداز اور پاسخ خانہ برانداز قوت سے فعل مین آتا ہی چنانچہ اب تک جتنی کتب فیصلہ مابین الخصمین
المطول تالیف ہوئی پاسخ اونکا بلاد متفرقہ مین علماء و طلبہ علم نے لکہدیا لیکن وجہ عدم شہرت
کتب اہل سنت کی یہہ ہی کہ شیعہ بفحوائی الہم الدنیا متمول ہین زر خطیر حرام صرف کرکے اپنے رسائل
بعد الطبع تشہیر کرتے ہین چنانچہ فی الحال بلدہ لودیانہ و لکہنؤ مین مطبع مجمع البحرین وغیرہ خاص انکا
جاری ہوا ہی کہ اوسمین کتب رفضہ نامطبوع طبع ہون بخلاف اہل سنت و جماعت کے کہ مصداق
ولنا الآخرۃ تہیدست فاقہ مست ہین انکو اتنا مقدور کہان کہ اپنی کتابین اور رسالے چہپوا دین
اور جنکو کچہہ مقدور ہی اونکو توفیق نہین اگر کسی نے الا ماشاء اللہ ایک دو کتابین طبع کرا دیں
تو دس بیس بٹ بہی رہ گئین جو صاحب مطبع ہین اونکو نظر منافع پر ہی نہ مالک نفع و ضرر پر خدا کسی کو
ایسی توفیق دے کہ ایک کل اسی کام کے لئے جاری کرے یا زر کثیر صرف کرکے سب کتب مناظرہ

اہل سنت کو جو پہونچے اور انتقام واجبی اعداء رسول وآل رسول سے لے تو اوسوقت البتہ حقیقت واقعی محسوس ہوا اور عجائب قدرت الٰہی مشہود کہ شیعۂ شنیعہ نے کن کن تلمیعات جدید و محملات غیر سدید سے بہ پس خام سکائی ہی اور پھر بموجب حدیث حضرت امام بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ اخرجہ الکلینی کیا کچھ ذلت اوٹھائی ہی چنانچہ مصداق اس اتفاق کا یہہ ہی کہ ان دنون ماہ محرم سن بارہ سو آسی ہجری مین ایک رسالہ دیکھنے مین آیا جسکی لوح پر لکھا ہی از نتایج افکار عمدۃ الفضلا زبدۃ الکملا افضل المحققین فخر المدققین الی قولہ جناب سید حافظ علی صاحب اور عنوان رسالہ مین بعد لفظ حافظ علی کے قید ابن بشارت علی بھی زیادہ کی ہی اور دیباچہ رسالہ مین اجوبہ اسولہ مندرجہ و بعض فوائد ملحقہ معنون کو منسوب طرف ابو الفضل عباس کے کیا ہی اور خاتمہ رسالہ مین چند فوائد زوائد کو بفوائد حافظیہ تعبیر فرمایا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دیباچہ و عبارات سوال اور فوائد حافظیہ نتیجہ فکر عمدۃ الفضلا ہی اور اجوبہ اسولہ و بیانات مسوسہ با فوائد ملحقہ افادات ابو الفضل عباس ہین گو اسجگہ مرتبہ سائل کا مجیب سے افضل ہی اسلیئے کہ صفت مجیب مین اسقدر لکھا ہی کہ شعر سنیئے السجایا لبیب زبان ❊ ابو الفضل عباس روشن بیان ❊ دلاور جوان مرد صاحب تمیز ❊ برادر نگ مصر فصاحت عزیز ❊ اور صفت سائل مین جو کچھ لکھا ہی وہ عبارت لوح سے لائح ہی بار خدایا مگر یہہ سوال و جواب اس راہ سے ہی کہ اذا لم تغلب فاخلب اسلیئے کہ واقع مین سارا رسالہ بائی بسم اللہ سے تا تمت تک ثمرات ابو الفضل سے ہی نہ نتایج حافظ علی سے گو جناب روشن بیان نے بذلت سوال سے عار کرکے آپکو مجیب قرار دیا ہی اور اونکو سائل ٹھیرایا اور اپنی زبان سے اونکی مدح کی اور اونکے بیان سے اپنی تعریف لکھی کہ ع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ❊ ولیکن بفحوائی انحطات استہ الحضرۃ یہہ خیال نہ ہا کہ حریف حریف را مے شناسد یہ طمع کھل جائیگا اور سائل مجیب ایک ہی قرار پائیگا گو مرتبہ سائل کا مجیب سے نازل ہو کہ الفکت منک والکان اجدع ولیکن غایت اس ایرپھیر کی صرف اتنی ہی کہ عوام بلاد دور دست جنکو تجسس حقائق امور نہین

الفاظِ شوکت وصولتِ مدح سنکر جانین کہ آخر یہہ کلام افضل المحققین ہی کہان تک موضوع و مفتری ہوگا اور اس خیال سے عقائد و اعمال مین شک پیدا کرین گو ہر لفظ سے تحقیق جہل و تدقیقِ سفاہت آشکار ہی اسلیئے کہ جو عبارات اعتراضات وغیرہ سے اگلے شیعون نے بدولتِ مناظرۂ اہل حق سنیون سے سیکہہ سیکہہ خدا خدا کرکے مرتب کی تہی اونکو سائلِ مجیب نے ایسا تباہ کرکے اور بگاڑ کے لکہا ہی کہ اب شیعیان اہل شعور اسکو دیکہہ کر غیرِ محرم مین ماتمِ عاشورا کرینگی اوسپر طرہ یہہ ہی کہ نہ ترتیب ہی اور نہ تہذیب بلکہ نہایت پریشان ہی اور بے تفصیل و تبویب کہ اگر اسکو حدیثِ خرافہ کہین تو عین قدرشناسی ہی اور زُرافہ سمجہین تو فی الواقع افاضہ عباسی ہی نہ جواب کو سوال سے تعلق اور نہ بیان کو مُبیّن سے مناسبت محض کج مج بیان بلکہ فی الواقع جعفر زٹل کا ہزیان ملاحظہ اوسکی سے مثل سپیدۂ صبح آشکار ہی کہ مقصود صاحب رسالہ کا اس خوگیر کی بہرتی سے کہ مصداق اذا ضحک القرد یبکی استہ ہی صرف تشہیر کرنا اپنی خباثتِ مستور کا اور ثابت کرنا سفاہت و جہالتِ مشہور کا ہی کہ درجۂ تخمین سے مرتبہ یقین کو پہونچے اسواسطے کہ حافظ علی مذکور ساکن قصبۂ ٹہور ضلع بجنور ملازم ریاست اندور جنکو سائل مجبور ٹہیرایا ہی اور مصداق یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا بنایا ہی اونکو ہنوز مثل اور فارسی خوانون کے عبارتِ صحیح حسب محاورۂ روزمرہ فصیح کامل الانشاء سالم الاملا جوڑنا تک نہین آتا سوال گانٹہنا تک بندی کرنا دیباچہ لکہنا کتاب بنانا عبارت بوجہنا عربی سمجہنا کسکا اب جسکو شبہہ ہووہ مبلغ علم و فضل عمدۃ الفضلا کو محکِ امتحان پر لگا دیکہے عیان را چہ بیان ولیکن یہہ دستبرد دلاور جوان ہی کہ انکو مردِ مقدس باکر زبدۃ الکملا بنایا اور باقل کو جریر بنطیر ایا سے منش کردہ ام رستمِ داستان ✤ وگرنہ یلے بود در سیستان ✤ انہون نے بہی دیکہا کہ مفت مین تبرا لگنے نہ ہتکی ہی زمرۂ مولفین دین وایمان [illegible]

ف حال علم فضل مولانا ابو الفضل

ستشہیدون مین شامل اس ہدیۂ غیر مترقبہ کو بدل وجان قبول فرمایا سبحان اللہ خیرات
کے ٹکڑے سے بازار مین ڈکار یہہ نہ سمجھے کہ جو ہانڈی مین ہوگا سو ڈوئی مین نکل آویگا ؎
زبانِ لاف رسوا میکند ناقص کمالان را ٭ کہ رو بر خاک مالد پرفشانی لستہ بالان را ٭ اور جناب
ابو الفضل کہ مصداق پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل مین اونکی کیا تعریف کیجیے کہ پیش ناظم ناثر
و پیش ناثر ناظم و پیش ہر دو ہیچ و پیش ہیچ ہر دو تبحر کا یہہ حال ہی کہ علم صرف و نحو جسپر
فہمِ احادیثِ ائمۂ ہدی ملتوی ہی اور ادراک مدلول نصوص اوصیا منطوی اوسکو علوم
ناحق مین معدود فرماتے ہین اور قضیہ کو برعکس ٹھیرا لیتے ہین چنانچہ صفحہ بست و یکم رسالہ
سے عیان ہی اور سچائی مقال سے نمایان آور صحتِ عبارت کا یہہ منوال ہی کہ ہرچند سالہا
سال سے بلکہ بدو تمیز سے آج تک مشقِ انشا نگاری اور نظامی و نثاری برابر جاری ہی اور
احباب نزدیک و دور سے اصلاحِ منظوم و منثور لیجاتے ہین ابتک بلطفہ تعالی اسقدر دستگاہ
حاصل نہین کہ ریزہ مرہ انشائی فارسی اغلاط و زلات سے مبرا معرا لکھہ سکین اسی رسالہ
دیکھو کہ گویا فہرستِ اغلاط ہی لفظ آصابہ کو بعین مہملہ عصابہ و اطالت کو طوالت و برکات
برتیت و کیفیات کو کوائف اور تشوق کو شائق اور ریاض نضرہ کو ریاض النظرہ بظا معجمہ
اور موصی الیہ وغیرہ کو ممدوح الیہ لکھا ہی اور اسی قیاس پر عبارات عربیہ کتب اہل سنت
کو بے سمجھے ہوئے غلط سلط نقل کیا ہی کہ اگر سب کو مضبوط کیجیے تو ایک دفتر گران مواخذہ
لفظی مین ہو جاوے ؎ گر نویسیم وصفِ آن بحید شود ٭ مثنوی ہفتاد من کاغذ شود ٭ اور یہہ
اغلاط نہ بہار طغیان قلم کاتب مطبع سے نہین اسلیے کہ ہمنے انکو زبانِ مؤلف اولی بالفضل
سے اسیطرح سنا ہی سو جب فارسی وضیع کا یہہ حال ہی تو عربی رفیع کا کیا مآل ہوگا
اور ایسا ادلا ورجوان مرد صاحب تمیز پر اور ننگ مصر فصاحت عزیز محاورہ عرب عربا و موارد
استعمالِ کلماتِ طیبات کتاب اللہ و سنت بیضا کو کیا سمجھیگا اور اوس سے کیا استدلال و استنباط
مسائل کریگا شیخ کیا جانے صابون کا بھاؤ ولیکن عذرِ معقول اغلاط منقول وغیرہ کا یہہ ہوسکتا ہی

کرمولفین شیعہ کو ضرورت تحصیل علوم و استدراک منطوق و مفہوم کی نہین اور نہ یہہ ذرات جبہت
جدیدہ مین بلکہ مجتہدین شیعہ ہمیشہ ایسی ٹھوکرین کہایا کئے ہین اور صراط مستقیم سے گمراہ ہوا
کئے چنانچہ ناظرین صوارم و ذو الفقار حیدرین و طعن الرماح مجتہدین پر پوشیدہ نہین حتی کہ
سبحان علیخان صاحب نے حق ولدار بے مروت مین لکہا ہی کہ علوم ادبیہ سے کلیۃ اعتنائی
نظر رکھتے تھے کتاب عماد الاسلام مین اغلاط لفظی بہت ہین کہ خصم کو لداد و عناد سے محل اشرار
ہین حضور مجتہدین مین واسطے اصلاح کے عرض کیا تھا مگر بجہت مشاغل کثیرہ کے صورت نہ بندہی
انتہت توجیہ الغرض نقیحوا دلیل عقل المرء قولہ حال عالم و جہل کا ایک لفظ سے کہل جاتا ہی
گو آدمی ظاہر مین اپنکو لباس دانشمندون مین ظاہر کرے پہ جاہلی اسکی کہ صورت و معنی دونون مین
دانشمند نہو لیکن اتنی بات ہی کہ خطائی مولفین اہل علم کی اور طرح پر ہوتی ہی اور خطا ناواقفین کے
اور طرح پر پہلے زمانے مین کوئی بے اجازت اکابر کے جرأت تالیف پر نہین کر سکتا تہا اب
وہ زمانہ پہونچا ہی کہ جسکے پاس دوات و قلم و کاغذ ہی وہ جو چاہتا ہی سو لکہتا ہی کوئی نہین
پوچہتا کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہے ؎ زمان قد تفرغ للفضول * یسود کل ذی حمق جہول
فان تجنبتم فیہ ارتفاعا * فکونوا جاہلین بلا عقول * سبحان اللہ اوس مذہب دین کا کیا
پوچہنا جسکے سائل ایسے افضل المحققین ہون اور مجیب ایسے دلاور جوان روشن بیان ہے ؎
اذا کان الغراب دلیل قوم * سیہدیہم طریق الہالکینا * بعد دیکہنے رسالہ کے معلوم ہوا کہ
اغلب مطالب اوسکے مسروق و منتحل ہین رسالہ تشیید المبانی و بارقہ ضیغمیہ و صوارم مجتہدین کو ونہند
و رسالہ تحفۃ الشیعہ و سہم صائب و ہدیہ ہمدانی و تنزیہ کشمیری سے اور بعض مقاصد بعض دیگر سے
کہ ع مشت خاشاک بصد محنت فراہم کردہ ام * لیکن تخریب مبانی و تحریف معانی و حذف
سابق و اسقاط لاحق بایجاز مخل و اطناب ممل چنانچہ تصدیق اسکی وقت ملاحظہ اجوبہ اقوال
مذکورہ کے بنوع الاختصار بعض مواضع مین معلوم ہوگی بہرحال جب یہہ رسالہ کذائی و کاغذ ہوائی
ملاحظہ مین آیا اور اوسکے کلمات نازلہ و عبارات نازلہ و الفاظ طعن آمیز و تشنیع انگیز نے قلوب

اہل حق کو ستایا اور سوقت بعض مومنین مخلصین لہ الدین نے باصرار تمام و استبداد مالا کلام چاہا
کہ جواب اس رسالۂ پر ضلال کا اردو زبان میں لکھا جاوے کہ ہر کسی کے سمجھ بوجھ میں سب بے تکلیف تکلف
آجاوے سو ہر چند اس گمنام بے نام و نشان کو مناظرہ و محاضرہ سے کچھ کام نہ تہا کہ اپنے حال
پر اختلال میں گرفتار ہی اور کیت و ذیت اہل دنیا سے برکنار ہے کجا صحبت نیک کس
خیال از دوست ؛ دارد بجو دیجو مردم دیوانہ جا ملے ؛ و لنعم ما قیل ہے ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس ؛ خاصکر جواب ان ترہات البسابس کا کہ مصداق تخیلات متعظم عند العامۃ و تستقبح بہا اہل
الخاصۃ میں تحصیل حاصل و تطویل لاطائل ہی کہ ع بہان حکایت زرباف و بوریا باف ست ؛ لیکن چارنا چار بحکم
اما السائل فلا تنہر و البحرات کسندہ جان و دیوانہ دوستان اسیر گردد ؛ وگر دوست زرم آخر بدیدار ناصر اند ؛ و بمقتضائے الدین النصیحۃ
یہ چند ورق بعبارت سلیس روز مرہ بے تکلف انشا پردازی عام فہم خاص پسند لکھے اور قول
مولف ازلی بالتصرف کو اردو میں ترجمہ کیا الا ما شاء اللہ بحیرا و سکا جواب تحقیقی و الزامی باجمال
و تفصیل مناسب ہر مقام و ملائم ہر مرام کے لکھا کہ لکل مقال مقال اور حتی الامکان بحکم ملکت
فاسجح الفاظ درشت و ناز یبا سے احتراز واجب جانا اور صرف پاسخ اصل مدعا بکشف التلبیس
وغیرہ اکتفا کیا اور جس جگہ مولف متعصب نے اپنے مدعا کو مطاوی کلام میں ادا کیا تہا یا بیان
بادلیل صریح و نص صحیح مسلمات اہل سنت سے اعتزال فرمایا تہا اوس جگہ ہمنے بہی جواب ترکی
بترکی مطاوی عبارت میں بحوالہ کتب اہل حق لکہدیا اور تفصیل بے صرفہ سے کچہ کام نرکہا
صاحب شوق کو بعد دریافت بحث و نام کتاب کے مراجعت طرف اصل سہل ہی معہذا اس کلام
مجمل میں بہی اغلب مسائل منحل ہیں اور مکائد و اوہام شیعہ اہل التشیع پر منقلب اور مستاصل ہے
ضمرتم قلیبا مضمرا لوقوعنا ؛ وقعتم سریعا فی قلیب حضرتم ؛ سللتم سیوف البغی
لقتلنا ؛ قتلتم جمیعا بالتی قد سللتم ؛ ضمرتم لنا سوء فجاء بضدہ ؛ و نلتم باضعاف
قد ضمرتم ؛ مکرتم بنا و المکر مصرع اہلہ ؛ فحاق بکم سوء کما قد مکرتم ؛ حصلتم لنا لکن
ثونا برحمۃ ؛ بنا الوظفرتم ساعۃ ما رحمتم ؛ لیکن یہاں بتبعیت مخاطب غیر صحیح حسن تقریر

ضبط تحریر کو بہ طلق دخل و تبیر نہین حتی کہ اگر کلام کو وضع آداب مناظرہ پر کما حقہ ادا کیا جاتا ہے
تو نا لبا خروج طریقہ جواب نویسی سے لازم آوے اور جناب مخاطب لبیب[1] زبان کی
خدم عالی مین اوسکا ایک حرف بہی لشما وے بلکہ مضمون تو کجا ابہام بحیطہ علما ظہور مین
آتے کہ کس زبان مین اسکے فہمہ؛ لعمر ان جہ التماس کنم ÷ بنا بر علی ہذا اسلوب کلامیہ و ابحاث
دقیقہ علمیہ و مقدمات معرکۃ الآراء و مناظرہ مرد آزما سے قطع نظر و غض بصر ہی جدہر رخ
مخاطب کا دیکہا اوسیطرف اپنی باگ بہی موڑ دی کہ بندہ در گاہ تا بخانہ ہمراہ اور جسطرف فرار مولف
معلوم کیا اوسی تعاقب باتون سے ندیا کہ ندور معہ حیث دارے ٥ چقدر بدشت وحشت بہ پیش
دویدہ ام من ÷ چقدر رمیدہ تو چقدر رسیدہ ام من ÷ ولیکن ظرفہ ماجرا ہی اور عجب قصہ
حیرت افزا کہ جب سے جناب لبیب زبان نے سنا ہی کہ رد ہدیہ مستترد لکہا جاتا ہی کہ ما اتانی
اللہ خیر مما اتاکم بل انتم بہدیتکم تفرحون تلوون سے لگی ہی دم ناک مین ہی لبقول شخصے
چور کی داڑہی مین تنکا بنا بر مقتضائے وقت و تقیہ حال و مصلحت مآل انتساب تالیف رسالہ مذکور سے
طرف اپنے اظہار نفرت کلی و حار تمام و قیل و قال کرتے ہین حالانکہ دیباچہ کتاب مین صریح نام مجیب کا
ابو الفضل عباس بیب مقام ہی اور لوح و عنوان رسالہ مین بغرض انطباع کتاب شہرت خطاب
نام حافظ علی مستتم ہی فرماتے ہین کہ یہہ رسالہ ہمارا نہین سید ابو الفضل عباس مفتی شیعہ
مولف من و سلوی نزیل بلدہ کانپور کا ہی سبحان اللہ چوری و سرزوری یہہ جلا ہے کا تیرہو بہان
بعض مسودہ اصل دستخطی سامی موجود ہی اور حقیقت واقعی مشہود اور بحکم لہا منہا علیہا شواہد
صدہا وجوہ صحت تالیف گرامی کی مشہود بلکہ خود نزدیک آپکے ہونا اس ہدیہ مسروقہ کا نتیجہ فکر
سامی سے بحکم بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ برای العین بدیہی الثبوت ہی
اور نزدیک عامہ خلائق کے بحکم فلتعرفنہم بسیماہم ولتعرفنہم فی لحن القول مرتبہ حق الیقین
مین معدود خصوصا نزدیک اس مخلص بے ریا کے کہ مثل آپکے انتساب اس جواب سے
بسبب فقدان لیاقت مخاطب کے بنہایت مستنکف بلکہ مستحیی ہی کیونکہ باوجود سوابق مانہ بود

ف جواب سرقت

ف زبان لبیب جو انکا سرقہ

بیجا ذکرِ حیام و معود سبیح و مسالے مخفی رہنا طرزِ تحریر و وضعِ تقریر کا محالاتِ عادیہ سے ہی
تھہر نگے کہ خواہی جامہ پوش پکن انداز قدر اے شناسم ÷ یہان افکار سودہ مین
عذر الخط بعضہ یشبہ بعضاً بھی مستثنی ہوگا کہ لم یاب نفیعم ایمانہم لما راو باسنا و لیکن بید کیجیے
کروز دباش و مرد باش ہمنے اسی جگہ سے کتنے پرچے رقعے لکھکر بہجایا تہا اور اقرار کرانا
ہزیان و اغلاطِ رسالہ کا اور حاصل کرنا بعض کتبِ شیعہ کا چاہا تہا و لیکن بقحوائے ہوتا جی بہیر اوٹہ
پلوائین ہند کے پہلوان نہین بنتے کے ہر بار حیلہ و حوالہ سے دُم دبا گئے اور خطاب و کتاب
در نوسے بیٹہا پہیر گئے بقولِ مجتہد فانی کو فرہند کہ کتابِ مذہب خود زنہار نباید داد کہ
شاید در کمین باشد و قصدِ الزام نماید انتہی ہمنے بہی واقعہ طلبی کو ضروری نہ سمجھکر درگذر کی کہ
ذرہم فی طغیانہم یعمہون حالانکہ غرض ہماری صرف استدراک واقعات تہی نہ انقباعِ مجادلات
معہذا مراتبِ اخلاص و نیاز مندی کے نسبت جناب سنی التجایا کے ہنوز بحال و برقرار ہین
الآن کما کان آپ ہرگز اس رد و بدلِ لیل و نہار کو محمول کسی اور خللِ علل حال و مستقبل پر کرین
اور گوشۂ خاطرِ عاطر مین خارِ خسِ کدورت و آزردگی کو جگہہ نہ دین کیونکہ بادیِ اس مادی کے شیعہ ہین
اب جو کچہہ بے اندامی بابت اس بدنامی کے نصیبِ روزگار خجستہ آثار سامی ہو وہ سب زیبا
و سزاوار ہی کہ خود کردہ را چہ درمان مسلمانون کی ریاست مین رہنا اور انکے دین کا رد کرنا
نمک خوردن نمکدان شکستن ہی خیر ہکو تو ستے آرزوئے مناظرۂ زبانی کی جلسۂ عام مین تہی وہ
میسر نآئی اور دل ہی کے اندر خون ہوکر رہگئی بارے اب ایسا کیجیے کہ اگر برہ نفسانیت و ہمنشینی
شمار وزیِ جہال آنکھو ہوس جواب نگاریِ ناصواب گہیرے اور روح شیطان الطاق دغدغہ
پاسخ گذاری کرے تو جواب اسکا خود ہی زیب رقم فرمایئے یہہ نہو کہ جنکو روزمرہ خطوط جاتے ہین
اور اونسے وعدہ جواب نویسی مکرر سہ کرر لئے جاتے ہین اور بار ہا علی رؤس الاشہاد بر سر
دوکان اونکے حق مین یہہ کلمہ صدق ترجمان زبانِ انصاف بیان پر جاری ہوتا ہی س
واحد العینے کہ برہم سے زند آفاق را ÷ وای گر چشم دگر سے بود قرم ساق را ÷ اونکی بہورسلامت

وچاپلوسی کیجاوے کہ جب یہہ مسترد طیار ہوکر مطبوع خاص و عام ہو تو جواب اوسکا دافع و رافع
یقینِ عجز و جہلِ شیعہ کے حضور پر موہوم ہو اگرچہ برائی نام ہو ولیکن یہہ تمنّا محال (پوری) ہوتی
نظر نہیں آتی ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ٭ تجہیز کیتا الشق وکانما کان ارباب کونسل کے
لکہنوسے لودیانہ تک خوشامد ہوگی اور منّتیں کی ٹہیریگی اور کاغذ کے گہوڑے بسبیلِ ڈاک
بیاپی دوڑینگے کہ تحفۃ الوصی بل لا وصیا وانتصار الاولیا کوئی جواب الجواب لکہوا دیرا
کمترین اہلِ سنت کو نیک دو اور تجہیز یہون کو تشویش پاسخ گزاری واسنگیر حال ہوگی اور فکر رد
وقدح نشتر فرو دشس مقال بنی گی خیر اگر ایسا ہوا تو ہر چند سکہائے بوت وربار نہین کرتے
اور بہہ رازِ مخفی بر ملا ہوگا اور بدنامی لاحق بنسبت سابق کے ضعاف مضاعف ہوگی لیکن
ہمارا لطف جاتا رہیگا کیونکہ بفحوائے ایاک اعنی فاسمعی یاجارۃ یہہ مناظرہ خاص ہی عام نہین ساری
خلقِ خدا سے لڑنا ایک کا کام نہین اور اوسوقت ہم بہی بقصدِ جواب نگاری نکمینگے کہ بے یقین
خطاب لطفِ کلام نہین سے گاہ گاہ از نظرم مست و غزلخوان بگذر ٭ ورنہ بر عہدِ من نیست
کہ رسوا باشم ٭ اور بشرطِ پاسخ گزاری سامی یہہ بہی مشروط ہی کہ خلاف ماضی جسطرح یہہ حضرت
مین اتفاق رد اہلِ سنت ہوا ہی کہ ہر خس و خار کو بحکم الغریق یتشبث بکل حشیش حکم نصِ قاطع و برہان
ساطع مین رکہا ہی اور ہر کتاب ناصواب سے کورانہ انتقال و استدلال کیا ہی کہ مان نمان مین تیرا
مہمان اور ہر جگہہ کذب و فریہ کو استعمال فرمایا ہی کہ موجب ریشخند ہر نادان و دانشمند اور کالائی
بد بریش خاوند ہی اب آیندہ بہی اوسیطرح پر مطابق محاسن اخلاق شہرہ آفاق کے گذر اوقات
بجواب الجواب کتاب لاجواب صرف دشنام بازی گالی تازی حیلہ سازی بہانہ پردازی پر نہو کہ فقط
برائی دفع الوقتے دو سے آپ گیدڑ بہبکی دکہلائین رد یہ بازی جتلائین شتر گربہ لائین رقص الجمل
فرمائین جہوٹی باتین بنائین دوستونکو رولائین دشمنونکو ہنسائین بلکہ ﷲ وللوصی درمِ حجر انصاف مرمانین
اور ہر نقیر و قطمیر سے تعرض کرین اور ہر قلیل و کثیر مین بحث جاری فرمائین اور ہر مقام مین الزام
خصم کا مسلمات خصم اور عقل صحیح اور نص صریح سے نصب العین رکہو کہ تدافع امر محال ہے الزام

مناقض مدعاون سید مسلم خصم ناممکن ہی اور اگر یہ بات میسر ہو سکے تو زینہار تضییع وقت نکرین اگر کوہ
کندن وکاہ برآوردن ہے ہمنے اس رسالہ مین طریقۂ اختصار کو اسی نظر سے اختیار کیا ہی کہ بعد امتحان
جواب کے بصورت صواب ہم بہی رد جواب الجواب بسبط لائق وتفصیل فائق کرینگے اور ایک عالم کو واسطے
تماشائی عید غدیر کے مہمان کلبۂ احزان بناوینگے بشرطیکہ آپ خود متصدی جواب ہون نہ کہ کوئی
ہر شیخ وشاب چنانچہ ہمنے اس کتاب کو ایک مہینے مین مسودہ کیا ہے تم دو مہینے بلکہ تین چار مہینے مین
جواب لکھو اور بصورت توقف انطباع نسخۂ قلمی عنایت فرماؤ یہان تک کہ اگر مطلب ومدعا کسی عبارت
کتاب شیعہ وسنی کا ذہن عالی مین نآوے تو اوسکو بہی برطبق عادت مستمرہ کسی سے دریافت کر لو پھر
موقع اعتراض وطعن ورد مین صرف کرو کہ اہل حق کو ہر طرح غرض اصلی احقاق حق سے ہی نہ جرح حق
وبق بق سے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ ع تا یار کرا خواہد ومیلش بکہ باشد
ہمکو دینے کتاب کے لکھنے جواب مین مثل بعض احباب مرتاب کے ہرگز متخیل نہین کیونکہ تقیہ وکذب دو نون
مذہب اہل سنت مین حرام ہین اور فریب ومبازی علی طرف التمام سے مستقیم بیان بر اندیش
میتوان کردن وخجل ز راستی خویش میتوان کردن ہذا وقد سمیت ہذہ الرسالۃ بکشف الالتباس
عما وسوس الخناس الملقبۃ بمیزان العدل فی رد ہفوات ابی الفضل واللہ ولی التوفیق و
بیدہ ازمۃ الجمع والتفریق قولہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ جواب
یہ آیۂ کریمہ قرآن مجید مین زبان اہل جنت سے حکایۃً منقول ہی اور سباق اسکا یہ ہی ونزعنا ما فی
صدورہم من غل تجری من تحتہم الانہار وقالوا الحمد للہ الذی ہدانا لہذا الخ سو مصداق اسکے اہل سنت
ہین نہ رافضی کیونکہ شیعہ اہل کینہ ہین نہ صاف سینہ ایک سفینہ نہین فقط ہذا اور لفظ ہدانا اللہ سے
دین رفض کو قصد کرنا اور اوسکو ہدایت من جانب اللہ سمجہنا خلاف سیاق وسباق کے ہے سینہ ہی اسکے
ختم الی حکایۃ کا یون ہی فاذن موذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ
ویبغونہا عوجا اور ظالم وصاد سبیل ومبتغی عوج ہونا امامیہ کا ظاہر ہی بنا علی ہذا اس جگہ
ہدانا کو از قبیل فاہدوہم الی صراط الجحیم سمجہنا چاہئیے کیونکہ ایراد کریمۂ مذکورہ کا بدایت رسالہ ہذا مین

وجہ اختصار جواب

بطریقِ اقتباس عوج لسان ہے بے ملاحظہ سیاق وسباق دلیلِ جہل و نفاق و علامتِ
شقاق ہی فافہم قولہ وتعریفِ شمایلِ اصحاب غیر مرتدین علی الاعقاب جواب مراد مرتدین سے
اگر وہ لوگ ہین جنہنے خلیفۂ اولِ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے جدال وقتال کیا تو اونکو کوئی اہلِ حق
اصحاب نہین کہتا اسصورت مین یہہ قید احترازی زائد ہی بلکہ لغو اور اگر معاذ اللہ مراد انصار و مہاجرین ہین
تو کسی کتاب معتمد شیعہ مین بہی کوئی حدیث و قول ائمہ ہدی کا مخبر انکے ارتداد بلکہ ذم پر پایا نہین جاتا
کلینی نے کافی مین تصریح کی ہی ساتھ رجحانِ ایمانِ مہاجرین اولین کے کہ انکا ایمان راجح ہی ایمان
سائرِ امت پر اور نیز کافی وغیرہ احادیثِ شیعہ سے ثابت ہی کہ جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے
وہ خود کافر ہوجاتا ہی اور جو کسی بیگناہ کی طرف کسی گناہ کے نسبت کرتا ہی وبال وسکا اہلِ غیبت
بہی گذر جاتا ہی قولہ صرفِ اوقاتِ عزیز اطاعتِ حضرت سبحان مین کی جواب مراد اس سبحان
سبحان علی خانصاحب ہین نہ اللہ صاحب اسلیئے کہ مولی اس رسالہ کا انہین کی دریوزہ گری کا نتیجہ
کیا ہی چنانچہ فقرہ مابعد کہ پیوستہ تحقیق مذہبِ حق و طریقِ صواب مینمایم مؤید اسکا ہی ولیکن جو
ہزیان مین آپکو نسبت اونکے ید طولی ہی اسلیئے اسجگہہ یہہ مثل صادق ہی بڑے میان تو بڑے میان
چہوٹے میان سبحان اللہ قولہ صحبتِ احباب کریم النفس کو مغتنمات سے گنا جواب مراد ابن عم آپ
سے جناب منشی کریم علی صاحب ہین وہو کالتری قولہ ہدیۃ المومنین و ہدایۃ المسلمین نام رکہا جواب
کلینی مین امام جعفر صادق سے روایت ہی کہ کفوا عن الناس ولا تدعوا احدا الی امرکم اور کشف الغمہ مین ہے
امام رضا سے کہ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ فقیل یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی وقتِ یوم معلوم و ہو خروج قائمنا
فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا اور جامع الاخبار مین ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تارک التقیۃ
کتارک الصلوۃ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایتِ مسلمین مخالف امر حجج واوصیا ہی اور اوسمین دعوت
غیر و ترکِ تقیہ لازم آتا ہی اور جو تارکِ تقیہ ہی وہ مومن نہین اور جو تفرقہ کہ آپنے درمیان مومن و
مسلم کے صفحہ اکاسی رسالہ مین بعنوانِ فائدہ بیان کیا ہی اور اس تسمیہ مین گویا تعریض طرف اوسکے
کی ہی سو جواب اوسکا بفحوای قصہ زمین برسرِ زمین اوسی جگہہ آپ کو ملے گا قولہ ترجمہ ضروری

عبارات عربیہ کا حاشیہ وبین السطور پر بایجاز واختصار لکھا جواب یہہ ترجمہ بہی غالباً ہین سے مرتق ہی جہان سے عبارت عربیہ منتقل ہی اور قید ایجاز وغیرہ اسلئے ہی کہ اگر ترجمہ مطابق مترجم لہ نہو تو اعتراض مخالف سے حیلۂ فرار حاصل رہے والا وہی بات ہی اکتفا وابسا گا قولہ چند فوائد دینیہ کتب معتبرہ سے نکال کے اپنی طرف سے ضمیمہ کیا جواب یہہ فوائد نامعتبرہ کہ غالباً سرقہ ہین رسالۂ احیاء المیت سے نیز شکم زاد ساحی ہین نہ حافظ علی ہامی ان ہی الا فتنک قولہ ہرچند علمائے کرام ومجتہدین عظام نے کوئی امر باقی نہین چہوڑا حسبکا لکھنا ضرور ہو لیکن ع سرِ گلے راز نگ بوئے دیگر است جواب ہیچ ہی اذا قلت العقول کثرت الفضول ع حاصل تحصیل تحصیل ناحاصل حاصل بودہ است * قولہ محض بامید حصول ثواب اعلان کلمۃ الحق والصواب یہہ کتاب لکہی جواب جب کہ مصارعت قدیم حضرات امامیہ خلاف ومضادِّ امر تقیہ ونصِ کتمان دین ومقتضیات عقلیہ ونقلیہ وغیرہ موجب نفع نہوئی تو یہہ مقاومت جدیدہ ومصارعت غیر سدیدہ دیکھیئے کیونکر محصّل ثواب وصلِ صواب ہوگی اسلیئے کہ آپکا ہر گکا مونہہ پر آتا ہی قولہ سوال لی قولہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت بعد میرے تہتر فرقے پر منقسم ہوگی ایک ان مین سے ناجی ہی باقی دوزخ مین جائینگے پس مین حیران ہوں کہ فرقہ ناجیہ کون ہی اسلیئے کہ ہر فرقہ آپکو ناجی قرار دیتا ہی جواب بغل مین لڑکا شہر مین ڈہنڈہورا آپ کو ناحق حیرت ہوئی اسی حدیث مین تو جواب اس سوال کا اور بیان فرقہ ناجیہ کا موجود ہی کہ ما انا علیہ واصحابی اور مصداق اسکے اہل سنت ہین نہ شیعہ کیونکہ نزدیک شیعہ کے سب صحابی مرتد ہوگئے الا دو تین چار اور آنا امیہ بجائے اصحابی کے اہلبیتی کہتے ہین سو اس تقدیر پر بہی کچہ تعارض نہین اسلیئے کہ اہل بیت بہی داخل اصحاب ہین جیسے حسنؓ حسینؓ فاطمہ رقیہ ام کلثوم وزینب اولاد آنحضرت اور عائشہ وحفصہ وغیرہ ازواج مطہرات نیز وعباس وعلی وجعفر وعقیل اور اولادِ عباس کہ یہہ سب اصحاب بہی ہین اور اہل بیت بہی اور قاعدۃ الحدیث یفسر بعضہ بعضاً متفق علیہ فریقین ہی اور ظاہر ہی کہ شیعہ لاعن وطاعن ہین سبکے ازواج وبنات کے سوائے فاطمہ وخدیجہ کے تو یہہ تابع اہل بیت نہوئے اور اگر اہلبیت کو

مختصر کہین تجتہ مین تو شرعا وعقلا باطل ہی کما ہو مصرح فی موضعہ اسیطرح اگر دین اہلبیت کو غیر دین صحابہ کہین تو وہ بدیہی البطلان محتاج برہان ہی کیونکہ مخالف خبر متواتر مشہور ہی پس ثابت ہوا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہی جو طریقہ اصحاب واہلبیت دونو پر ہی وما ہو الا اہل السنۃ والجماعۃ

قولہ جواب الی قولہ امام غزالی پیشوائی اہل سنت وجماعت رسالہ معرفۃ المذاہب مین لکہتا ہے جواب قطع نظر عدم مطابقت اس جواب کے ساتھ سوال مذکور کے یہہ رسالہ فارسی محمود طاہر غزالی معتزلی کا ہی نہ امام ابو حامد غزالی کا اور مجالس المومنین مین ہے کہ اہل حق شیعہ ومعتزلہ کو ایک چیز جانتے ہین اور دبستان مذاہب مین لکہا ہی کہ جب معتزلہ ومتکلمین پیدا ہوئے تو بعضے روافض نے غلو وتقصیر سے رجوع کیا اور معتزلی ہوگئے انتہی پس معتزلہ کو پیشوائی اہل سنت ٹہیرا کر نسبت یا نام یا لقب مشترک سے سنیونکو دہوکا دینا مصداق قولہ تعالی نباہی یُخَادِعُونَ اللّٰہَ وَالَّذِینَ آمَنُوا وَمَا یَخْدَعُونَ اِلَّا اَنْفُسَہُمْ وَمَا یَشْعُرُونَ

قولہ سید مرتضی علم الہدی مجتہد امامیہ نے رسالہ تبصرۃ العوام مین امامیہ اثنا عشریہ کو ناجی قرار دیا ہی جواب ناور اے کمالات دیگر جناب تاریخ دان نیز تشنید سید مرتضی ابو القاسم ثمانینی برادر رضی مجتہد امامیہ جنکا لقب علم الہدی ہی اور شخص ہی اور سید مرتضی رازی صاحب تبصرۃ العوام اور شخص ہی اول قدما و فقہاء متکلمین امامیہ سے ہی ۳۵۵ تین سو پچپن ہجری مین پیدا ہوا اور اسی سال جیا اور ثانی سالہای دراز اوس سے متاخر ہی چنانچہ کتاب اوسکی کہ مملو ہی نقول باقوال علمائی متاخرین شیعہ سے اول دلیل ہی اس مدعا پر پس جبکہ تمکو اپنے گہر کی ایسی تحقیق ہی تو مذہب اہل سنت مین خدا جانے کیسی تدقیق ہوگی شعر تو بر اوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست

معہذا ادلہ نجات امامیہ کے کہ صاحب تبصرہ نے لکہے ہونگے یہی ہونگے جو تمنے سب قلم فرمائے سو تمنے اوڑائین اور ہمنے بہون بہون کہائین قولہ حقیقت مین اصل جلہ فرقونکی شیعہ وسنی ہی دو گروہ ہین جواب دبستان مین اس قول کو ابو جعفر طوسی سے

باین لفظ نقل کیا ہی کہ اصل این ہفتاد و سہ گروہ دو مذہب است نواصب و روافض الخ نہ بلفظ
سُنّی و شیعہ سو قطع نظر سرقہ و خیانت نقل کی رافض ہونا امامیہ کا باقرار طوسی ثابت ہوا
اور ناصبی ہونا اہل سنت کا جب مسلم ہو کہ انکی کتب سے نقل کیا جاوے کیونکہ الزام خصم بمسلمات
خصم ہوتا ہی نہ بغیر اوسکے معہذا اصل ہونا شیعہ کا واسطے تفرق جملۂ فرق کے مسلم ہی
کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَسْتَ مِنْہُمْ فِیْ شَیْءٍ و
اخرج الطبرانی وغیرہ لبسند جید عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلعم قال لعائشۃ یا عائشۃ
ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا ہم اصحاب البدع والاہواء من ہذہ الامۃ اور
اصل تفرق ہونا سُنّی کا احتیاج سند رکھتا ہی واین ذلک کیونکہ سُنّی بنصِ قرآن ممنوع ہین
تفرق سے قال اللہ تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ **قولہ** دبستانِ مذاہب
مین کہتا ہی کہ اٹھارہ فرقے شیعہ ہین اور پچپن فرقے اہل سنت وجماعت سب تہتر ہوئے
جواب تعلیم ششم دبستانِ مذاہب مین اس قولکو نظر دوم اعتقادِ شیعہ مین بذیل قولِ
سابق طوسی اس عبارت سے نقل کیا ہی کہ بعد از ان مذاہبِ نواصب منشعب بہ پنجاہ و پنج
فرقہ شد و مذہب روافض بہ ہیجدہ فرقہ انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول بھی طوسی کا ہے
نہ صاحب دبستان کا معہذا اوسمین لفظِ نواصب ہی نہ اہلسنت حالانکہ نواصب نزدیک
اہلسنت کے بھی مطرود و مردود ہین نہ مقبول پس یہ نقل ما نحن فیہ سے خارج ہی **قولہ**
جنات الخلود مین ہی کہ سُنّی اڑتالیس فرقہ ہین **جواب** یہ روایت شیعی کی ہی سُنّی پر
حجت نہین **قولہ** سابق گروہ وہابیہ بھی مذہب رکھتے تھے یعنی حنبلی پھر تقلید چھوڑکر
عمل ظاہرِ قرآن وحدیث پر کرنے لگے **جواب** معلوم نہین کہ یہ دعوی کونسی کتاب
سے منقول ہوگا اسلیے کہ مقلدینِ احمد بن حنبل کبھی وہابیہ نہین کہلائے اور نہ اہلِ حق وہابی
ہین بلکہ اس لقبِ مستحدث سے عار کرتے ہین اور جو لوگ ظاہرِ قرآن وحدیث پر عمل کرتے
ہین وہ ظاہریہ ہین نہ وہابی اور جو آپ کو وہابی کہتے ہین وہ صاحبِ مذہب نہین بلکہ عوام

ف تفرق
ف
ف ہیبہ

کالانعام ہین کیونکہ اہلسنت منحصر ہین مقلدین ائمۂ اربعہ مین جیسا علی ہذا [illegible]
تفتنِ عبارت لکہا ہی کہ تبدیلِ ذائقہ مضائقہ ندارد قولہ مخص کلام سنت وجماعت مُراد
پیرویِ ان چار شخص سے ہی یعنی امام ابوحنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن حنبل
جواب یہ دعوی تمہارا الحکم ان الکذوب قد یصدق بے شبہہ مطابقِ واقع ونفس الامری
سو حقیقت مین یہ چارون ایک ہی چیز ہین بنا بر اتحاد اصول عقاید واعمال اور خلاف قلیل
انکا فروع مین مضر نہین اس سے عدمِ تفرقِ اہلسنت کا کما حقہ ثابت ہی کہ اِنَّ ہٰذَا صِرَاطِی
مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ قولہ اور یہ آپسمین اکثر مسائل مین اختلاف رکھتے ہین جواب والشیعۃ اعظم
منہم اختلافا فما ہو جوابہم فہو جوابنا قولہ علاوہ ان چارون مذہب کو آپسمین مشاجرات بہت ہین
خصوصاً حنفیہ شافعیہ کے جواب یہ مشاجرات اصولِ عقاید واعمال مین ہین یا فروع
مسائل مین اگر اصول مراد ہین تو بدیہی البطلان ہی اسلیئے کہ اس بابت کوئی قصا جہگڑا
انمین نہین ومن ادّعی فعلیہ البیان اور اگر مراد فروع ہین تو وہ منجر بتضلیل وتکفیر یکدیگر
نہین کہ مشاجرہ انمین دلیل بطلانِ مذہب ٹہیری چنانچہ قولِ سامی کہ باوصفِ این خلاف
چون در اصل فطرت یک اند تصدیق یکدیگر میکنند انتہی تصدیق اسکی کرتا ہی معہذا اتفاق
نسبت اختلاف کی بہت ہی چنانچہ بعد تفحص واستقرا کے مجموع مسائل مختلف فیہ مذاہب اربعہ
مین تین سو کئی مسئلہ فرعی پائے ہین جنمین نصِ صریح موجود نہین بخلاف شیعہ کے کہ انکے
اصول مین اختلافِ فاحش ہی چہ جائے فروع کی اور ہر ایک فرقہ دوسرے کی تضلیل وتکفیر کرتا ہی
چنانچہ تمنے ہی صفحۂ ۱۰ اسی رسالہ مین لکہا ہی کہ سوا فرقۂ ناجیۂ اثنا عشریہ کے سب گمراہ
ہین انتہی اسیطرح کیسانیہ وناوسیہ واسمعیلیہ وغیرہ کہتے ہین کہ جو ہمارے سوا ہین اثنا عشریہ
ہون یا اور کوئی وہ گمراہ ہین پس اگر امامیہ کا تفحص کرین تو فقط اثنا عشریہ ہزار مسئلہ
فروعی مین باہم مخالف ومختلف ہین حالانکہ اون مسائل مین نصوص صریحۂ ائمۂ ہدیٰ موجود
ہین یہ امر نزدیک اوسکے جسکو کتب قدیمہ وجدیدہ طائفہ پر اطلاع تام حاصل ہی مسلم الثبوت

ف اختلاف حنفیہ وشافعیہ

ف تعجب [illegible] شیعہ

ف اختلاف فروعی شیعہ

ہی اگر کوئی جاہل سب علما انکار کرے تو محل شکایت نہین **قولہ** عقیدۂ سنت و جماعت یہہ ہی

جواب منجملہ ان عقائد کے آپنے یہہ بہی لکہا ہی کہ اول خلفا بنی امیہ معاویہ اور آخر

انکا مروان حمار ہی ۱۳۲ھ مین ابو العباس سفاح خلیفہ ہوا اور دولت عباسیہ کی ۶۵۶ھ

تمام ہوگئی آخر انکا مستعصم تہا جو ہلاکو خان کے ہات سے ہلاک ہوا الی آخرہ سو یہہ عقیدہ

جس کتاب عقائد اہل سنت مین لکہا ہو اوسکا نام بعنایت الٰہی عنایت ہو نہین تو بس کر میان کس

دیکہا مینے تیر الشکر **قولہ** قصہ حکمین کا آیندہ مفصل لکہا جاویگا **جواب** یہہ وعدہ مفصل مجمل ہی

اتوا ہوا کیونکہ علامات منافق مین آیا ہی اذا وعد اخلف اور اہل تجربہ نے کہا ہی کہ دروغگو را

حافظہ نباشد اور یہہ پہلا وعدہ ہی دوسرے تیسرے کا خدا حافظ **قولہ** القصہ معاویہ

نزدیک سنیون کے خلیفہ پنجم ہی **جواب** یہہ لفظ مسروق ہی عبارت رسالہ تشئید وغیرہ سے

تقلیداً الا بصیرۃ اسلئے کہ کتب اہل سنت باعلی صوت منادی ہین کہ معاویہ ملوک مین ہین

رضی اللہ تعالی عنہ نہ خلفاء راشدین مین حتی کہ ابہی چند سطر پہلے اسکے آپنے بہی اسکا اقرار

کیا ہی کہ ہرگاہ معاویہ بخلافت رسید ایام خلافت راشدہ تمام شدہ بود ریاست اسلام بسلطنت

سلطنت گشت انتہی بلفظکم لیکن انکہہ کا پانی ڈہلگیا ہی ورنہ شرح عقائد تفتازانی مین دیکہو کیا

لکہا ہی معاویۃ ومن بعدہ لا یکونون خلفاء بل ملوکا و امراء اور تہذیب الکلام مین ہی فانقلبت

الامامۃ بعد ثلثین الی الملک و السلطنۃ اور فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل مین بذکر معاویہ

رضی اللہ عنہ لکہا ہی انہ لم یکن من الخلفاء الی قولہ فانہ کان من ملوک الاسلام اور فتح الباری

مین ہی و اما معاویۃ ومن بعدہ فعلی طریقۃ الملوک ولو سموا خلفاء اور شرح فقہ اکبر مین ہی

اول الملوک معاویۃ بلکہ ابن عبد البر نے خود حضرت معاویہ سے نقل کیا ہی کہ انہ کان یقول

انا اول الملوک **قولہ** القاب چارون خلیفہ کے مقرر کئے ہین اول صدیق دوم فاروق سوم

ذی النورین چہارم اسد اللہ **جواب** صاحب منہج المقال فی تحقیق احوال الرجال نے

فضیل سے کہ اصحاب ائمہ ہدی علیہم السلام سے ہی ذیل حدیث ان الجنۃ لیشتاق

ف عقیدۂ سنت و جماعت

ف خلف وعدہ

ف ریاست دنیا کی معاویہ کی بخلیفہ

ف القاب خلفا

زبان فاروق پر ذکر کیا ہی اور ذی النورین بسبب تزوج دو دختر نبوی کے ملقب ہین لقب
ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ القاب زمانۂ نبوی مین مشہور و معروف تھے کیونکہ اگر ایجاد
اہلسنت ہوتی تو ائمۂ ہدی ہرگز اس لقب سے اونکو یاد نفرماتے حالانکہ علی بن عیسے
اردبیلی نے کتاب کشف الغمہ مین امام جعفر صادق عن ابیہ عن جدہ علی بن ابیطالب سے
روایت کیا ہی کہ قد سمی ابا بکر رسول اللہ والمہاجرون والانصار صدیقا و من لم یصدقہ
فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ **قولہ** دس آدمیونکو قطعی جنتی کہتے ہین **جواب**
صاحب حق الیقین نے دلیل اس طعن کی یہہ لکہی ہی کہ عقلاً یہہ بات جائز نہین کہ حق تعالے
غیر معصوم کو خبر دے کہ عاقبت اوسکی بہشت ہی اسلئے کہ اسمین حرص دینا ہی اوسکا قبیح پر
انتہی سو یہہ بہم مغلطہ صریح ہی اسلئے کہ بالاتفاق ثابت ہی کہ خدا نے اہل بدر و بیعت الرضوان
کو بشارت مغفرت دی ہی اور ہونا ان دسون کا رئیس مہاجرین و انصار اور شریک
بیعت الرضوان اور زمرۂ اہل بدر مین سے بے شبہہ بنص قرآن و حدیث ثابت ہی یہان تک کہ شعراء
اسلام نے اس مضمونکو اشعار مین داخل کیا ہی قال بعضہم **شعار** یا بدر اہلک جاروا و علموک
التجری + وقبحوا لک جہلی حوحسنوا لک تجری + فلیفعلوا ما ارادوا + فانہم اہل بدر + اور مؤمن
جزائری شیعی نے کہا **شعار** رایت بدری محاطا + بالحسین یسری + فقلت عدنی بوصل
واشرح بذلک صدری + فواجونی لشتم + ولطم خد و زجر + فقلت افعلوا ما ردتم + فقد ملکتم
لامری + ولا جناح علیکم + فانکم اہل بدر + اور آپکے والد ماجد نے اقرار کیا ہی ساتھ
جنتی ہونے عشرۂ مبشرہ کے چنانچہ سحر النفائس مین یہہ رباعی نظم کی ہی **رباعی** علی ابوبکر و
فاروقہم و من + بعثمان یدعی والزبیر اخو المجد + سعید و سعد وابن عوف و طلحۃ + کذا بحل
تجاح لہم جنۃ الخلد + اور قطع نظر اسکے امامیہ نے بہی حق شیعہ مین بشارات نقل کئے ہین
چنانچہ کلینی او ور نے کافی مین باب من عرف امامہ لم یضرہ ما تقدم ہذا الامر و ما تاخر مین احادیث

الیہ اسنسبت لکھی ہین کہ صحیح موجب اغرار و اغواء عوام ہین اور حق الیقین مین ہی امام جعفر صادق
سے بمناقب شیعہ مین کہ آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی کہ دو نفر تم مین سے داخل جہنم ہونگے
واللہ ایک ہی داخل ہوگا انتہی ظاہر ہی کہ یہہ حکم عام شامل کافہ انام ہی پس حسب عموم جائی تردد
مرقوم ہوا تو جو لوگ منصوص المغفرت اور داخل اہل بدر و بیعت الرضوان ہین وہ کیونکر در خور نعوذ
نفرین ہونگے **قولہ** بعضے علماء نے لکھا ہی کہ خلافت ابوبکر و عمر کی بموجب حکم خدا و رسول کے
ازروی قرآن و حدیث کے مستنبط ہی اور بعض نے صاف لکھدیا کہ ازروی قرآن و حدیث کے
نہین ہی صرف صحابہ کے اجماع سے خلافت کو پہونچے ہین عبدالحق دہلوی تکمیل الایمان مین
لکھتا ہی کہ کوئی آیت و حدیث بمقدمہ خلافتِ حق صحابہ مین بتصریح نہین آئی **جواب** اگرچہ آپ نے
سباق و سیاقِ کلام شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالی کو محذوف کرکے استدلال بطریق لاتقربوا
الصلوۃ کیا ہی چنانچہ ملاحظہ تکمیل الایمان سے واضح ہی لیکن وجہ تطبیق بین القولین کی یہہ ہی کہ
جسنے خلافت کو منصوص کہا مراد اوسکی یہہ ہی کہ نفس الامر مین نصوصِ متواترہ دلالت کرتے ہین
خلافت علی الترتیب پر یہہ مراد نہین کہ خلافت وقتِ انعقاد کے ثابت بالنص تھی اسلئے کہ اوسوقت
ہر شخص نے تمسک ساتھ اوس دلیل کے کیا جو فی الفور اوسکے پاس موجود تھی اور فرصت
تتبعِ نصوص کی معاون نصوص سے بسبب ضیق فرصت کے نہ تھی چنانچہ اسلئے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گروہ مسلمانون کے ایک کو ان دو لوگون مین کہ عمر بن الخطاب
و ابوعبیدہ بن الجراح ہین اختیار کرین وہی خلیفہ ہی غرض یہہ تھی کہ اظہار انصاف کرین اور
دعوی نص کا اپنے لئے نکرین اسلئے کہ معلوم تھا کہ یابی اللہ والمومنون الا ابابکر اور صدیق
اکبر جانتے تھے کہ یہہ بات ہونے والی ہی پھر حاجت ادعای نص کی اپنے واسطے کیا ہی خود بخود
ہوویگی اور حضرت فاروق نے جو وقت شہادت کے خلافت کو درمیان چھہ آدمی کے
بطور شوری کے چھوڑا اسواسطے کہ تعین خلیفہ کا اپنے ذمہ ملین ہوا فاروق اعظم سے بارہا
منقول ہی کہ اشارہ طرف خلافت ختنین کے علی الترتیب کرتے تھے اور حضرت طلحہ و زبیر نے

بوقتِ خلافت حضرت امیر کے کلمات اکراہ کے کہے سو اسلیئے کہ بیعت بزور قتلہ حضرت
عثمان ہوئی تھی اگرچہ بعض امور مین اسد اللہ مستحقِ امامت تھے اور مُراد ثبوتِ خلافت بالاجماع
سے یہہ ہی کہ اجماع اکثر اہل حلّ و عقد کا متحقق ہو پس اگر دو ایک آدمی اجماع سے خارج ہون
تو کچھ پروا نہین اسلیئے کہ اکثر کو حکم کل کا ہی جسطرح سعد بن عبادہ وقت انعقاد خلافت صدیقی
داخل اجماع نہوئے پھر ثانی الحال بیعت کے کما حققہ اولو العلم پس عدمِ دخول انکا قادح نہین
ایسیہی ابان بن عثمان مجتہدین صحابہ سے نہ تھے کہ خلاف اونکا مضر مقصود ہو اسیطرح جو صحابہ
حضرت امیر علیہ السلام سے آزردہ ہو کر پاس مخالف کے چلے گئے کل دو چار آدمی تھے منجملہ
جیسے مغیرہ بن شعبہ وغیرہ سو یہہ بھی مجتہدینِ صحابہ مین معدود نہ تھے مع ذلک آزردگی انکی بنا بر پستی
اخلاق تھی نہ بسبب سلبِ لیاقتِ خلافت کے اسلیئے کہ یہی اشخاص نقلِ مناقبِ مرتضوی مین
کثیر الروایت مین پس مدفوع ہو گئی وہ طعن جو آپنے بابت عدم بیعت سعد کے صفحہ اکتالیس مین
اور بنسبت مغیرہ کے صفحہ ستاون مین لکھی تھی کہ اول نے مطلق بیعت نکی اور ثانی معاویہ سے
ملکے اونکے حامی بن گئے ولیکن سعد بن وقاص و محمد بن مسلمہ و اسامہ بن زید و عبد اللہ بن عمر
وغیرہ ایک جماعت متورعین صحابہ کی کہ جو بسبب کمال احتیاط کے شریک جنگِ حضرت
امیر با فرہنگ نہوئے سو اونکو خود اسد اللہ نے معذور رکہا اور اونکے حق مین فرمایا ہولاۤء
قعدوا عن الباطل ولم یقوموا مع الحق لیکن ان سبنے بھی بثِّ مناقب و نشرِ فضائل مرتضوی
مین قصور نہین کیا اور ظاہر ہی کہ بیعت ہر فرد کی انعقادِ خلافت مین ضرور نہین اگر ایک جماعت
بیعت کرے اور باقی تسلیم کرین تو خلافت منعقد ہو جاتی ہی پس وہ جو آپنے صفحہ ترسٹھ
مین لکھا ہی کہ جنگِ صفین مین مسلمان تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نے طرفداری دونو کی
نکی یعنی گو ظاہر مین معینِ معاویہ نہوئے لیکن باطن مین معین و مدد تھے انتہی حاصلہ مدفوع ہی بالا
عالم ما کان وما یکون یعنی حضرت امیر اونکے حق مین قعدوا عن الباطل نفرماتے بالجملہ اب
کہ سب نصوص مشوش مجروح ہو گئی تو ثبوتِ خلافت خلفاء اربعہ کا بے شبہہ از روئی نصوص

متحقق ہی گو وقتِ انعقادِ خلافت کے نہو اسلئے کہ اوس وقت بنا برضیقِ فرصت و دہشت حادثہ
وتردد خواطر کے اتفاق تتبع نصوص کا نہوا اور بہت سے مسئلے ہین کہ صدرِ اول مین اجتہادات
و قیاسات سے ثابت تھے اور اب نصوص سے ثابت ہین یہہ مسئلہ بہی اسی قسم کا ہی
اور یہی مطلب ہی قولِ شیخ دہلوی کا جسکو آپ نہ بوجہے اور اس سے ثابت ہوگیا کہ ثبوت
خلافت کا اولاً اجماع سے ہی پہر نصوص سے تو اب منصوص و مجمع علیہ دونو ہی **ف**
اہل سنت کے نزدیک اگر استحقاق امامت کا بنص ثابت ہو تو اوسکو خلافتِ راشدہ کہتے ہین اور
اگر بعقل و دلائلِ ظنیہ ہو تو اوسکو خلافتِ عادلہ کہتے ہین اور اگر تغلب و تصرف بدونِ استحقاق ہو تو
اوسکو خلافت جابرہ و ملک عضوض کہتے ہین سو خلافت خلفاء اربعہ کی بے شبہہ راشدہ ہی
اسلئے کہ ہر ایک اُنمین مستحق ہی امامت کا از روی نصوص کے اس تفرقہ کو یاد رکھنا کہ بہت
کام آویگا **قولہ** اعتقاد امامیہ اثنا عشریہ کا یہہ ہی الخ **جواب** یہہ سارے عقیدے مخالف
ثقلین ہین بشہادتِ ائمہ امامیہ چنانچہ اجوبہ کتابِ ہذا سے واضح ہوگا موسی بن علی بن
الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہین کہ انما شیعتنا من اطاع اللہ و عمل عملنا اور ظاہر
ہی کہ یہہ اعتقاد ائمہ ہدی کا نتہا **قولہ** بعد پیغمبر کے صحابہ نے خلاف حکم کیا اور ذی حق کو حق سے
محروم رکہا اور اہل بیت پر ستم صریح کیئے اور خلافت لے لی **جواب** کبرت کلمۃ تخرج
من افواہہم ان یقولون الا کذبا پانچ اسکا جواب بیانِ ششم مین آویگا فانتظروا انی معکم
من المنتظرین **قولہ** اس سبب سے سنیونکو غاصب فاسق فاجر و مبتدع و ناصبی و کافر جانتے
ہین **جواب** یہہ جاننا انکو مطابق النعل بالنعل ویسا جاننا ہی جیسا کفار نبی آخر الزمان کو
مجنون شاعر ساحر کاہن جانتے تھے آپنے بیحیائی کا برقع مونہہ پر لے لیا ہی اور احادیث
ائمہ ہدی کو بالکل گوشۂ خاطر عاطر سے بہلا دیا کافی مین ہی جو شخص مسلمان کو کافر کہے
وہ خود کافر ہو جاتا ہی اور اہل سنت تو ہمیشہ معاند نواصب رہے ہین بلکہ ہمیشہ مدافعہ انکے
فساد کا سنیون نے ہی کیا اور حق خدمت اہل بیت بجالائے سو حقیقت مین سچا مناظرہ

شیعہ کا ساتھ نواصب کے ہی نہ سنیون کے اسلیئے کہ انکو ذم اہلبیت مین باک نہین اور اکثر
کوئی اصحاب مین مبالات نہین بخلاف سنیون کے کہ یہہ جسکو بزرگ کہین زبان آخرت کرین کہ ادنیٰ
تبلہ قلب او دہر خشیۃ ہوتی کدہر بیکن کیا کیجیے حب شیعہ بمجوانی آخذ البری بالبحری عمل کرتے مین
اور سنیون پر تہمت نصب کرتے ہین تو اوسوقت مدافعہ کیا جاتا ہی کہ ادفع بالتی ہی احسن
شعر الا لا یجہلن احد علینا * فنجہل فوق جہل الجاہلینا * اور ظاہر ہی کہ حسب افادہ صدوق امامیہ
ناصبی اوس شخص کو کہتے ہین جو من حیث الاعتقاد دشمن عترت نبوی اور مستحل خون تمامی اہلبیت ہو
اور انکی بدگوئی مین کوئی دقیقہ نچھوڑے اور مجوز لعن ائمہ طاہرین ہو سو ہر تقدیر بر مذہب اہل سنت
ان سب لوث سے منزہ واقع ہوا ہی اسپر بھی اگر انکو کوئی ناصبی کہے تو صرف لداد و عناد
ہی و بس **قولہ** جو ائمین سے تقلید مجتہد العصر کے کہ نائب امام ہی کرتا ہی اوسکو اصولی کہتے
ہین اور اگر مقلد نہین ہی تو اوسکو اخباری کہتے ہین اور اخباریہ کو مانند محدثین کے کہ فرقہ
اہل سنت و جماعت مین ہی سمجھنا چاہیے **جواب** تتمہ اس تفرقہ اصولیہ و اخباریہ کا یہہ ہی کہ
اصولیہ مقلد شیطان الطاق ہین انکو اہل بیت سے کچھ کام نہین بلکہ رسالہ جعفریہ مین لکھا ہی
لا قول للمیت و شرط الاکثر کونہ حیا یعنی جب مجتہد مر گیا تو قول اوسکا مفتی بہ نرہا جب تک کہ مجتہد حی
اجازت نہ دے اکثر نے حی ہونا مجتہد کا شرط کیا ہی وہکذا قال الحلی فی تہذیب الاصول اور غرض اس
ضابطہ سے یہہ ہی کہ احکام دین ہر زمانے مین تبدیل ہوتے رہین اور تجویز علماء سابقین سے تخلف
میسر آوے اور قبل اسکے سواد اعظم امامیہ مین طائفہ اخباریہ تہا بلکہ باقر حسین علیخان برادر سبحان
علیخان علیہما ما علیہما تشیع ائمہ منحصر انہین کے طریقے مین تہا معہذا ایک دوسرے کی
تکفیر و لعن کرتے ہین اور دائرہ ایمان سے باہر نکالتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ طرفین
مکفر و ملعون ہین وکفی اللہ المومنین القتال اور اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ قاعدہ مقبول طائفہ
ہی **قولہ** بالجملہ مسلمانان ملک ایران الی قولہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ کہتے ہین **جواب**
اگر یہہ لوگ مسلمان ہین تو مذہب امامیہ رکہنا انکا محال ہی اسلیئے کہ انکے نزدیک مسلم عبارت

فرق اخباری و اصولی

منافق سے ہی چنانچہ صفحہ اکاسی رسالے سے لایح ہی اور امامیہ مومن ہین تو منافق مومن کسطرح
ہوگا اور اگر ہوگا تو اثنا عشریہ منافق ٹہیرتے ہین اور اگر یہہ لوگ امامیہ ہین تو اونکو مسلمان کہنا
کس اعتبار سے ہوگا وہ بیان کیجیے اسلیئے کہ بموجب قرارداد آپکے شیعہ مسلمان نہین ہین
حاصل یہہ کہ اجتماع نقیضین کا باتفاق حکماء اولین و آخرین ممتنع بالذات ہی یہہ دونو بحیثیت واحدہ
ہذا انکا منکر ہین اس بات سے کہ مصداق انکا واحد ہو ولیکن اجتہادِ تشیع کو بہت گنجایش ہی آپ
چاہین اجتماع نقیضات ثابت کردین **قولہ** دولتِ امویہ و عباسیہ مین شیعہ امامیہ اکثر تقیہ سے
بسر کرتے تھے انتہی مختصراً **جواب** یہہ دعویٰ مخالف تصریح امامیہ ہی اسلیئے کہ باقر مجلسی نے
بحار الانوار مین لکہا ہی کہ خاتم خامس مین جو مستجل بنام امام محمد باقر علیہ السلام تہی یون لکہا ہے
حدث الناس و افتہم و انشر علوم اہل بیتک و صدق آبائک الصالحین و لاتخافن احداً الا اللہ
فانہ لاسبیل لاحد علیک اور خاتم سادس مین کہ مستجل تہی بنام امام جعفر صادق یون لکہا ہی
حدث الناس و افتہم و لاتخافن احداً الا اللہ و انشر علوم اہل بیتک و صدق آبائک الصالحین
فانک فی حرز و امان اس سے ثابت ہوا کہ یہہ دونو امام دولتِ امویہ و عباسیہ مین تقیہ سے
ممنوع تھے تو اب تقیہ امامیہ کا بے وجہ ٹہیریگا اور تفصیل اور ابطلان تقیہ کی تحفہ و سیف مسلول
و منتہی الکلام وغیرہ مین مرقوم ہے اوسکو مرتفع کرلو یہہ نام تقیہ کا لینا **قولہ** زیدیہ تابع زید شہید کے
ہین الخ **جواب** تخصیص ذکرِ زیدیہ کی اسجگہہ بنظر اسکے ہوگی کہ والد بزرگوار آپکے زیدی تھے
والا شیعہ بہت فرقے ہین چنانچہ خود آپنے دبستان سے اٹہارہ طائفہ ہونا اور جنات الخلود سے چھپیس
فرقہ ہونا امامیہ کا نقل کیا ہی ولیکن جب یہہ کہا کہ امامیہ اثنا عشریہ ہمہ را خلاف خود مے دانند تو یہہ
تخصیص بے سود و لغو ٹہیری کہ الکفر ملۃ واحدۃ **قولہ** مسلم نے جابر سے روایت کی ہی اما بعد فان
خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد و شر الامور محدثاتہا و کل بدعۃ ضلالۃ پس معلوم ہوا کہ جو
کچہہ بعد آنحضرتؐ کے حادث ہوا شر و بدعت و ضلالت ہی اور ظاہر ہی کہ چارون مذہب سنیون کے
بعد کتنے سال کے مقرر ہوئے ہین **جواب** ترتیب کرنا دلیل کا اور نکالنا نتیجہ کا اوس سے

آپ ہی کا کام ہی ع ای تو مجموعہ خوبی ز کدامست گویم ✤ اس حدیث مین قید بعدیت زمانی
کی کہان ہی جس پر آپنے شروعت ہونا مذاہب اربعہ کا متفرع کیا لیکن یہہ گوز شتر بملاحظہ لفظ
اما بعد جو صدر حدیث مین وارد ہی اور مراد اس سے بعدیت حمد الہی ہی نہ اور کچھہ صادر ہوا ہی
حالانکہ حدیث مین اگر یہہ قید بہی ہوتی تو بہی مذاہب اربعہ داخل اس حکم کے نہوتے اسلئے کہ امام اعظم
وامام مالک وامام شافعی وامام احمد بن حنبل تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین تھے اور یہہ چارون
امام تابع ہین خلفاء راشدین کے جو دین اونکا تھا وہی دین انکا ہی اور زمانہ صحابہ و تابعین کا
مشہود لہا بالخیر ہی اسلئے کہ حدیث متفق علیہ مین آیا ہی خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم اور راوی اسکے عبد اللہ ابن مسعود ہین اور اس حدیث کو منہج الصادقین مین حدیث قدسی
کہا ہی اور قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹہہ برس کا
قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سَو برس کا لیکن صحیح بات یہہ ہی کہ قرن کی مدت کچہہ مقرر
نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تہا
اور تابعین کا زمانہ ایک سَو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا
شافی شرح کلینی مین لکہا ہی ان نبینا خرج عن الدنیا وکان دینہ تماما والا یلزم ان یکون للامۃ
علی اللہ حجۃ وکذا فی وقت خلفائہ وفی المنہج خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم اور صحیفہ کاملہ سے کہ زبور
وانجیل اہلبیت ہی اور جامع الاخبار ابو جعفر ابن بابویہ طوسی سے خیریت زمانے کی بعد آنحضرت
کے چالیس سال تک بلکہ دو سو برس تک سمجہی جاتی ہی اسصورت مین دعوی آپکا باطل اور لغو ٹہہرا
اور مضمون من خفر بیر الاخیہ فقد وقع فیہ متحقق ہوا اسلئے کہ جس صورت مین حسب روایت صحیفہ کاملہ بعد
چالیس سال کے افشائی ضلالت ہوگا تو مقلدین ابن سبا یہودی اور شیطان الطاق کے شبہہ
ضال ٹہیرینگے ولا اقل وہ لوگ جنکے مذہب نے دولت صفویہ مین قوت پائی اسلئے کہ جامع الاخبار
مین یہہ بہی ہی کہ دو سو برس تک برگ وخار دو نون رہین گے پہر برگ نرہے گا اور سب خار خار
ہو جاویگا اور موجب انکے لکہنے کے آخرین ائمہ اہل سنت یعنی احمد بن حنبل سنہ یکصد وچہار مین

متولد ہوئے کہ یہہ سال سب شبہہ داخل دو صد سال مذکور ہی تو دین اہل سنت کا خیر و ہدایت ہی اور شر و ضلالت **قولہ** اکثر مسائل مین مخالف مین جواب یاسخ اسکا اوپر گذر چکا لیکن بحکم اذا تکرر تقرر دوسری طرح پر یہہ ہی کہ اختلاف اہل سنت کا اجتہادی ہی کہ یہہ قرن صحابہ سے لیکر زمانہ فقہائے اربعہ تک سبکو مجتہد جانتے ہین اور مجتہد اپنی رائی پر عمل کرتا ہی اور اختلاف ارا جبلت نوع انسان ہی کچھہ اختلاف روایت نہین کہ شاہد کذب و افترا ہو دوسرے سارا اختلاف فروع مین ہی نہ اصول عقائد مین سو اختلاف فروعی بنا بر اجتہاد دلیل بطلان مذہب نہین ہوسکتا مثل اختلاف مجتہدین شیعہ کے مسائل فقہ مین مانند پاکی و ناپاکی شراب و تجویز و عدم تجویز وضو بگلاب کے البتہ اختلاف اصول عقاید کا دلیل بطلان مذہب ہوسکتا ہی مثل اختلاف فرق شیعہ کے سوا اس قسم کا اختلاف ابتک اہل سنت مین نہین ہوا جو کچھہ ہی وہ خاندان عالیشان شیعۃ الشیطان مین ہی کما قال اللہ تعالی ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا لطرفہ یہہ ہی کہ خود رفضہ اس اختلاف کو منسوب طرف ائمہ کے کرتے ہین چنانچہ علل الشرائع مین لکھا ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن اختلاف اصحابنا فقال فعلت ذلک بکم لو اجتمعتم علی امر واحد لاخذ بکم برقابکم اور نیز اسی کتاب مین ہی امام جعفر صادق سے کہ تین شخصون کو ایک مسئلے مین تین جواب دئے یہانتک کہ صاحب تہذیب الکلام نے اقرار کیا ہی کہ کوئی خبر مروی نہین کہ مخالف و منافی اوسکے وارد ہوا اور کوئی حدیث سلیم معارضہ سے پائی نہین جاتی یہان تک کہ علماء مخالفین نے باب طعن کا ہم پر باز کیا انتہی قدر الحاجۃ پس جبکہ آپکے گھر کا یہہ حال ہو تو اختلاف اجتہادی اہل سنت پر کیا مساغ طعن ہی ایسی بات وہ کہے جسکی سیپے کی پھوٹ گئی ہون **قولہ** مذہب امامیہ کا وہی مذہب ہی کہ زوبرو حضرت کے تھا **جواب** آپنے اگرچہ نام ازالۃ العین کا فہرست کتب مناظرہ فریقین مین صفحہ ہفتم مین لکھہ دیا ہی لیکن اوسکو ملاحظہ نہین فرمایا ورنہ آپکو معلوم ہوجاتا کہ باعتراف ائمہ رفضہ مذہب امامیہ کا مستحدث چند اشقیا ہی یہود کا ہی اور مذہب

اہلِ سنت کا ہے دینِ سید المرسلین ہی اور جو دا کابر طائفہ و سہم الفاضل الطبری صاحب لمعہ
مقرہین کہ طریق اہلِ سنت طریقۂ اصحاب ہی اور اگر سلمان و ابوذر وغیرہ کو ذیل تشیع مین لیا
چاہتے ہون تو حال اونکا بعد استقرار کتب رفضہ کے اجلی بدیہیات سے ہی حالانکہ جمیع اہل
مدینہ کیا انصار و کیا مہاجرین کہ اکثر اونکے حاضرین بیعت الرضوان اور بعضے قطعی جنتی تھے
یہی مذہب سنیون کا رکہتے تھے یہان بمناسبِ مقام ایک حکایتِ غریب یاد آئی کہ ایک
عالم طائفۂ ایران زمین سے بارادۂ الزامِ اہلِ سنت دار السلطنت دہلی مین رونق بخش ہوئے تھے
غلغلا اونکے تبحر و حاضر جوابی و جودتِ ذہن کا بلند ہوا اور مجلسِ مناظرہ منعقد ہوئی ملا دو پاپوش
اپنی جوتیان بغل مین دابین اور روبرو اونکے مسند پر بیٹھے اونہون نے پوچھا کیا تم مناظرہ
کو آئے ہو کہا ہان فرمایا یہہ کیا حرکت ہی کہ خلاف عادت شرفا کے جوتیان بغل مین دابی
ہوے ہمارے سامنے مناظرہ کو مسند پر بیٹھے ہو ملا نے کہا کہ شیعہ کفشِ صحاب کو چورا لیتے تھے اسلیے
آنحضرت نے فرمایا کہ جب مجلس مین جاؤ اپنی کفش اپنے قابو مین رکہے کہ نعلین تحت العین
اوس شخص نے قہقہہ مارا اور فرمایا کہ شیعہ زمانۂ رسولِ خدا مین کہان تھے ملا نے کہا شاید
زمانۂ ابو بکرِ صدیق مین تھے فرمایا یہہ بھی غلط اوس وقت بھی انکا نام و نشان نہ تھا کہا غالبا
مدت خلافت فاروق مین تھے فرمایا یہہ بھی جھوٹ ہی زمانۂ عمر مین زاویۂ عدم مین تھے تب
ملا نے کہا جبکہ یہہ مذہب نہ زمانۂ آنحضرت مین تھا اور نہ زمانۂ خلافتون مین تو بیشبہہ بطون
ملحدین سے وجود مین آیا ہی مجلس والے ہنسے اور وہ صاحب خجل ہوئے اور وطن کا رستہ لیا
یہان پر اصل حکایتِ واقعی لکھی گئی اور تشنیعاتِ ملا کو اشنائے تقریر سے حذف کیا سو منطبق
اس حکایت کی واقع سے بدیہی ہی علاوہ اسکے آئینے صفحۂ سوم مین بجواب سوال ول لکھا ہی
کہ روبروی جنابِ رسالت مآب تمام انصار و اصحاب ایک روبیہ پر مطیع اوامر و نواہی خیر البریہ تھے
سب افعال مین پیروی حبیب ذو الجلال کی کرتے تھے حضور آفتاب کے حاجت جلانے مشعل و
چراغ کی نہین ہوتی جب سرورِ عالم روضۂ قدس کو گئے اختلاف ہوا انتہی اور صفحۂ ششم مین

حکایت ملا
و بیان ...

لکھا ہی کہ یہی ہی مذہب دوازدہ امام کا جسنے عہد سلطنت صفویہ مین قوت وشہرت
اور پہلے لیسکے دولت امویہ وعباسیہ مین کہ اکثر دشمن اہل بیت وتشنہ خون سادات
آل نبی تھے چندان قوت نرکہتا تہا انتہی اس سے قدامت مذہب اہل سنت کی
مذہب امامیہ کی ثابت ہی اور یہی مطابق واقع ہی کیونکہ جب عمر بن الخطاب نے اپنے عہد خلافت
مین ملک ایران فتح کیا تو بعد انقلابات کثیرہ کے سنہ ہزار ہجری مین مذہب اثنا عشریہ شائع
ہوا اور مسالک ایرانیہ مشہور اور بلاد ہند مین کہ طریقہ حنفیہ جاری تہا مائۃ دوم مین بعد الالف کہ انتظام
سلطنت کا سلاطین تیموریہ کی طرف سے مفوض ... ن کو ہوا اکثر نومسلم ہند کے بطمع اغراض
متفاوتہ راغب اس مذہب سستی ش کے ہوئے بلکہ ایرانیون سے بہی بڑہ گئے آخر شامت
اس مذہب سے سارا کارخانہ اسلام کا اور بادشاہی اسلام کی اس ملک سے جاتی رہی
اور کفار مسلط ہوگئے اور مسلمان نظر اغیار مین مطعون و بے اعتبار ٹہیرے فاعتبروا
یا اولی الابصار لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَبْصَارِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى **قوله** اور حضرت
نے بعد اپنے حکم تمسک کا ساتہ اوسکے فرمایا حدیث ثقلین وغیرہ سے بتواتر واضح وثابت
ہی پس تمسک طریق ائمہ کا کرنا راہ نجات کی نا پنا ہی **جواب** یہہ دعوی محتاج بیان سند کا ہی
اسلئے کہ بالیقین معتقدات امامیہ عہد آنحضرت مین جاری نہ تہے اور شہداء بدر وحنین وخیبر وغیرہ
کچھہ اونمین سے عمل مین نہین لاتے تہے اور حدیث ثقلین اوسکی سند نہین ہوسکتی اسلئے کہ مذہب
رفضہ کا لعن وتبرا ہی چنانچہ آپنے صفحہ ستتر مین اوسکو ثابت کیا ہی اور لعن وتبرا زمانہ نبوی مین بلکہ
زمانہ خلفاء راشدین مین مطلق نہ تہا سارے اصحاب محبت وموافقت اہل بیت بلا خصومت وعناد
اجرائے دین مین مصروف تہے چنانچہ کتب اکابر امامیہ سے ظاہر ہی کہ صحابہ احکام شرعیہ مین طریقہ
آنحضرت پر تہے اور رجوع طرف مرتضی علی رض کے کرتے تہے اسیطرح زمانہ تابعین وتبع تابعین مین
اولاد طاہرہ حضرت امیر مرجع کل تہے یہانتک کہ خلافت منصور دوانقی کو پہونچی چنانچہ
عبارت بعض کی یہہ ہی ولا یخفی علی من تتبع المذاہب ان ائمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا علی مذہب

واحد فی الاحکام الشرعیۃ من عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عصر المنصور العباسی لا یختلفون فی ذلک

فرقۃ الشیعۃ واہل السنۃ بل الجمیع یعترفون بما ورد من رسول اللہ وکانت الصحابۃ یرجعون الی علی علیہ السلام

فی ما اشتبہ علیہم من الاحکام ولقد ردہم عن خطاء کثیر حتی قال عمر لولا علی لہلک عمر فی مواضع

عدیدۃ ثم من بعدہ کان العلماء یرجعون الی اولادہ واحدا بعد واحد الی زمن المنصور الی آخرہ

اس سے ثابت ہوا کہ سب صحابہ موافق اہل بیت تھے اور سب اہل بیت مذہب اہل سنت وجماعت

رکھتے تھے اصولاً وفروعاً اور احتیاج صحابہ کی طرف عترت کے حل مشکلات علوم واحکام شرع

مین آنکے قول سے بھی جابجا اسی رسالہ مین ثابت ہی اور بدون اتحاد مذہب کے استفادہ دین کا

مستبعد ہی والا باوصف اختلاف مسائل کے الہیات ونبوات وامامت مین معنی انکے رجوع

کرنیکے طرف شیعہ وقدماء شیعہ کے کہ مقتدائی مزعومی شیعہ ہین کیا ہونگے **قولہ** فرقۂ ناجیہ وہی ہی

کہ پیرو آل وقرآن کا ہی **جواب** حدیث متفرق مین علامت فرقۂ ناجیہ کے ما انا علیہ اصحابی آئی

ہی نہ من یقتدی بالآل والقرآن معہذا مراد آل سے جمیع آل ہی یا بعض اگر سب سادات مراد ہین تو ظاہر

ہی کہ سوائے ائمہ اثنا عشریہ کے سب اخوان ائمہ واولاد ائمہ نزدیک شیعہ کے مسلمان نہین تو پیروی

اونکی بدیہی البطلان ہوگی اسیے ائمہ اثنا عشر سو اونکا مذہب موافق اہل سنت تھا نہ مطابق امامیہ کیا

سبق تو پیروی اونکی اہل سنت کرتے ہین نہ شیعہ ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان **تنبیہ** مخفی نرہے

کہ مدعا سائل کا اس سوال سے صرف تعین فرقۂ ناجیہ کا تھا از روئے دلیل شرعی ونص سمعی کے

نہ استدراک اسامی بلاد ومواضع اوطان اہل مذاہب اور کثرت قلت اونکی وتفتیش عقائد شیعہ و

اہل سنت باذیال رذناب ملحقہ جسکے جواب مین آپنے یہان دلیل مرتب برہان سے بسبب

کمال تبحر علمی کے کہ لقب ابو الفضل اوس سے خبر دیتا ہی پہلو تہی فرمائی اور بجائے اوسکے ایک مزخرفات

بے سروپا خارج از مدعا لکھدی کہ اتنے فرقے شیعو نین ہین اور اتنے سنیون مین اور سنیون

کے چار امام ہین جنکی سال ولادت ووفات یہہ ہی اور اتنے بلاد کثیرہ عظیمہ کے لوگ انکے

مقلد ہین اور عقیدہ سنیونکا بابت خلافت وما لہا وما علیہا کے یہہ ہی اور عقیدہ شیعہ کا یہہ ہی

اور انکے بارہ امام ہین اور وہابی اونکو کہتے ہین اور اصولی واخباری اونکو اور مذاہب فقہاء اربعہ اہل سنت شروع عت ہین اور مشرب امامیہ وہی ہی جو سامنے پیغمبر کے تہا وہکذا حالانکہ تطابق جواب کا سات سوال کے ناگزیر ہی اور معیار عقل او اک سائل ومجیب ہی والا سارے خطابیات صحیح ہوا کرین اور جو کوئی کچہہ بکدے وہ نفی واثبات مدعا مین کافی ہوجایا کرے اس سوال کا اتنا جواب تہا کہ فرقہ ناجیہ طائفہ امامیہ ہی دلیل انکی نجات کی یہہ ہی اور سنیون کو جو دعوی نجات کا ہی وہ صحیح نہین اور دلیل انکی عدم نجات کی یہہ ہی اسلئے کہ غرض اصلی سائل شیعی معترض کی کہ بقول آنکہ ع خود کوزہ وخود کوزہ گر وخود گل کوزہ ۔ آپ ہی مجیب ہی اور غرض مجیب امامی کی کہ خود ہی سائل ہی صرف اثبات مذہب خود وابطال مذہب سنت ہی لا غیر وہ اس وضع پر حاصل ہوجاتا اگر فی الواقع دلائل مقبولۃ الطرفین ہوتے ۔ اس قصہ کہانی سے جو لکہے گئے اور یہہ پہلا سوال وجواب تہا جسکا تار وپود یہہ ہی آگے دیکہیئے گا کیا گل کہلے گا مصرعہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۔ **قولہ سوال جواب** یہہ سوال دوم ہی اور حاصل اس سوال معلل مطول کا اسقدر ہی کہ حدیث ثقلین بے شبہہ ارشاد نبوی ہی اور شیعہ حسب گفتہ اہل سنت سارے اہل بیت کو نہین مانتے تو پہر یہہ کسطرح پیرو ثقلین کے ہین **قولہ جواب جواب** یہہ جواب اسی سوال ثانی کا ہی جسکی ابتدا بتعداد کتب فریقین سے کی گئی ہی اور صدہا ہذیان وہفوات او سمین مندرج ہین مقصود اس جواب سے صرف لکہنا جواب بعض اقوال مولف صاحب تحفہ بزعم فاسد خود بسرقت وانتحال ہی نہ بطریق احتجاج واستدلال سو ہنوز دہلی دور است **قولہ** اگر مناظرات کو دیکہنا اور انصاف سے سمجہنا منظور ہو تو صواعق محرقہ ابن حجر ونواقض الروافض خواجہ مخدوم وابطال الباطل فضل بن روزبہان شافعی وسیف مسلول ثناء اللہ پانی پتی وکتاب تحفہ عبد العزیز دہلوی ومنتہی الکلام وکاشف اللثام وازالۃ الغین عن بصارۃ العین حیدر علی کفشگر وغیرہ تصانیف سنیون کی الی قولہ بغور مطالعہ کرو **جواب** آپنے اسجگہ بمقتضائے اذا القیت جلبابا لحیا فقل ما شئت گنتی کتب مناظرہ فریقین کی کی لیکن واسطے مغالطہ ناظرین سے نام

تنقیح سوال وجواب دوم

فہرست نقل بعض مغالطات اہل سنت ورد ونقض

مناظرہ اہل سنت کے تھوڑے لکھے سات آٹھ ادر نام کتب شیعہ کے بہت لکھے قریب انیس بیس کے حالانکہ کتابیں اہل سنت کی رد روافض میں بہت ہیں جو آباؤ استقلال حق کر کوئی کتاب شیعوں کی ایسی نہوگی جسکا جواب نہوا ہو لیکن جو کتاب آینڈ تالیف ہوا صندوق تقیہ میں حکم حنین حرم موذ بتیس میں ہو یا قلت شہرت سے ملاحظہ اہل سنت میں نگذری ہو چنانچہ نام بعض کتب مشہورہ کے یہ ہیں المنہج الاسدل لابن تیمیہ رسالۂ مولانا عفیف الدین حسینی در تحریم متعہ نفحات الرد افض خواجہ نصر اللہ کابلی نصرۃ الصدیق للشیخ محمد فاخر محدث الہ آبادی قدس سرہ تبیین الحق و تحریر عمر در احقاق الحق صواقع محرقہ بوارق موبقہ سواطع مشرقہ شرح صواقع از میر خواجہ نصر اللہ کابلی کشف الغطا للشیخ عبد العزیز الاکبرآبادی شرح کشف غطا از ابرو بخش رسالہ الغینا کشف الغطا عن فسا دحقائد الجہلا منہج السلامۃ لصاحب الصواقع مفتاح کنوز خفیہ حاشیہ تحفہ اثنا عشریہ تنبیہ السفیہ رد صوارم از مولانا سیف اللہ ملتانی رجوم الشیاطین ذو نزع نقال کشمیری غزوۃ الراشدین وذلۃ الغائین صاعقہ حسامیہ علی عدو الملۃ الاسلامیہ رد ضربت حیدریہ لمعات الثقلین فی اثبات خلافۃ الشیخین قبقاب لآل الکذاب تعذیب الکلاب فی شرح ام الکتاب سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء الضیاء معروف بسترشد نقض لتشبث صراط مستقیم تبصرۃ الایمان اثبات الخرافہ لصاحب ثمرۃ الخلافہ برہان الخلافہ صولت غضنفریہ و شوکت عمریہ ملقب بکرہ صعدریہ بارقہ ضیغمیہ ملقب بحملہ مختاریہ بصارۃ العینین فی اثبات شہادت الحسین صولت حیدریہ علی الجوس القدریہ ذو الفقار معرکۃ الآراء رسالۃ المکاتیب فی رد یۃ الثعالب الغرابیب رسالۂ شہاب ثاقب شوکت فاروقیہ وسیلۃ النجاۃ لصاحب التحفہ السر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل واقعہ لفتوی طعن سنان الجناح لطافۃ المقال لصاحب الشوکۃ واہیہ حاطمہ علی من اخرج من اہل البیت الفاطمہ العجب العجاب فیما میز السراب عن التراب نوافض نفاور رد وافض تالیف محمد سیفی موسوی رد النوادر بدریہ از خواجہ غلام حلیم دہلوی رسالۂ مولانا حسین کشمیری در اثبات

مذہب اہل سنت کشف ہے الا الیٰ آخرہ علیٰ ہذا القیاس کتب و رسائل کثیرہ مابین المطول و المختصر مشہور
و غیر مشہور بہت ہین جو انکو مطالعہ کرے او سپر حقیقت طائفہ منکشف ہو کہ سنیون نے
کسطرح خدمت اس طائفہ فاحشہ کی کی ہی بقول شخصے ٹانگ کے نیچے سے نکالدیا
دانت کھٹے کر دیئے افسوس کہ تمنے اور ونکو ہدایت مطالعہ بغور کی لیکن خود نظر
سرسری بہی کل یا بعض ان کتابون کو ندیکہا ورنہ اتنی ترا ترخائی یا وہ جائی ہرزہ درآئی
ظہور مین نہ آتی اور جواب الجواب اہل سنت سے قطع نظر کرکے یہہ کتاب سرمایۂ تباب
بنا بی نجاتی **قولہ** حیدر علی کفشگر **جواب** اول نسبت اس پیشیہ کے طرف جناب موصوف
لازال فی ظل الرؤف کے تمہارے ولی کہنگر سبحان تری قدرت نے زبان بعض اشخاص
سے کی تہی چنانچہ جواب مفصل اوسکا رسالہ المکاتیب مطبوعہ دہلی مین لکھا ہی لیکن تمسے
صبر نہوا اور اس خیال پر کہ بڑی بوا سچ کہتی تہین پہر تمہارا پیٹ پھولا حالانکہ اہل علم و دولت
ہونا آبا و اجداد مولوی حیدر علیصاحب کا معلوم خاص و عام ہی اور پیشہ نائی کا بر شیعہ
خصوصا اصحاب ائمہ کتب تواریخ امامیہ سے ظاہر ہین علی الخصوص حجام فروشی تمہارے
بابکی اور دوکانداری آپکی کہ ہنوز برقرار ہی مشہور ہر دشمن و دوست ہی معہذا طعن کفشگری
اناوسے کی نکاریگری ہی شعر ان عادت العقرب عدنا لہا ۞ و کانت النعل لہا حاضرۃ
البتہ جناب موصوف نے طائفہ فاحشہ رفضہ کی خوب کفش کاری کی ہی اس جگہہ سے
کسی دشمن حق گو نے کہ نادان دوست سے دشمن دانا بہتر ہی یہہ لفظ بولی ہوگی ورنہ
کسیسے نے اونکے خاندان مین یہہ پیشہ نہین کیا عجب ہی کہ دوکانداری تم کرو اور مسجد
حاجی صاحبہ مین تقیۃً نماز عصر و ظہر منتظر با جتقاق اسید واری و تقویت کار مختاری تم پڑہو
اور طعن حرفت کہ زینہار اسباب مطاعن مین عقلاً و عرفا نہین مولوی حیدر علی پر کرو شعر
تا بدوکان خانہ در گروی ۞ ہرگز ای خام آدمی نشوی ۞ **قولہ** صواعق محرقہ و نجار مفرقہ
وغیرہ الیٰ آخرہ کو کتب امامیہ اثنا عشریہ سے بغور مطالعہ کرو **جواب** حاصل اس مطالعہ

بغور سے یہی ہوگا کہ تخلف ہونا سنیونکا اہل بیت سے ثابت سو یہ بات ابتدا تالیف سے تحفہ
اثنا عشریہ کے کما حقہ مرفوع ہوگئی اور جو کچھ اسباب ہین صوارم وغیرہ مین لکھا ہی دفع اوسکا
تنبیہ السفیہ وعزۃ الراشدین وغیرہ کتب اہل سنت سے کہ تائید کلام صاحب تحفہ اور دفع اوہام
متعرضین مین تالیف ہوئی ہین بہ تنبیہات جلیہ وتنویرات بہیہ مرقوم ہی جس سے راکب سفینۂ اہل بیت
ہونا اہل سنت کا اور متخلف ہونا شیعہ کا ظاہر ہی کیونکہ اہل سنت آعرف ہین ساتھ مذہب اہل سنت کے
پس ادعا تخلف اہل سنت کا سفینۂ اہل بیت سے کمتر ادعائی تخلف اہل اسلام سے سفینۂ دین
خاتم الرسالۃ علیہ الصلوۃ والسلام سے نہین اب تمکو لازم ہی کہ مطالعہ بغور کتب اہل سنت کا
کہ حاوی روایات ائمہ اہلبیت ہین کرو اور حقیت حق صریح پر اعتقاد لاؤ **قولہ** مگر ناظرین ان کتابکو
اطلاع کتب تفسیر وحدیث وفقہ وتاریخ طرفین پر ضرور ہی اور کتابین ان علوم کی بہت ہین از انجملہ
جو مشہور ہین اور اکثر میسر آتی ہین اونہین سے نام چند کتابون کے لکھے جاتے ہین کہ شائق کو
کافی ہی **جواب** یہ نام کتابون کے اگر واسطے اعلام شیعہ کے لکھے ہین تو ہر شخص خاصۃ عالم اور
طالب علم ہر مذہب کا نام ونشان سے اپنے دین کی کتابون کے غالباً واقف ہوتا ہی اور اسکے
حق مین یہ حکم تحصیل حاصل ہی آور جو جاہل محض ہی اوسکو اگر نام پر اطلاع بھی ہوئی تو بھی بے سود ہی
کہ وہ اونکے مطالعہ بغور سے بھی فائدہ سند وتنقیص نہین ہو سکتا چہ جائی صرف نام کتاب کے
اور اگر یہ حکم سنیون کو ہی تو وہ بھی اپنے کتب مذہب سے بخوبی آگاہ ہین کہ صاحب البیت ادری
بالذی فیہ یہان تک کہ مغالطہ دہی شیعہ سے بھی دھوکا نہین کھاتے اور غیر کی کتاب کو اپنا نہین
سمجھتے بلکہ کتب شیعہ کو بھی کما حقہ غربال بتا چکے ہین چنانچہ کتب مناظرہ اہل سنت اسکے شاہد ہین
کہ کہان کہان سے روایات ومذاہب امامیہ کو کس کس تحقیق کے ساتھ نقل کر کے ارباب بطالت کو
الزام دیا ہی اور جھوٹے کو اوسکے گھر تک پہونچایا ہی حتی کہ اسقدر نظر بالفعل شیعہ کو بھی اپنے
کتب مذہب پر حاصل نہین چنانچہ اقرار اسبات کا زبان سبحان علیخان سے آویگا ولیکن تمہاری
غرض اس گنتی پوری کرنے سے صرف دہمکانا عوام کا اور اظہار اپنے تبحر علم ودعوی کثرت کتب کا

معلوم ہوتا ہی سو حقیقت اوسکی یہ ہی کہ جتنے نام تاریخ ابن قتیبہ و تاریخ محمد بن علی بن اعثم کوفی و تاریخ
عبد اللہ بن اسعد یافعی و تاریخ گزیدہ حمد اللہ مستوفی قزوینی اور تاریخ حافظ آبرو کا دیباچہ روضۃ الصفا
مطبوع ممبئی سے بعد مطالعہ بغور کے نکالکر لکھدیا ہی خود ان کتابونکو ملاحظہ نہین فرمایا اور نام تفسیر
کشاف و تفسیر کبیر و بیضاوی و در منثور و مدارک و نیشاپوری و بخاری و مسلم و نسائی و فتح الباری
و تاریخ ابن خلکان و انسان العیون معروف بسیر حلبی و مشکوۃ و ثعلبی و جذب القلوب و تاریخ خمیس فی احوال
انفس نفیس اور روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ و ربیع الابرار و استیعاب و تاریخ الخلفاء
وغیرہ کا رسالۃ المکاتیب مطبوعہ دہلی سے جنکو ثبت کیا ہی باقی اسمار کتب کے رسائل شیعہ لکھنو سے
نکالے ہین اور کچھ سنے سنائے بن دیکھے بھالے طوفان بے تمیزی مین لکھدیئے ہین اور انپر
حکم میسر و مشہور ہونے کا لگا دیا ہی حالانکہ بہت کتابین منجملہ اسکے غیر میسر و مشہور ہین حتی کہ نظر مجتہدین لکھنو
سے بھی نہین گذرین اونہون نے روایات ان کتب کو بیاض ابراہیمی سے نقل کیا ہی اور اوسکے
بھروسے پر انتساب روایات کو کام فرمایا اور حال ضعف تالیف بیاض مذکور کا رسالۃ المکاتیب سے
ظاہر ہی چنانچہ اسی جہت سے اکثر نقول بیاض مذکور کے مطابق منقول عنہ نہین اور بیشتر اصل مین
غیر موجود ہین اسیطرح اسمار کتب شیعہ کو اپنے اوائل تحفہ اثنا عشریہ اور آخر کتاب تبصرہ سے نکال
فرما کر زیب رقم فرمایا ہی اور بے امتیاز علم فقہ و حدیث و تفسیر و تاریخ کے ایک سلک مین منسلک کر دیا ہی
حالانکہ منجملہ فہرست کتب مذکورہ اہل سنت کے بہت کتابین شیعہ و معتزلہ کی ہین اور بعض ساقط الاعتبار
اور بعض مجہول الحال چنانچہ بیان اوسکا عنقریب آویگا فانتظر سنۃ ولیکن عجب عجاب یہ ہی کہ تمنے
اسجگہ مناظرہ فریقین کو حوالہ ان کتابون پر کیا ہی اور اسطرح پر نام لیا ہی کہ گویا مطالعہ گرامی
مین گذر چکی ہین اور نظر بشہرت و تیسیر چاہیئے کہ اس رسالہ مین روایات انہین کتب کے مسترد ہون
حالانکہ اثناء بحث مین وقت حاجت ضرورکے آپنے روایات اور کتب کے لکھے ہین جنکا نام داخل
فہرست کتب میسر و مشہور نہین جیسے واحدی و عبدری و حمیدی و مفتاح النجا و نزل الابرار
وغیر ذلک اس سے معلوم ہوا کہ نہ آپنے کتب مندرجہ فہرست کو دیکھا ہی اور نہ ان کتابون کو بلکہ

محسن اعتماد رو نفیس لکھنو وغیرہ گنتی نامون کی غلط سلط لکھدی کیونکہ خود مجتہدین لکھنو نے بھی
ان کتابونکو نہین دیکھا ہے جیسا آپکی اسلئے کہ سرمایہ تالیف جمیع امامیہ زمان ہیا منہ ابھی ہی اب جسقدر تک
شیعہ اوسی سے استفادہ بلکہ استراق کرتے رہینگے چنانچہ سبحان علی خان نے اسکا اقرار کرلیا ہی کذا
فی رسالۃ المکاتیب بجانب علمائے اہل سنت وجماعت کے کہ ہمیشہ صیانا وارادہ حاصر شوارند مین چنانچہ اسکا
اقرار بھی اخبار سی مذکور نے رسالہ مسطورہ مین ملک جس الاشہاد کیا ہی کہ صاحب منتہی الکلام کو
ذکر کتب جمہ کثیرہ شیعہ پر جو خود علمائے طائفہ کو غیر میسر ہین حاصل ہی اسصورت مین انکو ذکر کرنا نام کتابونکا
محض بے حاصل ہی خاصۃ جبوقت کہ تمنے نام لکھے اور خود اون سے استدلال نکیا تو یہ تعریف
ناتمام رہی اور یہی ظاہر ہی کیونکہ کتب تفاسیر فقہ و احادیث مندرجہ فہرست واسطے مناظرہ فریقین
کے تالیف نہین ہوئی ہین جیسے شرح وقایہ و درمختار و فتاوی سراجیہ و حمادیہ و امثالہا ورنہ آپ
بعد مطالعہ بغور کے ضرور انسے استدلال کرتے بنا بر علی ہذا معلوم نہوا کہ ذکر ان اسامی مین
آپنے کیا نفع سوچا ہی حالانکہ اس زمانہ اخیر مین لسبب تداول مناظرہ شیعہ و سنی کے اسکی حاجت
نہین کہ رجوع طرف کتب تفسیر و فقہ جانبین کے کیجاوے اسلئے کہ جو مطاعن و محال استدلالات
تھے اور جو جو اقوال و روایات بکار آمد تحریر و تقریر بدلالت النص و اشارت النص معلوم ہوتے تھے وہ
سبکے سب کتب مناظرہ فریقین مین مضبوط ہو گئے الا ماشاء اللہ تعالی اب جسکو ہوس مناظرہ ہو
اوسکو یہی کتب مناظرہ کافی ہین مگر یہہ کہ ناگہان ضرورت تصحیح نقل کی کتاب منقول عنہ سے بسبب
ملمیدیت شیعہ کے در پیش ہو چنانچہ اسبات پر آپنے بھی رقعہ دوم آہی مخلص مین اتفاق کیا ہی
عبارت اوسکی یہہ ہی بدانست بندہ امروز محقق و دانا را حاجت تفحص نیست متکلمین طرفین مسائل
نزاعی را با وضح بیان بکمال شرح و بسط مکرر نوشتہ اند حبہ ہا کتب این فن موجود اند الی قولہم
بندہ لبعضے ازین کتب دیدہ دانستہ است کہ ازین محاربہ لسانی نزاعین ر اظفر و نکنداسعز انتہی جہر تعداد
اسامی کتب مین جز گرانی دفتر اور کچھ حاصل نہین تھی چند مسائل ہین جنکو شیعہ ہر بار لوٹ پھیر کر
لکھتے ہین اور باحداث احتمالات غیر سدیدہ و تلمیعات جدیدہ نیا بہروپ لاتے ہین اگر

مطالعہ غور کرین تو حجت الٰہی پہلے سے ختم ہی حاجت اس ردیہیر کے نہین علاوہ اسکے جو نام کتب
فقہ و تفسیر و اخبار شیعہ کے آپنے اسجگہ لکھے ہین اور سچ ثابت ہی کہ یہہ سب کتب نزدیک
شیعہ کے لا اقل نزدیک تمہارے بنہایت معتمد و مستند ہین کیونکہ محل مناظرہ و مقابلہ خصم مین کوئی
نام کتاب نامعتبر اپنے مذہب کا بخوف الزام نہین لیتا پس بناءً علی ہذا جب ہم ان کتابون شیعہ
مقبولہ سے روایت کرین اور انکے نقول سے اپنے مدعا کو پایۂ ثبوت تک پہنچائین تو
تمکو چاہیے کہ بے عذر و حیلہ و حوالہ اوسکو قبول فرماؤ کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ بخلاف کتب
اہل سنت کے جنکے نام تمنے طوفان سے تمیزی مین جسطرح چاہے بے امتیاز معتبر و نامعتبر
لکھدیے کہ جب ہم انمین سے کسی کتاب کو درجہ اعتبار سے ساقط کرین اور غیر معتبر کہین
تو وہ بہی درخور قبول ہی اسلئے کہ ہر شخص اپنے دین کا حال خوب جانتا ہی کہ اوتنا دوسرے کو معلوم
نہین ہوتا کہ اہل البیت ادری بما فی البیت یہان قول ہمارا معتبر ہی نہ تمہارا کیونکہ غیر کے مذہب پر
انکا اجتہاد یا اختیار پذیرا نہین ہوسکتا خصوصاً اوسوقت کہ آپکو اتنا بہی معلوم ہو کہ کون کتاب
کس فن مین ہی اور کیا اوسکا موضوع کہ ہی اول آپنے یہہ لکہا ہی کہ مگر ناظرین بن کتب یا
اطلاع بر کتب تفسیر حدیث و فقہ و تاریخ حاضرین ضرور ہست انتہی چہ منجملہ ان کتب کے جو ضرور و معتبر
و مشہور کے نام کتاب عقائد نسفی و عقیدۂ شیبانی و شرح مقاصد و شرح مواقف و ملل و نحل و ارزالی
و فصوص و نصوص و فتوحات مکیہ وغیرہ کا بہی لکہدیا ہی فرمایئے کہ یہہ کتب تفسیر ہین یا حدیث یا فقہ
یا تاریخ یہان قید لفظ وغیرہ بہی نہین کہ گنجائش معذرت بدتر از گناہ ہوسکے آج اگر کوئی طفل ابجد
خوان سے بہی پوچہے کہ علم تصوف و سلوک و مناظرہ و فقہ و حدیث ایک چیز ہی یا دو چیز تو وہ بہی
اس تفرقہ کو بیان کردیگا گو لبیب نہ بان فرد پرشش بیان اوسکے بیان مین حیران ہون سو بہتر و اولیٰ تر
آپ اپنی دوکانداری گوشہ کناری سے کام رکہین ایسے کامون مین سب سمجھے بوجھے بات کو
بیٹہا کرین اسکا انجام بدنامی و کان اور بٹا لگنا نام پر ہی شعر من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال تو اگر کتب سیر سے تاریخ اختم کرنی ہی اگر جدا ہے

تفسیر عیاشی باحسن و منہاج شیخ ابوالعباس مین ہے نامعتبر ہونا کتب تواریخ کا اسقدر عیان
ہی کہ محتاج بیان نہین خصوصًا دینیات مین جسکا مدار صحت نقل پر ہی محض عقل پر اور یہی مختار
اہل سنت ہی کہ کتب تواریخ کو مسانید مین نہین جانتے کیونکہ شامل رطب و یابس ہوتے ہین
قال زین الدین العراقی استاد ابن حجر العسقلانی شعر ولیعلم الطالب ان السیرا تجمع ما صح وما قد
انکرا؛ اس صورت مین ذکر کرنا کتب تواریخ کا بیجا محل ہی **قولہ** تاریخ اعثم کوفی **جواب** یہہ شخص
شیعی ہی اور کذاب مشہور عجائب و وقائع کے وہ باتین ذکر کرتا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی مفتری و بہتان
ہوتے ہین کذا فی رسالۃ المکاتیب پس ذکر کرنا اسکا کتب اہل سنت مین جہل ہی یا وقاحت **قولہ**
حبیب السیر و روضۃ الصفا **جواب** یہہ دونو کتاب بہی تالیف شیعی ہین باتفاق اہل سنت و جماعت
اور روایت شیعی سنی پر حجت نہین چنانچہ اسی جہت سے صاحب رسالہ بارقہ ضیغمیہ نے قائلین زعم
مین خطا بالی صاحب التحفہ لکہا ہی طرفہ اینکہ روایت مذہب خود ہے آرد و اتباع از ما میخواہد انتہی
قولہ اصابہ فی تاریخ الصحابۃ **جواب** نام کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصابہ فی معرفۃ الصحابۃ
ہی نہ وہ جو تمنے لکہا حالانکہ اسکو منجملہ کتب سیر و مشہور کے ذکر کیا ہی لیکن تمکو باوجود شہرت تعبیر
کے بہی خبر سے صحت نام کی نہین فہم کلام کا خدا حافظ ہی **قولہ** روضۃ الاحباب **جواب**
یہہ تاریخ سید جمال الدین محدث کی ہی لیکن نسخہ صحیح اوسکا مصون نقصان و تحریف سے بہت
کم میسر آتا ہی خصوصًا دفتر اخیر کہ اوسمین شیعہ نے بہت تصرفات و الحاقات کئے ہین کذا فی التحفہ
والازالہ چنانچہ جو روایات کہ تمنے اوس سے اس رسالہ مین نقل کئے ہین وہ سب قسم دوم سے
ہین ملحقات امامیہ سے مع ہذا صاحب مجالس الطائفہ یعنی قاضی شوستری مفتری ذہب اللہ بنورہ نے
صاحب روضۃ الاحباب کو زمرہ شیعہ مین معدود کیا ہی خلاصہ تقسیم الحجۃ **قولہ** مروج الذہب
جواب مسعودی مؤلف اس تاریخ کا شیعی ہی نقل اوسکی اہل حق پر حجت نہین مع ذلک ستمنے
بہی اوس سے روایت کشی نہین کی **قولہ** ربیع الابرار **جواب** مؤلف اسکا جار اللہ زمخشری
صاحب کشاف معتزلی ہی نہ سنی اور خلاف اہل سنت کا ساتہہ معتزلہ کے کتب متعارفہ کلامیہ مین قوا

ہی تفتازانی شرح عقائد مین لکھتے ہین ومعظم خلافیاتہ مع الفرق الاسلامیۃ خصوصا المعتزلۃ انہم

اول فرقۃ اسسوا قواعد الخلاف لما ورد بظاہر السنۃ وجری علیہ جماعۃ الصحابۃ فی باب العقائد انتہی
پس معتزلہ کو شامل اہل سنت ٹہرانا آفتاب پر دہول ڈالنا ہی خصوصا جبوقت کہ قاضی شوستری
کو اقرار ہو کہ اہل حق کے نزدیک شیعہ و معتزلہ ایک چیز ہین **قولہ** تاریخ ابن قتیبہ **جواب** شیخ
ابن قتیبہ کا کتب اہل امامیہ مثل منہج المقال وغیرہ سے ظاہر ہی دیکھیے تفصیلہ انشاء اللہ تعالےٰ
قولہ تاریخ النبی وغیرہ الی آخرہ **جواب** یہہ سب کتب نامعتبرہ ہین انسے استناد اہل سنت کا نہین
اور اگر بعض سے جیسے تاریخ الخلفاء وغیرہ ہی تو وقت معاضدت روایات صحیحہ کی ہی نہ بالانفراد
اسلئے کہ یہہ کتابین حاوی روایات شاذہ وغریبہ ہین اور جو اقوال ایسے ہون اور مخالف روایات
صحیحہ مشہورہ واقع ہون تو اونکو صلاحیت اسبات کی نہین ہوتی کہ اہل مذہب پر موجب اعتراض ہون
اور یہہ قاعدہ صرف سنیونکا نہین ہی بلکہ کتاب تہذیب و استبصار ابو جعفر بن بابویہ طوسی شاہدین
عادلین ہین اسبات پر کہ شیخ الطائفہ نے ان دونو کتابون مین جابجا محض بعلت شذوذ و مخالفت روایات
کثیرہ صحیحہ اسقاط اکثر روایات شاذہ کا کیا ہی چنانچہ شواہد اسدعوی کے شوکت عمریہ مین مرقوم ہین
اور بعد دریافت ہوجانے اس اصل موصل کے اکثر رسالہ اپکا مردود ہو گیا کہ غالب روایات اوسکے
کتب نامعتبرہ سے ہین وہ بہی شاذ و نادر اور وہ بہی دم بریدہ سر تراشیدہ جنکو تمنے اپنے بڑے
بوڑہون سے خواہ سوالا خواہ سرقۃ خواہ وراثۃ حاصل کر کے تباہ کیا ہی **قولہ** کتب
سنت وجماعت سے الخ **جواب** اگرچہ آپنے یہان نام چند کتب معتبرہ و نامعتبرہ کے طوفان
بےتمیزی مین لکہدیئے ولیکن خود اونسے کہین استدلال نہین کیا الا ماشاء اللہ کہ وجہ
ربط کتب مذکورہ کی مناظرہ شیعہ سے معلوم ہوتی معہذا تالیفات سیوطی رحمہ اللہ تعالےٰ
بنابر مرتبہ ضعف مین ہی چنانچہ عجالہ نافعہ اور بستان المحدثین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے
انکی تخریج بدون شاہد قوی مقبول نہین، انہون نے خود دیباچہ کتاب مین عذر اس
جمع و تالیف کا کر دیا ہی کہ مقصود اوس سے جمع رطب و یابس ہی واسطے تنقید و تصحیح سقم

وجہالت و وضع وغیرہ کے التزام صحت ما فی الکتاب و ما فی الباب لیس آتنا اور ان سے
وامثال ذالک سے متوجہ نہین **قولہ** سفینۃ حاکم **جواب** یہ حاکم صاحب سفینۃ غیر حاکم صاحب
مستدرک کی ہی معتزلی المذہب انکی بات نزدیک اہل سنت کے سند نہین اکثر معتزلی شیعہ
ہوا کئے ہین جیسے ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغۃ **قولہ** بیہقی **جواب** یہ محدثین اہل سنت
مین غیر منقدین انکی روایت باعتضاد شواہد قوی قوی ہی والا ضعیف و رد ہی **قولہ** مستدرک
جواب یہ کتاب کہ حقیقت مین اعتراضات ہین صاحب صحیحین پر تیسرے طبقہ مین ہی نزدیک
ائمہ محدثین کے اور شہرت و قبول مین برابر مرتبہ بخاری و مسلم و بقیہ صحاح ستہ وغیرہ کے
نہین اور اکثر احادیث اوسکی نزدیک فقہا کے غیر معمول بہا ہین چنانچہ شوکت عمریہ و عجالۂ
نافعہ اصول حدیث اور بستان المحدثین وغیرہا سے ثابت ہی عبارت بستان کی یہ ہی

در بسیاری از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آن نمودہ مثل صحیحین انگاشتہ اجلۂ علماء
او را تخطیہ کردہ اند و بر وی انکار نمودہ و لہذا ذہبی گفتہ است کہ حلال نیست کسے را کہ بر تصحیح
حاکم غرہ شود تا وقتیکہ تعقبات و تلخیصات مرا نہ بیند و نیز گفتہ است احادیث بسیار است در
مستدرک کہ بر شرط صحت نیست بلکہ بعضے از احادیث موضوعہ نیز ہست کہ تمام مستدرک با نہا
معیوب گشتہ انتہی اس صورت مین احادیث اوسکی جسوقت کہ مخالف روایت مستفیضہ ہون غیر مقبول
ہونگی اور اکثر تحریحات سامی مستدرک مذکور سے اسی قبیل کے ہین **قولہ** تفسیر ثعلبی **جواب**
ابو اسحق ثعلبی باقرار مجلسی مجلد اول از بحار الانوار شیعی است و بقول سبحان علی خان کمنبو

بعد اثبات تشیع مثل ثعلبی و صاحب مودۃ القربیٰ باز سعی ما بایرادات مروتہ انہا بیکار است
انتہی و تفصیل فی المنتہی والازالہ و رسالۃ المکاتیب **قولہ** تفسیر کبیر **جواب** یہ تفسیر امام المتکلمین
فخر الدین رازی کی ہی لیکن قول انکا فن حدیث مین مسلم نہین ہر کام کے آدمی جدا جدا
ہوتے ہین اور چونکہ تفسیر مذکور مین ابطال مذاہب اکثر فرق ضالہ کا اور احاطہ روایات رطب
و یابس ہر باب کا ہی اسلئے اکثر شیعہ استدلال انکے اقوال سے بحذف سیاق سباق

یا خیانت الفاظ کیا کرتے ہین چنانچہ صاحب رسالہ ضیغمیہ نے کیا ہی علاوہ اسکے فخر الدین رازی
نام والد نصیر الدین طوسی شیخ الطائفہ کا بہی ہی کبہی اشتراک اسم ولقب بہی موجب تغلیط وتکید
ہو جاتا ہی **قولہ** مودات سید علی وغیرہ الخ **جواب** یہہ کتاب اور کتاب خزانہ جلالی و نزل
الابرار و مفتاح النجا وغیرہ کتب مجاہیل ہین جنسے آپنے جا بجا نقل کی ہی بغایت نامعتبر ہین
کتب معتبرہ اہل سنت کیا کم ہین کہ اونسے روایت کشی نہین کرتے ہر خس و خار سے متمسک ہوتے
حالانکہ الزام خصم و افحام مخالف بدون اوسکے مسلمات کے ممکن نہین اسبات کا اقرار مومن
جائسی نے بہی صوارم میں کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی امامیہ ہرگاہ بر سنیان احتجاج
می نمایند بر قبائح اعمال و خصائص اصحاب ثلثہ احتجاج نمی کنند مگر بانچہ متفق علیہ بین الفریقین
و از جملہ مسلمات و متواترات انتہی اس صورت مین لازم ہی کہ اول سنیون سے تحقیق بلکہ
تصدیق کتاب یا روایت مسلم کرلے پہر اعتراض کرے جسطرح اہل سنت نے کیا ہی کہ جس کتاب
شیعی سے استدلال کیا اول معتبر ہونا اوسکا باقرار ائمہ طائفہ ثابت کردیا اور اگر ایسا کرتے
تو جہلہ طرفین ضلع جگت بولنے کو اور بہگڑ لڑنے کو کافی و وافی ہین حاجت مصارعت
اہل علم کی نہین ولیکن آپ خاصتہ اور سارے شیعہ عموما ہرگز ایسا نہین کرسکتے اسلئے کہ اس
صورت مین سارے اگلے تار و پود تہ و بالا ہوئے جاتے ہین اور مذہب سنیونکا بے دہڑکے
بہڑکے ثابت ہوا جاتا ہی فانی لہم ذلک **قولہ** جو کوئی کتب مذکورہ و امثال اوسکی کو بغور
پڑہکر کتب مناظرہ فریقین کو براہ انصاف سے بے جانبداری فریقین کے دیکہیگا جانیگا
کہ حق کسطرف ہی اور اصل نزاع کیا ہی **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذر چکا اور بقدر مناسب
مقام ہی کہ صوارم میں لکہا ہی بدانکہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل
یا ماول دران متلاشد انتہی چنانچہ ایسی بنیاد پر ہشامین و امثالہما کی طرف سے کہ قدح اونکی
احادیث کثیرہ کلینی مین واقع ہی بنائی جواب رکہا ہی سو ہرچند یہہ فقرہ واسطے صیانت مذہب
شیعہ کے خامہ حق جامہ سے زیب رقم ہوا ہی لیکن بلطفہ تعالی اگر انصاف نصیب ہو تو جا

اہل سنت سے بہی عذر خواہی کہ اہل سنت اسکے محتاج نہین کہ جہوٹ بولکر دین بنائین یہہ کام دلدادہ ولا ورکا ہی
تابعین و انصار و مہاجر کا اور بعد دریافت ہوجانے حقائق احوال کتب فہرست مذکورہ کے گویا رد اجمالی سارے
رسالہ ہدیہ کا ہوگیا اور مضمون عطائے تو بلقائے تو بخشیدم درجہ ثبوت کو پہنچا و للہ الحمد اب آگے فی الجملہ تفصیل بہی
ملاحظہ عالی مین گذریگی فانتظروا النظر باثمہ فان ہناک حقائق جمہ **قولہ** اسی خیال سے کہ حق عیان باطل نہان ہوگا
اکابر قدمار سنیون نے اپنی کتب عقائد مین لکہا ہی کہ کتب تاریخ مناقشہ صحابہ کو دیکہنا نچاہیے
اور وعظ مین اصلا ذکر مذکور نکرنا چاہیے **جواب** پاسخ اسکا سابق گذرا کہ صاحب منہاج وصافی وغیرہ
امامیہ کتب تواریخ کو نامعتبر جانتے ہین اور اوسپر بنیاد دین کی قائم نہین کرتے اب اگر بفحوائے امات
المفتی امات الفتوی آپکے نزدیک قول انکا نامعتبر ہی تو انکا اجتہاد جدید ناسدید کب درخور قبول ہوگا بلکہ
بموجب قاعدہ مذکورہ کے ساری دوکانداری تباہ ہوجاویگی اور بڑا ٹوٹا ہوویگا بلکہ دوالا نکل جاویگا
اسلیے کہ ابہی آپ دیباچہ مین اقرار کرچکے ہین کہ ہمنے نوشتہ مجتہدین عظام کو با امید ثواب لکہا ہی پس
جب مجتہدین عظام غیر معتبر الکلام ٹہیرے تو آپ کب صاحب مرام ہووینگے **قولہ** حقیقت مین
یہہ غبار ضلالت اوٹہایا ہوا علمار سنیونکا ہی کہ عہد امویہ و دولت عباسیہ مین بطمع حطام دنیا
و استرضار حکام کے باطل کو لباس حق مین دکہلاتے تہے اور ایک عالم کو گمراہ کرکے ابواب
بئس المصیر اونکے لئے کہول لیتے تہے اور اونکے مریدون اور اولاد نے رونق بازار اپنی تشدید بنائے
آبائی مین جاکر سعی بلیغ دریغ نکی مگر اللہ تعالی نے بندگان خاص اپنے کو وساوس شیاطین
الانس سے باز رکہکر سنت سنیہ مصطفویہ پر ثابت قدم رکہا **جواب** جہوٹ بولنا گوہ کہانا برابر ہی آپنے اگرچہ لقب اپنا
ابو الفضل رکہا لیکن ہنوز بوئی او جہلی دماغ نگئی معلوم نہین کہ اس بیان کو آپ کونسی کتاب سے ثابت کرینگے اسلیے کہ ثابت
ہونا اوسکا کتب اہل سنت سے تو خود مستحیل ہی ہی کتب امامیہ سے اوسکے ساری تقریر آپ پر منقلب ہوئی جاتی ہی اسلیے
کہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس ہشتم مجالس المومنین مقبول سامی مین کہ مصدر یہی تہے ان الفاظ مجالس ہشتم در
ذکر ملوک نامدار و سلاطین کامگار فرقہ ناجیہ اولی البصائر والابصار یون لکہا ہی کہ منصور دوانقی و ہارون و مامون
امثالہم شیعہ تہے اگر عبارت طویلہ الذیل اوسکی یہان نقل کیجاوے تو کلام استطرادی طویل ہوجاوے

لہٰذا دوسری جگہہ بعد اسکے اپنے محل پر لکہا جاویگا اسیطرح بن امیہ سے عمر بن عبد العزیز بروایت
امامیہ کے مقبولین مین ہین پس اس صورت مین مخالطت اہل سنت کی ساتہہ امویہ وعباسیہ کے اگر ثابت
ہو تو عین اتفاق ہی ساتہہ شیعہ کے موجب طعن کیا حالانکہ باتفاق اہل سیر معتبر قدما اہل سنت ہمیشہ
ساتہہ ملوک اسلام کے لڑا کئے مخالفت ابوحنیفہ کے ساتہہ منصور وغیرہ کے اور احمد حنبل کے
ساتہہ خلیفۂ وقت کے اور تحمل کرنا حبس وضرب سیاط کا مشہور ہی اور ہونا شیطان الانس کا
مثل شیطان الطاق وغیرہ طائفۂ شیعہ مین بقول واقرار ائمۂ شیعہ مثل ابن مطہر مجتبی و والد ملا باقر
مجلسی در روضۃ المتقین وغیرہم ثابت ہی پس جنکو خدا پاک نے وساوس شیطان الانس سے
بچایا اور سنت سنیۂ مصطفویہ پر قائم رکہا وہ اہل سنت ہین اور جنکی اولاد و مریدون نے بنای
آبائی کو مشید کیا اور مصداق فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ہوئے وہ شیعہ شنیعہ ہین وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ **قولہ** تحفہ اوسکا کہ حقیقت مین ترجمہ صواعق نصر اللہ کابلی کا رد وقدح امامیہ
مین اوسکو بزبان وجودی مسکلا جواب جانتے ہین **جواب** یہہ تشنیع وطعن غایت ظرافگی سے
قابل تماشا ہی اسلئے کہ نہ تحفہ ترجمہ صواعق کا ہی اور نہ صواعق نصر اللہ کابلی کی ہی جس کتاب کا
نام صواعق ہی وہ ابن حجر ہیثمی مکی کی ہی اور جنکا نام نصر اللہ ہی اونکی کتاب صواقع محرقہ بوارق
موبقہ ہی نہ صواعق تو یہہ وہ مثل ہی شعر چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا ❊ الا یا ایہا الساقی
ادر کاسا وناولہا ❊ اس سے طرفہ تر یہہ ہی کہ مجتہد کو نہ ہند نے صواعق کو تالیف ابن حجر عسقلانی
ٹہرایا ہی اور کتاب العقد کو تالیف ابن عبد البر بتایا ہی جسکو سبحان علی نے تالیف ابن عبد ربہ
قرار دیا ہی ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ اس عقل وفضل پر اونکو اور اونکو ہوس جواب تحفہ نے ستایا ہی بل
بی جما تیری و ہیچ آب جواب اصل طعن سنئے کہ آپنے جو تحفہ کو ترجمہ صواعق قرار دیا اس سے مراد
کیا ہی ظاہرا بنا بر قید لفظ در حقیقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعینہ ترجمہ تحت لفظی ہی جسطرح یہہ ترجمہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ہی بنام خدای بخشندہ مہربان سو یہہ بات تو بدیہی البطلان ہی محتاج
بہ برہان بلکہ دلیل ہی اسبات پر کہ آپنے ترجمہ و مترجم لہ دونو کو نہین دیکہا کسی سے نام سنا ہی

آپ دیکھو یا دیکھو کہ ترجمہ ہی یا نہین [illegible]

مماثل ہین اور بسبب ہمدیگر مشاکل تو با وجود دیکہ لفظ ترجمہ سے یہہ احتمال بعید ہی یہہ تماثل جزئی موجب حکم
ترجمہ ہونے کل تحفہ کو نہین اسلئے کہ بعوض مغایرت معظم تقاریر کے اتحاد چند سطور کا مستلزم آیا
حکم مبیع کا نہین ہوسکتا آور اگر مراد یہہ ہی کہ ظاہر ترتیب تحفہ کے موافق ترتیب صواعق ہی تو یہی ترجمہ
کتاب احقاق الحق قاضی جونپور رطل بوق اور کتاب ابطال الباطل کی بہی ہی کچہہ خصوصیت تحفہ کی نہین ان
دونوکو بہی ترجمہ صواعق کہیئے حالانکہ نظر باتحاد ترتیب اسکو ترجمہ اوسکا کہنا ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ مواقف ترجمہ طوالع کا ہی یا مسلم ترجمہ مختصر الاصول ابن حاجب کا ہی تحفہ و صواعق ایسی کتب نہین
کہ نادر الوجود ہون اب بلا کر دیکہو شبہ ترجمہ بخوبی ذہن سے زائل ہوجاویگا آمدم صاحب مطالع
کو معلوم ہی کہ شرکت تحفہ کی مضامین صواعق مین اقل مواضع مین بسبب اتحاد فن کے واقع ہی نہ
کل و جل مین اور جسطرح یہہ شرکت جزئی ساتہہ صواعق کے ہی اسیطرح ساتہہ بعضے مضامین کتاب نواقض
الروافض وغیرہ کتب فن کی بہی ہی پس وجہ تخصیص ترجمہ کی ساتہہ صواعق کے کیا ہی آور بعضے ارباب
طائفہ نے تحفہ کو مسروق کہا ہی سو وجہ اوسکی ظاہر نہین اگر مراد سرقہ سے یہہ ہی کہ وہی حجج الزامیہ
و دلائل مسکتہ کلامیہ جو صاحب صواعق نے جواب امامیہ مین لکہے تہے صاحب تحفہ نے بہی تحفہ مین
وارد کیئے ہین تو یہہ بات قابل کہنے کے نہین اسلئے کہ جو دو کتابین ایک فن مین فرض کیجاوین
مثل شرح مواقف و شرح مقاصد کے اکثر مضامین اون دونو کے متماثل ہونگے پس چاہیے
کہ ہر کتاب لاحق کتاب سابق سے مسروق ہو اور بصورت صحت اسبات کے لازم آتا ہی کہ کتب
مجتہدین کوفہ ہند وغیرہ اخباریین طائفہ کہ جل مضامین انکے ماخوذ احقاق قاضی و مجالس المومنین
مجلسی یا حزائن ابراہیمی سے ہین مسروق ہون جسطرح رسالہ ایکا کتاب ہدیۂ شہاب ہمدانی و ترجمہ
نقال کشمیری و تحفۂ اشیعہ و تشیید المبانی و رابع و تنبیہ وغیرہ تالیفات متاخرین سے مسروق ہے
حالانکہ یہہ رسم قدیم اہل التصانیف ہی کہ ہر علم و فن مین اوسی علم کے ادلہ ملائمہ و براہین بکثرت
بحث و تفتیش کرتے ہین اور ایک دوسرے سے لیتے ہین خصوصا شرعیات و علم کلامیہ مین

جسکا مدار غالب لائل سمعی پر ہی تب بے اسکے چارہ نہین اسکو کوئی استراق نہین کہتا بلکہ اقتباس کہتے
ہین والا طریق استدلال مسدود ہو جاویگا اب یہی ہماری کتاب ہی کہ کتب متاخرین سے ماخوذ ہی اور
مواضع لبیا مین ہر جگہ حوالہ ماخوذ منہ موجود نہین کل کو اسے بہی سرقہ کہدینگے اب لازم ہی کہ
جو دلیل و استدلال ایک شیعی نے کیا ہو اب سرا و سکو نہ لکہے والا سارق ٹہیریگا سبحان اللہ
آپنے سارا رسالہ اپنا چوری سے بنایا وہ سرقہ نہوا تحفہ ادنی مماثلت سے مسروق و ترجمہ
ٹہیرا **شعر** بخور و با دیگران ستا نہ برابگذرد ٭ در فرنگ این ظلم و این بیداد حاشا بگذرد ٭ اور
بعضے امامیہ جب شناعت اس قول پر مطلع ہوئے تو اونہون نے تقریر بد لکے یون کہا ہی کہ
اکثر مطالب تحفہ کے مسروق ہین اگرچہ مجموع بعینہ مسروق نہون سو اوسکی حقیقت یہہ ہی
کہ مبحث تولا و تبرا و شرح حدیث ثقلین تحفہ مین ہی اور صواقع مین نہین اور مسئلہ انکار نبوت
و مسئلہ اتحاد کہ لازم مذہب طائفہ ہی تحفہ مین بشرح و بسط تمام موجود ہی اور صواقع مین نہین
اسیطرح باب مطاعن اصلا صواقع مین نہین اور تحفہ مین ہی اسیطرح صواقع مین اکتفا دلائل
بکلامیہ پر کی ہی اور روایت کتب امامیہ کو اقل قلیل وارد کیا ہی اور تحفہ مین اول دلائل کو محذوف کرکے
تکثیر روایات کتب طائفہ سے کی ہی اسصورت مین فیما بین الکتابین فرق بین ہی گو معاند جاحد قبول
نکرے **شعر** ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ٭ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است ٭
ماسوا اسکے صاحب تحفہ قدس اللہ روحہ و افاض علینا فتوحہ کو تالیف تحفہ پر کچہہ مفاخرت
نہین اور نہ یہہ دعوی ہی کہ آج تک ایسی کتاب کسی نے نہین تالیف کی یا جمیع ادلہ و براہین
اسکے نتیجہ طبع خاص ہماری کے ہین یا ہم جمع کرنے ان حجج مین متفرد غیر مسبوق ہین
کہ ارباب طائفہ کو اسقدر ناگوار ہوا کہ تہمت ترجمہ و سرقہ لگانے لگے بلکہ اسی دور اندیشی و عاقبت
بینی سے خود صاحب تحفہ نے دیباچہ کتاب ممدوح مین لکہدیا ہی کہ انچہ درین قرون ماضیہ
از گفتگوی شیعہ علی الخصوص امامیہ اثنا عشریہ با اہل سنت و جماعت بوقوع آمدہ اکثرش
درین رسالہ مندرج گردیدہ انتہی بلفظہ المقدس اب ذرا اس فقرہ مین سرسری دیکہو کہ کسقدر

یا علی صرت منادی تہی کہ یہہ کتاب جامع کل وجل الکلم وتفوہ اولین وآخرین شیعہ تہی خاصۃً لفظ اکثر کہ
افعل التفضیل لفظ کثیر ہی جسکے معنی بہت ہین اس صورتین لائق یہہ تہا کہ تہمت سرقہ کی خاص نسبت
صواقع کے نہ لگاتے بلکہ سارق سارے شیعہ وسنی کا ٹہیرا لیتے کہ کل الصید فی جوف الفرا آری
ع بیجا بائس ہرچہ خواہی گو ÷ حالانکہ غرض مؤلف رضی اللہ عنہ کی تالیف تحفہ سے صرف اتنی تہی
کہ مسلمان اسکے دیکھکر بطلان مذہب رفض وحقیت مذہب اہل سنت معلوم کرلین اور اپنے اعتقاد
مین بسبب مباشرت وصحبت طائفہ امامیہ کے سست نہون اور شک نکرین سو یہہ بات بلطفہ تعالی بوجہ احسن
اسلوب بدیع حاصل ہوگئی کہ ایک عالم عالم حق وباطل ہوگیا اور لوگ مکائد شیعہ اور اونکی چالاکیون
مطلع ہوگئے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اس اعتبار سے جس نے تحفہ کو برہان
وحودی مسئلہ لاجواب کیا ہی بہت ٹہیک کہا جسکو خدا نے آنکہین دی ہین وہ دیکہتا ہی کہ صاحب
تحفہ نے کمال تواضع سے دیباچہ کتاب تحفہ مین اپنا نام مشہور تک نہین لکہا تا شائبہ ستایش
طلبی ورائحہ مفاخرت نمائی بہی نہو اور کتاب کو طرف حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین احمد بن شیخ
ابوالفیض دہلوی قدس اللہ اسرارہم کے منسوب کیا اسپر بہی اگر کوئی طعن کرے تو وہ قابل خطاب کے
نہین **شعر** اینکہ میگویم بقدر فہم تست ÷ مردم اندر حسرت فہم درست ÷ علاوہ اسکے حقیقت
تالیف تحفہ کی مطابق ارشاد صاحب تحفہ قدس سرہ کے یہہ تہی کہ جسوقت تحفہ تصنیف ہوا تہا
اوسوقت کتب اہل سنت سے جو رد روافض مین ہین اور کتب امامیہ سے جو رد اہل سنت مین ہین
تین قسم کی کتابین میسر آئی تہین پہلے قسم مجادلہ مین مسئلہ خاص اثبات خلافت خلفاء ثلثہ کے
جیسے نواقض الروافض ومرافض الروافض وشرح تجرید وصواعق محرقہ وغیرہ اہل سنت کی
طرف سے اور عصائب نواصب ودر شہاب و عور و اظہار الحق ومفیدۃ النجاۃ وغیرہ امامیہ
کی طرف سے دوسری قسم وہ کتابین جو مسئلہ امامت وشرائط امامت وموانع امامت
مین تفصیل تالیف ہوئی ہین جیسے بحث امامت شرح مقاصد وشرح مواقف وطوالع
الانوار واربعین اہل سنت کی طرف سے اور تصانیف علامہ حلی ومقداد وحدائق

وغیرہ امامیہ کی طرف سے تیسری قسم وہ ہی جسمین ساری مذہب امامیہ کا رد ہی کیا الہیات وکیا امامت وکیا نبوت وکیا معاد اور کیا روایت حدیث اور کیا اصول جیسے ابطال الباطل و صواعق موبقہ وغیرہ طرف اہل سنت سے اور نہج الحق حلی و احقاق قاضی نور اللہ شوشتری طرف امامیہ سے الغرض ان تین قسم کی کتابین وقت تالیف تحفہ کے موجود و مستحضر تہین اوسوقت ترتیب صواعق کی کہ بہت مختصر و خوشنما ہی پسند طبع بلند و خاطر آسمان پیوند حضرت مؤلف تحفہ رضی اللہ عنہ ہوئے اوسی ترتیب پر کتاب تحفہ مین بہی کلام واقع ہوا چنانچہ اس ترتیب مین احقاق و ابطال و نواقض وغیرہ بہی شریک ہین فلہم مالہم وعلیہم ما علیہم اور بر تقدیر تنزل کہا جاتا ہی اگر تسلیم کیا جاوے کہ تحفہ ترجمہ یا سرقہ صواقع کا ہی تو ہو لیکن آخر اثبات مذہب اہل سنت و نفی مذہب رفض کرتا ہی روافض کو اس سے کیا غرض ہی کہ مولف اسکا کون ہی کابلی یا دہلوی جواب براہین ملزمہ کتاب کا دینا چاہیے صرف یہہ کہدینا کہ تحفہ مسروق یا مترجم ہی جواب کتاب نہین ہوسکتا اتنے کہنے سے ہرگز مذہب روافض ثابت و مذہب اہل سنت منقضی نہین ہوگا جسکا فہم اسطرح ہو وہ نوع انسان سے خارج ہی **قولہ** حالانکہ جواب حرف حرف تحفہ کے چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل و براہین قاطع سے لکہے ہین اوسپر بہی جدل سے باز نہین آتے اور بار بار تقریر اپنی کو بطرز تازہ جلوہ دیتے ہین اور اعادہ اونہین کلمات کا کرتے ہین **جواب** جسطرح جواب تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسیطرح جواب الجواب بکرات و مرات علماء اہل سنت نے بہی لکہا ہی چنانچہ اسامی بعض اجوبہ کے سابق مذکور ہو چکے اور تہمت جدل و طرز تازہ اہلسنت پر بحکم المرء یقیس علی نفسہ ہی اور جسطرح کا جواب تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسکا نمونہ آپکے کلام مسروق مین اور نمونہ اوسکے جواب کا ہمارے منطوق مین آتا ہی اوس سے جہوٹ سچ اور متانت و سہولت کہل جاوی گی **قولہ** شیخ دہلوی نے اپنے تحفہ مین طرفہ سحر سامری خرچ کیا ہی کہ سرسری مجال ہر کسی کا نہین کہ نفس الامر کو پاکے سراغ جادۂ صواب کا پالے مصداق اسبات کا کچہہ سنا چاہیے اور مشتے نمونہ از خروارے دیکہا چاہیے **جواب شعر** واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ ✤ طویت اتاح لہا لسان حسود آپنے کذب

ہر چند بہ الفاظ البطر عنادا و لدادا ذیب رقم فرمائے لیکن اس ظلمت کذب سے نور صدق نمایاں ہی
بے شبہ کتاب تحفہ اب تک فہم مجتہدین و اصحاب یقین مین نا آئی والا اوسکے اوراق پر کب کا حلقہ لگتا اور وہ عش بیہود
کے خواہی نخواہی دریئی قدح و رد ہوتے شیخ دہلوی نے سحر سامری اور اوسکے مریدین نے
کہ قدما ہوا کا بر امامیہ مین ایسا کہولا اور اس طلسم عجوبہ کو ایسا توڑا کہ اب سواد دجال و سیہ و اصفہان
کے کوئی خریدار انکے جادو کا اور قدر شناس انکے سحر کا تا ظہور صاحب الزمان نہو گا قبل اسکے اکابر
شیعہ بہی پیغمبر کو ساحر اور قرآن کو سحر کہتے تھے جسطرح آپنے تہمت سحر صاحب تحفہ پر کی ہی انصاف
سے کہو افسحر ہذا ام انتم لا تبصرون سبحان اللہ جب جواب تحفہ نہ بنا اور تحفہ سمجھ مین نہ آیا تو یہ بات بنائی
اور اہل نحلہ اپنے کو یہہ راہ دکہائی آور جس مشتے نمونہ از خروارے پر آپنے ناز کیا ہی وہ کمائی آپکی
نہین شہاب مرحوم ہیچمدان کہ بفحوائے برعکس نہند نام زنگی کافور معروف بہمدانی ہی اوسنے یہہ ہزیان
بکا ہی جسکا جواب کاسر الاسنان علماء اہلِ اسلام لکہہ چکے اور ہم لکہین گے آپکا اوسکی تقریر مہمل پر
فخر کرنا وہ مثل ہی کہ پٹہان لڑائی ہارین بہنے دار ہی ہینکارین ایسی باتون سے دوکانداری مین
بٹا لگتا ہی اور کچہہ حاصل نہین ہوتا شعر پایان نہین جدال کا انصاف شرط ہی + بے اصل بات
اشتر گرگین کا خر ہی قولہ شیخ نے باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ مین حدیث سیوم بریدہ ان علیا منی
وانا من علی وہو ولی کل مومن من بعدی کو باطل کیا ہی اسلیئے کہ اوسکی اسناد مین اجلح واقع ہی اور وہ
شیعی متہم الروایت ہی جمہور نے اوسکی تضعیف کی ہی پس اوسکی حدیث قابلِ احتجاج نہین اقول اسکو
احمد بن حنبل و ابو داود طیالسی و ابو نعیم نے اور ابن ابی شیبہ نے و ابو حاتم نے و حاکم نے آور
حسن بن سفیان نے اوسکو روایت کیا ہی اور منجملہ اوسکے روات کے مطرف عامری و عمرو بن میمون
ثقہ ہین اور یحیی بن معین نے اجلح کندی کی توثیق کی ہی انتہی حاصلہ جواب مانا کہ احمد وغیرہ ائمہ
مذکورین نے اوسکو روایت کیا ہی لیکن یہہ کہان کہا کہ صحیح ہی تا حجت ہو مخالف بر صدد تخریج مسئلہ
صحت روایت نہین اور جسنے اوسکو صحیح یا حسن کہا ہی اوسکے نزدیک جملہ بعدی داخلِ حدیث نہین چنانچہ
روایت حسن بن سفیان و ابو نعیم مین لفظ بعدی موجود نہین علاوہ اسکے طیالسی و حاکم وغیرہ نقادین

حدیث ان علیا منی وانا منہ

حدیث نہین کہ انکی تخریج حجت تامہ ہو خاصۃً اوس حال مین کہ مخالف روایت صحیح ہو اور بکثیر ہو کمیت نہ آ
وشہرت و وحدت باخذین اور حسب جمہور ہوئے اوسکی تضعیف کی کما فی التحفہ تو توثیق یحیی بن معین کی تنہا بمقابلہ
اونکے کب منتہی ہوگی اسیطرح اگر دو راوی ثقہ ہوئے جیسے مطرف و عمر اور باقی ثقہ نہ ہوئے تو بہی
اس سے روایت موثق نہین ہوسکتی اسلیئے کہ جسطرح مجروح ہونے ایک راوی سے حدیث ضعیف ہو
معلل ہوتی ہی اوسیطرح ثقاہت دو ایک راوی سے موثق نہین ہوتی پس جب اجلح راوی مجروح ہی
اور مطرف و عمر ثقہ تو بہی تقدیم جرح کی ہی تعدیل پر بقاعدہ بطریق امامیہ اسلیئے کہ قاضی نے احقاق الحق
مین لکہا ہی قد تقرر فی الاصول ان الجرح مقدم علی التعدیل انتہی معلوم نہین کہ یہہ قاعدہ خانگی کسلیئے اکثر
یاد نہین رہتا اب آئندہ کو یاد رکہو کہ بہت کام آویگا جواب دیگر شیخ نے تحفہ مین جہان حدیث بریدہ کو
باطل ضعیف غیر صحیح بہ لکہا ہی وہان یہہ بہی کہا ہی کہ لفظ ولی کی اس حدیث مین مشترک ہی ضرور کیا ہی کہ
مراد اوس سے اولی بالتصرف ہو اور نیز یہہ حدیث مقید ساتہہ کسی وقت کے نہین اور مذہب اہل سنت کا
یہی ہی کہ حضرت امیر فی وقت من الاوقات امام مفترض الطاعت تہے بعد آنحضرت کے انتہی اور مین
کہتا ہون کہ بفرض صحت روایت مذکورہ بقید من بعدی بہی اس حدیث کو دلالت مدعای شیعہ پر نہین اسلیئے
کہ ہنوز حقیقت ہونا لفظ بعد کا معنی اتصال مین محل توقف مین ہی اول اسکو ثابت کرو پہر استدلال کرنا اگر
ولایت مرتضوی بعد ولایت خلفاء ثلثہ ہی تو بہی بعدیت نبوی حاصل ہی سبب صرفہ صرف ظاہر سے
طرف مضمر کے کیا ضرور ہے الغائط مخفی نہ رہے کہ صاحب تحفہ قدس سرہ نے جہان کہین کسی روایت پر
جرح و قدح کو متوجہ کیا ہی وہان بعد تنقید روایت کے جواب بفرض و تسلیم و ثبوت روایت بہی دیا ہی
اگر یہہ روایت ثابت بہی ہو تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین سو کوئی شیعہ اوس پر نظر نہین کرتا ہر کوئی
درپی ثبوت روایت ہی وہ بہی بطرق ضعیفہ سے حالانکہ اگر روایت ثابت ہو اور دلالت اوسکی
مطلوب پر ثابت نہو تو ثبوت اوسکا و عدم ثبوت برابر ہی حقگوئی اسکو چاہتی ہی کہ اون جوابات کو
جو بتقدیر تسلیم دیئے ہین مدفوع مرفوع کرو نہ یہہ کہ ہر خس و خار سے الجہو وسکو کیا کرین کہ الغریق
یتشبث بکل حشیش آخر برای نام کہنے کو جواب تحفہ کچہہ تو چاہیئے لکہ نا شروع کیے السیدی جواب سید

مروّن تحفہ کا چند فاضلِ شیعہ نے کمال متانت و دلائلِ قاطعہ سے لکہا ہی آرسی زبان گرشتنی است
بہر طرف کہ بگردانی بگردد قوله وقد روی الحدیث من عدة طرق الخ جواب پانچ اسکا بتقدیر صحت و
ثبوت روایت گذر چکا اب جاے اثبات حسن و صحت روایت کی نہین قوله تعجب ہی کہ اہلسنت احتجاج کرتے
اور جو مبتدع معتزلی معروف بتدلیس ہو جیسے قتادہ اوس سے احتجاج کرین انتہی حاصله جواب
قتادہ نام چار شخصون کا ہی ایک قتادہ بن ملحان صحابی کہ انکی حدیث ایام بیض مین مروی ہی دوسرے
نعمان بن زید بن عامر الانصاری برادر ابو سعید تیسرے قتادہ بن الفضل بن قتادہ الحرشی چوتھے
قتادہ بن دعامہ بن قتادہ سدوسی ابو الخطاب بصری کذا فی التقریب معلوم نہین کہ آپ کونسے قتادہ
مین گفتگو کرتے ہین اول تعیین فرمایئے پہر جواب دیا جاے قوله التشیع نزدیک محدثین اہل سنت کے
داخلِ بدعتِ صغری ہی اور بہت تابعین و تبع تابعین اہل تشیع تہے الخ جواب پانچ اسکا خود
آپنے چند سطر پہلے اسکے رقم فرمایا ہی اوسکو ملاحظہ فرمایئے یعنی ان المراد من التشیع الکامل
موالاة علی واولاده سلام الله علیه وعلیهم لاغیره وهو محمود فکیف یکون سببا للجرح انتهی حاصل یہ ہی کہ
جو تشیع بدعتِ صغری ہی وہ موالاتِ مرتضوی ہی تنہا اور کچہ بے تنقیص و مذمت صدیق و فاروق
رضی الله عنهما سوا ایسا تشیع اگر کسی تابع یا تبع تابع مین ہو تو جاے طعن نہین انکی روایت سے بالمرہ
ہات کہینچے مین بہت آثار نبویہ ضائع ہوے جاتے ہین اور یہ لوگ شیعۂ اولی تہے جنکا لقب اہل سنت
و جماعت ہی پس سنی کو سنیون سے روایت کرنے مین کیا صرفہ ہی کچہہ روایت اہل بدعت
کبری سے تو نہین کرتے جنکا شعار و دثار تقیہ و نفاق ہی اس قسم کے رواة کی اگر اہل تقلید
توثیق کی ہو اور قابل حجت ٹہیرایا ہو تو بتاؤ اور اجلح بن عبد الله بن حجیہ کندی شیعی طبقۂ سابعہ مین
سے ہی کذا فی التقریب قوله ماہرین فن حدیث نے رواتِ حدیث مین بڑا اختلاف کیا ہی جسکے
نزدیک جیسا ثابت ہوا اوسنے ویسا کہا اور ہم تہوڑا سا اختلاف اونکا ذکر کرتے ہین واسطے
مزید ایضاح مراد کے انتہی حاصله جواب مانحن فیه مین صرف کلام حدیث بریدہ و اجلح کندی
مین تہا نہ جرح و تعدیل کل رواة مین پس ذکر کرنا اس اختلاف بے سروپا کا اسجگہہ بے محل ہی

ذکر قتادہ

اختلاف علماء در رواة حدیث

خصوصاً کہ فرقۂ امامیہ مین اضعاف مضاعف اسکے اختلاف رُوات ہو بلکہ تضلیل و تکفیر اونکی علی الخصوص
اوس حال مین کہ قاعدۂ اصول الجرح مقدم علی التعدیل مقبول شیعہ ہو پھر تاویل کرنا مقدسہ زرارہ
بن اعین و بکیر بن اعین و ہشامین و محمد بن مسلم وغیرہ کے واسطے اخراج انکی سکے دائرۂ طعن
رُوات حدیث ائمہ سے حرف بے اصول و حرکت نامقبول ہی حالانکہ اختلاف اہل سنت کا بحد
تکفیر و تضلیل نہین اور نہ تکلم محدثین کا علی الاطلاق دلیل اختلاف ہی اسلیے کہ محققین سنیون نے
محدثین کے طبقات مقرر کیئے ہین اور جرح و تعدیل مین مراعات اوسکی پیش نظر کہتے ہین
پس جو اختلاف تھوڑا سا کہ آپنے اس جگہہ لکھا ہی وہ منافی و قادح اہل سنت نہین چنانچہ بیان
اوسکا مابعد مین سات بیان یسیر رُوات امامیہ کے کیا جاتا ہی دونو کو تولو دیکھو کون کیسا ہی
اور کسکا اختلاف ایسا ویسا **قولہ** ہم کہتے ہین کہ یحیی بن معین و نسائی و یحیی القطان اور ایک
جماعت نقاد نے توثیق کی ہی ابو زبیر محمد بن مسلم کے اور ابو زرعہ اور ابو حاتم نے کہا لایحتج بہ
اور بخاری نے اوس سے اخراج کیا ہی ہمراہ دوسرے کے اور حدیث اوسکی عائشہ سے ہی
صحیح مسلم مین ذہبی نے کہا مجھکو گمان نہین کہ اوسنے عائشہ کو دیکھا ہو الی قولہ والکلام فی امثال
ہذا لیستغرق اجزاء **جواب** مقصود اس کلام سے صرف اتنا ہی کہ مثلاً ابو زبیر محمد بن مسلم و عبد الملک بن
عمیر اللخمی و فرج بن فضالہ و بن اسحق و محمد بن بشار بندار و یحیی و عبد الرزاق و علی بن ابی طلحہ و سماک
بن حرب سے اصحاب صحاح اہل سنت نے روایت کی ہی اور دوسرون نے اونکی تضعیف
کی تو معلوم ہوا کہ اختلاف رُوات سے روایت مقدوح نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو بسبب
جگہہ ہونے روایۃ دون روایۃ سو یا شیخ اسکا یہہ ہی کہ اختلاف دو طرح پر ہی ایک وہ جس سے روایت
مین فی الجملہ ضعف و وہن آجاوے جیسے اختلاف اسامی مذکورہ مین کہ بعض نے اونکے حق مین لایحتج بہ
یا لیس بہ باس یا لیس بحافظ یا اختلط یا ہو وسط یا لیس بالقوی یا ثقۃ و لیس بحجۃ یا تکلم فیہ فلان د
نال منہ یا نزعاج یا ہو مضطرب الحدیث یا فی حدیثہ ضعف یا ضعیف فی الحدیث کہا اور
دوسرون نے اونکی توثیق کی کہا رأیت اثبت منہ یا حدیثہ صحیح عندی یا ہو امیر المؤمنین فی الحدیث

یہ تو حال [illegible] محدثین تو یہ حال اونکا [illegible] منیر و تفضیل ہے کے
نہین غایت ما فی الباب یہہ کہ توہین و تضعیف ہی سو وہ قادح نہین خاصتہً اوسوقت کہ معاضد
شواہد اقوی و طرق کثیرہ حسنہ سے تائید دیکھا جاویگا کہ اہل جرح کس مرتبہ مین ہین اور اہل تعدیل
کس درجہ مین اگر اصحاب جرح ہم رتبہ ارباب تعدیل نہین تو ہنوز عدالت برقرار ہی اور ترجیح
دینا احد القولین کا آخر پر کام مہرہ کملا متقدمین کا نہ عامہ محدثین کا چنانچہ یہہ مبحث کتب اصول
حدیث اور اسماء الرجال مین مفصل مرقوم ہی دوسرا اختلاف ایسا ہی کہ منجر ہو طرف تکفیر و
تضلیل و تفسیق و الحاد روات کے اور بسبب اوسکے احادیث و اخبار پایۂ اعتماد و اعتبار سے
ساقط ہو جاوین جیسے اختلاف امامیہ کا ہشامین و شیطان الطاق و زرارہ بن اعین و بکیر بن
اعین و سلیمان جعفری و محمد بن مسلم و میثمی و امثالہم مین کہ شیعہ انکو باوجود اعتقاد جسمیت
باریتعالی آور جہل الٰہی در ازل و اثبات جہت واسطے پروردگار عالم کے تعالی شانہٗ عما
یقول الظالمون علوا کبیرا اخبار اصحاب ائمہ اطہار سے گمان کرتے ہین حالانکہ منجملہ
احادیث کافی کلینی سے کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ کے ہی طرد و تطبیع و تسمیع شنیع انکی ثابت ہی
اور جیسے زکریا ابن ابراہیم کہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی اوس سے تہذیب وغیرہ مین روایت
کرتی ہین نصرانی تہا حتی کہ اوسنے اپنے صورت و لباس کو نہین چہوڑا آور جیسے بنان کہ کنیت
اوسکی ابو احمد ہی اوسکے حق مین جعفر صادق نے فرمایا یہ وہی ہنا الا کاذیب و یفتری علینا
اہل البیت آور جیسے حسن بن شباعہ و عمر بن سعید وغیرہم کہ اونہون نے امام وقت کو ساتہی
عمر تک پہچانا اور مورد وعیدات متعدد متنبہ تجاہلیہ ہوئے آور جیسے ابی عمیر و ابن المغیرہ و نظرایہ
وابن مسکان کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے انکو اپنے مجالس سے نکالدیا اور بروایتی
آسنے کی ندی آور جیسے ابو بصیر کہ اوسنے اپنے دروغ کا اقرار کیا آور جیسے ابن عیاش
کہ اوسکو زمرہ رجال کذابین مین لکہا ہی اسیطرح ابن بابویہ صاحب رقعہ مزورہ متقدمین مین سے
اور شریف مرتضی متاخرین سے یادگار مسیلمہ کذاب و سجاح و ابی ثمامہ ہین جو علماء شیعہ

کہ اونکو مطالعہ احوال اسلاف وکتب رجال میسر ہی وہ اسکا انکار نہین کر سکتے اور بیدو کسی جاہل
ناواقف کا محل شکایت نہین آپ اگر ایسا اختلاف اہل سنت مین ہو تو بتلاؤ قیامت ہی کہ مدار
تشیع کا ایسی جماعت پر ہو جنکو ایمان سے کچھ علاقہ نہو کوئی مجسمہ ہو کوئی کذاب کوئی مفتری
کوئی نصرانی علی ہذا القیاس اور دوسرے شیعہ جیسے صوارم حیدریہ وغیرہ بتکلف اونکو مومن ٹھیراکر
اور بتاویلات باردہ دوراز کار اونکو اپنا مقتدا بناتے ہین اور ریاست دین رفض کو اون تک منتہی
فرماوین وہ تو موثق ومعدل ٹھیرین اور اہل سنت جنکے راوی ہر طرح موثق ومستند ہون وہ
موقع طعن بنا بر اختلاف قلیل ہون ایسی انصاف سے اجودھیا مین کفار کی اعانت کی اور
مسلمانونکو قتل کروایا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دار الظالم خراب ولو بعد حین سچ ہی اذا استبد
الانسان برایہ عمیت علیہ المراشد قولہ کیف یقال کل حدیث فی الصحیحین متلقی بالقبول الخ **جواب**
حاصل اس سب کا اتنا ہی کہ دار قطنی وابن صلاح وابو زرعہ رازی وذہبی وغیرہ نے صحیحین وابن
حبان از روی وضع کتاب وترک بعض احادیث صحاح واخذ بعض احادیث ضعیفہ کے طعن کی ہی
در قطع نظر اسکے کہ طعن دارقطنی وغیرہ مقابلہ توثیق جمہور بیکار ہی خود اقوال مذکورہ دارقطنی وغیرہ سے
سیقدر ثابت ہوتا ہی کہ بخاری ومسلم نے بعض احادیث کو باوجود شرط مقررہ اپنی کے اخراج نکیا
بعض کو جو کہ بر شرط صحیحین نتہین اخراج کیا یا بعض صحاح کو داخل نکیا پس یہہ بات نفس الامر مین کوئی
وجہ طعن کی نہین رکہتی اسلئے کہ شیخین نے یہہ دعوی نہین کیا کہ جو احادیث ماسوای صحیحین ہین وہ سب
موضوع مفتری ہین یا ہماری شرط پر نہین بلکہ یہہ کہا ہی کہ ہمنے احادیث کثیرہ صحیحہ کو دیدہ ودانستہ
مجموع نہین کیا بعض وجوہ سے جسکی شرح اپنے محل پر مرقوم ہی چنانچہ اسباب بر صاحب فتح المغیث بھی
موافق اہل سنت ہے کما قال بالجملہ ثابت ہست کہ صحیحین جامع جمیع آنچہ در صحاح دیگر مذکور ہست وسائر
کتب ائمہ حدیث از اخبار صحیحہ بران مشتمل ہست نیست وبخاری ومسلم ہیچیک دعا نکردہ اند وکسے نیز از
محدثین باین نرفتہ انتہی معہذا اگر دارقطنی وغیرہ نے بعض احادیث صحیحین کو مطابق شرط شیخین کے
نپایا تو یہہ قلت نظر اور مسامحت دارقطنی وغیرہ پر دلیل ہی نہ تسامح اصحاب صحاح پر اسلئے کہ شرط

واطراف شرط کو صاحب شرط خوب سمجھتا ہی نہ دوسرا لیکن بنا کر دوا حادیث واقع مین علی شرط البخاری
ومسلم ہون لیکن اشتمال آنکا لطعن کروجوہ دقیقہ اور سکل واضح ہوئی باین ہمہ حسب جمہور اہل سنت طبقہ بعد
طبقہ متحقق ہون کہ صحیحین مین کوئی حدیث موضوع واہی نہین تو خلاف انکا بسبب شذوذ قول کے سا قط
ہی قابل ذکر کے نہین خاصۃ بمقابلہ خصم کے کہ سوائی مسلم و متواتر کے اور کو نظر مین کا آور خود طعان
شیعہ قائل ہین ساتھ سقوط اقوال شاذہ قوم اپنی کے درجہ اعتبار سے اور عدم احتجاج اعتراض کے
ساتھ امثال ومن اقوال کے بمقابلہ اقوال مطروحہ راجحہ واخبار صحیحہ ثابتہ چنانچہ شواہد اس دعوی کے فکر کی
سطرین مین منفصل لکھے ہین اس صورت مین یہہ اقوال غریبہ شاذہ بموجب تصریحات قائمہ مناط اعتراض
نہونگے بلکہ صلاحیت استدلال سے بمراحل بعید ہین اور سنن ابن ماجہ مین جو دو ایک حدیث واہی
ہین وہ ستین بین ومعدودان یسیر موجب بطلان کثیر نہین ہوتا اسلئے ذہبی نے کہا ہی لیست
بالکثیرۃ والا شیعہ کی کوئی کتاب حدیث بحکم للاکثر حکم الکل لاالاقل قابل قبول کے نرہے گی
کہ غالبا مملو و مشحون ہین روایات مردودہ واہیہ سے الا قلیلا کہ محمول ہین تقیہ ائمہ پر بسبب مطابقت
مذہب اہل سنت کے مقدر **قولہ** انتہی الکلام وفیما ذکرنا کفایۃ لذوی الافہام **جواب** انتہی الکلام
وفیما ذکرناہ کفایۃ لاولی الالباب والاحلام **قولہ** شیخ نے باب ہشتم تحفہ مین حدیث چہارم روایت
انس بن مالک کو کہ انہ کان عند النبی طائر قد طبخ لہ واہدی الیہ فقال اللہم ائتنی باحب الناس الیک
یاکل معی ہذا الطیر فجاء علی الخ ہی کہا کہ اکثر محدثین نے اسے موضوع کہا ہی ومن صرح بوضعہ الحافظ
شمس الدین الجزری نہ قال امام اہل الحدیث شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الدمشقی الذہبی فی تلخیصہ
لقد کنت زمنا طویلا اظن ان حدیث الطیر لم یحسن الحاکم ان یودعہ فی مستدرکہ فلما علقت ہذا الکتاب
رایت القول من الموضوعات التی فیہ **الجواب** حدیث الطیر اخرجہ الترمذی عن انس وقال غریب واخرجہ النسائی
عنہ ایضا واخرجہ الحرمی وغیرہ واخرجہ المحاملی وغیرہ واخرجہ الحاکم وصححہ وقال حدیث الطیر یلزم
البخاری ومسلم اخراجہ فی صحیحیہما لان رجالہ ثقات رواہ عن انس جماعۃ اکثر من ثلثین نفسا وقد
صحت الروایۃ عن علی وابی سعید وسفینۃ خادم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واتفق ائمہ اہل العلم

[illegible]

وجماعۃ من الحفاظ علی صحتہ انتہی ملخصا **جواب** ترمذی نے گو اخراج کیا لیکن غریب کہا اور کہا کہ ہم
اوسے نہین پہچانتے مگر حدیث سدی سے اور بغوی نے سکوت کیا بیان صحت وسقم سے و حربی
وبحاملی وغیرہ ضعفا مین لائیگیا ہے اور حاکم کی تخریج و تصحیح پر بہت اہل علم نے اعتراض کیا ہی جسکو
پوری بحث دیکھنا ہو وہ ترجمہ حاکم کو نبلاء مین دیکھے اور کچہ حال تصحیح حاکم کا اوپر مذکور ہو چکا ہی فلیرجع
الیہ پس یہہ اخراجات بے مصارف ٹہیرے اور اسراف صرف ہوا اور مخالف پر صالح احتجاج نہین بلکہ
قول صاحب تحفہ ہنوز بجائی خود حجت تامہ ہی **قولہ** وہ جو ذہبی نے تلخیص مین کہا لقد کنت الخ
جسکو شیخ نے اپنی دلیل ٹہیراکر علم مناظرہ کرہ زمہریر تک بلند کیا ہی اسطرح پر ہی کہ اول ذہبی کو
علم صحت حاصل تہا جب اتفت ہوا تو قائل ہو کر تذکرہ مین لکہا واما حدیث الطیر فلہ طرق کثیرۃ جدا قد
افردتہا بمصنف ومجموعہا یوجب ان الحدیث لہ اصل الخ **جواب** عبارت تذکرہ ذہبی سے اسیقدر سمجہا
جاتا ہی کہ حدیث کی کچہ اصل ہی یہہ نہین سمجہا جاتا کہ حدیث طیر صحیح الاصل ہی چنانچہ مختصر مین لکہا ہی
اسکے بہت طرق ہین ولیکن سب کے سب ضعیف اور ابن جوزی نے اوسکو موضوعات مین ذکر
کیا ہی کذا فی الفوائد المجموعۃ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر اس حدیث کی کچہہ بہی اصل ہی مطابق قول
ذہبی کے تو وہ بہی اصل ضعیف ہی اور جسکو الگ رسالہ مین جمع کیا ہی اور تصنیف مفرد ٹہیرایا ہی یہہ وہی
طرق کثیرۃ جدا ہین جسکو صاحب مختصر نے ضعیف کہا اور تالیف کرنا ذہبی کا طرق حدیث طیر کو مقدم ہی
علم وضع پر اسلیئے کہ عبارت تلخیص لقد کنت زمانا طویلا اظن ان حدیث الطیر الخ بارفع ندا ہی دیتی
ہی کہ اول علم صحت تہا پہر علم وضع حاصل ہوا جسطرح آپنے فرمایا کہ اول علم وضع تہا پہر علم
صحت ہوا اسیواسطے صاحب تحفہ نے قول تلخیص لیا اور قول تذکرہ کو چہوڑ دیا معلوم نہین
کہ اپکی عقل کہان رہتی ہی کرہ زمہریر مین یا خم غدیر مین کہ سیدہی بانکو اولٹا سمجہہ کر ساکہ دون کان
کی کہوتے ہو **قولہ** فضل بن روزبہان شافعی نے کہ باب مناظرہ مین استاذہ شیخ دہلی سے
ہی ابطال الباطل مین حدیث طیر کو تسلیم کیا ہی **جواب** شیخ دہلی نے بہی جواب حدیث طیر کا
بفرض تسلیم دیا ہی لیکن آپنے بہوائی نفسانی دیدہ ودانستہ اوس سے چشم پوشی کی غالبا یہہ شیوہ

آپ معلم الملکوت سے کہ پشت در پشت اساتذہ شیطان الطاق وہشام اصول کلینی اعور سے ہی

اور یہ اکابر امجاد شیعہ مین بواسطہ یا بلا واسطہ سیکہا ہی والا بعد قبول صحت روایت ہی اوسکو مدعا پر

دلالت نہین اسلیے کہ قرینہ مقتضی اسکا ہی کہ مراد احب الخلق الیک سے تناول طعام طیر مین ہم

ہمراہ نبی کے اور بے شبہہ جناب امیر اس وصف مین احب الناس تھے نزدیک خدا کے کہ ہم کاسہ

وہم نوالہ ہونا فرزند کا یا اوسکا جو حکم فرزند مین ہو موجب تضاعف لذت طعام تہی اور اگر مطلق

احب مراد لین تو بہی حجت نہین اسلیے کہ صاحب ریاست عامہ ہونا احب الناس الی اللہ کو کچھ ضرور نہین

بہت انبیا اولیا احب الی اللہ تھے اونکو ریاست نہ ملی جیسے حضرت ذکریا و یحیی بلکہ حضرت شمویل کے

وقت مین ریاست عامہ بنص الہی طالوت کو حاصل تہی نہ انکو اور ماناکہ دلالت ہی لیکن امامت بلا فصل پر

کب دال ہی اور فی وقت من الاوقات کا کوئی منکر نہین اور اگر دال خلافت متصلہ پر ہی ہو تو بہی

مقاوم نہوگی اون احادیث صحیحہ کو کہ دال ہین خلافت شیخین پر مثل اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر

وعمر علاوہ اسکے راوی حدیث طیر کے انس بن مالک ہین یہہ نزدیک شیعہ کے معتبر نہین شیخ

مفید نے کتاب المجالس مین لکہا ہی کہ انہون نے تین بار جہوٹ بولا کہ پیغمبر خدا کام مین

ہین معہذا شیخ نے جواجوبہ الزامی بتقدیر تسلیم دیے ہین اونکا جواب کیون نہین دیتے اور طعن

استادی بصاحب ابطال کا نسبت صاحب تحفہ کے وقاحت ہی اسلیے کہ مخالفت اساتذہ بلا واسطہ

بلا واسطہ کبہی ہوتی ہی چہ جا سابق و لاحق کی اور یہہ خلاف موجب طعن نہین ہوتا ورنہ شیعہ کو

قدیما و حدیثا کوئی مفر ایسے اختلاف سے نہ ملے گا کہ لاکہون اختلاف اخباریہ و اصولیہ مین واقع

ہین قولہ مولوی اسمعیل نے کہ جگر گوشہ ہای شیخ دہلی سے ہی رسالہ امامت مین اس حدیث کو

لکہا ہی جواب قطع نظر اسکے کہ استعمال جگر گوشہ کا پدر پر ہی نہ ولد الاخ پر لکہنا مولوی

اسمعیل کا بنظر اسکے ہی کہ فضائل مین احادیث غریبہ شاذہ ضعیفہ کو بہی لاتے ہین بخلاف

عقائد کے سو رسالہ امامت مین ایسی جگہہ نہین لائے کہ حجت مخالف ہو فہو لنا لا علینا قولہ

شیخ نے باب ہشتم تحفہ مین حدیث پنجم روایت جابر انا مدینۃ العلم و علی بابہا کو مطعون کہا ہی

اور لکہا کہ یحیی بن معین نے کہا لا اصل لہ اور بخاری نے کہا منکر ولیس من جہۃ صحیح اور ترمذی نے کہا
منکر غریب اور ذکر کیا اوسکو ابن الجوزی نے موضوعات مین اور کہا شیخ تقی الدین ابن دقیق العید نے
ہذا الحدیث لم یثبتوہ اور کہا شیخ محی الدین نووی و حافظ شمس الدین ذہبی و شیخ شمس الدین جزری
نے انہ موضوع الجواب اخرجہ الترمذی والبغوی والطبرانی والعقیلی وابن عدی والحاکم وابو نعیم و
قد اثبتہ السیوطی فی الجامع الصغیر الذی قال فیہ ہذا الکتاب الی قولہ بالغت فی تحریر التخریج فترکت
القشر واخذت اللباب وصنتہ عما تفرد بہ وضاع او کذاب الی قولہ شیخ ذو فنون غافل از یوم
لاینفع مال لابنون محبت معاویہ مین آفتاب کو ابر و سے چہپاتا ہی انتہی حاصلہ جواب الحیلۃ
انفع من الوسیلۃ آپنے دہوکا دینے کو گنتی نامونکی پوری کردی اور یہہ بیان نکیا کہ اسنا د روایات
مخرجین مذکورین علما محققین نے کیا تکلم کیا ہی کہ اوس سے حقیقت حدیث کی کہلتی ہکو نام مخرجین
کے آپ سے بہی زیادہ یاد ہین لیکن ہر سند اوسکی مجروح ہی کما سیجی اور صاحب تحفہ نے کتب انکار
تخریج ترمذی کیا تہا جو آپ نے اخرجہ الترمذی عن علی الخ لکہا اور طبرانی و عقیلی وابن عدی و حاکم
وغیرہ صحیح بہنین ہین انکی روایات غالبا واسطے تعقیب احادیث صحیحہ کے منقول ہوتی ہین کہ کثرت
طرق سے رائحہ ثبوت حاصل ہوتا ہی نہ بالانفراد بلکہ بالانفراد انکے روایات ساقط الاعتبار ہین اور سیوطی
نے اگر صیانت جامع صغیر کی وضاع کذاب سے بیان کی تو اس سے لازم نہین آتا کہ جو کچہہ اوسمین
ہو وہ صحیح ہو کیونکہ اقسام حدیث غیر صحیح کے موضوع و مکذوب مین منحصر نہین کہ صیانت جامع صغیر
کی وضاع و کذاب سے موجب الزام خصم ہوا احادیث غیر صحیح بہت قسم ہین جیسے شاذ و منکر
و معلل و مدلس و منقطع و احاد و مطعون و مجروح و واہی وغیرہ کہ ما نحن فیہ مین حجت نہین اور یہہ
کیا ضرور ہی کہ جو راوی نزدیک سیوطی کے وضاع و کذاب نہو وہ نزدیک اوروںکی بہی نہو اپنی
اپنی ذیل حدیث اجلح میں ایک صفحہ ماقبل اسکے لکہا تہا کہ ان الحفاظ الماہرین فی الفن قد اختلفوا
فی رواۃ الحدیث اختلافا کثیرا وتکلم کل منہم بما ثبت لدیہ من احوالہم واطلع علیہ من عقائدہم واقوالہم
انتہی پہر آپ اوسکو بہول گئے لان الکذاب لا حافظۃ لہ اب اس مثل سائر پر عمل کرو اذا کنت کذوبا

انکو کرتا معنا سیوطی نے سیاست کی ساتھ قید عاتفرد بہی زیادہ کی ہی اسمین آپنے مطالعہ
بعوض سمین فرمایا ورنہ ظاہر ہو جاتا کہ مراد سیوطی کے نفی کذب و وضع بالانفراد ہی نہ بالاشتراک
حالانکہ مجروح ہونے بعض رواۃ سے اگرچہ باقی ثقہ ہوں حدیث معلل ہو جاتی ہی کہ الجرح مقدم
علی التعدیل کما حققہ الفاضل فی الاحقاق پس جب ثبوت ہی کہ بخاری و ترمذی و یحیی بن معین و ابن
جوزی و ابن دقیق العید اور نووی و جزری و ذہبی اسکو موضوع بے اصل کہتے ہیں اس وقت تخریج
عقیلی و ابن عدی و امثالہما کے بمقابلہ ان شیوخ حدیث کے کیا وزن رکھی گی علی الخصوص
جبکہ صالح الاسانید والمتون بھی نہوں اب ارشاد ہو کہ ذوفنون آپ ہی یا شیخ آرے اگر
میری جواب ثانی کی دلیل الثانی ذوفنونی لبیب الزمانی ہی یہ ہی کہ اسناد طبرانی میں ابو الصلت ہروی
عبد السلام بن صالح ہی کہا ہی کہ یہ حدیث اسی نے بنائی ہی اور اسناد ابن عدی میں احمد بن سلمہ
جرجانی ہی کہ ثقات سے اباطیل کو نقل کرتا ہی اور اسناد عقیلی میں عمران بن اسمعیل بن مجالد کذاب
ہی اور اس حدیث کو ابن حبان و خطیب نے بھی روایت کیا ہی سو اسناد ابن حبان وغیرہ میں اسمعیل
بن محمد بن یوسف غیر صحیح ہی اور اسناد بغوی میں خطیب جعفر بن محمد بغدادی متہم ہی اور ابن مردویہ
نے بھی اسکو اخراج کیا ہی سو اسکی اسناد میں ایسا شخص ہی جس سے احتجاج جائز نہیں اور ابن
عدی نے اسکو جابر سے مرفوعاً بایں لفظ روایت کیا ہی ہذا علی امیر البررۃ قاتل الکفرۃ منصور
من نصرہ مخذول من خذلہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب سو اسکے حق میں
لا اصل لہ غیر صحیح کہا ہی کذا فی الفوائد المجموعۃ جواب ثالث مانا کہ حدیث مدینۃ العلم بسبب التتبع والتلقی
ثابت ہی لیکن اسکو امامت پر کب دلالت ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ ایک شرط منجملہ شرائط امامت کے
کہ علم ہی پائی گئی سو وجود شرط واحد سے وجود مشروط کا لازم نہیں آتا معہذا ایسی شرائط
اور اصحاب میں بھی پائے جاتے ہیں جیسے لو کان بعدی نبی لکان عمر پس اگر روایت
شیعہ کا اعتبار ہی تو ہر جگہ جاہیے نہ اپنے مطلب پر اور جو ایک شخص مثلاً باب مدینۃ العلم ہوا
تو کیا ضرور ہی کہ صاحب ریاست عامہ بھی ہو یہ خوش فہمی سوائے علمائے شیعہ کے کسی کو نصیب

عدم دلالت حدیث انا مدینة العلم بر امامت

نہین ہوئی **قولہ** صحت اس حدیث مین روایات متواتر متکاثر موجود ہین مگر اعمی کو روشنی آفتاب سے
کیا فائدہ **جواب** جو روایات متقاصر آپنے اسجگہہ لکھے تہے اونکا جواب دندان شکن خناس افگن
اوپر گذر چکا اب ہم مشتاق تماشائے روایات متواتر متکاثر کے ہین للہ ولاوحی جلد تر لطف ہون
اور تعریف تواتر بہی عنایت ہو کہ متواتر آپکی اصطلاح مین کسکو کہتے ہین حدیث موضوع منکر مطعون
مجروح لا اصل لہ غیر صحیح کو متواتر کہنا بیحیائی کا برقعہ سونہہ پر لینا ہی البتہ بکثرت وضاعت وسقم اوسکا
متواتر ہی **قولہ** شیخ نے تحفہ مین کہا حدیث ششم جسکو امامیہ روایت کرتے ہین مرفوعاً انہ قال من اراد
ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسی فی بطشہ والی عیسی فی عبادتہ
فلینظر الی علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ الجواب ماہذا الانکار العظیم ایہا الشیخ الفخیم فقد روی
البیہقی ہذا الحدیث واخرج ابو الخیر الحاکمی واخرج الملا فی سیرتہ واثبتہ محدث الشام محمد بن یوسف
الکنجی الشافعی واثبتہا احمد بن الفضل بن محمد المکی الشافعی انتہی ملخصا **جواب** جس صورت مین کہ خود
صاحب تحفہ نے لکھا ہی کہ ابن مطہر حلی اس حدیث کو اپنی کتاب مین لایا ہی اور کبہی اوسکو منسوب
طرف بیہقی کے اور کبہی طرف بغوی کے کرتا ہی حالانکہ دونو کی تصانیف مین اوسکا عین واثر نہین
پہر اسی جملہ کو جواب مین لانا اور ابن مطہر خبیث کی طرح طرف بیہقی کے منسوب کرنا بغایت جہل و بے شرمی
ہی اگر اس روایت بیہقی کو کسی اور سنی نے اپنی کتاب مین بحوالہ بیہقی لکھا ہو تو اوسکا نشان مع
ترجمے حاکمی وملا سوا انکی روایت معتبر قبول نہین کیجاتی اور نہ اونکو کوئی پہچانے کہ کون بلا ہین
غالبا مثل کنجی کے شیعی ہین صاحب کشف الغمہ نے ذکر امام زین العابدین مین لکھا ہی الشیخ
ابا عبد اللہ محمد الکنجی کان تلبیس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والزور انتہی چونکہ اشتراک
لقب وعلم موجب مکیدت شیعۃ الشیطان ہی اسلیئے یاد رہے کہ محمد بن یوسف دمشقی صالحی
شافعی صاحب عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان سنی ہین اور صاحب تحفہ نے بہی
کمید جیل و منتہم مین لکہدیا ہی کہ اکثر شیعہ شافعی بن جایا کرتے تہے اور سنیون کو دہوکا
دیا کرتے تہے یہانتک کہ حلی نے منہج الکرامہ مین لکہا ہی کان اکثر مدرسی الشافعیۃ

فی زماننا حیث توفی اوصی بان یتولی امرہ فی غسلہ وتجہیزہ بعض المومنین وان یدفن فی مشہد
الکاظم علیہ السلام بلکہ کل کی بات ہی کہ آپ کے باپ سے کوئی پوچھتا کہ تمہارا کیا مذہب ہی
کہتے الذی یقال لہ الشافعی حالانکہ زیدی المذہب تھے سو اکثر شوافع جنسے آپنے اور
علماء امامیہ نے استناد کیا ہی اور اونکو سنی ٹھیرایا ہی وہ شیعی ہین اس صورت مین ہونا
اس حدیث کا کتب اہل سنت مین غایت وضوح سے محتاج بیان نہین علاوہ اسکے ذیل
حدیث مذکور مین خود صاحب تحفہ رضی اللہ عنہ نے ایک قاعدہ امتیاز حدیث کا ایسا بیان
کردیا ہی جس سے سارے شکوک واوہام زائل ہوجاتے مین لیکن جسکی ہیئے کی ہو تو ہی
ہون اوسے کیا خاک سجھائی دے وہ قاعدہ یہہ ہی کہ قاعدہ مقررہ اہل سنت ہی کہ جس حدیث
کو ائمہ فن نے کسی کتاب مین روایت کیا ہی اور التزام صحت ما فی الکتاب کا نہین کیا اور تصریح
ساتہہ صحت اوس حدیث کے بالخصوص صاحب کتاب نے یا اوسکے غیر نے محدثین ثقات
سے نکی ہو تو وہ حدیث قابل احتجاج کے نہین اسلیئے کہ ایک جماعت نے محدثین اہل سنت
سے جو طبقہ متاخرین مین پیدا ہوے جیسے دیلمی و خطیب و ابن عساکر وغیرہ جب کہا کہ احادیث
حسان و صحاح کو متقدمین منضبط کر گئے اور جگہہ سعی کی باقی نہین تو یہ مائل ہوے طرف جمع
کرنے احادیث ضعیفہ و موضوعہ کے کہ مقلوبۃ الاسانید والمتون ہین سو اونکو بطریق جیاد
ایک جگہہ فراہم کر لیا کہ بعد نظر ثانی کرین اور موضوعات کو حسان لغیرہا سے امتیاز دین لیکن
بسبب قلت فرصت کے اور کوتاہی عمر کے نوبت سرانجام اس مہام کی نہ پہنچی ولیکن جو بعد انکے
آئے اونہون نے امتیاز دیا جیسے ابن جوزی نے موضوعات کو علیحدہ کیا اور سخاوی نے
حسان لغیرہا کو مقاصد حسنہ مین علیحدہ لکہا ہی اور سیوطی نے تفسیر درمنثور بنائی اور خود ان
صاحبون نے مقدمات کتب مذکورہ مین اس غرض کو ظاہر کر دیا ہی تو باوجود اس علم کے
جسکی تصریح خود مولفین کتب نے کی ہی احتجاج کرنا اون روایات سے روا نہین اسلیئے
صاحب جامع الاصول نے نقل کیا ہی کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی سے احادیث

قاعدہ امتیاز حدیث

شیعہ کو واسطے غرض مذکور کے روایت کیا ہی کہ بعد جمع و تالیف کے اوسمین نظر کرے اور بحث
و تفتیش کرے کہ کچہ اصل بہی رکہتے ہین یا نہین انتہی حاصلہ بالترجمہ پس جب یہہ بات معلوم ہو گئی
تو اب ارشاد قدوۃ البریہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ کہ یہہ حدیث کتب اہلسنت مین موجود نہین ہی تو بطرق
ضعیف پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا اسلیئے کہ نسبت اوسکی طرف بیہقی کے زبان شیعہ سے ہی نہ زبان
اہل سنت سے اور گنجی خود شیعی ہی اور باقی صحابہیل و راگر کسی کتاب مین ہوئے اور موضوع
ہوئے تو ہی گویا موجود نہین ہی کہ المنفی فی حکم المعدوم اب انکار اوسکا نسبت کتب اہل سنت کے
بہت درست ہی اور اس قاعدۂ مرقومہ کو اگر آپ یاد رکہین گے تو بہت کام آویگا اور کچہہ نفع مال
و بنون دیجا ویگا **جواب ثانی** مانا کہ یہہ حدیث ہی لیکن کیا حاصل اسلیئے کہ احادیث اہل سنت مین تشبیہ
ابوبکر صدیقؓ کی ساتہہ عیسیؑ اور ابراہیم کے اور تشبیہ عمرؓ کی ساتہہ نوح و موسیٰؑ کے اور تشبیہ ابوذر
غفاری کی ساتہہ عیسیٰؑ کی آئی ہی چنانچہ یہہ تشبیہہ آپنے ہی صفحہ پنجاہ و پنجم مین بمقابلہ اہل سنت نقل
کی ہی اس سے معلوم ہوا کہ مطلق مشابہت دلیل مساوات نہین ورنہ یہہ مساوات یہان بہی
ثابت ہی خدا نے اہل سنت کو عقل سلیم بخشی ہی وہ ان تشبیہات سے مساوات مشبہ و مشبہ بہ نہین
سمجہتے بلکہ ہر ایک کو اوسکے مرتبے مین رکہتے ہین اور شیعہ نے جو اس سے مساوات سمجہی
ہی جواب اوسکا چار طرح پر مفصل مدلل تحفہ شریفہ مین موجود ہی ملاحظہ کر لو افسوس کہ ہر جگہہ حیلہ
و حوالہ سے روایت ثابت کیا چاہتے ہو خواہ بعد ثبوت کے ہی دال علی المدعا ہو یا نہو اور جواب
مابعد الثبوت و علی تقدیر التسلیم کا کچہہ نہین دیتے بجز جمع و خرچ زبانی کے کہ شیعہ نے جواب حرف
بحرف تحفہ کا دیا ہی اور کچہہ بہوڑے موںہہ سے نہین نکلتا الحمد للہ کہ ہمنے اس جگہہ ثبوت عدم ثبوت
روایات مجروحہ صاحب تحفہ کا کما حقہ لکہدیا اور دروغگو کو اوسکے گہر تک پہنچا دیا **قولہ** یہہ حال ہی
تحفۂ عبد العزیز کا کہ شمہ اوسکا ہدیۂ شہاب ہمدانی سے بیان ہوا تمام کتاب شریف اسی نہج لطیف پر
ہی **جواب شعر** شکر ایزد کہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید ٭ جو حال تحفہ کا
تہا وہ ان اجوبہ تحقیقیہ و ازاسیہ سے کما حقہ واضح ہو گیا کہ یہہ کتاب مستطاب کس مرتبہ اتقان

وتحقیق وتصدیق مین جامع ہی اور جوابات علما الغرض کسی وادنی وبیان سے ہین ابن ہذا من فن الک
شعر لا یدرک الواصف المطری خصائصہ ٭ وان یکن بالثانی کل ما وصفا ٭ اور اگر اس سے زیادہ
اوربہی ہوس دریافت بلند رتبگی وتحفگی تحفہ ہو تو ایک حکایت تحفہ وواقعہ طرفہ اوربہی بسمع رضا مسموع
فرمائیے وہ یہہ ہی حکایت جب تحفہ اثنا عشریہ بلاد شرقیہ مین بقالب طبع آیا اور اطراف عالم
واکناف مساکن بنی آدم مین گیا امامیہ اوسکو دیکہہ کر بہت اوچہلے کودے یہان تک کہ رئیس ملک
بنگالہ کو آمادہ کیا اور اس کتاب کو پاس علماے ایران کے بامبالغ نمایان بہیجکر لکہا کہ حضرت کو دو
چیز کی تکلیف دیجاتی ہی ایک یہہ کہ مطالب اس کتاب کو اول سے تا آخر اصولاً وفروعاً خوب جانچین
اور اعتراضات واشکالات مولف تحفہ کو کہ عقائد اصولیہ وفروع فقہیہ امامیہ پر کئے ہین اور اس کتاب
مین درج ہین بیخ وبنیاد سے اوکہاڑین دوسرے زلّات قلمی وفلتات لسانی اوسکی کو بہی خوب
درست کرین تاکہ انتی رسنیونکا جو اوسکے الفاظ ومعانی پر ہی مٹ جاوے اور کسیکو بعد اس دعوے
کے مجال گفتگو نرہے چونکہ مقدمہ دین ومذہب کا ہی واسطے خدا کے سب ملکر باتفاق یکدیگر کشش و
کوشش بہت کرین علماے ایران وہ شیان بلاغت نشان نے کہ اوسوقت بازار افادت ودکان
افاضت گرم رکہتے تھے جو کچہہ جواب مین لکہا المختصر اوسکا یہہ ہی کہ اجتماع ان سب کتابونکا کہ مصنف
تحفہ اثنا عشریہ نے رد عقائد ومسائل فروعیہ مین ساتہہ اونکے تعرض کیا ہی اور جو ابحاث
کہ دربارہ مفوات ومتعصبات وتولا وتبرا وغیرہ کے وارد کئے ہین اس زمانہ مین متعسر ومتعذر ہی
بلکہ تطبیق نقول کی ساتہہ ماخذ واصول کے جیسے کچہہ چاہیے نہین ہو سکتی اور اگر اسکا بہی اتفاق
ہو تو کتابین اہل سنت کی ان شہرون مین کہان کہ بعد رواج مذہب اثنا عشریہ کے اس دیار مین
کتب اہل سنت ہم آغوش عنقا ہین والا قیل وقال وبحث وجدال معانی ومطالب اس کتاب مین
کی جاتی اور امر ثانی کا یہہ حال ہی کہ جو کوئی فن انشا مین مہارت رکہتا ہو وہ اس قسم کی عبارت
لکہہ سکے مجال ہر کسی کا نہین کہ ایسی عبارت سلیس بے غبار وکدورت خالی تعقید سے لکہہ سکے
اور آغاز سے انجام تک اس عہدہ سے ایک طور پر برآوے صاحب ازالۃ الغین ابقاہم اللہ تعالی نے

بعد نقل اس حکایت کے لکہا ہی کہ اس شہر مین مرزا علی اکبر شیرازی مدتون سے رہتے ہین اور
شیعون مین کاتب الحروف نے بلا واسطہ صریح عبارت مولانا کی اونکی زبان سے سنی تہی بلکہ مشہور یہہ ہی
کہ آنا انکا ہندوستان مین واسطے زیارت صاحب تحفہ کے ہوا تہا لیکن تقدیر نے مساعدت
نکی انتہی اسیطرح مرزا محمد حسین قتیل کہ ساکنہ بلاد مشرقیہ تلامیذ معلم الملکوت اوسکو فارسی مین استاد
مسلم الثبوت جانتے ہین کتاب چار شربت مین مقر بعبارت نگاری بلاغت شعاری صاحب تحفہ ہی
شعر
واللہ قد شہد العدو لفضلہ ✽ والفضل ما شہدت بہ الاعداء ✽ پس جس کتاب کے لفظ و معنی کا یہہ
حال ہو اور علماء مخالف کا یہہ مقال اوسکی نسبت اعتقاد جواب نویسی حرف بحرف خیال محال ہی
یہہ چار اعتراض عدیم المثال جنکو اپنے برہان وجودی مسئلہ لاجواب سمجھکر اسجگہہ بطور انتخاب اقوال
وانتحال مقال لکہا تہا حقیقت انکی پانی سے ہوکر بہہ گئی اور نکلے کا سا حال نکلگیا یہہ حال عمدہ اعتراضات
کا ہی اور یہ ہی حال عمدہ علماء طائفہ بداقبال کا اسی پر بقیہ کتب جوابیہ تحفہ کو قیاس کرنا چاہیے ع
قیاس کن زگلستان من بہار مرا ✽ جب چیدہ چیدہ اعتراض اس نہج شریف پر ہین تو بہرتی کے
اعتراض خدا جانے کس وضع لطیف پر ہونگی یہہ حال ہی ہدیہ مردودہ شہاب مرحوم ہیچدان اور
ہدیہ مسروقہ دلاور جوان کا سارے کتب شریف روافض اسی نہج لطیف پر ہین شعر اندکے پیش تو
گفتیم غم دل ترسیدم ✽ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست **قولہ** امامیہ اثنا عشریہ قرآن مجید کو
بے شبہہ کلام اللہ جانتے ہین **جواب** یعنی وہ قرآن شریف جسکو جناب امیر علیہ السلام نے آپنے
ہات سے لکہا ہی اور مطابق نزول وحی کے ہی اور ہمراہ تبرکات انبیاء و اوصیا کے نزدیک حضرت
صاحب الامر کے موجود ہی وقت ظہور مہدی آخر الزمان کے زیارت اوسکی نصیب مومنین ہوگی انتہی
بلفظکم ہا لا جو قرآن بالفعل موجود ہی اور مروج و متداول ہی اوسکو خلیفہ ثالث نے اپنے وقت
مین جمع کروایا ہی اور جو مجموع سابق تہا اوسکو جلوا کر اوسکی خاکستر کو خاک مین ملوا دیا کذا قال
المومن المجاشی اور روایت کلینی وغیرہ سے ثابت ہی کہ آیات قرآنی تقریبا بقدر ایک ثلث کے باقی
ہی سو وہ بہی بجہت تبدیل کلمات بعضہا ببعض کے حقیقت مین قابل اعتبار کے نہین علاوہ اسکے

دعوای تحریف قرآن بر امامیہ

ملا باقر نے منبع الفاضلین مین لکھا ہی کہ اوامر و نواہی و اخبار الٰہی حادث ہین پس قرآن بھی حادث ہوا اور جب حادث ہوا تو کلام الٰہی نہ ٹھیرا اسلئے کہ کلام اللہ قدیم ہی نہ حادث **قولہ** ائمہ علیہ السلام کو بموجب حدیث ثقلین و تعبیرہ مفسران کلام الٰہی اعتقاد کرتے ہین اور اوسپر عامل ہین **جواب** مفسر ہونا ائمہ کا جس لفظ و ترکیب حدیث ثقلین سے استنباط کیا ہوا اوسکا نشان دو یہہ اجتہادی استناد در خور اعتماد نہین **قولہ** معاذ اللہ کبھی صحف کونہین جلایا اور بے ادبی نہین کی **جواب** معاذ اللہ مصحف کو بھی جلوایا اور بے ادبی بھی کی خواجہ طوسی نے کہ مصداق اہل طوس اکثرہم تھا جسنے ظلمہ کو بھڑکا کر گاؤ زوری مدرسی سنیوں کی کہ خالی مصاحف متعددہ و کتب حدیث سے نہی پھکوا دیا یہہ حادثہ تو قدیم کا ہی عہد ہلاکو خان کا اور چاروں کی بات ہی کہ جب لحود دہیا مین کفار نابکار نے کلام الٰہی شہید کیے اور غربا مسلین نے وہ اوراق سوختہ حکام کو فرقہ ہند کو کہ مصداق الکرفی لا یوفی ہین دکھلائے تو سب نے انکھون پر پٹی باندہ لی کانون تیل ڈال لیا **غایت مسابقت** انتقام ہوا آخر قرآنکی ایسی مار پڑی کہ سارا طبقہ اولٹ پلٹ گیا مضمون یرفع قوما و یضع آخرین سامنے آگیا اور بے ادبی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ کلینی نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق سے آخر روایت طویلہ مین نقل کیا ہی کہ اومی بیدہ فطرحہا اماۃ یعنے ہات سے اشارہ کیا حضر اوسکو اہانت کی راہ سے زمین پر دے مارا فرمائیے یہہ بے ادبی ہی یا نہین علاوہ اسکے حبل المتین عاملی و من لا یحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرآن کا جا ضرور مین بقدر آیۃ الکرسی جائز لکھا ہی اور استبصار مین ہی لا باس ان تتلو الحائض و الجنب القرآن اب کہین موہنہ سے پھوتے کہ بے ادبی کون کرتا ہی اور تعظیم کون سبحان اللہ جرح و طرح قرآن آپ کرین اور دوسرون کو ناحق لے مرین طرفہ یہہ ہی کہ حق الیقین سے واضح ہی کہ استخفاف قرآن مجید موجب ارتداد ہی اور قول احراق مصاحف مستلزم تکذیب شیخ و سید امامیہ ہی اور تفسیر استاد کلینی شاہد ہی اسبات کہ قرآن مجید ثقل اکبر ہی اور اہلبیت ثقل اصغر فتدبر **قولہ** اعتقاد امامیہ کا یہہ ہی کہ اصلاح قرآن حمیدمین تغیر و تبدل نے راہ نپائی ورنہ ائمہ علیہ السلام آگاہ کرتے **جواب** علی بن ابراہیم

خواجہ طوسی و مجوسی و گاؤ زوری

استاد کلینی نے روایات متواتر المعنی اپنی تفسیر مین واسطے دعوی نقصان و تبدیل و تحریف قرآن
مجید کے لکھے ہین اور باعتراف امامیہ اوسکو اسبات مین غلو شدید ہی اور اوسکے شاگرد محمد
بن یعقوب کلینی بھی باعتراف علمائے طائفہ کہ منجملہ اونکے صاحب تفسیر منہج السداد و طالب الرشاد
معتقد تحریف ہی بلکہ استاد کلینی نے روایات الحاق و زیادت جمل کو بھی اپنی تفسیر مین کہ مسمی
بتفسیر اہل بیت ہی معصومین تک پہنچایا ہی اور دوسرے قدمائے امامیہ نے بھی اس باب مین بہت
عرق فشانی کی ہی ہرگز علمای طائفہ نے عدم تحریف قرآن پر بفحوائی فرقوا دینہم کے اتفاق
نہین کیا اور عبارت صوارم سے بھی ظاہر ہی کہ نقصان قرآن کا بے شبہہ اختلافی ہی
اور جس صورت مین کہ انتساب اس احتمال کا طرف اہل اس اعتقاد کے کہ مدعیین تنقیص و تبدیل آیات
قرآنی مین بہ ہدایت عقلی ہوسکتا ہی تو چہ جائے اسکے کہ کلام تمامتر دربارہ قدمائے شیعہ و ملا محسن صاحب
وافی مین بدلالت مطابقی موجود ہو این ہمہ بر کنار آپنے خود صفحہ شانزدہم مین لکھا ہی بعضے امامیہ
کہتے ہین کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا انتہی پس بیان
اعتقاد مذکور کا کہ مخالف تصریحات اکابر طائفہ ہی اسجگہہ سہوا یا عمدا بطور تقیہ ہی والا ع سالے
کہ نکوست از بہارش پیدا قولہ کسیکا مقدور نہین کہ کلام مجید مین ایک حرف زیادہ ملحق کرے
کلام خالق و مخلوق صاف ظاہر ہوتا ہی بلغائے کفار عرب نے تمام عمر فکر کی ایک فقرہ بھی برابر
اوسکے نہ بنا سکے جواب یہہ مقدور شیعہ کا ہی اور کسی کا نہین اسلیے کہ روایات الحاق جمل
کی انکی کتب معتبرہ مین موجود ہین چنانچہ ناظرین تفسیر مسعود عیاشی و قمی پر غیر مخفی ہی بلکہ کلینی صریح
دال ہی اسپر کہ اصل مین سترہ ہزار آیات تہی یہان تک کہ مجلسی نے بعض اون سور و آیات
کو تذکرۃ الائمہ او ر مانند اوسکی مین بہزار کشش و کوشش رواۃ معتبرین سے حاصل کرکے لکھا ہی
چنانچہ عبارت معارضہ سورہ بروج کی یہہ ہی السماء ذات البروج والخیل ذات السروج والنساء
ذات الفروج نحن علیہا نموج بین اللوی والفلوج الی آخرہ لعنۃ اللہ علی قائلہ اور عبارت سورۃ
الولایت کہ منقول ہی مصحف عتیق سے کہ بخط ابن مسعود مکتوب ہے اور نظر دوم

اعتقادات شیعہ مین منجملہ تعلیم ششم دبستان کے مرقوم ہی اوسکو بہی ملاحظہ کرنا ضروری ہی اور
اہل سنت وجماعت بجواب اس ہذیانات کے یہہ آیہ کریمہ تلاوت کرتے ہین یَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ **قولہ** ابوجعفر قمی معروف بشیخ صدوق
نے اعتقادات مین لکھا ہی الی قولہ اور کتاب کافی مین بسند موثق مروی ہی الخ **جواب**
شعر مستی ہی ہشیار گردد نیمشب + مست ساقی روز محشر بامداد + مدلول عبارات مذکور
معیار رد وقبول حدیث وضابطہ امتیاز اخبار طیب از خبیثہ ہی نہ مفید اثبات عدم تغیر
وتبدل نظم قرآنی وعدم تحریف کلام ربانی کیونکہ قمی وصاحب کافی تو یہہ کہتا ہی کہ جو حدیث
موافق کتاب اللہ ہو وہ باطل وزخرف ومدلس ہی یہہ کہان کہتا ہی کہ قرآن محرف ومبدل ومغیر
ومنقوص ومستزاد ہی کہ دلیل مطلوب سامی ہو سکے ذرا حواس جمع کر کے دوکانداری
کیجیے والا بڑا ٹوٹا ہو گا سا کہہ جاتی رہیگی **قولہ** سید مرتضی علم الہدی فرماتے ہین الخ
جواب یہہ فرمانا مخالف تصریح جمہور امامیہ ہی اسلیے کہ کلینی نے کئی جگہہ احادیث ائمہ کو بابت
نقصان قرآن کے وارد کیا ہی اور الفاظ وعبارت منقوص کو بیان فرمایا کہ اکثر اونمین سے
کتاب الحجۃ مین درج ہی اور اسی کے قائل ہین امامیہ چنانچہ تفسیر اہل بیت وصوارم وذو الفقار
وتفسیر منہج السداد وغیرہ سے ظاہر ہی تحجب ہی کو فہ سندر نے بجواب ہمسن لکھا ہی کہ بعض
قدماء ہمارے نے بالمرہ انکار نقصان قرآن کا ہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچہ
اوسمین نہین ہوا مشکل ہی تہی اور آپنے خود صفحہ آیندہ مین لکھا ہی کہ بعضے علمائے امامیہ قائل
بنقصان یسیر ہین انتہی اور یہہ بہی لکھا ہی کہ ظاہر ہی کہ ترتیب عہد عثمان خلاف نزول وحی تہی
صدہا آیات کو تہ وبالا کر کے مقدم موخر لکھا ہی کہ نقصان ونفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ
نہین انتہی سوا اسی کا نام تغیر وتبدل ہی ہذا اور جیز کا والا تعریف نقصان وتبدیل وتغیر کی
ارشاد کیجیے کہ وہ کیا چیز ہی **قولہ** ابو علی طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین کہا ہی الخ
جواب اگر آپ صحت اس روایت کے قائل ہونگے اور قائلین نقصان قرآن کو غیر معتبر

نقصان قرآن از طور شیعہ

ہوئیں بیسے وسارے قرآن بنا یا بگڑ جاویگا اسلیئے کہ سابق معلوم ہوچکا ہی کہ اولین و آخرین
شیعہ قائل نقصان و زیادت ہیں جب وہ معتدبہ نہوئی تو سارے روایات و اجتہادات انکے
نامعتبر ہوئے اس صورت میں اثبات کسی بات کا آپ سے بلکہ کل اہل نشاط طائفۂ امامیہ سے
مشکل ہوگا اور بجز معصوم کے کوئی عہدہ جواب اعضالات اہل سنت سے نہ برآویگا **قولہ**
قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ مصائب میں لکھتے ہیں **جواب** مجلسی نے بحار الانوار
اور حق الیقین میں روایات بیشمار ائمہ ابرار سے نقل کیئے ہیں کہ جب اصحاب پیغمبر نے
آیات و سور کو کہ حضرت امیر نے جمع کیے تھے متضمن اپنے تفضیح کا دیکھا تو اونکو واپس دیا
امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب اسکو نہ دیکھو گے مگر جو کوئی میری اولاد سے معصوم ہوگا
پھر وہ کتاب حسن مجتبیٰ کو ملی پھر شہید کربلا کو یہانتک کہ قائم آل عبا کے پاس پہنچی انتہی
پس اگر قول قاضی رطل بوق صاحب مصائب کو قبول کیا جاوے تو تخطیہ محققین امامیہ کا مثل صاحب
حق الیقین و امثال انکا لازم آتاہی اور تعارض سخت عارض ہوتاہی او سکے حل کی کیا مشکل ہوگی
قولہ پس ناگاہ کہ عقیدہ امامیہ کا یہہ ہی تو اعتراض معترض کا اوٹھہ گیا اور سخن مدعی کا باطل نکلا **جواب**
حقیقت عقیدۂ فاسدہ امامیہ کے باب میں اقوال علی بن ابراہیم و کلینی اعور و مؤمن جاپلسی و
نعمانی و باقر داماد شیعہ و ملا محسن و مسعود و عیاشی و مجلسی و صاحب منہج السداد و جانک بن
جانک جاپلسی یعنی مجتہد حی کو تشہد و غیرہم سے کالنور علی شاہق الطور واضح و آشکار ہوگئے اور
اعتراض معترض جو مدعی کا کہ عبارات صاحب تحفہ قدس سرہ مؤلف تحفۂ اثنا عشریہ سے ہی سمجھا ہے
بدستور برقرار و پائیدار رہا اب پھر نئے سر سے فکر عمیق و غور دقیق جواب صواب کی کیجیے لعل اللہ
یحدث بعد ذلک امرا **قولہ** ہان یہہ کہتی ہین کہ خلیفۂ ثالث نے قرآن کو بطور خود ترتیب دیا
اور آیات و سور کو مقدم مؤخر کر دیا **جواب** اس کہنے کی سند کیا ہی وہ بیان کیجئے
اور جواب لیجیے حالانکہ خود آپنے صفحۂ مابعد مین حارث محاسبی سے نقل کیا ہی کہ عثمان
جامع قرآن نہیں بلکہ حامل الناس علی القراۃ بوجہ واحد ہین معہذا اگر جامع بھی ہون تو ترتیب

اور سکے بطور خود دیکھئے کہ ہر سے آپ ثابت کرتے ہین اسلئے کہ جناب عثمان ذی النورین نے قرآن کو بمشورہ پچاس ہزار صحابہ کے کہ بہتر انمین جناب امیر المومنین تھے جمع کیا اور انہین کی صوابدید پر ترتیب واقع ہوئی اس صورت مین تنہا عثمان کیونکر مطعون ہونگے اور ہونگے تو دوسرے صحابہ بھی خاصۃً دشمنان حضرت امیر اول ازہمہ مطعون ہونگے **قوله** احراق مصاحف کتب اہل سنت مین مسطور ہی **جواب** حاشا کہ احراق بنار فوقانیہ کتب مذکور مین مسطور ہو اور بالفرض اگر مصحف مین آپ سے آگ لگ جاے اور وہ جل جاوے تو اسمین بیچارے سنیونکا کیا قصور ہی طوسی نے گاؤزوری سے مصحف کو جلوادیا وہ تو گنہگار ہو بیچارے اہل سنت بصورت احراق بھی قصوروار ہین **قوله** بخاری مین ہی ان عثمان ارسل الی کل افق مصحفا وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق **جواب** مدلول اکثر روایات ثقات ومعتبرین کا یہ ہی کہ لفظ تحرق اسجگہ بخای معجمہ بمعنی پھاڑنے کے ہی گو روایت دونو طرح پر ہو لیکن اثبت واضبط بخاے معجمہ ہی وتفصیلہ فی رسالۃ واقعۃ الفتوی وازالۃ الغین اور بعض روایات مین تردید ہی بین المحو والحرق اور اہل حدیث یون تطبیق دیتے ہین کہ اول پھاڑکر پارہ پارہ کیا پھر دھویا پھر بخیال بقاے نقوش حروف جلایا چنانچہ حدیث ابوذر غفاری جسکو علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی مؤید خرق بخای معجمہ ہی اسلئے کہ صدر حدیث مین لفظ مزقنا آیا ہی کہ مراد خرقنا ہی پوری حدیث ازالہ مین مرقوم ہی اسیطرح روایت کلینی مؤید خرق بخای معجمہ ہی اور یہ اس صورت مین ہی کہ جب پھاڑنا یا جلانا قرآن کا ثابت ہو اور یہہ بات ہنوز محل تامل مین ہی اسلئے کہ عثمان نے جسکے پھاڑنے یا جلانے کا حکم دیا تھا وہ ماسوی القرآن تھا نہ قرآن چنانچہ لفظ ماسوی روایت بخاری مین موجود ہی فتدبر **قوله** سیوطی نے نوع بیستم اتقان مین لکھا ہی الی قوله ان یحرق **جواب** اگر مراد مصحف سے آیات منسوخ التلاوۃ والحکم ہین تو سیوطی نے منتہی المطلب مین لکھا ہی کہ مس آیات منسوخ الحکم والتلاوۃ جنب ومحدث کو روا ہی اسلئے کہ تحریم مس تابع اسم ہی اور جب نسخ حکم وتلاوۃ ہوگیا تو نام قرآن کا جاتا رہا

احراق مصاحف

حرق وخرق قرآن شریف

قرآن منسوخ التلاوۃ والحکم کا

ولفظہ بہذا القرآن المنسوخ الحکم الباقیۃ تلاوتہ لایجوز مسہ اما المنسوخ حکمہ وتلاوتہ او المنسوخ تلاوۃ

فالوجہ انہ یجوز لہما مسہما لان التحریم تابع للاسم وقد خرجا بالنسخ عنہ فبقی علی الاصل انتہی اور اگر
مراد مصحف سے آیات غیر منسوخ ہین تو لازم آتا ہی اوسسے ارتداد امامیہ کا چنانچہ ضرب حیدریہ
مجتہد اور عبارت ازالۃ الغین سے ظاہر ہی سعنہ افقہار امامیہ بہی جلانا اور پہاڑنا کتب سماویہ
کا روا رکہتے ہین بلکہ تخصیص کی ہی خرق وحرق پر چنانچہ تذکرہ شیخ چلپی و کتب مصنفہ ابوجعفر
طوسی محرق القرآن اوسپر گواہ ہین پس اگر صحابہ کرام نے فتوی حرق وخرق ماسوی المصحف کا
دیا اور منسوخات کو حکم کتب سماویہ منسوخہ مین رکہا تو کیا زہر گہولا یا **قولہ** بعضے امامیہ کہتے ہین
کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کر دیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا **جواب** قطع نظر اسکے
کہ یہہ کہنا مخالف تصریح روایت طبرسی و قاضی جونپور وغیرہ ہی بصورت ثبوت اس بات کے امامیہ
اپنے مذہب کو کہ تحقیر عثمان ہی کہان پہینکے گین اسلیے کہ اس صورت مین شریک غالب کارخانہ
الٰہی ہونا عثمان کا بلکہ شیخین کا کہ جامع اول وہ ہین لازم آتا ہی حالانکہ قرآن ناطق بحفظ قرآن ہی
قولہ یہہ قول معتبر ہی کہ جب عثمان نے مصحف ابن مسعود کو جلایا ابن مسعودؓ کہا کہ اگر میرا بس چلتا
تو مین بہی انکے مصحف کے ساتہہ وہی کرتا جو اونہون نے میرے مصحف کے ساتہہ کیا
جواب اصل بات اتنی ہی کہ جب قرآن کی قراءت مین اختلاف کثیر ہوا اور اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ
پڑہنے لگے اور اختلاف قرات کو بہانا پکڑا اور بعض مصاحف مین مثل مصحف ابی بن کعب
و ابن مسعود قراءت شاذہ تہی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تفسیر جنکو زبان نبوی
سے وقت تلاوت کے سنا تہا اونمین داخل تہے اسلیے عثمانؓ نے بمشورہ حذیفۃ الیمان
اور بہت صحابہ کے کہ افضل اونمین اور شریک غالب حضرت امیر تہے چاہا کہ قرآن ایک مصحف مین
جمع ہو جاے تا اختلاف عرب وعجم بالکل مٹ جاے اوسوقت ابی بن کعب نے اپنا قرآن خوشی
سے دے دیا اور ابن مسعود نے نہ دیا عثمانؓ نے اون سے لیکر ماسوی القرآن کو
کہ منسوخ التلاوۃ والحکم و قراآت شاذہ وغیرہ الفاظ تفسیر پر شامل تہا جلوا دیا اون کو

ضائع ہونے الفاظِ تفسیر وغیرہ پر جو اوسمین شامل تہین افسوس ہوا سو یہہ جلوانا بسادا ہم
اہانۃ نہ تھا بلکہ صیانۃ تہا چنانچہ تیسیر الوصول مین ہی الاحراق اذ کان للصیانۃ لا للاہانۃ فلا باس
انتہی اسی جگہہ سے ابتک تعاوِیذ کو کہ غالباً اسمائی الٰہی و حروفِ قرآنی پر مشتمل ہوتے ہین عملیات
وغیرہ مین واسطے شفائی مریض وغیرہ حاجات کے دہوکے جلاتے ہین کوئی اوسکو محمول
بے ادبی پر نہین کرتا پس بر تقدیر اس روایت کے اگر عثمان رض نے اوراق غلط و مشکوک
غیر مرتب کو نظر بر منعِ فساد تلف کیا تو دہونا پہاڑنا جلانا صورت محو مین برابر ہی اگر یہہ بات
نہوتی تو آج یہود و نصاری کا سا اختلاف اس امت مین بہی ہوتا دشمنون کے دل پر بہی داغ ہی
کہ مانند توراۃ و انجیل کے نسخے مصحف کے مختلف کیون ہاتھ نہ آئی کہ کچہہ واقع جلتا شعر بہیتا
برہی ای حسود کین رنج ہست * کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتوان رست * اس عدمِ اختلاف پر
تو یہہ حال ہی کہ امامیہ ہزار ہا تحریف لفظی و معنوی کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ قرآن کو
مثل اہلبیتِ رضوان کے مہمل و بے معنی ٹہیرا دین او صلاحیت استعمال و استدلال سے گرا دین
خدا جانے اگر مصحف مختلف حاوی الفاظ تفسیر منسوخ التلاوۃ و الحکم ہاتہ لگتا تو کیا قیامت
برپا کرتے **قولہ** روایت کیا ہی کہ عمر نے ایک مصحف لکہہ کر حفصہ کو دیا تھا ابن عمر نے وہ
قرآن عثمان کو دکہایا عثمان نے اس اندیشہ سے کہ اختلاف راہ نپاوے اوسکو جلا دیا جواب
یہہ جلایا گیا ماسوی القرآن تھا کما مر او رانہ قرآن اور سبب اس احراق کا رفع اختلاف تھا کما مر
اس صورت مین وجہِ طعن غیر ظاہر ہی معہذا یہہ روایت بالفاظ کذائی جس کتاب مین ہو اوسکا نشان
دو اور جلانا عثمان کا مصحف کو ثابت کرو مرقات مین اسقدر لکہا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا
اوسنے بعد انتقال حفصہ کے مصحفِ مذکور کو بخوفِ تعلق اختلاف جلوایا اسلئے کہ وہ بے ترتیب
محض تہا اوسکا جلانا ہی مصلحت تھا تو یہہ طعن مروان پر چاہیئے نہ عثمان پر لیکن ساون کے اندہے
کو ہرا ہی سوجہتا ہی اگر طوسی بہی قرآن جلوائی تو بہی طعن اوسکی عثمان پر آئے **شعر**
تو آنم آنکہ نیازارم اندرون کسے * حسود را چکنم کو ز خود برنج درست **قولہ** پس اس سے

معلوم ہوتا ہی کہ اور صحف مین آیات زیادہ ہوگئے جنکا کتمان عثمانؓ نے ضرور جانکر شامل نکیا
ورنہ جلانے کے کیا معنی اگر فرق تھا تو ترتیب مین تھا جواب وہ آیات زیادہ جو آپکو
معلوم ہوتے ہین نزدیک حضرت امیر کے باقی رہے یا نہین علی الثانی سلسلہ اخذ دین و ایمان کا
باعتراف شیعہ برہم ہوا جاتا ہی اسلئے کہ جلانے مصحف مجید سے کہ اکبر ثقلین ہی راہ تحقیق و
عرض حدیث بر قرآن اور اخذ موافق و ترک مخالف کے چنانچہ جلد اول بحار مین بہت احادیث
اس بابت مروی ہین اور وہ ایک حدیث آپنے بہی کتاب کافی و رسالہ اعتقادات سے باب مین
نقل کئے ہین مسدود ہوئے اور تقدیر اول پر کفر مجتہدین شیعہ کا قطعًا و یقینًا لازم آتا ہی اسلئے
کہ مصحف مجید کو کہ واسطے ہدایت خلق کے نازل من اللہ ہوا تھا چھپانا اور اسکے کتمان مین
کوشش کرنا کہ موجب سلب ایمان ہی اور اس کتمان کو طرف حضرت امیر و غیرہ ائمہ معصومین کے
منسوب کرنا عین کفر و ارتداد و لجاج ہی علاوہ اسکے مستلزم ہی اسبات کو کہ یہہ قرآن کہ بقا اسکا
تا قیامت واسطے رہنمائی امت کے یقینی ہے اور اہل اسلام مامور ہین کہ ساتھہ اوسکے تمسک
کرین کما ہو منصوص فی حدیث الثقلین حکم توریت و انجیل مین ہووے ہو خلاف الاجماع و یکذب
الصدوق و علم الہدی من کابر الامامیہ الغرض مدعا ہر تقدیر پر حاصل ہی کہ اپنا الو کہین نہین
لیا معہذا اگر وہ آیات زائد فضائل احکام اہل بیت مین تھے تو ایسے آیات اب بہی قرآن مین
موجود ہین انکو کیون باقی رکھا اور نکے اخراج و احراق کا کون مانع تھا کس نے ہاتھ پکڑا تھا
انکو بہی جلایا اور قرآن سے نکالا ہوتا اور اگر وہ آیات احکام و اوامر باب خلافت و امامت
تھے کہ جنکو عداوت سے معدوم کیا تو وہ اب بہی داخل قرآن ہین اونہین بہی سیر عالم عدم
دہیجا ہوتا ہان البتہ مذمت خلفاء و مہاجرین و انصار و اصحاب بدر و بیعت الرضوان
در مصائب و ذلت و خواری اہل بیت غفران و مرثیہ ہائی سکندر و مسکین و میر جاد و
بیان و غیرہ مضامین حق الیقین کالعیان داخل قرآن و شامل فرقان نہین یہی وجہ طعن
طوغان ہی و لیس مع ذلک یہہ تو ارشاد ہو کہ وقت حرق و خرق مصاحف کے جناب

امیکسطرف تھے اگر ہمراہ اصحاب تھے تو عین مدعای اہل سنت ہی بلکہ حسب اِیا جا یا تہا
شریک غالب اس مشورہ کے جناب امیر ہی تھے ولہذا صاحب مرافض لروا ففض نے
لکہا ہی کہ قال علی علیہ السلام لو ولیت لعملت بالمصاحف ما عمل بہا عثمان اور اگر ہمراہ
اصحاب تھے لیکن خرق حرق سے راضی نہ تھے اور بسبب عجز و بیچارگی کے چپ تھے
تو شاید ذوالفقار کو اوسوقت جبرئیل علیہ السلام آسمان پر لیگئے تھے یا ذوالفقار حسب
قرار داد شیعہ کے اصل مین ایک شاخ خرما یا قاش خربزہ یا سیب تہی کہ اپنی اصل
جا ملی آخر یہ ظلم کمتر اوس ظلم سے نہین جو رعایای فدک پر کیا تہا اور حضرت عباس کے
بابت میزاب کے نافذ ہوا تہا اور اوسکا تدارک جناب امیر کی طرف سے جیسا چاہئے
ویسا عمل مین آیا تہا سبحان اللہ وہان تو بمجرد تظلم سکنہ فدک کے ذوالفقار اوٹہاکر
داد شجاعت ہاشمی دیوین اور انتقام واجبی لیوین اور یہان وقت حرق و خرق قرآن کے
کہ اکبر ثقلین و معجزہ باقی ستدام و مرجع تمامی ادلہ شرعیہ تا قیامت ہی سانس بہی نلین
اور چین بجبین بہی نہون باوجودیکہ نص صریح علیؑ مع القرآن و القرآن مع علی لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض موجود ہو ع ایںکار تو آید و چنین ہا تو کنی؛ قولہ سنی معتقد ہین کہ
ترتیب عثمانی کمثل الترتیب فی لوح الرحمن ہی اور یہ بات عقل و نقل سے ثابت نہین
ہوتی صرف دعوی زبانی ہی جواب تصریحات علمای کبار شیعہ سے کہ اکثر اون مین
مین ملقب بصدوق و علم الہدی و ثقۃ الاسلام ہین اور قول اونکا حجت ہی طائفہ
امامیہ پر ثابت ہی کہ یہی ترتیب عثمانی عہد نبوی مین تہی چنانچہ عبارت ثقۃ الاسلام
ابو علی طبرسی مجمع البیان مین یون ہی کہ ذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد
ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی ان القرآن کان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الآن و استدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس و یحفظ جمیعہ
فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتیلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما
ختموا القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان مخالف من الامامیہ والحشویۃ لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف
الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارًا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی
صحتہ انتہی اور ملا صادق شارح کافی کلینی نے لکھا ہی ویظہر القرآن بہذا الترتیب عند ظہور الامام
الثانی عشر علیہ السلام ویشہر بہ واما قبل الظہور فالواجب ان یسلم بالترتیب الذی رتبہا عثمان
بن عفان کما ورد فی صریح عبارات الائمۃ انتہی اور قاضی شوستری نے مصائب میں لکھا
ہی ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیۃ انما
قال بہ شرذمۃ قلیلۃ منہم لا اعتداد بہم فیما بینہم انتہی اور نیز کافی کلینی میں واسطے ترک کرنے حدیث
مخالف اس نظم کے آنحضرت اور حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے حکم ہی اور نیز صاحب تہذیب
ترک اکثر اخبار کا بجہت مخالفت کے ساتھہ ظاہر ایسی نظم قرآنی کی کرتا ہی چنانچہ بعض یہہ روایات
آپنے بہی صفحہ بانزدہم میں کتب اہل سنت سے سرقہ کر کے لکھے ہیں اور خود کتب امامیہ بین
بسبب کمال تعجب کے تعین دیکھیے از انجملہ عبارت مرتضی یہہ ہی کہ ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان
او الحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت
والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجز النبوۃ ومأخذ العلوم
الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایۃ حتی عرفوا کل شئ فیہ من اعرابہ وقراءتہ
وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید انتہی پس
جس صورت میں کہ امثال علم الہدی وطبرسی وقاضی شوستری وملا صادق وقمی وصدوق وغیرہ
قائل ہیں ساتہہ صحت ترتیب عثمانی کے تو اب ثبوت ترتیب مذکور میں از روی نقل کتب امامیہ کے
کیا جائی انکار ہی اور کیونکر کہا جاوے کہ صادق وصدوق وثقہ وغیرہ کاذب ومکذوب ہیں دروغ
نہیں تو یہہ دعوی انکار زبانی ہی خاصۃ جسوقت کہ خود آپنے انکی اقوال سے بمقابلہ اہل سنت

عدم تحریف قرآن از عثمان و بطلان ادلۂ منکرین دلیل عقلی

واسطے ثبوت قرآنیت مصحف کے استدلال کیا مع علی الخصوص اسی رسالہ میں اب وہ بات آگئی جو خوخ
سیزدہم میں لکھی تھی صادق آئی کہ سبحان اللہ ایک جگہہ مفید مطلب لیا جاتا مگر ساتھہ کلمۂ حق کے
تمسک کرنا اور دوسری جگہہ پاس کیش آبائی و تعصب محض واسطے سبقت میدان مناظرہ کے
کنارہ کرنا کسقدر زیبا و دال ایمان پر ہی انتہی اور تیسری اسمین عاکی لطول اہل سنت یہہ ہی کہ
تبلیغ قرآن کی ذمہ پیغمبر پر واجب ہی کما قال اللہ تعالی بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ اور ظاہر ہی کہ آنحضرت نے تبلیغ اوسکی موافق نزول کے اسلیئے کہ جو کوئی عہد آنحضرت
مین مشرف باسلام ہوتا اول وسکو یہی قرآن سکہایا جاتا یہان تک کہ آنحضرت کے سامنے ہزارون
آدمی نے سیکہہ لیا اور بعض غزوات مین ستر ستر قرا شہید ہوئے بعد اوسکے آج تک مسلمان
ہر قریہ و شہر کے تلاوت قرآن کو اعظم قربات جانتے ہین اور رات دن نماز و خارج نماز پڑہتے
پڑہاتے ہین بلکہ ہر طفل ابجد خوان کو اول سن تمیز مین سب سے پہلے کتاب اللہ کو یاد کراتے
ہین پکہہ قرآن شریف صحیفۂ علی یا مصحف فاطمہ یا جفر جامعہ تو نہین کہ خلاف لطیف واصلح سر دائرہ ترین
رازی مین مستور رہا اور نہ کتاب کلینی و تہذیب ہی کہ صندوق تقیہ مین مقفل ہو گاہ بگاہ تنہائی خلوتون
مین کانپتے ڈرتے ہوئے اغیار سے دم بھر کو نکالین اور ایکدو صفحہ اوسکے مطالعہ فرماوین
کہ کوئی تورانی نہ آجاوے اور ایک دو اعتراض لاحل کہ بجز معصوم کوئی اوسکا مشکل کشا نہو جڑ دیوے
پھر اوس سے بچیا چھوڑانا مشکل پڑے آخر یہہ قرآن وہی ہی کہ ہر سال رمضان مین حضرت
جبرئیل علیہ السلام تشریف لاکر مدارست و تلاوت اوسکی ہمراہ ختم المرسلین کے کرتے تہے حتی
کہ عام رحلت مین اس آیت کو کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ہی الخ دو بار لائے
اور یہی ترتیب بتعلیم نبوی و تبلیغ مصطفوی صحابۂ کثیر کو محفوظ تہی اوسکے موافق جناب عثمان نے
قرآن کو مصحف مین مرتب و مجموع کیا اب یہہ وہی قرآن بعینہٖ ہی بے نقص و تغیر من حیث النظم
الترتیب علاوہ اسکے لوگون کو ایسا کیا ڈر یا پاس خاطر عثمان تھا کہ وہ تبلیغ نبوی و تنزیل
الٰہی کو چھوڑ کر ترتیب مستحدث عثمان کو بنقل متواتر است کو پہنچاتے اور عثمان کو ایسا کیا

کیا اقتدار زمین و آسمان پر حاصل تہا کہ وہ ترتیب منزل من اللہ کو باوجود صیانت و حفظ الٰہی کے
کہ منطوق کلام رب العلمین ہی بگاڑ ڈالتے اور نظم جدید کو علی الرغم الٰہی اشاعت کرتے یہ بات
کسی احمق کے ذہن میں بہی معقول نہین فضلاً عن العاقل ولیکن بات یہہ ہی وتری الناس سکاری
وما ہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید علاوہ اسکے اگر ترتیب عثمانی مخالف نظم منزل ربانی ہوتی
تو امام حسن عسکری اوسکی تفسیر نہ لکھتے حالانکہ وہ تفسیر حرف بحرف اسی قرآن عثمانی کی تفسیر ہی
یہ مصحف مرتضوی کے علی ہذا القیاس شواہد اس دعوی کے بہت ہیں تالیف صاحب منتہی و شکوت
عمر میں دیکھو **قولہ** احمد بن حنبل سے پوچہا کہ خلفاء ثلثہ سے اسقدر کرامات و خرق عادات
مشتہر نہوئے جتنے اولیاء امت و صلحاء اسلام سے ہوئے کہا انکا ایمان قوی تہا حاجت
کرامات وغیرہ کی نرکہتے تہے ایسی روایتوں سے مترشح ہوتا ہی کہ انبیا و اوصیاء جو اکثر معجزات
و کرامات دکہلاتے تہی نعوذ باللہ انکا ایمان قوی نہ تہا **جواب** اصل روایت کہ مولف نقل
شواہد وغیرہ کی ہی اوسمین بالخصوص ذکر خلفاء ثلثہ کا نہین مگر آپکو باعث اس خیانت نقل بمحض طعن
کرنا امام احمد بلکہ جمیع اہلسنت پر ہی ورکیکی پرشناعۃ معہذا جواب اسکا عبارت یواقیت و جواہر
ظاہر ہی وہ یہہ ہی کہ وقد سئل الامام احمد رضی اللہ عنہ لم لم تشتہر عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم کثرۃ کرامات
کما اشتہرت عن اولیاء الامۃ وصلحائہم فاجاب لان ایمانہم کان فی غایۃ القوۃ بخلاف ایمان من
بعدہم فکلما ضعف ایمان قوم کثرت کرامات اولیاء عصرہم تقویۃ لیقین الضعفاء منہم انتہی یعنی
صدور کرامات مبنی ہی ضعف ایمان اقوام مابعد پر اور صحابہ کے عہد میں ایمان اکثر اقوام کا
قوی تہا ضرورت صدور خرق عادات کی چندان نہ تہی تو اس صورت میں مقصود مجیب کا
بیان لمیت صدور کرامات کا ہی نہ اثبات ضعف ایمان انبیاء اوصیاء کا حالانکہ امور عادیہ سے
انبیاء و اوصیاء ہمیشہ مستثنیٰ ہوا کرتے ہین اس بات سے اطفال ابجد خوان بہی واقف ہین
مگر آپ بسبب کثرت داد و ستد دوکانداری کے آگاہ نہوں و از آنجا کہ بقصود سامی ذکر خلفاء
ثلثہ سے تعریض ہی طرف اس بات کے کہ شیخین و عثمان سے مثلاً کرامات نہوئی اور جناب امیر

صفحہ ۸۵ تحفہ اثنا عشریہ ملاحظہ کریں

وائمہ ہدیٰ سے ہوئی تو وہ خلفاء ثلثہ سے افضل ٹھیرے سو یہ بات غلط صریح ہی اسلیے
کہ کتب سیر و تواریخ مثل طبقات شعراوی و شواہد النبوۃ وغیرہ شاہد ہین صدور کثرت کرامات
صحابہ سے عموماً اور خلفاء راشدین سے خصوصاً اور خود آپنے اسی جگہہ نقل کیا ہی امیر
المؤمنین سے کہ ؀ضعت الکرامۃ فی التقوی اور ثبوت تقوی صحابہ کا قول قاضی صاحب احقاق اور
ملا عبد اللہ مشہدی سے ظاہر ہی لیکن وجہ وارد کرنے اس روایت کی اہتمام بروہ نحو
ہوئی اسلیے کہ ماقبل و مابعد اس حکایت کے بحث حرق و خرق قرآن و صحت عدم صحت نظم
فرقان اور تحزیب ترتیب و اختلاف قرأت سبعہ ہی لاغیر پس دردہ و اس جملہ اجنبی کا مدام
نہین کون سے وادی یا دوکان سے ہی علی الخصوص تعلیل اس روایت کے ساتھہ اس
جملہ کے کہ اس صورت مین ترتیب حیدری مثل ترتیب لوح محفوظ ہو سکتی ہی جسکو اصحاب نے
بالعکس خیال کیا ہی **قولہ** آنحضرت نے فرمایا علی مع القرآن والقرآن مع علی الی قولہ کتب معتبر
سنت جماعت مین مذکور ہی کہ اکثر مسائل مشکلہ مین ثلاثہ وتمام صحابہ رجوع بجناب امیر کرتے
اور تشفی پاتے تھے الی قولہ باوجود ایسی روایات کے اور بیان رجحان امیر المؤمنین کے
پھر کچھہ نہین سمجھتے انتہی مختصراً **جواب** بعد تسلیم مجموع ان روایات رطب و یابس موضوع
مجروح کے التماس کیا جاتا ہی کہ یہی دلیل ہی سنیون کی حقیت طریقۂ اصحاب پر اور اتحاد
ملت مرتضوی پر ساتھہ ملت صحابہ کے چنانچہ شواہد اس کے ماقبل مین بمقام نفی قدامت
مذہب تشیع مذکور ہو چکے اور مؤید اسکے ہی قول شارح کافی کلینی کا کتاب الحجۃ مین کہ خلافت
ظاہری خلفاء ثلثہ کو ہی اور خلافت معنوی حضرت امیر کو **قولہ** اکابر سنیون نے ثعلبی کو
امام مفسرین کہا ہی اور بعضے تعصب کی راہ سے وقت مناظرہ کے مثل عبد العزیز وغیرہ
نام ثعلبی کا حاطب اللیل رکہتے ہین الخ **جواب** اکثر روایات ثعلبی کے کلینی سے
ہین اور وہ راوی ہی ابی صالح سے اور ابن خلکان نے حق مین کلینی نے کہا ہی
کان من اصحاب عبد اللہ بن سبا الذی کان یقول ان علی بن ابی طالب لم یمت وانہ

یرجع الی الدنیا اور بعضے روایات ثعلبی منتہی ہوتے ہین طرف محمد بن مروان سدی صغیر کے
کہ وے شیعی غالی سرسلسلہ کذب و وضع ہی اہل سنت انکی روایات کو مفت قبول نہین کرتے
اسلئے شیخ دہلوی نے بتابعی محدثا اوسکو حاطب لیل لکہا ہی اب آپ فرماوین وہ کون اکابر
ہین جنہون نے ثعلبی کو امام المفسرین کہا ہی اور سابق گذر چکا کہ صاحب بحار و سبحان علیخان
وغیرہ قائل ہین ساتہہ تشیع ثابی سکے فکن وکورا قولہ عبد العزیز شیخ النواصب جواب
جسنے حال امامیہ کا محبت و مبغضت اہل بیت مین لکہا ہی اور جو کچہ اساطین اس مذہب سے
درباره اہل بیت صادر ہوا ہی اوسکو ذہن نشین کیا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ نسبت بغض کی
کسکے ساتہہ چسپان ہی البتہ سنی خلفاء راشدین کو متصف بصفات حمیدہ قریبہ
حسب دلالت کتاب اللہ و احادیث کثیرہ ائمہ ہدی کہ بعض انہین سے منتہی الکلام
وغیرہ مین منقول ہین جانتے ہین سو یہہ دوست رکہنا اسلئے ہوا کہ وہ دشمن
فاطمہ و علی و حسنین تھے نہایت یہہ ہی کہ بدونکو نیکون مین گنتے ہین اور یہہ اوسکا
سے بہتر ہی کہ نیکونکو بدون مین گنین فاضل کاشی نے لکہا ہی جو محبت کہ للہ ہوا و
اجر ہی اگرچہ محبوب اہل دوزخ سے ہو اسیطرح کتاب الایمان کافی مین ہی اپنا یہہ عقیدہ
ہی اشعار نہ در خلافت صدیق دم زنم بجلافت نہ در عدالت فاروق مجال نطق
نہ در سخاوت عثمان چو شیعہ بدگویم نہ در شجاعت حیدر چو خارجی احمق پسر خوارج
خدا ہم نگاہ فتنہ چو انارند دل نواصب ملعون کفیدہ چون جوزق قولہ عبد العزیز
تحفہ مین لکہا ہی کہ بالقطع معلوم ہی کہ مرتضی علی کو زیادتی علم قرأت مین ابوبکر و عمر
نہ تہی بلکہ یہہ تینون ایک مرتبہ مین تھے اور عثمان کو تو زیادت بہت تہی اس امر مین انتہی
سو یہہ بات باطل ہی اسلئے کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن کو ابی بن کعب و زید بن ثابت
و معاذ بن جبل و ابو زید سے سیکہو اور جامع الاصول و اتقان وغیرہ کتب
احادیث موجود ہین اونمین ذکر عثمان کا نہین اگر اوسکو قرآن مین دخل ہوتا تو اوسکا ذکر ہوتا

جواب حدیث مذکور مین اگر ذکر عثمانؓ کا نہین تو ذکر علی مرتضیٰؑ کا بہی نہین اگر علیؑ قاری ہوتے تو اونکا بہی ذکر ہوتا معہذا یہہ حدیث چکہ بطور حصر نہین فرمائی کہ انحن فیہ مین حجت ہو اور نفیٔ کرنا ذکر قرارت عثمان کا کتب احادیث سے دلیل ہی کمال استقراء سامی کی خاصۃً ذکر حدیث مذکور مین بلا حوالہ کتاب کے حالانکہ یہہ حدیث بخاری کی ہی اور اسے حدیث کی ذیل مین قسطلانی شارح بخاری نے ارشاد الساری مین اثبات قرارت بلکہ اقرئیت خلفاء راشدین کا بکمال وضوح ادلۂ قویہ اختیار سے کیا ہی فلیرجع الیہ علاوہ اسکے قاری بلکہ اقرء ہونا عثمان کا خود جمع قرآن سے ثابت ہی اسلئے کہ جمع کرنا قرآن کا موافق لوح رحمان کے بے علم قرآن نہین ہوسکتا اور علوم قرآن مین پہلے بسم اللہ علم قرارت ہی جسکو قرآن پڑہنا نا آویگا وہ قرآن جمع کرنا کیا جانے گا خاصۃً تہذیب ترتیب کہ محتاج بعلم روابط و وقوف و اعراب و حرکات و سکنات ہی اب قرآن سے بڑہ کر اور کیا دلیل قرارت عثمان ہوگی ولیکن ع گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست معہذا روایت حارث محاسبی جسکو آپنے اسجگہہ بعد از طعن کے لکہا ہی دلیل بین ہی قاری ہونے عثمانؓ

کہ انما حمل عثمان الناس علی القراءۃ بوجہ واحد علی اختیار وقع بینہ وبین من شہد من المہاجرین والانصار انتہی اسلئے کہ آمادہ کرنا لوگونکا محضر مہاجرین و انصار مین کہ پچاس ہزار آدمی تہے اور بہت آدمین جناب امیر علیہ السلام تہے قرارت واحدہ پر بدون علم بوجوہ قرارت نہین ہوسکتا والا سکوت صحابہ کا اختیار قرارت واحد پر خاصۃً صاحب ذو الفقار کا بغایت ناممکن ہی اور اتقان کو کتب حدیث مین شمار کرنا آپ ہی سے ذی اتقان صاحب فی کان کا کام ہی **قولہ** ذہبی نے طبقات مین عثمانؓ و علیؑ و ابی و زید و ابن مسعود و ابو درداء و ابو موسیٰ ہفت اصحاب کو قاریون مین گنا ہی اوس سے بہی فوقیت عثمان کی حاصل نہین **جواب** آپ کو کثرت داد و ستد سے سودا ہو گیا ہی ذہبی کا کلام اسمقام مین محل اثبات فوقیت مین مسوق نہین کہ اوس سے مزیت احد علی احد مفہوم ہو بلکہ بطور تعداد قراء ہی اوس سے نہ مساوات نکلی اور نہ زیادتی یہہ نکلا کہ یہہ سب قاری تہے اور بااین ہمہ بیان بہی حصر قراء مقصود نہین اسلئے کہ قاری صحابہ مین

اسکی کثرت سے تھے کہ بعض غزوات مین ستر قاری شہید ہو گئے ولو تنزلنا عن ذالک
اگر فوقیت پیشوائی بخلی تو فوقیت علی کہان تکلی بات کرنا بات ہے بہنا آپکا کام ہی وبس شعر ای با
رطب لب دہان شیرین تر شد خندہ شیرین وسخن گفتن ازان شیرین تر قولہ باجملہ ابن بابویہ نے
رسالۂ اعتقادات مین لکہا ہی الخ جواب پاسخ اسکا اوپر گذرا اور بصورت التصدیق اس روایت
کے تکذیب جمہور امامیہ کی لازم آتی ہی کمالایخفی مماسبق قولہ باقر مجلسی نے عین الحیات مین
ثواب تلاوت الخ جواب یہہ مخالف اوسکے ہی جسکو آپنے صفحۂ شانزدہم مین لکہا ہی اور محجت ہی
اہل سنت کی شیعہ پر بابت صحت قرآنیت مصحف مجید و عدم نقصان و زیادت فرقان حمید چنانچہ
اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی محرق القرآن نے الزام نقصان قرآن کو تجرید العقائد مین
مطاعن عثمان مین ذکر نہین کیا دیکہا کہ جو قرآن آج تک نوشتۂ ائمہ طاہرین جابجا موجود ہین
وہ یہی قرآن عثمانی ہین لاغیر اگر یہہ قرآن منقوص ہوتا تو ضرور مہجور ہوتا حالانکہ سب ائمۂ ہدی
اسی قرآن کو پڑہتے رہے بلکہ جواری وخدم واطفال اپنے کو سکہاتے رہے اور ساتھہ عوام
وخاص مجمل ومبین وغیرہ وجوہ نظم سے قرآن کے ہمیشہ تمسک واستدلال کرتے رہے اور مقام
استشہاد مین لایا کیے اور تفاسیر آیات بیان کیا کیے فللہ الحمد علی اتمام الحجۃ واذعان المحجۃ
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است قولہ مصحف حضرت امیر کا
موافق نزول وحی تہا اول اوسکے سورۂ اقرء بعدہ سورۂ مدثر بعدہ سورۂ مزمل بعدہ سورۂ تبت
وعلی ہذا القیاس کہ بعضے محققین نے لکہا ہی الی قولہ سرخی پیشانی سور قرآن سے صاف
عیان ہی کہ سورۂ مکیہ عقب سورۂ مدنیہ مرقوم ہے جواب کتب صحیحۂ شیعہ مین بہی روایات بسیار
مشعر نزول آیۃ ثابتۃ التقدم بعد آیۃ ثابت التاخر اور نزول آیۂ مکیہ بعد ایسے واقعہ کے جو
مدینہ مین بکثرت موجود ہین چنانچہ شواہد اس دعوی کے کتاب کافی کلینی سے شرکت عمرہ
مین منقول ہین لبسبب طول عبارت کے اسجگہہ اونکو نہین لکہا پس جو جواب ونکا فضلاء اثنا عشریہ
اپنی طرف سے دیوین اوسکو یا اوسکے مثل عثمانؓ کی طرف سے بہی قبول فرماوین

آور جواب تحقیقی یہہ ہی کہ سارے صحابہ نے کہ پچاس ساٹھہ ہزار آدمی تھے قاطبۃً اسی ترتیب پر اجماع کیا اور نسخے اس مصحف کے آفاق مین بھیجے اور سب مجتہدین نے اوسکو تلقی بالقبول کیا اور جن لوگون نے کہ مخالف اس ترتیب کے تھا جیسے ابن مسعود و ابی بن کعب وہ بہی مخالفت سے دست بردار ہوے مذہب اکثر علما مالکیہ حنفیہ شافعیہ وغیرہم کا یہہ ہی کہ یہہ ترتیب باجتہاد صحابہ واقع ہی اور آنحضرت نے اسباب کچہہ نہین فرمایا بلکہ تفویض امت کر کے تشریف لیگئے اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر یہہ ترتیب توقیفی ہوتی اور آنحضرت نے اوسے ارشاد کیا ہوتا تو مخالفت اس ترتیب کی حرام محض و بدعت شنیعہ ہوتی حالانکہ ابن مسعود و ابی بن کعب نے کہ کبرائے صحابہ سے تھے اور بقول آپکے علی مرتضیٰ نے خلاف اس ترتیب کے اختیار کیا اور تادم مرگ مراعات اوسی ترتیب کی کرتے رہے اور بقیہ صحابہ نے مقام احتجاج مین ان پر سوائے اجماع جمہور کے اور کوئی دلیل وارد نہین کی اور یہہ نہین کہا کہ آنحضرت خلاف تمہاری ترتیب کے فرما گئے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ یہہ ترتیب توقیفی نہتھی ورنہ مخالفت انکی اور سکوت اونکا محل احتجاج مین فی کر توفیق سے بے وجہ ہوتا معہذا ایک گروہ علما کا اسطرف بہی گیا ہی کہ ترتیب سور کو رکی توقیفی ہی باشارہ و ارشاد نبوی عمل مین آئی ہی اور دلیل انکی یہہ ہی کہ صحابہ محقرات امور مین ارشاد آنحضرت سے تجاوز نکرتے تھے اور کوئی چیز ہرگز اپنی طرف سے نہین نکالتے تھے ایسے مقدمۂ عمدہ مین بدون ارشاد نبوی کسطرح اپنی عقل سے دخل کرتے اور اجماع انکا بدون امر مصطفوی کیونکر متحقق ہوتا چنانچہ اسی جگہہ سے صدوق امامیہ و علم الہدی و امین الدین و امثال انکے نے تصریح کی ہی ساتہہ صحت ترتیب قرآنی کے کما فی مجمع البیان وغیرہ **قولہ** ظاہر ہی کہ ترتیب عہد عثمان خلاف نزول وحی ہی صدہا آیات کو تہ و بالا کر کے مقدم موخر لکہا ہی کہ نقصان و نفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ نہین **جواب** ترتیب آیتون ہر سورت کی بالاجماع توقیفی ہی اسمین کسیکو سوائے آپ کے اختلاف نہین بے شبہہ آنحضرت نے بموجب فرمانے جبرئیل علیہ السلام کے عمل کیا اور اس ترتیب مین تقدم مکی کا مدنی پر بہت ہی سو یہہ تقدیم و تاخیر

ہونا ترتیب سور قرآن کا اجماع صحابہ سے

توقیفی ہونا ترتیب سور قرآن کا

توقیفی ہونا ترتیب آیات سورہ کا

احداثِ عثمانی نہین بلکہ اختیارِ نبوی ہی اس سے معلوم ہوا کہ ترتیب نزول نظرِ شارع مین ساقط
از اعتبار تھی اور جو چیز کہ نظرِ شارع مین کسی جگہ ساقط ہوگئی ہو اوسکو بار دیگر اوسیطرح جگہ مقام
مین اعتبار کرنا منافیِ غرضِ شرع و تدین ہی لا یقدم علیہ الا الجاہل علاوہ اسکے اعتبار کرنے
مین ترتیبِ نزول کے طرفہ بے انتظامی درمیان سور تو نکی لازم آتی اور سورۂ قصیرہ سورۂ طویل
پر مقدم ہوجاتی اور تخلل سور طوال کا درمیان سور قصار کے و بالعکس ہوجاتا اس صورت مین ترتیب کو
بغایت نازیبا معلوم ہوتی بلاتشبیہ جسطرح کوئی شاعر دیوان شعر اپنے کے جمع کرنے مین بپاس
اسکے جو اول نظم کیا تھا اوسکو مقدم کرے ترتیب مین اور پر اوسکے جسکو بعد مان متاخر مین نظم کیا ہی یعنی
پہلے ایک فرد لکھی بعدہ غزل بعدہ فرد دیگر پھر رباعی پھر مثنوی لیلی مجنون مع امثال ذلک پھر ایک
فرد و قطعہ لکھی و علی ہذا القیاس سو یہہ ترتیب نزدیک اہل عقل و اہل طبع موزون کے بیشبہہ
نہایت مکروہ معلوم ہوتی ہی چنانچہ اسی لئے شاعر وقت تالیف دواوین کے اعتبار تقدم
و تاخر نظم و فکر کا نہین کرتے بلکہ اول قصائد کو لکھتے ہین پھر مثنویات کو پھر غزلیات کو
پھر قطعات کو پھر رباعیات کو پھر افراد کو اور جو کوئی ایسا نہین کرتا بلکہ اعتبار تقدم و تاخر نظم
و فکر کرتا ہی وہ ملام و مطعون ہوتا ہی معہذا مراعات تقدم و تاخر نزول ہی باوصف اس بے
انتظامی کے ممکن نہ تھی اسلئے کہ فک آیات ایک سورہ کا دوسرے سورہ سے غیر ممکن تھا
پس تقدیم متاخر و تاخیر متقدم لازم آتی اور اس سے کسیطرح گریز نہوتا پس مفت مین ارتکاب
اس بے انتظامی کا کیا حاصل رکھتا تھا اس سے ثابت ہوا کہ نقصانِ ترتیب بصورت مراعات
وضع نزول متوقع تھا نہ اس صورت واقعی توقیفی مین **قولہ** اسیطرح حال تمام ترتیب عثمانی کا
واضح ہی جسکی تفصیل لینی ہی فتامل **جواب** ماسبق سے ثابت ہوچکا کہ ترتیب عثمانی اگر
از روئی آیات ہی تو توقیفی ہی نہ احداث ذی النورین اور اگر از روئی سور ہی تو اجماعی ہی
اور اجماع حجت قاطع ہی اور ایک قول مین وہ بھی توقیفی ہی پس ہر تقدیر پر جناب عثمان
جامع القرآن ایسی طعن مطعون سے مبرا ہین آور محاکمہ بین الفریقین اسطرح پر ہے

کہ دونو فریق نے سچ کہا جسنے کہا کہ ترتیب اجتہادی ہی اس راہ سے کہا کہ صاحب شرع تبویب
کے اور واضع ہر سورۃ کے اوسکے موضع مین صحابہ ہین اور حضرت نبوی نے خود بنفس
نفیس عمل و شغل نہین کیا بلکہ بطور مجتہدین اصحاب چھوڑکر تشریف لیگئے اور جسنے کہا کہ یہہ
ترتیب توقیفی ہی اس راہ سے کہا کہ صحابہ نے بمجرد عقل اپنی کے یہہ کام نہین کیا بلکہ اتباع
اقوال و افعال نبوی کا اس باب مین منظور رکھا یہانتک کہ نزدیک جمہور صحابہ کے متیقن ہو گیا
کہ اگر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کام کو کرتے تو بہی یہی وضع اختیار فرماتے
نادر یکہہ جسطرح سے اور اجماعیات صحابہ کا حال ہی کہ بدون مستند قوی کے نصوص متکثرہ
سے ہر چند فرادی فرادی اونکا موجب قطع و یقین نہو لیکن بہیئت اجماعیہ قطعی یقینی ہین ہرگز
اقدام اجماع پر نہین کرتے تھے اور اس سے حل ہو گئے اختلافات بسیار جو امور توقیفیہ
و امور اجتہادیہ مین واقع ہوا کرتے مین جسطرح نصب کرنا ابوبکر صدیق کا واسطے خلافت کے
کہ باجماع تھا یا بنص و علی ہذا القیاس اور اکابر صحابہ جنہون نے مشاہدہ اسباب نزول کیا
اور معانی وحی کو خوب سمجہا بوجہا اور بسبب طول صحبت شریف نبوی اور پڑہنے جناب مصطفوی
کے ایک سورت کو بعد دوسری کے علی الترتیب مدت دراز تک سنا اونکو اس فعل پر وقوف
تمام حاصل تہا گو دوسرونکو یہہ وقوف میسر نہوا اور سبب وقوف اوسکو نہ سمجہین فتامل **قولہ**
بعضے علماء امامیہ کہ قائل نقصان سیر ہین رد و قدح سنیونکا اونپر لازم ہی اسلیئے کہ انکے علمانے
بہی اس باب مین گفتگو لکہی ہی جمال الدین نے روضۃ الاحباب مین بروایت ابن مسعود لکہا ہی
کہ ہم اس آیت کو عہد نبوی مین یون پڑہتے تہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک ان علیا مولی المومنین اور بروایت ثعلبی مصحف ابن مسعود مین اسطرح پر تہا کہ ان اللہ
اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل محمد علی العالمین اور سیوطی نے اتقان مین لکہا ہی اخرج
الطبرانی مرفوعا وفی المستدرک عن ابن عباس الی قولہ سورہ خلع وحفد یہہ ہین انتہی مختصراً
جواب الزام خصم کا مسلمات و متواترات خصم سے ہوتا ہی نہ روایات نادرہ غریبہ

ادراک نقصان قرآن بطور ابطال اہل سنت و شیعہ

شاذہ سے چنانچہ یہہ بات صوارم موسن جالسی و مکاتیب سبحان علی کنبوہ سے ظاہر ہی اور
اونکا اسقاط روایات شاذہ کے بمقابلہ اخبار صحیحہ کے کتب امامیہ سے کما حققہ ثابت ہین
اور شوکت عمریہ وغیرہ مین مکتوب بنائً علی ہذا کہا جاتا ہی کہ حال جلد دوم روضۃ الاحباب کا
اور حال خراجات طبرانی و حاکم صاحب مستدرک کا اور حال تشیع ثعلبی کا باقرار شیعہ ماسبق
مین گذر چکا ہی احتیاج اسکی نہین کہ کلام نفس روایت اور تاویل حکایت مین کیا جاوے متہذا
روایت طبرانی باقرار سیوطی متکلم فیہ ہی چنانچہ ذہبی نے کہا کہ قد حمل ذلک علی مانسخ اور
منسوخ التلاوۃ والحکم مانحن فیہ سے خارج ہی اور نہ لکھنا ابن مسعود کا معوذتین کو اپنے
مصحف مین اور لکھنا ابی ابن کعب کا دعاء قنوت کو اپنے مصحف مین مبنی ہی اونکی رائی پر خلاف
اجماع متہذا رجوع انکا اس رائی سے اور داخل ہونا اجماع مین ثابت ہی کما حققہ النووی وغیرہ
اور لکھنا عثمان کا فاتحۃ الکتاب و معوذتین کو مصحف مین مطابق اجماع صحابہ سے ہے چنانچہ علی
بن ابراہیم استاد کلینی نے تفسیر اہل بیت مین بروایت ابی بکر حضرمی نقل کیا ہی قال قلت
لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن
مسعود برائہ و ہما من القرآن انتہی نظر اسی امر کے عثمان نے بمشورہ حذیفہ بن الیمان وغیرہ
اصحاب مصحف ابن مسعود وغیرہ کو لے لیا کہ امت مین اختلاف واقع نہو سو یہہ روایات دلیل
نقصان قرآن نہین ہو سکتی اسلیے کہ سابق اولہ عدم نقصان کتب امامیہ سے منقول ہو چکے
اور تنزلاً کہا جاتا ہی کہ آیات منقوصہ جسکو بعض امامیہ نے فراہم کیا ہی اگر حکم قرآن مین ہین
تو پڑھنا اوسکا نماز مین کیون روا نہین رکھتے کذا فی تحریر الاحکام للحلی **قولہ** تیسیر الوصول
میں ہی کہ عمر بن خطاب نے ہشام سے سُنا کہ تلاوت قرآن خلاف معلوم عمر کرتا ہی پوچھا
کہ یہہ قراءت کس سے سیکھی کہا آنحضرت سے عمر نے کہا تو جھوٹا ہی پھر ہشام کو پاس
پیغمبر کے لیگئے اور کہا مینے ہشام سے قرآن کو حروف کثیرہ پر سُنا ہی فرمایا پڑھ ہشام
نے پڑھا فرمایا قرآن سات حرف پر اوترا ہی یعنی سات لغت عرب پر فاقرؤا ما تیسر منہ اور عمر

سمجہائی فاسعوا نامضوا کہتے تھے انتہی جاصلہ **جواب** جو اختلاف قرآن بابت متعدد قرأت کتب اہل سنت سے ثابت ہوتا ہی وہ ایسا اختلاف نہین کہ جس سے اثبات نقصان آیات قرآن یا زیادت فرقان ہو سکے اور اگر ہو تو اوسکا نشان دو واسی لفظ فاسعوا و امضوا کو دیکھو کہ کسطرح مفسد معنی قرآنی نہین قادح وہ اختلاف ہی کہ جس سے مثبت منفی ہو جاوے یا کل حرام یا حرام حلال ہو جاوے وبالعکس پس اختلاف قرأت کو دلیل اثبات نقصان قرآن بطور اہل سنت دلیل کمال خوش فہمی ہی معہذا مراد سبعہ احرف سے یا سات لغت عرب ہین قریش وطی و ہذیل و ہوازن و ثقیف و بنی تمیم یا ہفت قرأت مشہورہ ہین اور اثبت و اضبط یہی ہی گر او طرح بہی کہا ہی سو اس اختلاف مین معنی ایک ہی رہتے ہین گو بعض الفاظ کا تغیر ہو فی الجملہ پس یہ تقریر آپکی ناتمام رہی اور مدعا پر منطبق نہوئی اب فکر دیگر کیجیے **قولہ** المختصر ایسی بہت روایتین کتب اہل سنت مین موجود ہین الی قولہ امامیہ کو الزام دینا اور انگشت نما کرنا اور اپنی باتونکو بہولنا بڑی دانشمندی علماء اہل سنت و جماعت کے اور کیا ہی **جواب** اپنی باتونکو تم بہولے یا ہم آپ اسی جگہہ پہلے آپنے قمی و کافی و طبرسی و نور اللہ وغیرہ سے اقوال تصحیح کمال قرآن و عدم نقصان فرقان اور صحت نظم و تالیف کے بے تغیر و تحریف و تصحیف کے نقل کئے تہے پھر دو ہی تیسرے صفحہ مین اس ساری بنیاد کو ڈہا کر اقرار کیا کہ ہان امامیہ کے نزدیک قرآن حاضر ناتمام و متغیر و مبدل ہی اور قرآن کامل غیر منقوص نزدیک امام غائب کے ہی یہ کسکی فراموشی ہی معہذا جو حقیقت روایات منقولہ سامی کی تہی وہ ظاہر ہو گئی اور یہ امر علی رؤس الاشہاد ثبوت کو پہنچ گیا کہ باتفاق فریقین قرآن مجید مین شائبہ نقصان و تغیر مطلقا نہین اب اگر آپ اوسکو بزور انکی گلے باندہتے ہو تو اس پردے مین اپنا عیب چہپانا منظور ہی کیا یہ بات بہی داخل اجتہاد ہی کہ جو چیز ثابت ہو خواہی نخواہی اوسکو ثابت کیجئے اگر غیر کے مذہب مین اجتہاد آپکا کب معتبر ہو گا آپ اپنے نقصان پر رہئے اور قائلین عدم نقصان کو طالفہ امامیہ سے جو جا ہئے سو فرمائے سنی تو بہرحال فارغ البال ہین

اسواسطے کہ اگر شیعہ مثل آپکے اثبات تحریف اور نقصان قرآن کا کرینگے تو اولسے جواب آیات حفاظت و قول و عمل ائمہ ہدی اور تصریح مجتہدین شیعہ قائلین بعدم نقصان کا مطالب ہوگا واِنّی لہم ذٰلک ویل یومئذ للمکذبین اور اگر قائل بعدم تحریف و صحت نظم و کمال قرآنی ہونگے تو بالکل مذہب تشیع سے دست بردار ہونا پڑیگا اسلئے کہ سارے اصول عقائد مین خلاف صریح رکھتے ہین ساتھہ کتاب اللہ کے یہانتک کہ اگر سارے قرآن کو رد و رفض کیجئے تو درست ہی فماذا بعد الحق الا الضلال **قولہ** جو سنی الزام دیتے ہین کہ امامیہ اثنا عشریہ دعوی ولائی اہل بیت کا کرتے ہین اور اکثر آل نبی کو شمار اہل بیت سے باہر جانتے ہین بلکہ توہین اونکی کرتے ہین جسطرح کہ کتاب تحفہ وغیرہ مین مسطور ہی ایسے اظہار سے سوائے اغوای جہال کے اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **جواب** ملا باقر مجلسی نے فصل ششم مبحث سیوم منہج الفاضلین مین اور قاضی نور اللہ شوشتری نے احقاق الحق مین لکھا ہی کہ رقیہ و ام کلثوم نہ دختر آنحضرت ہین اور نہ بطن خدیجہ سے غرض اس سے انکار دامادی عثمان رضی اللہ عنہ ہی حالانکہ کلام الٰہی ناطق ہی انکے دختر ہونے پر قال اللہ تعالیٰ یا ایہا النبی قل لازواجک و بناتک الخ بلکہ خود زاد المعاد و اصول کلینی و علل الشرائع سے دختر ہونا اونکا اور خواہر فاطمہؓ ہونا ثابت ہی اسیطرح حضرت عباس عم رسول خدا اور زبیر بن صفیہ عمہ آنحضرت کو داخل نہین گنتے اور توہین اہلبیت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ صاحب استغاثہ نے دربارۂ ام کلثوم دختر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ اول فرج غصب منا اور کلینی کے کتاب النکاح مین بروایت زرارہ اس لفظ سے آیا ہی و ذلک فرج غصبناہ اللہ اکبر اس لفظ کو دیکھو اور جناب سیدہ کی صاحبزادی کو دیکھو اور جعفر صادق کی طرف نسبت کرنے کو دیکھو اور بے ناموسی آل اطہار کو دیکھو قریب ہی کہ آسمان گر پڑے اور زمین پھٹ جاوے کس بہتان طوفان کو کس جناب پاک سے نسبت دیتے ہین تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم اسیطرح حضرت صادق

راوی ہین کہ فرمایا خدمتہ جوارینا الناد فروہ بن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ الٹہ ہی اپنی دختر خوا کو
زوجیت کفرہ فجرہ مین دیتے تھے جسطرح سکینہ کا نکاح مصعب بن زبیر مین نہین اسیطرح جعفر
صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ لقب امت مرحومہ کا امت ملعونہ ہی اور بعض اخبار مین
تشبیہ امت نبوی کی ساتہ خنازیر کے آئی ہی رواہ الکلینی عنہ عم حالانکہ نص قرآن موجود ہی کنتم
خیر امۃ وجعلناکم امۃ وسطا علی ہذا القیاس صدہا مفتریات ہین کہ واقف کتب امامیہ پر کالصبح اذا
اسفر واضح ہین بس انکے اخبار مین بجز مغالطہ دہی جہال اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **قولہ**
امامیہ اصول و فروع مین سوائے ائمہ امجاد کے دوسرے سے سروکار نہین رکہتے **جواب**
یہہ غلط ہی بلکہ سروکار امامیہ کا بدایۃ ابن سبا یہودی وغیرہ اشقیای یہود و ابلیس خاص الخاص
معلم الملکوت سے اور نہایۃ شیطان الطاق و ہشام احول و زرارہ بن اعین و بکیر ابن اعین
و مالک جہنی و دارم بن حکم و محمد بن مسلم و ریان بن الصلت وغیرہ سے ہی جنکی تکذیب بلکہ تکفیر
تخریج امام بحق ناطق جعفر صادق وغیرہ علیہم السلام سے خود کتب امامیہ مین منقول ہی علاوہ
اسکے سلسلہ اسناد روایت کا ائمہ تک حسب قواعد معتبرہ امامیہ درجہ صحت کو نہین پہنچتا کیونکہ صحیح
بہت کم ہین کما نص علیہ صاحب الہدایۃ من الامامیہ اور جسکو صحیح کہتے ہین جب اوسکو مقتضائے
قواعد شیعہ موزون کیجئے تو وہ بہی ضعاف ٹہیرتی ہین یا موضوع پہر اونکے معارضات
و مرجحات ہین پہر اونمین عجائب خرافات و علل مع ہذا وہ بہی قابل وثوق نہین اسلئے کہ عقیدہ
امامیہ کا یہہ ہی کہ محب علی جو گناہ کرین اوس سے سوال نہوگا گو باپ کو مار ڈالے یا مان
سے زنا کرے حتی کہ قولہ تعالی وَلَا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِہٖ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ کو اسی پر حمل کیا ہی اور آثار ائمہ کو
شاہد اس مدعا کا لائے ہین کذا فی التحفہ پس جو دین ایسے رواۃ ثقات سے حاصل ہوا اور
جسمین سب میں وضع کرنا احادیث کا واسطے تائید دین تشیع کے مستحسن بلکہ مستحب ہوا اوس
دین و سلسلہ کا کیا پوچہنا اور اوسکے اصول و فروع کا کیا کہنا اب جو کہین وہ تہوڑا ہی **شعر**
نی فروعت محکم آمد نی اصول شرم بادت از خدا و از رسول **قولہ** آپنے عقائد مین لکہا ہی

اعتقادنا ان حجج اللہ تعالی علی خلقہ بعد نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الائمۃ الاثنی عشر الخ **جواب**
جسنے صولت حیدریہ علی مجوس القدریہ کو دیکہا ہی وہ بالیقین جانتا ہی کہ مضمون امامت ائمہ
اثنا عشر کا بطور امامیہ کے مستحدث ہی ہرگز زمان مشہود لہا بالخیر مین اوسکا عین واثر کچہہ نتھا
اور جب امامت ثابت نہوی تو لوازم امامت بالاولی غیر ثابت ہین کہ الشئ اذا انتفی انتفی بلوازمہ
یہہ عقائد زوائد کالائی بدبیش خاوند ہین ہمپر حجت نہین معہذا جواب ان عقائد کا ذیل حجج
آتہ مین ہوا صحیح خود مرقوم ہی **قولہ** سوائے دوازدہ امام کے سائر سادات و برادران
ائمہ نہ علوی دہنی ہاشم اصحاب تعظیم ہین نہ مفترض الطاعۃ **جواب** یہہ بات خلاف تصریحات
اساطین و مجتہدین امامیہ ہی اسلیئے کہ ارباب طائفہ زید شہید کو اور اونکے فرزند یحیی بن زید کو
کہ بڑے عالم متقی تھے مردانیون سے اونکو شہید کیا دشمن کہتے ہین اور ابراہیم بن
موسی کاظم اور جعفر بن موسی کاظم کو برا کہتے ہین اور جعفر کا لقب کذاب کہا ہی حالانکہ وہ
بڑے اولیاء خدا سے تھے بایزید بسطامی اونکے مرید ہین جعفر بن علی کو کہ برادر حسن عسکری ہین
لقب کذاب بخشا ہی حسن بن حسن مثنی اور اونکے فرزند عبد اللہ محض اور اونکے بیٹے محمد ملقب
بنفس زکیہ اور ابراہیم بن عبد اللہ و زکریا ابن محمد باقر و محمد بن عبد اللہ بن الحسین بن الحسن اور
محمد بن القاسم بن الحسن اور یحیی بن عمر حفید زید شہید کو کافر مرتد کہتے ہین علی ہذا القیاس
ایک جماعت سادات حسنی حسینی کو کہ قائل بامامت و فضیلت زید بن علی تھے ضال و مضل جانتے
ہین چنانچہ روایات ابن عوی کے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین کتب امامیہ سے منقول ہین اور
جو اس اعتقاد کی ظاہر ہی کہ نزدیک شیعہ کے منکر امامت ایک امام کا مثل نبوت
نبی کے کافر ہی اور کافر مخلد فی النار ہی چنانچہ آپنے بہی عقائد مذکورہ مین اسی جگہہ
لکہا ہی کہ من انکر واحدا منہم فقد کفر و من شک فی کفر اعدائہم فلا یشک فی کفرہ اور کتب انساب
و اسیر سادات دلالت صریح کرتے ہین اسبات پر کہ اکثر اہل بیت حسنی حسینی منکر امامت
بعض ائمہ بلکہ منکر امامت ہر ایک امام وقت اپنے کے تھے بلکہ منکر بعض ائمہ گذشتہ کے

بہی تھے اس سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ یہہ سب کافر تھے بلکہ جو اُنکے کفر مین شک کرے وہ
بہی بقول آپکے کافر ہی اور کافر باتفاق فریقین مخلد فی النار ہی مگر مذہب ایک گروہ امامیہ کا یہہ ہی
کہ یہہ سب اعراف مین رہینگے جیسے عباس وغیرہ اور بعضے کہتے ہین کہ بعد عذاب شدید کے
بشفاعت جد امجد خود نجات پاوینگے سو یہہ دونو قول موافق قواعد و اصول شیعہ کے
مردود و رکیک ہین اسلئے کہ شفاعت حق مین کفار کے بالاجماع مقبول نہین اور اعراف دار
المخلد نہین اور رہنا اعراف مین بہی بے وجہ ہی اسواسطے کہ یہہ سب منکر امامت تہی اور منکر امامت
کافر ہی مگر یہہ کہتے ہین کہ محب علی دوزخ مین نجا دے گا اور اسمین شک نہین کہ یہہ سب محب
جناب امیر تھے گو معتقد امامت ائمہ نہون لیکن اس صورت مین مسئلے سبیل دفع تعارض
کی کیا ہوگی بالجملہ بعد ملاحظہ ان امور کے کسیکو اسمین شک باقی نہین رہتا کہ سایر سادات
و اخوان ائمہ و علوی و بنی ہاشم نزدیک امامیہ کے بغایت درجہ محقر و مہان و ذلیل و خوار
ہین اور مطلق بے اعتبار اسلئے کہ کافر اذل خلق اللہ ہوتا ہی اور یہہ سب معاذ اللہ کافر
تھے تو لائق تعظیم نہ ٹہیرے بلکہ درخور توہین ہوئے قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ **قولہ** جنہون نے
سادات مین سے خلافِ روِیہ آبائی کرام اپنے کے عمل کیا بہتر نکیا قاعدہ جہان کا یہی
کہ اگر ایکبادشاہ کے کئی بیٹے ہون اونمین سے جانشین اوسکا ایک ہی ہوتا ہی سب کو
سلطنت نہین پہنچتی او جو باپ کے تخت پر بیٹہتا ہی بادشاہ و صاحب حکم وہی ہوتا ہی باقی
سب بہائی اوسکے شاہزادے ہین اگر اطاعت مین رہے صاحب توقیر و نیکنام
ہوئے ورنہ عاصی و مورد ملامت ہوئے گو صاحب عقل و شمائل حسنہ ہون قصہ پسران
یعقوب مشہور ہی حضرت یوسف بمشیت الٰہی پیغمبر و بادشاہ ہوئے اور بہائی اونکے باوجودیکہ
پیغمبر زادے عقلمند تھے بسبب بدسلوکی کے ساتھہ حضرت یوسف کے مصدر ندامت
و ملامت ہوئے **جواب** یہہ تقریر مخالف ہی جملہ سابق کے جسمین آپنے واجب التعظیم
ہونا بقیہ اخوان ائمہ وغیرہ کا اقرار کیا تھا اب خود ہی اونکو مصدر خجالت و لائق ہزار نفرین

حال برادران و اخوان ائمہ علیہم السلام

شعر برین عقل و دانش بباید گریست ✽ کہ خود گفتہ و خود ندانند کہ چیست ✽ معہذا یہہ مثال السجمہ
قیاس مع الفارق ہی اسلیئے کہ پیغمبری یوسف علیہ السلام کی باتفاق فریقین منصوص کلام
الٰہی ہی اور امامت ہر ایک امام وقت کی متفق علیہ شیعہ ہی نہ سنی اول امامت کو نزدیک اہل سنت
کے منصوص ثابت کرو پھر ایک کو بادشاہ بقیہ کو شاہزادہ ٹہیرا ؤ اور نادم و ملام بناؤ ثبت
العرش ثم النقش علاوہ اسکے اخوان یوسف کو کوئی معاذ اللہ کافر و مرتد نہیں کہتا اور شیعہ
اخوان منکرین امامت کو کو کافر کہتے ہین اور نکہین تو خود کافر ہون اور اخوان یوسف نے
ساتھ یوسف کے براہ حسد نبوت بدسلوکی کی تھی اوسپر یوسف نے یہی فرمایا لاتثریب علیکم الیوم
یغفر اللہ لکم اور اونکی خطا سے درگذرے اخوان ائمہ نے ساتھ ائمہ کے سوائے
انکار امامت کے اور کوئی بدسلوکی نہین کی کہ موردِ ملام ہون اور یہہ انکار داخل بدسلوکی
نہین اسلیئے کہ مقدمۂ امامت نزدیک اونکے غیر منصوص تھا والا باوجود نص کے کیا گنجایش
انکار تھی **قولہ** عائشہ رض حفصہ رض کی جو شیعہ تعظیم نہین کرتے سو قصہ اونکا مشہور ہی اور آیندہ
مذکور ہوگا **جواب** یہہ قصہ بھی مثل قصۂ حکمین کے جسکا وعدہ ذکر آپنے سابق کیا تھا
آیندہ مذکور ہوا اور اہلِ شوق ہچنان چشم براہ و گوش بر آواز رہے **شعر** کانت مواعید
عرقوب لہا مثلاً ✽ وما مواعیدہا الا الاباطیل ✽ **قولہ** جو یہہ گفتگو واسطے تحقیق حق کے ہی
تعصب طرفداری و پاس سخن دل مین نہین ابتداء کلام سے جو کچہہ کہا گیا اور اب جو
کہا جاویگا جملہ کتب معتبرۂ سنت وجماعت سے تھا اور ہوگا اور تاویل و طول مقال
و قیاس و تقلید کو دخل نہین **جواب** شرم بگذار و بادشاہی کن ✽ ابتداء کلام سے اس مقام
تک آپنے لکھا بحکم للاکثر حکم الکل غالبا کتب نا معتبرۂ اہل سنت سے جنکا حال سابق مین
گذر الکھا ہی اور بعض کتب شیعہ کو کتب اہل سنت قرار دیکر نقل کیا ہی اور جہان کہین اتفاقاً
کوئی روایت صحیح لکھی ہی اوسکو بقاعدۂ شیطان الطاق و غیرہ تاویل و طول مقال لاطائل
سے غیر موضع مین نقل کر کے بگاڑا ہی اور یہی صنعت آیندہ بہی عمل مین آئی ہی بلکہ

شئی زائد لیس یہ وعدہ کہ آئندہ بھی کتب معتبرہ سے نقل کیا جاویگا مثل او عید سیا بق
قرین وفاداری نہین شعر آبر قول تو اعتماد نتوان کردن ❊ خور ورا گذاف شاہنامہ انکر دن
از کثرت وعدہای ای دلربا تو یک وعدہ راست یاد نتوان کردن ❊ **قولہ** ادعا یا نا
مراد مستقیم کاہی اور واسطے مناظرہ و طبع آزمائی کے مثل طب و ہیئت و ہندسہ و نجوم
و ریاضی و نحو و صرف و منطق و مسائل حکمت وغیرہ بہت علوم ہین کہ مناظرہ والون نے
ناحق شامل و داخل کر کے قضیہ کو معکوس کر دیا ہی **جواب** علوم عقلیہ فلسفیہ کہ
اصل مین حرفہ و صنعت اہل یونان ہی جب مامون و منصور دوانیقی و ہارون رشید مین
کہ حسب تصریح صاحب احقاق الحق زمرۂ شیعہ مین سے تھے بسبب صحبت اعاجم کے یونانی سے
عربی مین مترجم ہوئے اور حلقۂ درس مین آئے چنانچہ عمدہ مصنفین ان فنون کے
معلم ثانی ابو نصر فارابی و بو علی سینا و قاضی ابو الولید بن الرشیدی و وزیر ابو بکر
مشہور با بن الاصایع و ابن الصائغ اندلسی ہین اونہون نے کتب افلاطون و ارسطاطالیس
و بقراط و جالینوس و اقلیدس و بطلیموس وغیرہم کو ترجمہ کیا تو اوسوقت سب سے پہلے
بمقتضائے الجنس الی الجنس یمیل ان علوم سے نے اول قدم سرزمین عجم مین جمایا اور طوائف
شیعہ نے میراث سمجھکر اوسی مابہ الامتیاز بین الاقران ٹھہرایا اور اس پردے مین بربادی
شرع و ملت مصطفوی کا قصد کیا اور مدار مناظرہ و تقریر و تحریر شرعیات کا اسپر رکھا
چنانچہ جو فسادات و اختلافات و تشکیک و اوہام دین مین واقع ہوئی بدولت انہین بے
دینون کے ہوئی حتی کہ الی الآن جو منزلت ان علوم کی زمرۂ اہل التشیع مین ہی وہ اور
فرق مین نہین سنیون نے جو اوسکو کبھی سیکھا تو صرف اسلیئے کہ اب جو مخالفین نے مدار
امتحان فضیلت و خود نمائی و شہرہ و رسم تعلیم کا اسی پر منحصر کیا ہی اور ہنگام مناظرہ دلائل
عقلیہ و براہین فلسفیہ سے بیشتر استدلال کرتے ہین اور منقول کو حجت نہین سمجھتے
مگر یہ کہ مطابق معقول ہو ناچار الزاماً للخصم و افحاماً للمخالف ضرورت اسکی ہوئی کہ قوانین و اصطلاحات

مصنفین علوم فلسفہ

علوم مذکورہ بہی یاد ہون نفس الامر مین یہہ صنعت شیعہ کی ہی نہ اہل سنت کی پس انحطاط جنکا
نسبت انکے بابت شمول علوم مذکورہ کے بغایت دور از کار ہی سنیون کا تو یہہ حال ہی کہ جب
سعد بن وقاص نے ملک فارس و ایران مفتوح کیا اور زنان نازک اندام وہانکی فراش اوائی
اہل اسلام ہوئین اور کتابخانہ جید وحساب فلاسفۂ خانہ خراب کا ہات آیا تو اوسوقت حضور
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکہا کہ کیا کرنا چاہیے خلیفۂ ثانی نے فرمایا اطرحها فی الماء
فان تکن ہدی فقد ہدانا اللہ باہدی منہا وان تکن ضلالا فقد کفانا اللہ یعنی اون کتابونکو پانی
مین ڈالدو کہ اگر وہ ہدایت ہین تو خدا نے ہمکو اوس سے بہتر ہدایت نصیب کی اور جو ضلالت
ہین تو خدا ہمین بس ہی حاصل یہہ کہ احتیاج ہمکو طرف کتب فلاسفۂ حکما کے کسیطرح پر نہین
نہ ہون یا ہہ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اونکو پانی مین چہوڑ دیا ولیکن علم صرف ونحو موضوع
جناب امیر علیہ السلام ہی اور فہم کتاب اللہ واحادیث ائمہ ہدی کا اوسپر موقوف ہی اور
جسکو اسمین دخل نہین اوسکی بات فہم عربیت مین گوزشتر ہی سنیونکا یہہ مجال نہین کہ فعل
امیر المومنین مرتضی کو ناحق باطل سمجہین گو صدور باطل کا جناب ممدوح سے یا ائمہ ہدی سے
ہمیشہ مستکلم بعربی سے تہہ نزدیک ارباب طائفہ کے جائز وروا ہو خاصۃ اسوقت اخیر
مین جب تک صرف ونحو نہ آوے ایک جملہ بہی عربی کا سمجہنا مشکل ہی نتیجہ نکالنے کا کیا ذکر ہی
اور بالفرض اگر فہم بعض لغات عربی کا کسیکو بسبب ہمزبانی بعض دہاقین وسوقیین عرب
سکنہ ووار دین یمنی وحیدرآباد وغیرہ کے حاصل بہی ہو گیا جسطرح حال ہمارے
بعض احباب کا ہی تو ادراک کذائی واسطے افہام وتفہیم مواقع استعمال وموارد بیان
ووجوہ بلاغت وفصاحت وفوائد تقدیم وتاخیر مسند ومسند الیہ وغیرہ کے زنہار کافی
نہین ہوتا اور بدون اسکے استخراج مسائل واستنباط احکام ودرک مواضع استدلال
غیر ممکن ہی چنانچہ اسی جگہہ سے اس زمانۂ اخیر مین نوبت نزاع دینی کی یہان تک
پہنچی کہ ہر احمق کو دعوئ اجتہاد ہی اور ہر جاہل کو ہمسری اکابر مقصود ومراد بلکہ یہہ

داو عضال سنیہ سنی دو زمین علت ہو یا مجلو جواز فی شہ

عمل بالحدیث ہونے لگا اور رفع دینا بدنامی کا ہو کر اسی پر

مین ہوا اجتہاد درزمین علین، تمہرانا علی الخصوص او سوقت کہ جناب نبوی سے

کو سب بے علم جرو۔

اسباب مین اشارہ سمجھا جاوے چنانچہ حکایت مفسرین نے لکھا ہی کہ بعد نزول

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم ابن الزبعری شاعر نے کہا کہ مین محمد صلی اللہ

علیہ وسلم سے لڑونگا چنانچہ آپکے پاس آیا اور کہا الیس قد عبدت الملائکۃ الیس

المسیح فیکون ہولاء حصب جہنم یعنی آیت شریف سے معلوم ہوتا ہی کہ معبو

سکے سب جہنم مین جاوینگے حالانکہ ملائکہ و مسیح بہی معبود غیر اللہ ہین تو جا

بہی حصب جہنم ہون آنحضرت نے فرمایا ما اجہلک بلسان قومک یعنی تو کتنا جاہل

سے اپنی قوم کے حاصل یہہ کہ کلمہ ما ما تعبدون مین واسطے غیر ذوی العقول کے

عیسی و ملائکہ ذوی العقول ہین تو اس مفہوم سے خارج ہین اگر کلمہ من ہوتا تو یہہ

ہوسکتا تہا ابن الزبعری نے یہہ جواب سنکر سکوت کیا پس ثابت ہوا کہ وا

کرنے صراط مستقیم کے طالب حق کو حاجت علوم صرف و نحو و ما یلیہ کی

اور یہہ علم داخل علوم ناحق نہین اور اسکے شامل کرنے مین کسیطرح کا خلل

مین نہین آتا بلکہ فہم دین و ایمان اسی پر موقوف ہی بلکہ اگر علوم منطق کہ انکو بہی

خبر یعنی مناظرہ خصم بے دین سیکہے تو اوسکا بہی کچہہ گناہ باعث تعلم و استعمال

نہین کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہی اور یہہ علوم خادم علوم شرعیہ ہین و

غایۃ آپکی اس تحاشی کی یہہ ہی کہ اگر جواب رسالہ ہدیۃ المومنین مین کوئی گفتگوی

کریگا اور مناظرہ عالمانہ کو برتے گا تو جواب الجواب مین عجب مشکل لاحل پیش آویگی

اور کہانتک کس کس سے پوچھہ پوچھہ پاسخ دیا جائیگا کہ قضیۂ ولاابالحسن لہا اس سے
بہتر ہے کہ پہلے سے دفع دخل مقدر کیجیے اور تحریر غلطی پھر نہ آنے دیجیے سو یہان
پہلے سے ہمنے بھی بمجبوری بحکم کلموا الناس علی قدر عقولہم تبعیت اختیار کی اور دیدہ
و دانستہ تحریر علمی سے کام نہ لیا با این ہمہ امید نہین کہ آپ سے ابو الفضل و الکمال اسا
جواب سہل الاطراف عام فہم کو بھی سمجھہ سکین اور لطف ضبط و ربط و حسن معنی کو دریافت
فرما سکین کہ حلوا خوردن را روئی باید اگر شیطان نے وغدغہ جواب نویسی کیا اور نفس
امارہ بالسوء رہبر خودکامی ہوا تو یہی چند صد یا چند ہزار دشنام کہ وضع لاجوابان زند
عش ناکام ہی بجائے پاسخ صواب فرجام سرانجام ہونگے کہ اذا لم تغلب فاخلب آپکی
مولانائی اسی سے ظاہر ہی کہ طب و ہندسہ و حساب و حکمت و ہیئت وغیرہ کو کہ
فروع علم ریاضی و فلسفہ ہین علوم مستقلہ جداگانہ قرار دیکر ایک فہرست علوم ناحق کی
لکھی ہی اور اونکے شمول کو علم دین ہین قضیۂ معکوس قرار دیا ہی شعر این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ؏ بر فہم و دانش تو ہزار آفرین کنند قولہ اکثر مفسرین معتبرین سنت و
جماعت سے ثابت ہوا کہ یہہ آیت شان مین علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم کے اوتری
ہی امام احمد و مسلم و ثعلبی و ترمذی و موطا و ابو داؤد وغیرہ اصحاب صحاح نے
ام سلمہ و عائشہ و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن جعفر طیار و غیرہم اسکو روایت کیا ہی شان
ازواج مین چنانچہ جب یہہ آیت اوتری آنحضرت نے اپنی چادر اونپر ڈالکر فرمایا اللہم ہولاء
اہل بیتی و خاصتی اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا اوسوقت ام سلمہ و زینب نے کہا کہ ہم بہی
تمہارے ساتھہ مین ہی رسول خدا فرمایا تمہاری عاقبت بخیر ہی اور تم بی بیون رسول خدا
مین ہو انتہی ملخصا جواب ثعلبی تو شیعی ہی اوسکی روایت ہمپر حجت نہین اور روایات
بقیہ اہل صحاح صالح ہین لیکن اونمین باوجود تغلب و تصرف ساعی سکے کہ الفاظ روایت کو
الٹ پھیر کے بڑھا گھٹا کے نقل کیا ہی چنانچہ اسی لئے منقول عنہ سے مطابق نہین

ف نزول آیۂ تطہیر

ہنوز انحصار نزول کا شان پنجتن پاک مین ثابت نہین اور مانحن فیہ و مبحوث عنہ یہی حصر ہی
لاغیر ورنہ کوئی سُنّی منکر داخل ہونے آل عبا کا آیہ تطہیر مین نہین اور جسنے کہا کہ مراد آیۂ
تطہیر سے فقط آل عبا ہین موافق ضابطۂ قدما کے کہا اسلئے کہ عادت صحابہ و تابعین کی
یون جاری تہی کہ اکثر اوقات نزلت الآیۃ فی کذا کہتے تھے اور مراد یہہ ہوتی کہ آیہ ذکر شمول
اس حکم کے ہی یا محتوی اس فرد پر ہے یہہ کہ اس حکم خاص فرد خاص مین نازل ہوئی ہی چنانچہ سیوطی
نے اتقان مین لکھا ہی قال ابن تیمیۃ قولہم نزلت الآیۃ فی کذا یراد بہ تارۃ سبب النزول و
یراد بہ تارۃ ان ذلک داخل فی الآیۃ وان لم یکن السبب کما تقول عنی بہذہ الآیۃ کذا وقال الزرکشی
فی البرہان قد عرف من عادۃ الصحابۃ والتابعین ان احدہم اذا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی کذا
فانہ یرید بذلک انہا تتضمن ہذا الحکم لان ہذا کان السبب فی نزولہا فہو من جنس الاستدلال علی
الحکم بالآیۃ لا من جنس النقل لما وقع انتہی اور صاحب صواقع نے بحث کریمۂ انما ولیکم اللہ
ورسولہ مین لکھا ہی قد تقرر فی اصول التفسیر ان قول الراوی نزل فی کذا لیس نصا فی التعیین
انما ہو من جنس الاستدلال اذا ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک اذا اجمع الصحابۃ
علیہ او اتفق علیہ جماہیرہم ودل علیہ العقل اور صاحب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین نے
لکھا ہی کہ روزمرۂ سلف مقتضی آنست کہ در مثل نزلت فی کذا معنی دخول این فرد باشد
در جملۂ مدلول آیہ اگرچہ ہزاران ورای ان مدلول داخل باشند الخ اس تقدیر پر جسنے نسبت نزول
آیت کی طرف آل عبا کے کی ہی مقصود اوسکا داخل ہونا انکا ہی اس حکم مین نہ خصوصیت
افراد کی اور انحصار حکم کا معہذا اکثر مفسرین و محدثین اسطرف گئے ہین کہ نزول آیہ کا حق میں
ازواج طاہرات کے ہی چنانچہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ یہہ
آیت حق مین نسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوتری ہی اور ابن جریر نے عکرمہ سے روایت
کی کہ وہ بازار مین پکارتے پھرتے تھے کہ قول اللہ تعالی کا انما یرید اللہ لیذہب عنکم
الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا نازل ہوا ہی حق مین ازواج نبوی کے اور ظاہر

قولہم نزلت الآیۃ فی کذا

سیاق وسباق آیہ سے بہی یہی ہی اسلیے کہ ابتدائی یا نساء النبی لستن کاحد من النساء
تا قولہ اطعن اللہ بلکہ تا قولہ والحکمۃ خطاب ازواج مطہرات کو ہی اور امر ونہی انہین کو واقع ہے پس
اثنائے کلام مین حال دوسرون کا لانا بے تنبیہ کے انقطاع کلام سابق پر وافتتاح کلام
جدید پر مخالف روش بلاغت کے ہی کہ کلام خدا کو اوس سے پاک سمجھنا چاہیئے اور
اضافت بیوتکن بہی اسی پر دال ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج مطہرات ہین اسلیے کہ گہر
آنحضرت کا سوائے اون گہرونکے جنمین سب بیبیان رہتے ہین نہین ہوسکتا اور لانا ضمیر
مذکر کا یعنی عنکم بملاحظہ لفظ اہل ہی اسلیے کہ بقاعدۂ عرب جب ایک چیز کو کہ فی الحقیقۃ مونث
ہی بلفظ مذکر ملاحظہ کرتے ہین اور تعبیر اوسکے بتذکیر چاہتے ہین تو صیغہ مذکر کا اوسکے
حق مین استعمال کرتے ہین قال تعالی اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت
انہ حمید مجید یہہ خطاب ہی حضرت سارہ علیہا السلام کو کہ مونث ہین بلفظ مذکر اسیطرح مراد
آیۂ مذکورہ مین عنکم سے ازواج مطہرات ہین اور موید اسکے ہی روایت ترمذی کی جسکو
آپنے نقل کیا کہ جب آنحضرت نے آل عبا کو زیر کساء لیکر یہہ دعا کی اللہم ہولاء اہل بیتی الخ
ام سلمہ نے کہا مجہے بہی شریک کرلو فرمایا انت علی خیر وانت علی مکانک اسلیے کہ اگر نزول
آیت حق مین اہل کساء کے ہوتا تو حاجت دعا کی نہ تہی اور آنحضرت تحصیل حاصل نفرماتے
ام سلمہ کو اسی لیے شریک نہ فرمایا کہ اونکے حق مین استحصال ماحصل تہا معہذا التحقیق یہہ
ہی کہ باوجود ہونے اس آیت کے بمخاطبۂ ازواج سب اہل کساء بہی اسمین شریک ہین اور
دعا فرمانا آنحضرت کا واسطے چار شخصون کے نظر بخصوص سبب ہی کہ قرائن خصوصیت
ازواج کے کلام سابق و لاحق سے معلوم کرکے ڈرے کہ مبادا یہہ باقی رہجاوین
ولہذا از روایت صحیح بیہقی مین ایسا معاملہ ساتہہ عباس واولاد عباس کے بہی ثابت
ہی مدعا آنحضرت کا یہی تہا کہ سارے اقارب واعزہ خطاب اہل البیت مین کہ مندرج کریمہ ہی
داخل ہوجاوین جسطرح کوئی بادشاہ کریم اپنے مصاحب سے کہے کہ تم اپنے

گہروالون کو لے آؤ ہم اونکو خلعت دینگے اور مہربانی کرینگے وہ عالی ہمت سب اپنے متوسلون کو لیجاوے اور کہے کہ یہہ سب میرے گہروالے مین تاخاصت ولوازش بادشاہی سے سب بہرہ ور ہون آور عجیب ماجرا ہی کہ باتفاق شیعہ وسنی بلکہ جمیع اہل اسلام لفظ مطہرات کا حق مین ازواج نبوی کے بولتے ہین تعظیما لہن چنانچہ کلام قاضی شوستری وملا عبداللہ مشہدی وغیرہما مین ہزار جگہہ یہہ لفظ دیکہا گیا ہی اور ظاہر ہی کہ یہہ لقب ماخوذ ہی آیۂ تطہیر سے حتی کہ آپکے زبان پر بہی چڑہا ہوا ہی اسی رسالہ مین بے دغدغہ کئی جگہہ اس لفظ کو لکہا ہی اور بعض جگہہ کہ بجائی مطہرات لفظ طاہرات اختیار کیا ہی او سمین اور زیادہ مبالغۂ طہارت ہی اسلئے کہ مطہر مین ایک رائحہ عدم طہارت سابق کا ہی اور طاہر مین سبق طہارت ہی تیہہ خدا کی شان ہی کہ دشمن کے مونہہ سے کلمۂ حق نکلتا ہی اور وہ نہین جانتا طرفہ تر یہہ ہی کہ تہذیب الکلام مین ابی عبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ گر با اہل بیت مین معدود ہی سبحان اللہ بلی تو البیت مین ہوا اور بیان ابل بیت مین نہون **شعر** فانکنت لاتدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ٭

قولہ اور جو اسکے خلاف کہے وہ صحیح نہین اور قول اوسکا قول خوارج ہی مثل روایت عکرمہ غلام ابن عباس کہ تہذیب الکمال ولسان المیزان وغیرہ کتب رجال مین خارجی ہونا اوسکا ثابت ہی **جواب** ابن عباس نزدیک شیعہ کے اجلۂ اصحاب وشیعیان حضرت امیر سے ہین چنانچہ حلی نے خلاصۃ الاقوال مین لکہا ہی ہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان محبا لعلی وتلمیذہ وحالہ فی الجلالۃ والاخلاص لامیر المومنین علیہ السلام اشہر من ان یخفی انتہی اسیطرح قاضی نور اللہ شوستری نے انکو شیعہ مین شمار کیا ہی آور عکرمہ چیلۂ خاص الخاص ابن عباس تہے اور شاگرد رشید جناب ممدوح کے پس اسکا کیا ذکر ہی کہ باوجود ان خصوصیات کے وہ طریقۂ ابن عباس سے اور اونکے عقیدے سے واقف نہون یا ابن عباس باوجود تلمذ واخلاص وحب وتشیع مرتضوی کے اونکے خروج ونصب

استعمال لفظ مطہرات برازواج نبوی

ہونا گر اہل بیت من

خارجی ہونا عکرمہ کا

نفی خروج ابن عباس کا

مطلع نہون یا باوجود اطلاع ہونے کے اونکو خائنِ موالی وتلامیذ سے سمجھین اور روادار صحبت و
رفاقت ہون حالانکہ باوجود اس طولِ صحبت کے پوشیدہ رہنا احوال کا محالات عادیہ سے ہے
اور نسبت تخریج کی طرف کتبِ مذکورہ کے محتاج نقل عبارت ہی **قولہ** اسی قبیل سے ہی سخن
ابن جبیر و ابن ابی حاتم کا کہ خلاف واقع شان ازواج طاہرات امہات المومنین مین جانتے
ہین **جواب** روایت ابن جبیر وغیرہ کو صاحب تحفہ نے اسجگہہ لکھا ہی پس نقصان اوسکا
محتاج بیان سند ہی صرف چرب زبانی سے الزام اہل سنت میسر نہین آتا اور بالفرض اگر ما سبق
و ما لحق آیہ سے ترک نظر کرین تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین اسلیئے کہ القرآن یفسر بعضہ
بعضا محاورہ قرآن پاک شاہد ہی کہ مراد ازواج مطہرات ہین وبس اسلیئے کہ تعبیر مونث بلفظ
مذکر بہت رائج و مستعمل ہی قصۂ حضرت موسیٰ مین فرمایا ہی اِذْ قَالَ مُوسٰی لِاَہْلِہٖ اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا
لَعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ مِنْہَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِہَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ یہان خطاب آتیکم اہل بیت موسیٰ کو
ہی اور ابو علی طبرسی نے مجمع البیان مین لکہا ہی کہ امت نے اتفاق کیا باجمعہا کہ مراد
اہل بیت سے گہر والے پیغمبر کے ہین پھر اختلاف کیا تو عکرمہ نے کہا کہ مراد ازواج
نبوی ہین اسلیئے کہ اول آیت متوجہ ہی طرف اونکے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نزول آیت
تطہیر کا حق مین آل عبا کے متعین ہوتا تو امت مین اختلاف نہ پڑتا اور عکرمہ قول فیصل کہتے
اور جب عکرمہ نے کہا تو امت نے سکوت کیا پس اگر کوئی دلیل مخصص موجود ہوتی تو سکوت
نکرتے معہذا مقصود شیعہ کا اس تخصیص سے اثباتِ عصمت آل عبا ہی سو ثبوت اوسکا
بغایت دشوار ہی اسلیئے کہ جو چیز پاک ہی اوسکے حق مین نہین کہتے کہ ہم اوسکا پاک کرنا
چاہتے ہین غایت الامر یہہ ہی کہ جب ارادۂ الٰہی متعلق باذہاب رجس ہوا تو اب یہہ مطہر ہوئے
گو پہلے نہون اور یہہ بہی بطور اہل سنت ہی نہ اصول شیعہ اسواسطے کہ نزدیک شیعہ کے
وقوع مراد الٰہی لازم ارادۂ الٰہی نہین بہت امور ہین جنکا ارادہ خدا کرتا ہی اور شیطان
و بنی آدم اوسکو واقع ہونے نہین دیتے کما فی بحث الالہیات من التحفہ اور اگر خدا کو

نزول اس آیۃ سے افادہ معنی عصمت مقصود ہوتا تو یون فرماتا اِنَّ اللّٰہَ اَذْھَبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ البَیْت
وَطَھَّرَکُمْ تَطْہِیْراً یہہ بات ایسی ظاہر ہی کہ غبی بہی اوسکو سمجہتا ہی گو اذہاب و تطہیر اور
بصورت مفید ہونے اس کلمہ کے معنی عصمت کو لازم آتا ہی کہ سب صحابہ علی الخصوص حاضرین
بدر قاطبۃً معصوم ہون اسلئے کہ انکے حق مین فرمایا ہی وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَہِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ وقال تعالی وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطَانِ اور ظاہر ہی کہ اتمام نعمت عنایت
دیگر ہی علاوہ ارادہ تطہیر کے اور ادل ہی عصمت پر اسلئے کہ اتمام نعمت کا بدون حفظ از
معاصی و شر شیطان بعد تطہیر متصور نہین اور جو وجوہ کہ لفظ تطہیر و رجس مین بطریق احتمال
متطرق ہین وہ سب اب ہَبَاءً مَّنْثُوْراً ہو گئی اور موید اسکی ہی روایت طبرسی کی مجمع البیان
مین ابو حمزہ یمانی و محمد بن ابی عمر سے تا زید بن علی و علی بن حسین کہ اونہون نے فرمایا
ہم امیدوار ہین دو اجر کے واسطے محسن اپنے کے اور دو چند عذاب کے واسطے
مسی اپنے کے جیسا وعدہ ہی ساتہہ ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے
امام زین العابدین سے پوچہا کہ تم اہل بیت مغفور ہو خفا ہو کر فرمایا کہ ہم لائق تر این
ساتہہ اسباب کے کہ جاری ہو ہم مین وہ چیز جو جاری کی اللہ نے ازواج نبی مین کہ
ہمارے محسن کو دو اجر اور مسی کو دونا عذاب ہو پہر دونو آیت کو تلاوت فرمایا انتہی اس سے
تصریح نکلی عدم عصمت اہل بیت کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام ممدوح ازواج کو داخل
اہلبیت و شریک غالب حکم تطہیر جانتے تہے چنانچہ روایت ترمذی و موطا و ابوداؤد
وغیرہ جسکو آپنے نقل کیا ہی موید اسکی ہی اسلئے کہ اگر آیہ تطہیر مثبتہ عصمت ہوتی تو
اسکی کیا ضرورت تہی کہ ہر وقت چہہ مہینے تک دروازہ سیدہ پر کہڑے ہو کر فرمایا
الصلوۃ یا اہل البیت پس متحقق ہوا کہ یہہ ارادہ بہی تشریعی تہا نہ تکوینی کہ مراد وقوع
اوس سے متخلف نہو قولہ جو مصحف عثمانی مین یہہ آیہ آیات مخاطبہ بعضے ازواج مین درج
ہی اسلئے بعضے آدمیونکو مغالطہ پڑا اور ظاہر ہی کہ ترتیب عثمانی خلاف نزول وحی بر

و مقدم و موخر واقع ہی جواب یہہ شبہہ مدفوع ہی بجواب مسبوق جسمین قطع نظر کلام سابق
لاحق سے بنے کرکے پاسخ دیا گیا ہی فلیرجع الیہ قولہ بعضے سنی الزاماً کہتے ہین کہ شیعہ نے
قرآن کا نام مصحف عثمانی رکہا ہی یہہ بات قابل سماعت علما کے نہین اسلیئے کہ یہہ حرف سُنّی
بہی کہتے ہین اتقان مین چند جگہہ یہہ لفظ لکہا ہی جواب آپنے محض لاادری اور تعصب سے
لفظ بیاض و مجموعۂ عثمانی کو چہوڑ کر صرف بغرض استجاہ طعن اہل سنت پر لفظ مصحف کو اختیار
کیا ورنہ ظاہر ہی کہ کوئی سنی اس بات سے طاعن شیعہ پر نہین اسلیئے کہ اضافت مصاحف
کی طرف عثمان کے بسبب اشاعت و اذاعت قرآن کے ہی نہ بنا بر تصنیف کرنے عثمان
کے اور جس نے ہدایۃ النحو بہی پڑہی ہوگی وہ بہی جانتا ہی کہ اضافت ادنی ملابست سے
صحیح ہوتی ہی ہان اگر کوئی دلیل صحت تفوہ بیاض عثمانی وغیرہ آپکی دوکان مین موجود ہو
تو اُسکو ہمارے پاس بہیجو کہ امتحان سرہ و ناسرہ ہو قولہ ترمذی و موطا و ابو داود
و مسلم و جامع الاصول و مشکوٰۃ و مسند احمد حنبل و معجم طبرانی و وسیط واحدی و جمع بین
الصحاح ستہ رزین عبدری و جمع بین الصحیحین حمیدی و نسائی و مفتاح النجا و نزل الابرار
معتمد بہان بدخشی و مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ متواتر انس و ابن عباس و
سعد و قاص و ابو سعید خدری و واثلہ و ام المومنین عائشہ و ام سلمہ وغیرہ بہت روات
معتمد سے مروی ہی کہ بیشک سوائے آل عبا کے اور کوئی مرد و زن اس آیت مین مقصود
نہین پس ثابت ہوا کہ ازواج مکرمات البیت آنحضرت سے جنکے تبرّا اثنا عشریہ مین
علیحدہ ہین الخ جواب قال اللہ تعالی و قد خاب من افتری ان کتب مین یہہ مضمون
کہ سوائے آل عبا کے اور کوئی مرد و زن مقصود نہین بتخصیص حرف تاکید و حصر مفقود ہی اور
غیر موجود اور اسیطرح یہہ ہی کہ اس ہذیان کو متواتر کہا جاتا ہی یہہ تعریف متواتر کی
کہ خلاف دو تہان روایت مثلاً مفتاح النجا و نزل الابرار وغیرہ مین مرقوم ہی عجائب
غرائب جہان وہی ہی ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ٭ لیکن اس تعریف

ایک بڑی قباحت وارد ہوتی ہی کہ جمیع روایات احاد بہی اسی صورت مین متواتر ہو جاوینگے
اور وجود غیر متواتر کا عالم امکان سے مفقود ہوگا اسلئے کہ اب کثرت تالیفات سے
ہزارہا بلکہ لاک ہا کتاب مہیا ہی اور غالبا ایک دوسرے سے ماخوذ ہی پس بصورت وجود روایات
احاد کے چند کتب مین تواتر اوسکا ثابت ہو جاویگا حالانکہ نزدیک اہل سنت کے سوائے
کتاب اللہ اور چند احادیث کے کچہہ متواتر نہین تہہ ذا روایات ترمذی و ابو داؤد و مسلم
و موطا وغیرہ کو اگر دلالت ہی تو اسی پر کہ مخاطب بالذات ازواج مطہرات ہین اور آل عبا
بطریق تبع بناپر دعا نبوی اونمین شامل داخل ہین کما مضی توضیحہ تخصیص نزول بر ساتہہ آل
عبا کے حالانکہ لفظ اہل بیت کا ترجمہ یہی ہی کہ گہر کے لوگ نہ اور کچہہ آہل کے معنی لوگ
اور بیت کے معنی گہر اور گہر کے لوگ عبارت ہی بی بی سے نہ داماد و بیٹی و نواسون سے
آخر یہہ ایسی لغت نہین جسکے ہزار پانسو معنی ہون آج تک عرف مین مراد اہلخانہ سے زوجہ ہوتی
ہی نہ اور کوئی آدمی جس سے پوچہو کہ تمہارے گہر کے لوگ کیسے ہین وہ اس لفظ سے بی بی
کو سمجہے گا اور مثل مشہور ہی کہ گہر بی بی سے ہی اور جب ایک بی بی سے گہر ہوتا ہی تو دو
یا گیارہ یا نو بی بی سے کیونکر گہر نہوگا حالانکہ خود حق تعالی نے پیغمبر کے گہر کو انکا گہر فرمایا ہی
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ پس جس صورت مین کہ خدا انکو اہلبیت پیغمبر مین داخل کرے وہ کون ہی
جو انکو گہر سے نکالے یہہ کچہہ خالا جی کا گہر نہین کہ دہینگا مشتی سے جو چاہو ثابت کر دو
علاوہ اسکے کسی لغت و استعمال مین معنی اہل بیت کے داماد و دختر و احفاد نہین لکہے
اور اگر یہہ معنی ہین تو چاہیئے کہ جہان کہین لفظ اہل بیت ہو وہان تاکہ یہہ معنی مراد ہو سکین
کہ لا یصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ اور یہہ معنی اسی لفظ کے حقیقی ہین اور معنی ازواج
مجازی ہین حالانکہ یہہ معنی محاورات قرآنی مین ہرگز نہ بن سکین گے اس صورت مین
تفسیر اہلبیت بداماد و دختر وغیرہ کرنا معنی قرآن کے بگاڑنا ہی علی الخصوص جس وقت
کہ کوئی روایت مخصص مرجح بہی موجود نہو اوسوقت یہہ تفسیر تفسیر بالرای ہی **شعر**

تومین عدم الانصاف انک اتدری؟ وانک لاتدری بانک لاتدری؟ اور بفرض تسلیم روایات
کاسدہ میودات وغیرہ حسب فہم سامی حاجت تطبیق کی اوسوقت ہوکہ دونون روایت ایک مرتبہ
مین ہون شہرت وصحت وافادہ وغیرہ مین حالانکہ یہان خلاف اوسکے اخبار صحیحہ مجمع علیہا
وغیرہ موجود ہین جس سے مخاطب بالذات ہونا ازواج کا اور شامل داخل ہونا آل عبا کا
بمقتضا العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب بنابر دعاء نبوی ثابت ہی اور اگر دونون روایت کو ہم مرتبہ
بھی رکھین تو بھی حسب ضابطہ مقبولہ مومن جالسی و حسام وغیرہ کہ الحدیث یفسر بعضہ بعضا
ترجیح اسی کو ہوگی اسلیئے کہ قرآن پاک موید اسیکا ہی اور وہ اکبر الثقلین ہی اور ائمہ ہدی کہ
ثقل اصغر ہین مع القرآن ہین اور بقول آپکے مفسر فرقان و ترجمان کتاب رحمن ہین یا قولہ
سنی باوجودیکہ اپنی کتابون مین بسبیل تواتر حدیث ثقلین کو لکھتے ہین لیکن اوسپر اعتقاد
وعمل نہین کرتے جیسا عمر بن خطاب نے کہا حسبنا کتاب اللہ یہ ایسی بات ہی جیسے ایک
بیمار کے پاس کتابین طب کی موجود ہون اور وہ علاج مین رجوع طرف طبیب کے نکر
اور کہے کہ سارے علاج بیماریون کے کتاب مین مفصل لکھے ہین مین اپنے علاج
آپ کر لون گا حاجت حکیم کی کیا ہی وہ ضرور نسخہ مین خطا کرے گا اور غالبا اوسکا
نسخہ مفید نہو جواب حدیث ثقلین اگرچہ کتب اہل سنت مین مروی ہی لیکن کسیکے
نزدیک متواتر نہین آپکے دماغ مین بسبب حق حق بق بق دوکانداری کے اختلال ہوگیا
ہی ہر چیز متواتر نظر پڑتی ہی خدا خیر کرے عمرؓ نے جو حسبنا کتاب اللہ کہا تو اوسوقت
نہین کہا جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ثقلین فرمائی کہ اوس سے انکار
تمسک باہل بیت مفہوم ہو معہذا آپکی تقریر سے ثابت ہی کہ سنی قرآن پر تو عمل
کرتے ہین لیکن عترت سے متمسک نہین سو جواب اوسکا یہ ہی کہ معنی تمسک بہ عترت کے
بموجب قرآن کہ باقرار شیعہ اکبر ثقلین ہی مودت و موالات اہل بیت ہی لاغیر چنانچہ اتقا
قرآن کا تا قیام ساعت اسی غرض کے لئے ہی کہ ہمیشہ عقائد و اعمال کو اوسپر عرض کرین

جو موافق ہو اوسی قبول اور جو مخالف ہو اوسے ترک کرین اسمین سُنّی اور عترت دونو برابر ہین
پس جس صورت مین کہ عمر فاروق نے اتباع کتاب اللہ کو حسبنا کہا تو اوسمین عترت آگئی
اسلیے کہ قرآن و عترت کا ساتھ ہی جو قرآن کو مانیگا وہ عترت کو پہلے مانے گا آخر یہہ بھی تو
قرآن ہی مین ہی لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ اور جسنے قرآنکو نہ مانا اور محرف و
بیاض عثمانی جانا وہ عترت کو بھی نہ مانے گا چنانچہ کافر مرتد جانتا روافض کا سوائے
ائمہ اثنا عشریہ کے اکثر عترت کو سابق گذر چکا ہی اور مثال کتاب طب کی اس جگہ صحیح
نہین بلکہ قیاس مع الفارق ہی خاصۃً بمقابلہ فاروق اسلیے کہ عمرؓ کا مرتبہ است مین مرتبہ
حکیم کا ہی نہ درجہ علیل کا اور جسنے حکم تمسک بعترت کا فرمایا ہی اوسی نے یہہ بھی فرمایا اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پس اگر یہہ لوگ بیمار ہوتے تو آنحضرتؐ انکے اقتدا کا کیون
حکم کرتے کہ رای العلیل علیل اسیطرح فرمایا ہی علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین
پس طعن انکی واقع مین معاذ اللہ منجر ہوتی ہی طرف ختم المرسلین کے وکفی بہ ملا الاسع ذلک
حدیث ثقلین مین یہہ تصریح بھی نہین کہ عقائد و اعمال کو عترت سے سیکھو کہ مساغ
تشنیع ہو بلکہ مقابلہ کتاب و اہلبیت صریح دال ہی اسبات پر کہ قرآن معجزہ مستدام نبوی ہی
اوس سے اخذ احکام و اوامر و نواہی و ادراک حق و باطل کرو اور عترت آل نبی ہی
ان سے دوستی و یاری رکھو اور اگر عترت کافی ہوتی تو پھر لقاء قرآن لغو تھا اور نہ
قرآن ایسا مشکل ہی کہ جز عترت کوئی اوسکو نہ سمجھ سکے لفظ انزلنا آیات بینات و لقد یسرنا القرآن
للذکر وغیرہ بہت جگہہ وارد ہی آپ کوئی دلیل حصر فہم قرآن در اہل بیت رضوان اگر انکے
کیسہ معلومات مین تقیہ چھپی دھری ہو تو اوسکو نکالو پھر کسدن کام آویگی اور فساد
اس فہم کا ظاہر ہی کہ تمسک ساتھ قرآن کے ہر زمانے ہر آن مین میسر ہی بخلاف
عترت کے کہ ہر زمانے مین موجود نہین تمسک کس سے کیجیے ایک امام مہدی
ہین کہ صد ہا سال سے بخوف اعدا غار مین چھپے بیٹھے ہین اور ہمیشہ فریاد اخرج

یا مولانا ابحج یا مولانا زبان شیعۂ مؤمنین سے سنتے ہین اور زینہار ملتفت نہین ہوتے
اور جو ائمہ گذشتہ ہین اونکے عہد مین بہی تمسک بسبب تقیہ و توریہ کے میسر نا آیا اور
نیز تمسک اوس سے کرتے ہین جو معصوم ہو اور عصمت عترت کی ہنوز محل توقف
مین ہی اور حق تعالی نے قرآنکو شفا فرمایا ہی جب اوس سے بیماری نگئی اور اوسکو
طبیب سمجہا تو اب عترت سے کہ خود محتاج قرآن ہین اور اصغر ثقلین کیا بہبودی ہوگی
و حبذا ما قیل شعر اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ❊ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ❊
قولہ اسیطرح جو کوئی دعوی عمل کتاب اللہ کا کرے اور رجوع طرف ائمہ اہلبیت کے
نکرے تو کتاب اوسکی ہادی نہین جیسا امیر المومنین نے غزوۂ صفین مین فرمایا ہذا قرآن
صامت و انا قرآن ناطق اور اگر کتاب خدا ہادی ہوتی تو آنحضرت عترت اطہار کو قرین
کتاب نفرماتے کہ دونو سے تمسک کرو اور یہہ نہ کہتے لا تقدموہما فتہلکوا الخ اس سے
معلوم ہوا کہ فائدہ بدون تمسک اہل بیت کے کتاب اللہ سے ممکن نہین اور نجات
انہین کی اطاعت و فرمان برداری مین منحصر ہی جواب حضرت امیر علیہ السلام نے
جو اپنے قرآن ناطق فرمایا سو اسلئے کہ خوارج اوسکی تاویل باطل بمقابلۂ امیر برحق کرتے تھے
اسلئے نہین فرمایا کہ قرآن صامت غیر مفید ہی معہذا ابن ابی الحدید شیعی نے شرح
نہج البلاغۃ مین ناطق فرمانا جناب امیر کا قرآن کو نقل کیا ہی اور عبارت لا تقدموہما الخ
باوجود غلط سلط ہونے کے روایت شیعہ ہی نہ اہل سنت اور رجال تمسک اہل سنت کا
ساتہہ عترت کے غیر محتاج بیان ہی اسلئے کہ سارے سلسلے مجتہدین امت اور اولیاء
ملت کے ظاہر و باطن مین منتہی ہین طرف ائمۂ ہدی کے اور اگر کہنا ہذا قرآن صامت کا
دلیل ہی عدم ہادی ہونے کتاب اللہ پر بدون عترت کے تو کہنا انا قرآن ناطق کا
دلیل ہی استخفاف کتاب اللہ پر اور اس کلمہ سے اور کلمۂ فاروق سے کہ حسبنا کتاب اللہ
ہی فرق زمین و آسمان کا ہی عمر نے اس کہنے مین بہی قرآنکو حجت ذکر تمسک اہلبیت ہی

کافی سمجھا اور عترت کو اوسمین داخل جانا اور حضرت امیر تے باوجودیکہ قرآن ثقل اکبر ہی اسکو
عظیم فرمایا اور ثقل اصغر کو کافی ٹہرایا حالانکہ اس تمسک مین بڑا ترک ادب ہی اب بہی کلمۂ فاروق
اعظم غالب یا اور کلمۂ اسد اللہ غالب مغلوب انصاف سے گذرنا سنجا ہیئے کہ تمسک ثقلین کا
کون ہی طرفہ یہہ ہی کہ خود عترت نے تصریح کی ہی ساتہہ کافی ہونے کتاب اللہ کے بدون
عترت کے چنانچہ آپ نے صفحۂ پانزدہم مین بعض روایات موئد اس دعوی کے نقل کیے
ہین از انجملہ یہہ ہی کہ ابو جعفر قمی نے اعتقادات مین لکہا ہی کل حدیث لایوافق کتاب اللہ
فہو باطل وان وجد فی کتب علمائنا فہو مدلس اور کتاب کافی مین ہے بسند موثق عن
ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی کل حق حقیقۃ
وعلی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ وایضا عن ایوب
بن الحرث قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کل شئی مردود الی الکتاب والسنۃ و
کل حدیث لایوافق کتاب اللہ فہو زخرف پس یہہ دلائل ناطقہ ہین اسبات پر کہ اصل اصول
تمسک قرآن مجید ہی اور جو حدیث اوسکے خلاف ہی وہ باطل ومدلس ومردود
وزخرف ہی اور اسمین ذکر تمسک عترت کا نہین آیا اور قرآن پاک مین خود قرآنکو بدون
مقارنت عترت کے کافی فرمایا ہی قال تعالی اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ
یُتْلٰی عَلَیْہِمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَرَحْمَۃً وَّذِکْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اسجگہہ بنظر اسکے کہ قرآن تنہا
نزدیک شیعہ کے کافی نہین مرجع ضمیر اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ اگر امامیہ کو ٹہیرائین تو گویا حق بحقدار
رسید بالجملہ اس سے نکلا کہ تمسک بعترت عقائد واعمال مین نہین ہی بلکہ مودت وخدمت
واحترام مین ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف شیعہ کے کہ اونہوں نے
قرآن کو تو بیاض عثمان ٹہیرا کر مہجور کیا اور عترت کو غائب قرار دیکر مطمئن ہو بیٹھے
اب جب صاحب الامر والزمان نکلین اور قرآن جدید نکالین تب کہین تمسک بثقلین
روزی ہو اور جن مجتہدین واخباریین سے اب تمسک ہی وہ سب بطور عترت

مردود حضرت ہین کما مر پس تمسک بمطلوب کہان ؎ عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را ؛ **قولہ** ظاہر ہی کہ تمام کتب حدیث و تفسیر و فقہ سنیون مین
ائمہ حق سے اثر و خبر نہین اور اگر احیاناً کسی جگہہ شاذ و نادر لکھا ہی تو اوسجگہہ کہ مفید مطلب خود
ہو یا مقام ضعیف کہ کرسنے نکرنے ہین اوسکے حسب بیان ضرورت نہوا اور محل ضروری مین
کیا ممکن کہ اقوال ائمہ کو زبان پر لادین **جواب** ظاہر ہی کہ خدا نے آپکو چشم بینا و گوش شنوا
عطا نہین کیا ورنہ کوئی کتاب سنیون کی دیکھتے تو حال خبر و اثر ائمہ ہدی سے کچھہ اثر و خبر
تو آپ کسی عالم سے مسلم ابن ماجہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ کتب حدیث کو پڑہوا کر
سنو کہ امین کوئی روایت ائمہ سے ہی یا نہین آورا اگر بسبب قلت فرصت کے بنابر
خرید و فروخت بازاری اور انصرام خدمت مختاری یہہ نہین ہو سکتا تو شوکت عمریہ کو ملاحظہ
فرماؤ کہ اوسمین کیا ثابت کیا ہی مختصر یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کے ہزارون
روایتین حضرت امیر و دیگر ائمۂ اطہار سے انکی کتب مین ہین کہ جمعا و فرداً [illegible] اسواسطے تالیف
ہوئی ہین موجود ہین چنانچہ لال کائی نے محدثین اہل سنت مین سے ایک کتاب فقہ مرتضوی
کی کتاب الطہارت سے لیکر تا آخر ابواب فقہ جمع کی ہی اور تفسیر شاہی محض واسطے جمع روایات
ائمۂ اہل بیت کے بابت تفسیر تالیف ہوئی ہی اسیطرح اور تفاسیر اہل سنت مثل تفسیر کبیر و در
منثور و معالم التنزیل و کتب حدیث و فضائل اہل بیت و صحابہ روایات ائمہ اطہار سے
مملو ہین انتہی پس دعوی تخلف اہل سنت کا روایات ائمہ سے و تفاوت ضروری و عدم ضرور یکا
محض واسطے عیب جوئی مقلدان شیطان الطاق و ہشام احول و کلینی اعور وغیرہم
کے ہی ولیکن ؎ نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ؛ **قولہ** مجنون سے پوچھا
الی قولہ کہا حق لیلی تھا **جواب** وجہ ربط اس حکایت مجنونانہ کی کہ مشعر خبط حواس مستدل ہی
با قبل و مابعد سے کچھہ واضح نہوئی ورنہ کچھہ گفتگو کیجاتی آگے احادیث السکاکینی الطوسی ولا تروا
قولہ بنی امیہ و بنی عباس سے بارہ نام باختلاف اپنی کتابون مین لکھے ہین آز انجملہ الی

قاری نے شرح اکبر مین لکھا ہی کہ بعد چار یار کے معاویہ خلیفہ ہیں و یزید خلیفہ ہشتم و عبدالملک
بن مروان ہفتم اور فرزندان کے یزید و سلیمان و ہشام و ولید و منہم عمر بن عبدالعزیز پیدا ہوے
امیر قریش بموجب حدیث کے ہین جواب یہہ سب بنی امیہ ہین انمین کوئی بنی عباس نہین ہے
ان بارہ کو دو دنون سے قرار دیا غالبا منشا اسکا کال تجر علم تاریخ ہی کہ ماورا کمالات دیگر کے
فن مین بہی انکو دستگاہ کامل حاصل ہی حالانکہ ذکر یزید زمرۂ خلفا مین مستلزم اسکا نہین
کہ اوسکو مستجمع شرائط امامت جانا ہو خصوصا اوس وقت کہ جب خود انہین علما نے تصریح
کی ہو کہ مراد خلافت عام ہی حق ہو یا باطل اور منجملہ اونکے ایک یزید بہی ہی اسی جگہہ سے
بدلالت مطابقی معلوم ہوا کہ یزید صلاحیت خلافت کی نہین رکہتا تہا چنانچہ اسی لئے سیوطی
و ملا علی قاری وغیرہما نے باوجودیکہ یزید کو خلفا مین ذکر کیا ہی لعن و تکفیر اوسکی سے دریغ
نہین کیا غایۃ مافی الباب یہ کہ اس تعداد مین مسامحت ہوئی سو یہہ محل نزاع نہین بلکہ نزاع اعتقاد
حسن سیرت و حقیقت خلافت مین ہی اور وہ باطل ہی معہذا ایک طائفہ سنی کیا اوس
و شیعہ دیگر افراخ اوسکے اور بہت سے خرابیب محمود قائل ہین ساتہہ حسن سیرت ماموں الرشید
کے حالانکہ نصوص قطعیہ پیغمبر اور ائمہ ہدی مرۃ بعد اخری وارد ہین اوسکے لعن مین جمیع
اور مشعر اسبابت پر کہ وہ قاتل علی بن موسی الرضا علیہ السلام ہی بزہر ہلاہل فافتر قاقولہ ابن حجر
آخر صواعق مین لکہتا ہی کہ لا یجوز الطعن فی معاویۃ لانہ من کبار الصحابۃ الخ جواب صحابی ہونا
معاویہ کا عبارت قاضی شوستری سے ظاہر ہی کہ اوائل مجلس سیوم مجالس المؤمنین مین لکہا
ہی کہ تعریف صحابی بنا بر اظہر اقوال آنست کہ ملاقات نمودہ باشد با پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در حالتی
کہ ایمان باو آوردہ باشد انتہی اور مومن ہونا معاویہ کا صلح امام حسن سے واضح ہی
اسلئے کہ اگر مومن نہوتی تو امام معصوم ایسی ظلوم و جہول کی دیدہ و دانستہ کیون بیعت
کرتے اور وجہ عدم طعن معاویہ کی آیندہ ذکر معاویہ مین آویگی قولہ و لا یجوز طعن یزید
ولا تکفیرہ فانہ من جملۃ المؤمنین الخ جواب مومن ہونا یزید کا اس اعتبار سے ہی کہ وہ اگر

طعن معاویہ
تعریف صحابی
مومن ہونا معاویہ کا
مومن ہونا یزید کا

مسلمان کہتا تہا اور اطلاع خاتمہ پر شخص معین کی متعذر ہی جب تک کہ خاتمہ اوسکا کفر پر قرآن
یا متواترات سنت سے ظاہر نہو مستوجب لعن نہین حالانکہ لعن کافر معین پر بہی ناروا ہی
پہنچا اسکے جواب کو مسلمان کہے نہایت یہہ کہ مسلمان فاسق تہا سو فسق سے ایمان زائل
نہین ہوتا بلکہ ایمان و فسق جمع ہو سکتا ہی کما قال تعالے خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللّٰہُ
اَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اور جب تک ایمان باقی ہی اگرچہ ضعیف ہو اطلاق کفر کا اوسپر نکرینگے اسلئے
کہ قرآن مین وعدہ جنت کا محض ایمان پر فرمایا ہی وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا یہہ آیت سورۂ توبہ مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن کسی فاسق
پر اور عذاب چاہنا اوسکے لئے گویا حکم کرنا ہی خدا کو واسطے خلاف وعدگی کی کہ محال
نص ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ومعہذا کسی شریعت مین بد کہنا بدون کا موجب اجر و ثواب
نہین حتی کہ رئیس سارے بدون کا ابلیس ہی اوسکو بہی بد کہنا حسنہ نہین اسی جگہ سے
جناب امیر نے سب و دشنام اہل شام سے منع فرمایا کہ اکرہ لکم ان تکونوا سبابین کذا
فی نہج البلاغۃ لیکن امامیہ باوجود دعوی تمسک ثقلین کے قول عترت کے برخلاف گالی
گفتے کو عین عبادت سراپا حسنات جانتے ہین حبذا قیل شعر دشنام بمذہبے کہ طاعت
باشد ؛ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ؛ بالجملہ قول ابن حجر کا استواری مین کمتر صخرۂ صماء سے
نہین آپنے اوسکو نقل فرمایا و لیکن ادلہ تردید کو ضبط نکیا فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ قولہ وقاتل الحسین
لا یکفر بذلک اس عبارت سے شمر وغیرہ پر منع لعن کیا ہی جواب بعد وضوح علت منع
لعن کے کما سبق اس عبارتکا مدعا منحل ہوگیا اور تعین شمر وغیرہ محض آپکی خوش فہمی ہی اسلئے
کہ بعد ثبوت رضا و استبشار ابن زیاد و شمر کے اس فعل شنیع پر بسبب تعارض ادلہ کے
کسیکو اوسکے لعن مین توقف نہین قولہ مذہب غزالی کا درباب منع لعن یزید حیوۃ الحیوان
مین مرقوم ہی کہانتک کلمات کفریہ کو نقل کیا جاے و فقرہ اخیر سے معلوم کر لو انا الترحم علیہ
فجائز الخ جواب حیوۃ الحیوان مین مذہب غزالی کو اسطرح لکہا ہی کہ یزید صحیح اسلامہ

وما صح قتل الحسین رضی ولاامرہ ولارضاہ بذلک ومہا لم یصح ذلک لم یجز ان یظن ذلک بہ فان
اسارۃ الظن ایضا بالمسلم حرام انتہی سو اس عبارت کو آپنے خیانۃً باتمام نقل کیا بغرض انجاح
طعن کے حالانکہ علت عدم طعن ولعن کی اوس سے ظاہر ہی مع ذلک احقاق وغیرہ
کتب معتدہ شیعہ سے تشیع امام غزالی کا ثابت ہی پس اگر تنزلا اونکو سنی کہیے تو
حرف انصاف یہہ ہی کہ جسطرح غزالی قاتل حسین کو فاسق کہتے ہین اسیطرح قاتل
ذی النورین کو بہی پس اگر اونکو بنا بر تشیع عداوت امام حسین سے تہی تو چاہیے کہ
بنا بر تسنن ذی النورین سے بہی ہوتی حالانکہ کوئی عاقل اسکا قائل نہین **قولہ** بخاری نے
بعض خوارج سے اور ایک جماعت مطعون فیہم سے احتجاج کیا اور امام محمد باقر و جعفر صادق
علیہما السلام سے نکیا یہہ ظہور ہی اوسکے تعصب کا سنت مین ہکذا شان اکابرہم جواب
یہہ ظہور ہی آپکی سرقت کا تشیع مین کیونکہ یہہ ساری عبارت بحر النفائس مین لکہی ہی بعینہا
اس خیال پر کہ بیٹے کو باپ کے مال مین تصرف جائز ہی علی الخصوص بمقابلہ اہلسنت وقت
حاجت ضروری کے اوسکو بے حوالہ کتاب نقل کیا سو بخاری نے مروان سے روایت
کی ہی نکسی اور خارجی سے اور وہ بہی بالانفراد نہین بلکہ ہمراہ اوسکے مسور بن مخرمہ بہی ہی
اور وہ ثقہ ہی اور یہہ مقرر ہی کہ جب کوئی منافق متبوع نقل کرنے بعض اخبار مین شریک
الحق ہو تو اوس سے اخذ کرنے مین مضائقہ نہین خصوصًا بخاری مین روایت مروان کی
باین صفت دو جگہہ سے زیادہ نہین ایک تو قصۂ حدیبیہ مین دوسرے قصہ سبی ہوازن
وہی ثقیف مین سو ان دونو مقام کو کسیطرح کا علاقہ عمل وعقیدہ سے نہین اسیطرح
روایت اوسکی بصفت مذکور اور جگہہ بہی ہی اور مدار روایت بخاری کا امام زین العابدین پر
ہی اور سند بہی اوسکی منتہی ہوتی ہی طرف انکے پس جس صورت مین کہ خود امام مروان سے
روایت کرین تو بچارے بخاری کو اوسکی روایت سے بمعیت ثقہ کیا احتراز لائق ہی
معہذا بخاری نے ادب مفرد مین امام جعفر صادق سے روایت کی ہی اور نہج البلاغہ مین

روایت بخاری از خوارج

[illegible]

روایت بخاری از حضرت صادق در کتاب ادب مفرد

کہ اخذ مروان اسیرا یوم الجمل فاستشفع الحسن والحسین علیہما السلام الی امیر المومنین فکلماہ فیہ فخلی سبیلہٗ
قولہ احمد حنبل نے اپنی مسند میں لکھا ہی کہ لوگون نے بسبب عداوت کے اور بعضون نے
بسبب خوف اعداء علیؑ کے بہت فضائل علی کو چھپایا اور ظاہر نکیا اور بعضون نے احادیث
خلاف اوسکے وضع کئے اوسپر بھی فضائل علیؑ اسقدر ہین کہ صحابہ مین سے کسی کے فضائل
برابر پائے نہین جاتے **جواب** مسند احمد مین یہہ روایت کذائی پائی نگئی اور بتقدیر
ثبوت مراد نواصب ہین نہ اہل سنت والا احادیث مخالف فضائل علی نہین منقول ہوتے
اور تکذیب اس دعوی کے بشہادت امامیہ ثابت ہی عبد الرزاق لاہجی شیعی نے گوہر مراد
مین لکھا ہی درمیان علمائے اہل سنت دور تر از عناد محدثین ایشان را یافتم کہ از فضائل حضرت
امیر المومنین علیہ السلام باآنکہ مخالف معتقد ایشان است ہیچ پنہان نکردہ اند ہرچہ بایشان رسیدہ
روایت کردہ اند و این از برکت ممارست فن شریف علم حدیث است انتہی **قولہ** حمیدی کہتا ہی
کہ ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ بہت جھوٹ باندھتا ہی **جواب** یہہ روایت مفتری ہی اصل کتاب مین
اوسکا ہرگز پتا نہین ان یقولون الا کذبا صحیح ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہی کہ قال لابی ہریرہ
انت کنت الزمنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحفظنا لحدیثہ اور دوسری حدیث سے
ثابت ہی کہ آنحضرتؐ نے انکو دعا دی تھی قوت حافظہ کی اسلیئے جو حدیث آنحضرتؐ سے سنتے
اوسکو نہ بھولتے اور یہہ اصحاب صفہ سے تھے رفیق لیل و نہار نبوی اگر انکو احادیث نبوی یاد نہون
تو پھر کسکو یاد رہینگی یہہ جھوٹ تھنے ابو ہریرہ پر باندھا ہی نہ ابن عمر نے صاحب کشف نے
ابو اسحق سے نقل کیا ہی کہ ثبت عندنا فی الاحکام ثلثۃ آلاف من الاحادیث روی ابو ہریرۃ
منہا الفا و خمسمائۃ وقال البخاری روی عنہ سبعمائۃ نفر من اولاد المہاجرین والانصار وقد روی
جماعۃ من الصحابۃ عنہ فلا وجہ الی رد حدیثہ بالقیاس اور کلام قاضی خان علی ما نقل فی الصوارم
بھی اسکی تائید کرتا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** بخاری مسلم مین ہی کہ ابن عمر سے کہا کہ ابو ہریرہ کہتا
ہی کہ رسول خدا نے حکم قتل سگ شکاری و سگ شبان کا نہین دیا اسیطرح حکم قتل

سگ زرعی کا ہی ہنوز یا عبد اللہ بن عمر سے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ سگ زرعی کو کہتا ہی جواب اعلی نقل
تحفۃ الشیعہ سے سرقہ ہی اور اوسنے نزہۃ نقال کشمیری سے اخذ کی ہی لیکن اسمین کوئی بات
طعن کی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ مقصود ابن عمر کا یہ ہی کہ سگ زرعی نزدیک ابو ہریرہ کے ہی
اونہون نے اسکا حکم آنحضرت صلعم سے پوچھا ہوگا کیونکہ جو چیز جس شخص کے پاس ہوتی ہی اوسکو فکر
اوسکے مسئلہ کی ہوتی ہی اور جسکے پاس نہین اوسکو چندان طلب اوس مسئلہ کی نہین ہوتی چنانچہ
اسی جہت سے صحیح ترمذی مین بروایت عبد اللہ بن مغفل آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ سوا سگ صید
و کلب حرث و کلب غنم کا اور یہہ حدیث حسن ہی پس جس صورت مین کہ حکم سگ زرعی کا احادیث دیگر
سے بہی ثابت ہی اوسوقت اتہا طعن ابو ہریرہ پر بیجا ہی تمکو کتے نے کاٹا ہی اسلئے انا پ شناپ
بکتے ہو و تفصیل فی المنتہی **قولہ** ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابو ہریرہ تہا
سفیان ثوری اعتبار نہین کرتا اخبار ابو ہریرہ پر مگر جو بعد مہ بہشت مستوفرخ ہون ابو جعفر نے کہا
کہ قول ابو ہریرہ کا ہمارے مشایخ مقبول نہین کرتے اسلئے کہ عمر بن خطاب نے اوسکو درہ
سے مارا اور کہا اسنے بہت حدیثین بنائی ہین یہہ حال ہی انکے راے کہ ان کا واسطے دوسرون کے
جواب یہہ سب اقوال مسروق ہین صوارم مجتہد جائسی سے بخیانت نقل اور اوسنے ان سبکو
ابن ابی الحدید سے نقل کیا ہی اور ابن ابی الحدید نے معارف ابن قتیبہ سے اور ابن قتیبہ شیعی ہی
چنانچہ اصل عبارت صوارم یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابو جعفر نقل میکند کہ او گفت ابو ہریرہ
نزد شیوخ ما مدخول و غیر مرضی است در باب روایت و عمر او را بدرہ زدہ و جزم بکذب او نمودہ
و فرمودہ قد اکثرت الروایۃ و احزبک ان تکون کاذبا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و از سفیان
ثوری مروی است کہ او از منصور بن ابراہیم التیمی روایت نمودہ کہ گفت باکانوا یاخذون
عن ابی ہریرۃ الا ما کان من ذکر جنۃ او نار و ابو اسامہ از اعمش روایت نمودہ کہ گفت بود ابراہیم
صحیح الحدیث و ہرگاہ من از کسی حدیث مے شنیدم بر او عرض میکردم پس یکبار روز آوردم
پیش او احادیث ابی صالح را کہ او از ابی ہریرہ روایت نمودہ ابراہیم گفت احادیث ابو ہریرہ را

لہذا انہم کانوا یکذبون کثیرا من احادیثہ و مروی ست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمود الا ان
اکذب الناس او قال اکذب الاحیاء علی رسول اللہ صلعم ابو ہریرۃ الدوسی الی قولہ ابن ابی الحدید بعد
نقل این روایات گفتہ کہ ابن قتیبہ تمام آنچہ من ذکر کردم در کتاب معارف در ترجمہ ابو ہریرہ مذکور
ساختہ انتہی بلفظہ مختصرا پس جب صورت یہ ہے کہ یہہ سب روایات کتب شیعہ سے منقول ہوئی
تو کیا ساغ طعن بابت اسکے اہل سنت پر ہی خصوصًا جبکہ تشیع انکا باقرار اہل التشیع ثابت ہو
سبحان علی خان نے مکتوبات مطبوع مین لکھا ہی کہ ابن ابی الحدید معتزلی تفضیلی ست انتہی اور
تشیع اسکا مجلدات بحار الانوار مجلسی خاصتہ مجلد السماء والعالم سے بقرائن بلکہ بدلائل ثابت ہی
اور تصانیف علماے ایران بھی اسی کی مقتضی ہی اور صوارم و حسام و ذوالفقار حاتک جالسنی بھی
گواہ اس مدعا کی ہی کہ عبد الحمید بن ابی الحدید معروف بفاضل مداینی شیعی ہی اسیطرح تشیع اوسکا باقرار
استرابادی و مازندرانی ثابت ہی اور ابو جعفر نقیب شیخ ابن ابی الحدید ہی اور رکیدت مین شیخ نجدی
سے بھی سابق القدم ہی چنانچہ تالیفات و روایات اوسکے دلالت تامہ کہتے ہین اور سکے
غلو رفض پر اور حال تشیع ابن قتیبہ صاحب معارف کا آیندہ آویگا پس جواب اس بیان کا اسیقدر کفایت ہی
کہ بموجب تصحیح پسر صاحب صوارم نقل شیعی سنی پر حجت نہین کما قال طرفہ اینکہ روایات مذہب
خود سے آرد و اتباع از ما میخواہد کاش از کتب شیعیان این روایت را نقل میکرد باز اگر اتباع آن
میخواست چندان مستبعد نبود کذا فی رسالۃ الضیغمیہ بناءً علی ہذا ہم کہتے ہین کہ طرفہ یہہ ہی کہ روایا
اپنے مذہب کے لاتے ہو اور اتباع ہمسے چاہتے ہو کاش ان روایات کو کتب اہل سنت سے
نقل کیا ہوتا اور پھر اتباع چاہا ہوتا کہ چندان دور نہ تھا یہہ حال ہی مولانا شیعہ کا واسطے
دوسرون پر حال ابو ہریرہ وہ شخص ہین کہ صاحب کشف الغمہ نے لکھا ہی کہ امام محمد باقر نے
او نسے سند حدیث کی ہی اور صاحب تحفہ نے نقل فرمایا کہ جب معاویہ نے ابو ہریرہ کو
شام سے طرف مدینہ کے واسطے خواستگاری ام خالد کے ساتھ یزید کے بھیجا تو اوسوقت
عبد اللہ بن زبیر و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن مطیع بن الاسود نے بھی اونکی زبانی پیغام

اون لیے خطبہ کا دیا حب ابوہریرہ پہنچے ام خالد نے انسے مشورہ کیا ابوہریرہ نے آواز
بلند کہا کہ مین کسی کو برابر سبطِ رسول و قرۃ عین بتول کے نہین جانتا چنانچہ ام خالد نے انکے
کہنے پر اموال و متاع یزید سے دست بردار ہو کر نکاح اپنا ساتھ امام حسین علیہ السلام کے کیا
اور مشرف باین شرف ہوئی یہہ حال ہی الفت ابوہریرہ کا ساتھ اہل بیت نبوی کے علاوہ
اسکے تہذیب مین امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے ہونا ہریرہ کا اہل بیت مین نقل کیا ہی عجب ہی
کہ ہریرہ تو اہل بیت مین ہو اور ابوہریرہ محب اہل بیت بھی نہون لیکن تم کیا کرو تاثیر بغض صحابہ سے
دل سیاہ ہوگیا ہی ہر روز برنگ ظلمت نظر پڑتا ہی شعر اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ * فلا غروان
یرتاب الصبح مسفر * قولہ اسیسے ثابت ہی کہ حق مین صحابہ کے واسطے مصلحت کے احادیث
وضع ہوئی ہین خصوصًا شان مین تینون نامور کے **جواب** وجہ تخصیص وضع حدیث
کی شان مین تینون نامور کے معلوم نہوئی اسلئے کہ وضاعین کذابین نے سب کے حق مین
احادیث وضع کی ہین کیا شیخین اور کیا ختنین اور جو ایسی احادیث ہین وہ بقید وضع کتب
موضوعات مین مرقوم ہین اور اس سے موضوع ہونا کل احادیث فضائل خلفاء اربعہ کا لازم نہین آتا
اور یہہ عین انصاف اہل سنت کا ہی کہ باوجود اعتقاد حسن سیرت و سریرت خلفاء ثلثہ کے ہر حدیث
بے سند کو انکے حق مین قبول نہین کرتے جب تک صحت اوسکی ثابت نہو قال تعالی فبشر
عِبَادِی الَّذِینَ یَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُونَ اَحْسَنَهُ اُولٰئِکَ الَّذِینَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ
قولہ قال الفیروزآبادی ما ورد فی شان ابوبکر فہی من المفتریات التی یشہد بداہۃ العقل بکذبہا
کذا فی سفر السعادۃ **جواب** عبارت سفر السعادۃ فارسی ہی نہ عربی ولفظہ ہکذا در باب
فضائل ابی بکر انچہ مشہور ترست از موضوعات احادیث ان اللہ یتجلی یوم القیامۃ للناس عامۃ
ولابی بکر خاصۃ الی قولہ امثال این از مفتریاتست کہ بطلان آن ببداہت عقل معلوم است
انتہی اس سے ثابت ہی کہ علی الاطلاق احادیث فضیلت ابوبکر موضوع نہین بلکہ بعض احادیث
مذکورہ کہ مین وہ موضوع ہین کہنے واسطے اظہار مہارت علم و کیدیت کے فارسی کو عربی

فصل خالد و الفت ابوہریرہ با اہل بیت

وضع احادیث در حق خلفاء ثلثہ

مفتریات در شان ابوبکر

ذکر سفر السعادۃ در فضائل ابوبکر

بنایا وہ بہی غلط ہی کہ مضاف الیہ مضموم بحرف لکہا گر فی شان ابوبکر حالانکہ یہہ غلطی بتدیان علم نحو پر
بہی مخفی نہین چہ جائیکہ صاحب قاموس کے معہذا اگر نقل سفر السعادۃ نزدیک تمہارے سند ہی
تو پہر اس قدر ثالی نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکو سند نہین سمجہتے یعنی درباب فضل علی بن ابیطالب
احادیث بیشمار وضع کردہ اند الخ **قولہ** جامع ترمذی مین لکہا ہی من اراد ان ینظر الی آدم فی
علمہ الی آخر الحدیث فلینظر الی علی بن ابیطالب **جواب** ہمکو یہہ حدیث ترمذی مین نہین ملی ایسے
طوفانون سے بیشبہ اہل سنت لاجواب ہوجاوینگے **اشعار** سخن چین را تو انم چارہ کرد ؎
کہ تا خود من نگویم او چہ چیند ؎ ولے از مفتری نتوان بر آمد ؎ کہ او از خود سخن مے آفریند ؎
قولہ علی خیر البشر بعدی من ابا فقد کفر فخر رازی نے اسکو ابن مسعود سے روایت کیا ہی
اور ہدایۃ السعدا مین بروایت حذیفہ مسطور ہی **جواب** یہہ رازی والطوسی شیعی ہی
اور ہدایۃ السعدا کتاب مجہول الحال ہی فلا ینتہض الحجۃ علی اہل السنۃ اور کتب صحاح اہل سنت
مین اس حدیث کا اتا پتا نہین **قولہ** وایضا من الموضوعات اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم الی قولہ نقلہ المولوی عبد العلی فی شرح المسلم عنہ **جواب** جو جرح اس حدیث کی تم نے
نقل کی ہی وہ خاص ہی ساتہہ رواۃ مذکور کے اور روایت اوسکی اور راویون سے
ثقہ ہین بطرق اخری بوجہ صحیح بہی آئی ہی اسلئے موضوع ہونا اوسکا مسلم نہین کذا فی البصرہ
والازالۃ والسیف اور عمدۃ المحدثین امامیہ حسام الدین محمد صالح بن احمد مازندرانی نے شرح
کافی مین فرمایا ہی کہ الحدیث معتبر وان کان الراوی کذوبا لان الکذوب قد یصدق اور
منتہی الکلام مین واسطے الزام شیعہ کے تصحیح مفصل اس حدیث کی ائمہ معصومین سے بدلالات
روایات معتمدہ کتب امامیہ نقل کی ہی فلیرجع الیہ **قولہ** عینی شرح بخاری وکتاب الترغیب
الترہیب وامثال اوسکی سے کیفیت وضع حدیث کی معلوم ہوتی ہی صاحب شوق
مطالعہ سے لطف اوٹہا سکتا ہی اس مختصر مین گنجایش نہین کہ زیادہ اس سے
لکہون **جواب** وجہ عدم گنجایش کی یہہ ہی کہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام

وَمَن يُرِدْ اَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ورنہ ظاہر ہی کہ جو احادیث
موضوعہ فضائل اصحاب یا مسائل کتاب مین وضاعین کذابین نے بنائی ہین وہ کتب ائمہ
مین بقید وضع مرقوم ہین اونکو کوئی سُنّی صحیح و ثابت نہین جانتا تاکہ طعن و تشنیع مخالف اونپر
وارد ہو اور کتب اس فن کی بہت ہین جیسے موضوعات ابن جوزی اور دُرّ ملتقط صغانی
اور موضوعات جوزقانی و قزوینی و مختصر صاحب قاموس و مقاصد سخاوی و تمییز الطیب من الخبیث
و ذیل موضوعات ابن جوزی للسیوطی و کتاب وجیز للسیوطی و لآلی مصنوعہ للسیوطی و تخریج
الاحیاء للعراقی و تذکرہ ابن طاہر فتنی اور یہہ قسم خاص ہی ساتہہ احادیث موضوعہ کے
اور جیسے مسند ابن حبان و عقیلی و ازدی فی الضعفاء و افراد دارقطنی و تاریخ خطیب و
حاکم و کامل ابن عدی و میزان ذہبی اور یہہ قسم خاص ہی ساتہہ رجال کذابین و ضعفاء
کے اور انکے مصنفین نے ترجمہ احوال مین حال ضعف و وضاعت حدیث و رجال کا بیان
کر دیا ہی پس جو احادیث سوا انکے ہین اور کتب صحاح مین بقید صحت موجود ہین وہ سب
حجت ہین اونکو کسی نے موضوع کہہ کے استدلال نہین کیا کہ محل طعن ہو بخلاف شیعہ
کہ ائمہ برحق نے انکے محدثین کے حق مین فرمایا ہی یفتری علینا اہل البیت و یروی عنا
الاکاذیب اور انتحال و تحریف کرنا قدماء و خلف امامیہ کا کتب معتمدہ شیعہ مثل کتاب حسن بن
افادات شیخ الطائفہ و تفسیر حسن عسکری و احقاق الحق و افادات و سفوات کنتوری سے
ظاہر ہی کہ اصل قصہ کیا ہوتا ہی اور متقدمین محدثین انکے اوسکو کہان تک پہنچاتے ہین
اور کیا چیز بناتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی ازالۃ العین مین لکھی گئی ہی اسی جہت سے کوئی
حدیث احادیث امامیہ سے مطابق قرآن نہین ہوتی جسکو ملاؤ وہ محرف عن کتاب اللہ ہی
بلکہ انکے راوی جاہل گنوار تھے کلام ائمہ کو مطلق نہ سمجھتے تھے اور احادیث ائمہ کو بسبب بے علمی کے بتغییر
الفاظ و عبارات نقل کرتے تھے چنانچہ صاحب شافی شارح کافی کلینی نے شرح باب فی الغیبۃ مین کہا ہی
اقول الائمہ علیہم السلام کانوا اکمل ہذہ الامۃ وہم فصحاء و کلامہم دون کلام اللہ و رسولہ و فوق کلام

الائمة والرواة یبرهون کلامهم ویتساهلون فی الفاظهم ولذا یقع فی الفاظهم عدم السلاسة انتهی اور شرح باب ابطال الرؤیة مین لکھا ہی ولما کانت ہذہ الاحادیث من تقریرات الرواة فان رایت القصور فی عباراتها فهو من الرواة لانهم کانوا فی الاکثر عامیین رضوان اللہ علیهم والائمة علیهم السلام اعلی واجل من ان یکون عباراتهم قاصرة فانهم علیهم السلام فی اعلی مراتب الکمال فی عرشها لاحول ولا قوة الا باللہ انتهی پس جب یہ اشخاص بسبب بے علمی کے مطلب عبارت ائمہ کو نسمجھے اور اوسکو بے طور تغیر دیا تو انکی روایت واحادیث کا کیا اعتبار ہی دلیل موضوع ہونے اخبار امامیہ کی کافی وشافی ہی) اسیطرح مجلسی نے بحار مین اور شیخ الطائفہ نے علل الشرائع مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہی لا تکذبوا بحدیث اتاکم به مرجی ولا قدری ولا خارجی نسبه الینا فانکم لا تدرون لعله شیء من الحق فتکذبوا اللہ فوق عرشه انتهی اس سے معلوم ہوا کہ امامیہ کو احادیث مخالف مین بھی قیل وقال نہین بے عذر اوسکو قبول کرنا چاہیے پس معهذا طعن کرنا تمهارا ائمکی بر وقاحت ہی شعر چشم بکشائی بعیب دگران ٭ چون رسی در عیب خود کوری از ان ٭ قوله کتب سیر مین ہی کہ معاویہ نے ایک جماعت صحابہ وتابعین سے کہا کہ قبیح جناب امیر کو پیغمبر خدا سے روایت کرو منجملہ اونکے ابوہریرہ وعمرو بن العاص ومغیرہ صحابہ سے اور عروہ بن زبیر کہ اعاظم خیر تابعین سے معروف ہین چہ ؏ یہہ روایت جسکو تم نے مصدر بلفظ کتب سیر کیا ہی ابن ابی الحدید شیعی معتزلی نے لکھی ہی نکسی سنی نے اور اوس سے مومن جاہلی نے رسالہ ضیغمیہ مین نقل کیا ہی اور تمنے ضیغمیہ سے سرقہ کی اصل عبارت یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابوجعفر اسکافی روایت نمودہ کہ معاویہ قومی از صحابہ وتابعین راسین کردہ بود کہ اخبار قبیحہ کہ متضمن طعن بر امیر المومنین علی بن ابی طالب باشد وضع نمایند وایضا روایت نمود کہ بسی کس از صحابہ از جانب معاویہ سالانہ سے یافتند تا احادیث خاطر خواہ او وضع نمایند انتهی اور پوری عبارت صوارم مین ہی سو یہہ بات اگر صحیح ہوئی تو آخر کل یا بعض روایات مذکور کتب اہل سنت مین مسطور ہوتی حالانکہ ایک حدیث بھی اس قسم کی کسی کتاب ضعیف

او صحیح مین پائی نہین جاتی بلکہ جو احادیث موضوعہ حق مرتضوی مین کتب موضوعہ اہل سنت مین
لکھی ہین وہ بھی بابت فضائل ہین نہ بابت فضائح و قبائح معتد اصحاب و تابعین مذکور حدیث مناقب
مرتضوی مین پیش قدم جماعت اصحاب و توابع ہین کما دلت علیہ کتب صحاح اہل السنۃ **قولہ** ابن
ابی الحدید کہتا ہی کہ ایک جماعت اہل سیر سے متفق ہی اسبات پر کہ علی نے فرمایا کہ کعب کذاب ہی
اور وہ منحرف تھا جناب امیر سے **جواب** روایات بیشمار ملا مجلسی کی دلالت کرتے ہین تشیع و اخلاص
کعب احبار پر چنانچہ بحار الانوار مین بروایت حسن مجتبی جناب امیر سے مروی ہی کہ مین او کعب احبار
پاس عمر بن خطاب کے بزمانہ خلافت فاروقی بیٹھا تھا عمر نے کعب سے پوچھا کہ اعلم امت بعد حضرت
موسی کے کون تھا کعب نے کہا کہ یوشع بن نون اسیطرح ہر وصی بعد نبی کے اعلم و افضل امت کا
ہوتا ہی عمر نے کہا کہ وصی ہمارے پیغمبر کا ابو بکر ہی کعب نے کہا حاشا کہ ابو بکر وصی ہو بلکہ وصی پیغمبر آخر
الزمان کا علی بن ابیطالب ہی اور اس دعوی پر بہت دلائل و براہین اور قصے ہا پیشین بیان
کئے ہین کہ بجہت محافظت تطویل کے بقدر ضرورت پر اکتفا کیا پس باوجود ایسے روایات کے
منحرف ہونا کعب کا جناب مرتضوی سے بغایت بعید ہی فافہم **قولہ** علی بن محمد بن یوسف نے کتاب
الاحداث مین لکھا ہی الی قولہ یہہ ہی حال مجمل حریفونکا **جواب** یہہ کتاب مجہول الحال ہی کوئی سنی
نہین پہچانتا اور نقل ایسی کتاب سے جائز نہین خصوصا بمقابلہ خصم کہ جز مسلمات دوسرے کو نا گوار ہی اور
یہہ احداث تمہارا ہی نہ علی بن محمد کا **قولہ** عہد معاویہ سے اوائل عہد عمر بن العزیز تک تریسٹھ سال
برسر منبر سب و لعن جناب امیر و یاران جناب امیر مثل مالک اشتر وغیرہ جاری ہی یہانتک کہ بقول
ابو الفداء و صاحب استیعاب ۹۹ سنہ ہجری و بقول صاحب حبیب السیر سال نمیصد ہجری مین عمر بن
عبد العزیز نے ممانعت کی مین کہتا ہون انکے حق مین کوئی سنی درم نہین مارتا **جواب** سابق
گذر چکا کہ باتفاق فریقین روایت کتب تاریخ معتبر نہین علی الخصوص روایت تاریخ شیعی و سنی
مثل حبیب السیر علاوہ اسکے جس صورت مین جناب امیر سب و لعن سے منع فرماوین تو سنیونکو
کیا لائق ہی کہ خلاف اوسکے اقدام کرین مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین لکھا ہی کہ اہل کوفہ جناب امیر

ملعنت کردند و معاویہ را دشنام میداد ند منع فرمود آن لعنت کردن و دشنام دادن را

انتہی بلفظہ اور فخر الدین نجفی نے مجمع البحرین مین لکھا ہی کہ السب الشتم والشتم السب بان تصف الشئی بما ہو ازراء و نقص انتہی بحروفہ اور یہہ عبارت دال ہی عدم تفاوت سب و شتم و لعن پر

وہو المطلوب اور نہج البلاغہ مین ہی انہ لما سمع اصحابہ یسبون اہل الشام قال انی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین معہذا سنیون کے دم مارنے کا یہہ حال ہی کہ انکار سعد بن وقاص کا والی شام پر اور انکار تمامی اہل مدینہ منورہ کا عامہ اوضاع یزید پر اور انکار شدید زید بن ارقم کا ابن زیاد ملعون پر بابت بے ادبی کرنے اوسکی کے ساتھہ سر مبارک امام حسین علیہ السلام کے اور انکار معاویہ بن یزید رحمہ اللہ تعالی کا اپنے جد و پدر پر علی رؤس الاشہاد بر سر منبر وقت خلع خلافت کے اور انکار عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا بلکہ برہم کرنا ان رسوم بد کا اور جاری کرنا تعزیر کا بعض مرتکبین سب وغیرہ پر شہرت و ظہور مین کالنور علی شاہق الطور ہی اور کتب صحاح و کتب تواریخ سنیون کے اوس سے مملو اور احتجاج طبرسی مین رد حضرت امام حسن کا والی شام و عمرو بن العاص و امثالہما پر بنہایت کثرت و شناعت مذکور پس انکار آنکا بطور سلب کلی کہ در حق این کسان احدی از سنیان گاہے نمی نمود انتہی بلفظہم قابل تماشائے اہل بازار و دکاکین ہی فاعتبروا یا اولی الابصار قولہ جو دیکھا کہ قتل عثمان مین کئی ہزار صحابہ و تابعین و اہل اسلام و ضاویہ شام متفق ہین اور معاویہ نے جناب امیر سے لڑائی کرکے حکم دشنام عام دیا اسلئے اپنے عقائد مین لکھا ہی کہ سب شیخین کفر ہی اور سب ختنین فسق بوجہ ابہ شرکت کئی ہزار صحابہ و تابعین کی قتل عثمان مین محتاج بیان سند ہی اور تفرقہ درمیان سب شیخین و ختنین کے قول قدماء اہل سنت ہے اور متاخرین اب تفرقہ نہین کرتے وجہ قول قول کی یہہ ہی کہ بنیاد احکام شرع کی ظاہر پر ہی نہ باطن پر مثلا جو کوئی سجدہ بت کا کرے یا قرآن کو معاذ اللہ قاذورات مین ڈالے اوسکو حکم کفر کا دیا جاویگا اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات ممتنع ہی کہ سجدہ بت کا از روئے اعتقاد کے یا ڈالنا مصحف کا قاذورات مین از روئے عناد کے نہو اسیطرح جو کوئی سب شیخین کرتا ہی اوسپر حکم کفر کیا جاتا ہی اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات محال ہی کہ ساب

شیخین کا منکر اونکی خلافت کا ہو اسواسطے کہ وجہ طعن کی شیخین مین کیا بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے سوائے امر خلافت کے اور کچہہ معلوم و مشہور نہین اور یہہ انکار مفضی ہوتا ہی طرف انکار طبقہ اولی
تواتر کے جیسا کہ ہم نے شبہ تواتر تحقیق کیا ہی تو سب شیخین بے شبہہ کفر ہی اور وقوع سب کا اہل مصر سے نسبت
حضرت عثمان ذی النورین کے مبتنی تہی اوپر حمایت مروان کے اور وقوع سب کا اہل شام سے نسبت
حضرت امیر علیہ السلام کے جسکی حکایت اہل تاریخ کرتے ہین مبنی تہا اوپر عدم قصاص قتلہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے کہ فی الواقع بوجوہ صحیحہ موجہ ہی تو یہہ سب کرنے والا انکا کافر بہی نہین لیکن
فاسق ہی اور فاسق لائق لعن کے نہین اسلئے کہ کفر منحصر ہی انکار الوہیت و رسالت مین اور جو
راجع ہو طرف اوسکے دوسری وجہ یہہ ہی کہ حضرت ختنین نے اپنے سابین کو حکم کفر کا نہین فرمایا
چنانچہ مشکوۃ مین ہی کہ جب خوارج نے محاصرہ حضرت عثمان کا کر لیا اور مسجد نبوی مین امام اپنی طرف
سے مقرر کیا اور جناب ممدوح پر سب کی تو اوس وقت لوگون نے اون سے پوچہا کہ تم امام عام ہو
اور جو بلا تم پر اوترے ہی وہ تم دیکہتے ہو اور امام فتنہ ہمکو نماز پڑہاتا ہی اب کیا کہتے ہو حضرت
عثمان نے کہا کہ بہت اچہی چیز نماز ہی جسکو لوگ عمل مین لاتے ہین سو جب لوگ اچہا کام کرین تو
اونکے ساتہہ اچہا کام کرو اور جب برا کام کرین تو اونکی بدی سے بچو الغرض اجازت دی کہ نماز
ساتہہ ان مبتدعین کے پڑہو اور حکم کفر کا نہین کیا اور اگر حکم کفر کا کرتے تو کیونکر نماز ادا ہوتی
اسیطرح جناب امیر سے دارقطنی وغیرہ مین مروی ہی کہ جب اون سے حال باغیوں کا پوچہا کہ اونکے
حق مین کیا اعتقاد کرین فرمایا اخواننا بغوا علینا یعنی ہنوز مسلمان ہین لیکن بسبب بغاوت کے
مرتکب کبیرہ و بدعت کے ہوئے ہین اسلئے اہل سنت سب ختنین کو فسق و بدعت کہتے ہین لیکن
و فسق عظیم بخلاف سب شیخین کہ اوسمین اس قسم کے آثار وارد نہین اگر کوئی کہے کہ ختنین نے کس واسطے
حکم کفر کا اپنے سابین پر نکیا حالانکہ قیاس و ادلہ صحیحہ اوسپر قائم ہین تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ حضرات
ختنین نے نہایت مبتدعین کو نظر باحتیاط تکفیر مسلمان معتبر رکہا اور جانا کہ تغیر سیرت شیخین کا
حضرت عثمان سے اور تہمت قتل عثمان کی حضرت علی پر اسقدر انکے اذہان مین راسخ ہی کہ

سب ختنین

کہ ہرگز احادیث مناقب علی و جناب ہاری کو خاطر مین نہین لاتے یا اوسمین تعمق نہین کرتے
اور بعض آیات قرآنی کے ساتھہ تمسک ہین گویا براہ تعصب بیداری انکار مین افراط کرتے ہین نہ یہہ کہ وہ
منکر احکام قرآن و ضروریات دین ہین گو یہہ بات لازم سب طعن ہوا اسلیئے کہ لزوم کفر کفر نہین ہوتا
بلا التزام کفر کفر ہی اسلیئے شبہہ کی جگہہ انکی تکفیر سے احتراز فرمایا سبحان اللہ یہہ کیا مرتبہ احتیاط کا
ہی جو جناب عثمان اور حضرت امیر سے وقوع مین آیا لیکن متاخرین اہل سنت نے جب دیکھا کہ اب وہ سب
شبہے زائل ہو گئے اور حق باطل سے ممتاز ہو گیا اور تمہتین ان مبتدعین کی بے اصل محض تخیلین
اور تتبع احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ منکرین ختنین کے
معاملہ کفار کا سا کیا جسطرح ترمذی مین ہی کہ جنازہ ایک شخص کا آنحضرت کے سامنے لائے
تا کہ اوسپر نماز پڑہین آپنے نماز نہ پڑہی اور نہ اور ونکو حکم دیا نماز پڑہنے کا اوسپر جب پوچھا فرمایا
کہ یہہ عثمان کو دشمن رکہتا تہا مین بہی اوسکا دشمن ہون اسیطرح حق مین منکرین جناب امیر کے فرمایا
چنانچہ صحاح احادیث مین آیا ہی کہ دوستی علی کی نشانی ایمان ہی اور دشمنی علی کی نشانی نفاق
کی اور آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا تجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکہتا تجکو مگر منافق اور آیا ہی اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ اسلیئے اب حکم ساتھہ کفر ساب ختنین کے کرتے ہین اور
یہی مذہب منصور مفتی بہ ہی اور قیاس بہی یہی چاہتا ہی کہ سب ان سبکی کفر ہو اسلیئے کہ بزرگی
ان علوم مرتبہ سبکا متواتر و ضروریات دین سے ہی قولہ کہتے ہین کہ محاربہ علی و معاویہ کا بابت
ریاست کے تہا نہ امر دین مین دونو برسر حق تہے معاویہ مجتہد خاطی مستحق ایک ثواب کا ہی اور
قاتل و قتیل دونو بہشتی اسجگہہ حدیثین اپنی کتب صحاح کی اور آیات محکمات بہول گئے آنحضرت نے
من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ عز وجل ومن سب اللہ عز وجل اکبہ اللہ علی منخرہ
فی النار اخرجہ الکنجی وغیرہ الی قولہ اخرجہ الحافظ النمری واخرجہ الطبرانی وابن عساکر والخطیب وقال
تعالی الذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم تحقیک بموجب حکم خدا و رسول دشمنان نفس رسول
مستحق لعنت خدا و ناس و ملائکہ اجمعین ہین اور بموجب خبر لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ

سوین اخرجہ الترمذی منتقصین آپکے وہ قول حکم اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ مین الخ انتہی

حاصل جواب اگرچہ علماے ماوراء النہر و متقشفین فقہا ان سارے حرکات و جدال و قتال کو جو معاویہ سے

نسبت جناب امیر کے وقوع مین آئے محمول خطاے اجتہادی پر کرتے ہین لیکن محققین اہل سنت نے

بعد تتبع روایات صحیحہ کے یون معلوم کیا ہی کہ یہ حرکات خالی نہین ہی شائبہ نفسانیت و حمیت

امویت اور تعصب قرابت سے جو معاویہ کو ساتھہ حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے حاصل تہا

معہذا غایۃ مافی الباب اسقدر ہی کہ ارتکاب کبیرہ یعنی بغی و فسق ہی سو فاسق مستحق لعن نہین پس اگر

مراد سب سے اتنی ہی کہ اس فعل کو بدجانین اور بدکہین تو بے شبہہ نزدیک محققین کے یہہ

امر واقع ہی اور اگر مراد لعن و شتم ہی تو معاذ اللہ کوئی مسلمان اوسکا قائل ہین اسلیے کہ نزدیک

اہل سنت کے صاحب فسق و مرتکب کبیرہ لائق استغفار کے ہی بلکہ استغفار اوسکے حق مین مامور

ہی پس لعن حرام ہوئی خاصۃً جس صورت مین کہ مرد صحابی ہو اوس وقت شفاعت رسول و عفو صاحب

حق مثل جناب مرتضی اوسکے حق مین نسبت اور فساق و اہل کبائر کے زیادہ تر متوقع و مرجا

ہی اور یہہ بات ہی بالقطع معلوم و متحقق ہی کہ عہد نبوی مین بعضے صحابہ مرتکب کبیرہ ہوگئے جیسے ماعز

سلمی وغیرہ اور ان سے زنا و شرب خمر وغیرہ ہوگیا اور جیسے حسان بن ثابت کہ شریک قذف

عائشہ صدیقہ ہوگئے تھے ولیکن آنحضرت نے انپر حکم کفر کا جاری نہین فرمایا باوجودیکہ ہنوز قذف

قرآن مین منصوص التحریم بہی نہوا تہا بخلاف اوسوقت کے کہ اب قاذف عائشہ بلاشبہہ کافر ہی بسبب

انکار نص قرآن کے اور مدار محبت دینی کا صرف ایمان پر ہی اور قرآن سے معلوم ہوتا ہی

کہ ولایت اور محبت مومنین کی کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ سے زائل نہین ہوتی قال تعالے

اِذْ ہَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰہُ وَلِیُّہُمَا مراد دو طائفہ سے بنو سلمہ و بنو حارثہ ہین کہ

جنگ احد مین قبل قتال کے باغوائی عبد اللہ بن اُبَی منافق قاصد فرار ہوئے تھے کہ بالاجماع

کبیرہ ہی خصوصاً ایسے جہاد سے جسمین پیغمبر بنفس نفیس حاضر ہون اور وہان ہلاک پیغمبر محظور بلکہ متیقن

ہو سوباوصف اسکے حق تعالے نے ولایت ان دو نو طائفہ کے بات نہ اوٹہایا بلکہ اونکو مومنین

بیان سب و لعن معاویہ و جواز آن

مدار محبت دینی

فرمایا کہ علی اللہ فلیتوکل المؤمنون پس معلوم ہوا کہ اسقدر محبت باوجود کبائر کے بسبب ایمان کے
لابد ہونا اگر ہی اور مدار عداوت مطلقہ دینی کا کفر پر ہی تو ہر کافر کو دشمن رکھنا چاہیئے کما قال تعالیٰ
لاتتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء اور یہہ بات بالاجماع ثابت ہی کہ صحابہ سے کوئی امر موجب
کفر و حبط اعمال کا صادر نہین ہوا مگر یہی مخالفت یا محاربت حضرت امیر کی بابت خلافت کے
جیسا شیعہ کو وہم ہی سو یہہ دونو امر موافق تحقیق معتبرین شیعہ کے کفر نہین ہین اور جب کفر نہوی
تو مرتکب انکا دشمن بھی نہوگا کتاب نہج البلاغۃ مین کہ نزدیک شیعہ کے حرفا حرفا اوسکا تواتر
جناب امیر رضی سے مروی ہی اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج
والشبہۃ والتاویل یہہ صریح ہی اسبات مین کہ محارب حضرت امیر کا مسلمان ہی نہ کافر اور
محاربہ اوسکا مبنی ہی اشتباہ و تاویل پر جسکو بلفظ خطائے اجتہادی تعبیر کیا جاتا ہی اسیطرح
صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی دلیل اسلام معاویہ ہی اسلیئے کہ اطاعت کافر کی درست نہین خصوصا
ایسے امام معصوم سے کہ نمبر ثانی ائمہ ہدی مین ہو خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقائد مین
لکھا ہی کہ کفر نام ہی عدم ایمان کا خواہ بضد ہو یا بے ضد اور فسق خروج ہی طاعت خدا سے
مع ایمان کے اور نفاق اظہار ایمان ہی باخفاء کفر اور فاسق مومن ہی مطلقا اور عذاب صاحب
کبیرہ کا منقطع ہی اسلیئے کہ مستحق ثواب ہی بنا بر ایمان انتہی حاصلہ پس ثابت ہوا کہ صاحب کبیرہ
و صاحب فسق ہنوز مومن ہی علی الاطلاق اور لعن و تبرا اوسپر جائز نہین بلکہ مستحق عفو و مغفرت
ہی و لائق شفاعت و دخول جنت گو بعد العذاب ہو کما جاء شفاعتی لاہل الکبائر من امتی
اور ظاہر بھی یہی ہی اسلیئے کہ تبرا و لعن اوسوقت روا ہی جب کوئی جہت محبت کی موجود نہو
اور یہہ خاص ہی موت علی الکفر سے کیونکہ بعد کفر کوئی عمل خیر باقی نہین رہتا اور جب تک فسق
و ارتکاب کبیرہ ہی تب تک ایمان و اسلام باقی و برقرار ہی گو فسق و عصیان مکروہ ہی تجرید
طوسی مین لکھا ہی کہ احباط عمل باطل ہی اسلیئے کہ مستلزم ہی ظلم کو کقولہ تعالی من یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ پس جبتک کہ کفر متحقق نہین کوئی عمل حبط نہین ہوتا اور مرنا معاویہ کا کفر پر اسیطرح

ثابت نہین نہایت امر فسق یا صدور کبیرہ ہی اور یہہ موجب کفر نص نہج البلاغۃ و عبارت تجرید موجب
نفی اسلام و لعن و تبرا نہین آور ملا عبد اللہ مشہدی نے کہ معتبرین شیعہ سے ہی کما نقل عنہ صاحب
التحفہ قدس اللہ سرہ لکہا ہی کہ محارب حضرت امیر کا کافر نہین بلکہ فاسق و صاحب کبیرہ ہی اسلئے
کہ اوسنے تکذیب نص پیغمبر کی نہین کی بلکہ بسبب تاویل باطل یا انکار نص کے محاربہ حضرت امیر کو
روا کہا تو فسق اعتقادی ہوا نہ کفر انتہی آور خواجہ نصیر نے جو کہدیا کہ مخالفوہ فسقہ و محاربوہ
کفرہ سو یہہ قول بسبب مخالفت نص نہج البلاغۃ اور تصریح ملا مشہدی و صلح امام حسن بلکہ
خود قول خواجہ کے کہ سابق تعریف کفر مین گذرا ساقط از اعتبار و غیر مستند بدلیل بلکہ
تحکم بحت ہی آپس امر محقق باتفاق فریقین اسیقدر ہی کہ محاربہ جناب امیر کا بغی ہی اور بغی فسق
ہی نہ کفر اور وہ بہی اگر مبنی شبہہ و تاویل پر ہو تو بعینہ خطائے اجتہادی ہی آور ہو جانا آزردگی
و ناخوشی کا درمیان بزرگون کے باعتبار امور دنیا کے کثیر الوقوع ہی لیکن جانبین سے
کوئی مستحق اہانت و تحقیر کا نہین ہوتا جسطرح درمیان یوسف علیہ السلام اور اونکے اخوان
کے اتفاق ہوا اب ہمکو سوا اسکے کیا چارہ ہی کہ سب کو بتعظیم یاد کرین اسیطرح نزدیک
شیعہ کے درمیان ائمہ زادون کے بابت امامت کے بڑا اختلاف و مناقشہ ہوا ہی لیکن ایک نے
دوسرے کی تحقیر و اہانت نہین کی بلکہ تعظیم کو ملحوظ رکہا پس جو وجہ اس تعظیم کی نزدیک شیعہ کے
ہو وہی وجہ اہل سنت کی طرف سے حق مین امیر معصوم و معاویہ خاطی کے قبول فرماوین
اور صاحب فسق و کبیرہ کو لعن و تبرے سے معذور رکہین اسلئے کہ وہان بہی سوائے ایک شخص کے
دوسرا معصوم نہوا اور جانب مقابل غیر معصوم ہونگے آور اس تقریر سے جو استدلال کہ آپنے
احادیث و آیات مذکورہ سے کیا تہا بالکل ہباءً منثورا ہو گیا ہمذا روایت کنجی شیعی و تمیمی
وغیرہ کو حدیث صحیح و کتب صحاح اہل سنت سے قرار دینا دلیل جہل و عناد کی ہی آور حال تزد ابن عساکر
و خطیب و طبرانی وغیرہ کا بتفسیر معلوم ہو چکا ہی کہ تخریجات انکے مخصوص ہین ساتہہ ضعاف
و موضوعات کے باوجود اسکے انہون نے حکم ساتہہ صحت حدیث کے نہین کیا اور نہ ان تاحال

مین حکم لعن و تبرا کرنے سا ب و محارب حضرت امیر کا ہی کہ مدعا پر منطبق ہون نہایت یہہ ہی کہ
سبّ مرتضی حکم سبّ خدا و رسول مین ہی سو یہہ مضمون نسبت جمیع اصحاب کے عموما وارد ہی عن
عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی
من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اخرجہ الترمذی اور معاویہ بے شبہ صحابی ہین اور انکے
حق مین بعض احادیث بہی وارد ہین اسلیے اہلسنت انکو بد نہین کہتے اور سابق لعن اکرہ لکم
ان تکونوا سبابین کذا فی نہج البلاغۃ و عبارت تذکرۃ الائمہ وغیرہ گذر چکی ہی بس معلوم
نہین کہ لوگ اپنے نصوص صحیحہ کو بہول گیا ثم یا ہم **قولہ** قطع نظر فضائل صحابہ کے بیچ
شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ حتی کہ مرزا مظہر جان جانان و مولوی فخر الدین دہلوی وغیرہ
مین زمین و آسمان ایک کیا ہی اور انکی کتب احوال کو بذوق و شوق تمام پڑہتے ہین اور جعفر
اور راو وادعیہ مرویہ فقرا کو باسید ثواب عظیم و نجات از جحیم تلاوت کرتے ہین اور جب
کوئی منقبت جناب مشکل کشا وغیرہ ائمہ ہدی کی بیان کرتا ہی تو دل سے نہین سنتے
اور اگر بجائیہ فصاحت و بلاغت سنتے ہین تو ہرگز اعتقاد اوسکے صدق پر نہین
کرتے بلکہ از روی استعجاب کے ایک دوسرے کو چشمک مارتے ہین اور قائل کو رافضی
کہتے ہین جواب وجہ فرط اعتقاد اہل سنت کی نسبت حضرات صوفیہ قدس اللہ
اسرارہم کے بطور تحقیق یہی ہی کہ یہہ سب ظاہر و باطن مین مستفیض و مستفید ہین جناب
مشکل کشا و ائمہ ہدی سے اور اونکے وظائف و ملفوظات گویا عین اونکے کلمات
و اوراد ہین بسبب اتحاد فن و وحدت ملت کے بحدے کہ امتیاز و جدائی فیما بین عسیر
بلکہ متعذر ہی شعر این جام فیض پیر مغان بزم وحدت است ❊ در پردہ دارد مین
کثرت نمائی را ❊ جو کمالات و فضائل کہ حق تعالی نے ائمہ کو بخشے تھے وہ سب
اولیا امت کو اون سے بالاستحقاق حاصل ہوے اب انکی غیبت مین اہل ذکر

ہین اور اکثر انمین جو سر سلسلہ ہین وہ اولاد ائمہ ہدی ہین اور جامع ہین درمیان نسبت دینی
اور اتحاد طینی کے فحبذا الوفاق ونعم الاتفاق جیسے حضرت اعظم کہ حسنی حسینی ہین اور جیسے سید
معین الدین چشتی اور شیخ ابو الحسن شاذلی وغیرہم اور منتہی کل سلاسل ولایت کا نزدیک
اہل سنت کے ائمہ ہدی ہین لا غیر چنانچہ کتب تصوف شاہد اس مدعا کی ہین اور غالبا عبارات اور
مشائخ کے الفاظ وکلمات ائمہ ہدی ہین کہ طبقۃ بعد طبقۃ منقول ہوتے ہیں اسلئے لوگ
اوسکے پڑہنے مین توقع برکت وقبول رکہتے ہین اور جن خطائف وادعیہ کو شیعہ نے طرف
ائمہ ہدی کے نسبت کیا ہی وہ فی الواقع عبارت اکابر طائفہ ہین نہ حضرات ائمہ ہدی اور راوی
اوسکے وہ لوگ ہین جنکو ائمہ نے اپنے مجالس سے نکالدیا اور کذاب ومفتری ٹہیرایا معاذ
جب انکو قرآن سے ملاؤ تو بڑا اختلاف پاؤ اس سے ثابت ہوا کہ وہ ائمہ ہدی سے ماثور نہین
ہین ورنہ جسکا قرآن کا ساتہہ ہو گیا ممکن ہی کہ اوسکی ایسی بات ہو جس صورت مین کہ نزدیک گروہان
کے حضرات صوفیہ صافیہ کہ مقتبس انوار اہل بیت نبوی ہین صرف نظر بانتساب مذکور ایسے باقدر
ہون تو کلام ائمہ ہدی کہ شیخ المشائخ صوفیہ اہل سنت ہین اگر بوجہ صحیح ماثور ہون کیا کچھ آبرو
بہگت ہوگی یہہ امر معقول ہر احمق وغبی ہی جیسے جاے ذکی ولیکن شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ اور جواب الزامی یہہ ہی کہ جب صاحب نواقض الروافض نے انکار
صوفیہ کو طرف امامیہ کے نسبت کیا تو قاضی نور اللہ شوستری نے رد شنیع اوسپر کیا اور محمد
جامع الاسرار سے حصر تصوف حقیقی کا تشیع مین اور حصر تشیع حقیقی کا تصوف مین نقل کیا چنا
عبارت مصائب قاضی کی شوکت عمریہ مین لکہی ہی اور مفاد اوسکا یہہ ہی کہ صوفی حقیقی نہین
ہوتا مگر شیعی امامی اور شیعی حقیقی نہین ہوتا مگر صوفی اور تفصیل اسکی مجالس المومنین سے معلوم
ہوگی کہ کسقدر صوفیہ اہل سنت کو عداد شیعہ مین گنا ہی بناء علیہ جو درمیان تشیع وتصوف
کے فرق کرے وہ مکابر ہی یا جاہل اور اہل سنت نے احوال وفضائل اہل بیت مین کتب
مجلدہ مستقلہ لکہے ہین جیسے فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ وذخائر العقبی فی مودۃ اہل القربی و

حصر تصوف و تشیع حقیقی در مجالس

رسائل اہل سنت در فضائل اہل بیت

وکتاب الخصائص فی منقبت علی بن ابیطالب وشواہد النبوۃ واحیاء المیت وسید السفا دات حتی کہ
ابن یونس مجتہد شیعہ نے صراط مستقیم مین لکھا ہی کہ ابن جریر نے کتاب یوم الغدیر وابن شاہین نے کتاب
المناقب وابن ابی شیبہ نے کتاب الاخبار والفضائل المرتضویہ وابو نصیر اصفہانی نے کتاب منقبۃ
المطہرین وابو محاسن رویانی شافعی نے کتاب جعفریات وموفق مکی نے کتاب الاربعین فی
فضائل امیر المومنین وابن مردویہ نے کتاب رد الشمس فی فضائل علی وشیرازی نے کتاب
نزول القرآن وامام احمد حنبل نے کتاب مناقب اہل البیت ونظیری نے کتاب خصائص علویہ
وابن معازلی شافعی نے کتاب المراتب وبصیری نے کتاب درجات المومنین وخطیب نے کتاب حدائق
تصنیف کی ہی اور مرتضی علم الہدی نے کہا کہ مینے عمرو بن شاہین سے سنا ہی کہ وہ کہتا تھا
کہ مینے ہزار جزو فضائل امیر المومنین مین فراہم کئے ہین کذا فی الترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان للمعین
القزوینی الاثنا عشری اب جائے انصاف ہی کہ اسقدر تصانیف شیعہ کی فضائل اہل بیت مین کسی نے
دیکھی یا سنی ہی یا کہین عالم مین مشہور ہی بلکہ استقرار سے معلوم ہوا کہ شیعہ قدیما وحدیثا نقل
فضائل مرتضوی وائمہ ہدی مین خوشہ چین اہل سنت ودریوزہ گر کتب جماعت ہین جہان دیکھو
انہین کی کتابون سے نقل لاتے ہین اگرچہ بدون امتیاز صحیح وسقیم ہو حتی کہ بالفعل بلکہ آج
کل مین ایک سنی نے ایک رسالہ متوسط بنام احیاء المیت بذکر مناقب اہل البیت تالیف کیا ہی
اوس سے بھی یارون نے بے حوالہ نام چند مطالب کو بتغلب وتصرف وتصحیف وتحریف اوڑا کر درج
نوائد حافظیہ حبیب آپکا رسالہ ختم ہی کر دیا والی اللہ المشتکی ثم الی اللہ المشتکی شعر کس نیاموخت علم تیر
از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد چنانچہ عبارت مناقب بیہقی وغیرہ اوسی سے مسروق ہی
اور وہ یہہ ہی کہ بیہقی نے مناقب شافعی مین لکھا ہی کہ کہا گیا شافعی سے کہ لوگ صبر نہین کرتے
سماعت منقبت وفضیلت اہل بیت پر اور جب کسی کو دیکھتے ہین کہ اس طرح کی بات کرتا ہی تو کہتے
ہین کہ الگ رہو اس شخص سے کہ یہہ رافضی ہی امام شافعی نے فرمایا کہ بری ہون مین طرف
خدا کے اون لوگون سے جو حب بنی فاطمہ کو رفض جانتے ہین انتہی ملخصا اسیطرح اور بہت اقوا

نسائی وغیرہ کے کتب اہل سنت مین مرقوم ہین ابن حجر نے دیباچۂ فصول مہمہ مین لکہا ہی
کہ سبکی نے طبقات کبری مین نسائی سے نقل کیا ہی کہ جب امام نسائی صاحب صحیح دمشق
مین داخل ہوئے تو لوگون کو دیکہا کہ بغض علی مین غلو تمام رکہتے ہین انہون نے کتاب الخصائص
فضائل علی مرتضی مین بنائی لوگون نے کہا کہ تمنے فضائل شیخین مین کیسا تصنیف کی نسائی
نے کہا کہ مین دمشق مین آیا لوگون کو علی مرتضی سے منحرف پایا اسلیے یہہ فضائل لکہے ہین لوگون نے
امام نسائی کو خوب مارکوٹا اور مسجد سے نکالدیا اور قلعہ مین قید کیا یہانتک کہ بعد مدت دراز کے
طرف رملہ کے نکالدیا پہر وہ رملہ مین مرگئے رحمہ اللہ تعالی انتہی پس ظاہر ہی کہ شافعی ائمہ اہل
سے ہین اور نسائی محدثین جماعت سے اگر انکو ائمہ ہدی سے بغض ہوتا اور متحمل سماعت مناقب
عترت نہو سکتے تو یہہ حال انکا کاہے کو ہوتا آخر دنیا مین کوئی انگوشہ مین نکلے گا آورجن لوگون
نے نسائی کو مارا وہ رافضی خارجی تہے یا سنی اور اگر سنی تہے تو شافعی و نسائی کون تہے
وہ بتاؤ غریب ماجرا ہی کہ ان حکایات کو آپنے محل طعن اہل سنت مین لکہا ہی حالانکہ بر بر لفظ انکا
دلیل فدویت قدما اہل سنت ہی نسبت اہل بیت کے شعر چشم باز و گوش باز و این ذکا
خیرہ ام در چشم بندی خدا ✤ **قولہ** محی الدین عربی نے متوکل عباسی کو قطب وقت لکہا ہی **جواب**
اسکے ساتہہ اور لکہنا تہا کہ قاضی شوستری و بہائی عاملی و تقی مجلسی وغیرہ نے شیخ اکبر کو
زمرۂ شیعہ مین معدود کیا ہی اور اونکے کشف و کرامات کے قائل ہوئے ہین اسیطرح تشیع
متوکل عباسی کا کلام باقر مجلسی سے تذکرۃ الائمہ مین اور کلام محمد تقی مجلسی سے کہ والد
باقر ہی لوامع مین سمجہا آتا ہی حتی کہ کتب رفضہ سے بطور نصوص صحیح بہی ثابت ہی کہ خلفا عباسیہ
باطن مین شیعہ تہے اور عداوت اونکی ساتہہ ائمہ اہل بیت کے بطور تقیہ کے تہی اس صورت مین ناصبیت
متوکل کی جسکو آپ مابعد مین ثابت کیا چاہتے ہین ثابت نہو گی **قولہ** حیوۃ الحیوان مین لکہا
ہی کہ ان المتوکل کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ وانہ احیا السنۃ ولم
ینشر الآثار النبویۃ وامات البدعۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعزاہلہا **جواب** آپنے عبارت حیوۃ الحیوان

قطب الاقطاب متوکل عباسی کا

تحسین الشیعی ... متوکل کا

بمطابق اپنی مراد کے محذوف ومقدم وموخر کرکے واسطے اثبات خروج متوکل کے نقل کیا
ورنہ اصل عبارت اوسکی سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے ابتدائی جلوس مین توجہ طرف احیاء
وغیرہ کے کی تھی پھر مبغض علی مرتضی ہوا اس صورت مین اجتماع سنت ونصب کا لازم نہین آتا
کہ موجب طعن ہو چنانچہ عبارت حیوۃ الحیوان کی بے خیانت نقل سامی یہہ ہی ولما ولی المتوکل
احیی السنۃ وامات البدعۃ وکتب الی الآفاق برفع المحنۃ واظہار السنۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعز اہلہا
وانحدرت المعتزلۃ وکانوا فی قوۃ ونماء الی ایام المتوکل فخمدوا ولم یکن فی ہذہ الملۃ الاسلامیۃ اہل
بدعۃ شر منہم نعوذ باللہ من شر مقالتہم ونسالہ السلامۃ من الزیغ والزلل وکان المتوکل یبغض
علیا علیہ السلام ویستنقصہ فذکر علیا یوما عندہ فغض منہ فتمعر وجہ ابنہ المنتصر لذلک فشتمہ المتوکل
وانشد مواجہا لہ غضب الفتی لابن عمہ راس الفتی فی حرامہ فحقد علیہ واغراہ ذلک علی قتلہ لما
کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ انتہی بلفظہ قولہ مین حیران ہون کہ
متوکل نے کیونکر احیائی سنت کیا حالانکہ فاسق فاجر شرابی مبتدع منحرف سنت نبوی سے
دشمن علی وآل نبی کا تھا جواب آپ حیران نہون متوکل نے جسطرح احیاء سنت کیا نمونہ
اوسکا عبارت حیوۃ الحیوان مین گذرا اور مجمل تقریر یہہ ہی کہ مامون عم متوکل ومعتصم پدر
متوکل وواثق برادر متوکل اپنے ایام خلافت مین دعوی خلق اللہ کی طرف مذہب اعتزال
کے کرتے تھے اور علماء اہل سنت کو بابت انکار اعتزال کے انواع ایذا واہانت وتکلیف
دیتے تھے چنانچہ احمد بن نصر خزاعی کو سولی دیدیا اور احمد بن حنبل وغیرہ اکابر کو
کوڑے مارے اور حبس کیا اور بانواع ایلام تعذیب دی یہان تک کہ بعض نے حبس
مین وفات پائی اور یہہ ہنگامہ آخر ایام مامون سے تا وفات واثق قائم رہا اور جب واثق
مر گیا اور اوسکی جگہہ متوکل بیٹھا تو اوسنے علماء اہل سنت کو چھوڑ دیا اور علمائے حدیث کو
کہ روایت سے ممنوع تھے اجازت نشر روایت کی دی اور علمائے معتزلہ کو بے حقیقت
محض کر دیا اور نظر سے گرا دیا اور خطہ درجات اہل اعتزال مین کوشش بلیغ کی اس جہت سے

متوکل نیکنام ہوگیا شیخ اکبر نے بمجرد اس عمل کے اوسکو نیک سمجھ لیا لیکن شیعہ کو تا قائل اکابر
شیخ اکبر اور معتقد تشیع متوکل ہین اس بابت طعن کرنا اہل سنت پر کسیطرح نہین پہونچتا یہ
بات اہل سنت کے کہنے کی تھی کہ خلفا و عباسیہ کے بعضے انکے ناصبی تھے جیسے متوکل اور بعض مرید
معتزلہ جیسے مامون معتصم واثق شیعہ اونکو ظل اللہ اور شیعہ آل نبی جانتے ہین تو فی الواقع
شیعہ ناصبی ہین گو تقیہ سے دعوی تشیع کرتے ہین اور شیعہ اولی نفس الامر مین سنی ہین
کہ دشمن معتزلہ و نواصب تھے حتی کہ اکابر اہل سنت نے کیا کچھ ایذا ہات سے عباسیہ کے اوٹھائی
ہی پس اپنے عیب چھپانے کو دوسرون پر تہمت لگانا انصاف کے گلے پر چھری چلانا ہی اور
جس صورت مین کہ منحرف ہونا متوکل کا سنت سے نزدیک آپکے ثابت ہی تو اہل سنت پر کیا جائے
ملامت ہی کہ یہہ بہی ہر منحرف سنت کو مبتدع جانتے ہین چنانچہ اسی جہت سے متوکل کو نہایت برا
کہتے ہین و سیجی بیانہ **قولہ** سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ سنہ تین سو چہ مین
متوکل نے حکم کیا واسطے ہدم قبر امام حسین علیہ السلام کے اور جو اوسکے گرد ہو گھرون کے
اور ہونے زراعت کے اور روکا لوگونکو اونکی زیارت سے شاید عقیدہ سنیون مین دشمنی
امام حسینؑ کی ثواب ہوگی اسیلیے اس قطب سنیون نے ایسا عمل کیا **جواب** جہان سیوطی
نے یہہ کچھ لکھا وہان یہہ بہی لکھا ہی کہ کان المتوکل ناصبا اس جملہ کو آپنے کیون حذف کر دیا اور طعن
ناحق سنیون پر جڑ دیا اول سنی ہونا متوکل کا ثابت کرو پھر کچھ کہنا ثبت العرش ثم انقش کسی سنی
نے متوکل کو قطب نہین کہا الا شیخ اکبر نے نظر بظاہر حال کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ لیوید ہذا الدین
بالرجل الفاجر اور شیخ اکبر تو بقول اکابر شیعہ بڑے شیعہ تھے اور متوکل بہی شیعہ تھا او
جو کچھ ساتھ مرقد مبارک سید الشہدا کے کیا اعمال شیعہ سے نہایت ملائم ہی معہذا انہین کلام
شیخ کا بطور شیعہ بغایت عسیر ہی ملا تقی مجلسی نے بعد اثبات تشیع شیخ کے لکھا ہی کہ اگر
را حالت فہمیدن کلام شیخ محیی الدین بودہ باشد میداند کہ فضیلت وجاہ او درجہ مرتبہ ایست
الی قولہ بلکہ جمیع محققین و مدققین خوشہ چین خرمن افضال اویند انتہی اس صورت مین قطبیت متوکل

ناصبی ہونا متوکل کا

کی باوجود ناصبیت کے نزدیک شیعہ کے ثابت ہی یالب پہ قت کا نام شیخ اکبر کے ما قبل ہی زعلی ظاہر
اور اہل سنت کو تو ناصبی ہونے اوسکی سے ایک بڑا فائدہ حاصل ہوا کہ علمائے اہل سنت ناصبی کو
ایسا مردود جانتے ہین کہ متوکل کو باوجود سلطنت و فرمانروائی کے ہمیشہ ہجو کرتے رہے بلکہ دیوار در و
بغداد پر کہ محل دولت عالیہ تھا کما فی بستان التفقہ الی اللیث قبائح و فضائح اوسکے لکھے اور
داد تشہیر دی اور نصرت ذریت طاہرہ آنحضرت مین جان سے دریغ نکیا بخلاف شیعہ کے کہ اپنے بجز
اہل نفاق کے کوئی اور فرقہ مخلص جنکا ظاہر و باطن ایک سا ہو ظاہر نہوا چنانچہ روایات کلینی و شیخ
طوسی و طبرسی سے ظاہر ہی بلکہ اعاظم و اکابر انکے متکلم بکلمات نواصب رہے اور داد ناصبیت باطنی و تشیع
ظاہری دیتے رہے اور نام تقیہ کا کرکے ہمیشہ عداوت آل نبی کو کام فرماتے رہے شاید عقیدہ شیعہ
مین دشمنی امام حسین ع کی اور دوستی اونکے دشمنون کی ثواب ہوگی جب تو خلفاء عباسیہ کو کہ جنسے
اہل سنت ہمیشہ ایذا پاتے رہے اور لڑتے رہے شیعہ اور متوکل ناصبی کو قطب و ظل اللہ کہتے ہین
اور تفصیل اس اجمال کی ازالۃ الغین مین لکھی ہی اس مطلب کو بھی آپنے مومن جالسی کے رسالہ
تشیید سے سرقہ کیا ہی یاد رہے قولہ اسیطرح علی بن جہم شاعر ناصبی دشمن حضرت امیر تھا ایسا تک
کہ اپنے باپ پر لعنت کرتا تھا کہ کس لیے اوسکا نام علی رکھا ثقات اہل سنت اوسکی بہت تعریف
کرتے ہین اور متدین متورع لکھتے ہین ابن خلکان نے کہا کہ وہ معذور تھا بغض علی مین اور
منحرف ہونے مین علی سے اسلیئے کہ محبت اونکی جمع نہین ہوتی ساتھ تسنن کے جواب
علی بن جہم بن بدر بن جہم قرشی اشرار نواصب سے تھا چنانچہ آپنے بھی اوسکو بلفظ ناصبی لکھا ہی
اور دشمنی اہل سنت کی سنا تھہ نواصب کے نہایت وضوح سے محتاج بیان کی نہین جس سنی نے اوسکو
متدین متورع لکھا ہو اوسکا نام لو صاحب تحفہ نے یون لکھا ہی کہ وہ بنابر مصلحت اظہار تسنن
کیا کرتا تھا اور اپنے نصب کو چھپاتا تھا اور مقصود وہ اوسکا منحرف کرنا لوگون کا تھا جناب امیر سے
اور قول ابن خلکان کا بطور طعن ہی اوسپر بطریق تحسین و الا یہہ کیون لکھتا کہ بعث مع الانحراف
عن علی و اظہار التسنن کان مطبوعا علی قول الشعر یہہ کوتاہ فہمی آپکی ہی نہ ابن خلکان کی ع

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینست ؛ **قولہ** جرزجانی بہی دشمن نہین تہا دارقطنی نے اوسکو منجملہ ثقات
وحفاظ معتبر کے لکہا ہی **جواب** جرزجانی کی نسبت ہمی علم نہین اور اس نسب کے کئی آدمی ہین معلوم نہین
آپ کس جرجانی کو دشمن ٹہراتے ہین اگر مراد جوزجانی سے ابراہیم بن یعقوب بن آحق جوزجانی
ہی کہ نزیل دمشق تھے اور ترمذی وابوداؤد ونسائی نے اون سے روایت کی ہی تو یہ ہرگز
دشمن نہین نہ تھے اگر دارقطنی نے اونکی توثیق کی تو بیان واقعی ہی آپ دشمنی اونکی ثابت کیجیے
پھر جواب لیجیے **قولہ** ابن عربی مالکی کو سنی اپنا پیشوا وولی کامل جانتے ہین حالانکہ اوسنے کہا ہی
کہ نہین قتل کیا یزید نے حسین بن علی بن ابیطالب کو مگر اونکی جد کی تلوار سے **جواب** آپ بسبب
کمال تبحر ومہارت فن تاریخ وغیرہ کے بہت امور واضح نہین ہوا کرتے یا دیدہ ودانستہ بحکم انما
یَفتَرِی الکَذِبَ الَّذِینَ لَا یُؤمِنُونَ بِاللہِ ارتکاب دروغ کیا جاتا ہی ابن عربی جو ولی کامل اور پیر
طریقت تھے اونکا نام محی الدین ہی اور یہہ ابن عربی مالکی فقیہ جنکا نام ابوبکر ہی اور شخص ہین
ابن حجر ہیثمی مکی نے کتاب المنح المکیہ فی شرح العقیدۃ الہمزیہ مین انکے قول کا رد لکہا ہی چنانچہ
اصل عبارت طویل عربی اوسکی با وجہ تفصیلیہ تحقیقا والزاما ازالۃ الغین مین لکہی ہی اور صاحب
تنبیہ السفیہ نے بجواب جالسی غبی غوی لکہا ہی کہ حاصل کلام ابوبکر بن العربی کا یہہ نہین ہی کہ امام حسین
فی الحقیقۃ باغی تھے اور یزید فی الواقع خلیفہ برحق تہا بلکہ غرض اونکی یہہ ہی کہ یزید نے بنا بر
تمسک اس حدیث کے امام حسین کو شہید کیا پس وہ مخطی فی الفہم تھا اور معذور گو یہہ شبہ اوسکا باطل
اور فہم اوسکا خطا لیکن حبس لسان مین اوس سے یہہ شبہہ کافی ہی کما ان الحدود تندرء بالشبہات
اور باقی اہل سنت نے اسقدر کو بہی مسلم نہ رکہا اور یزید کو مخطی فی الفہم نہ سمجہا بلکہ ظالم وہوا پرست قرار دیا
اور حق یہی ہی اسلیے کہ یزید بسبب کمال غرور ونخوت وبیباکی وسفاکی کے پروا اسبات کی کرتا
تہا کہ ہر واقعہ مین تمسک ساتہ کسی حجت کے ترجیح شرعیہ سے کرے اگرچہ اوسکے فہم مین
خاطی ہو دلیل اس مدعا پر یہہ ہی کہ ابوبکر بن العربی نے یہہ نہین کہا کہ قتل الحسین بسیف جدہ
بلکہ یون کہا کہ لم یقتل یزید الحسین الا بسیف جدہ یعنی یزید نے اس شبہہ سے قتل کیا اور

اور یہہ بات نزدیک اونکے جو سلیقۂ عبارت فہمی رکھتا ہی روشن ہی انتہی اور جنہون نے ابن العربی ابوبکر بن العربی کو دیکھا ہی اور دیار مغرب مین تھے اونکی تقریرات سے یہہ امر بشرح و بسط تمام ازالۃ الغین مین منقول ہی فعلیک بالمراجعۃ الیہ حتی ینکشف الامر کما ہو فی نفسہ لدیک **قولہ** ترجم ابوحنیفہ کو دیکھو کہتے ہین ولم یلعن یزیدا بعد موتہ سُنی ایسے کلمونکو نام ورع و تقوی رکہتے ہین **جواب** لعن یزید مین توقف اسلئے ہی کہ دربارۂ شہادت امام حسین علیہ السلام روایات متعارضہ متخالفہ وارد ہین بعض روایات سے رضا و استبشار و اہانت اہل بیت و خاندان رسول کی مفہوم ہوتی ہی سو جن علمار کی نظر مین یہہ روایت مرجح ہوگئی اونہون نے حکم لعن کا کیا جیسے احمد بن حنبل وکیاہراسی کے علما شافعیہ سے اور جیسے شارح عقائد نسفی وغیرہ کہ یہہ حاکم بلعن یزید ہین اور بعضے روایات سے کراہت یزید کی اس امر سے اور عتاب کرنا ابن زیاد و اعوان اوسکے پر اوپر اس نا سزا سخت قتل حضرت امام حسین علیہ السلام پر کہ نائبون کے ہاتہ سے واقع ہوا معلوم ہوتی ہی پس جن علما کے نزدیک یہہ روایات مرجح ہوئے اونہون نے لعن سے منع کیا جیسے غزالی وغیرہ علمار شافعیہ اور بعض نے توقف کیا جیسے امام ابوحنیفہ وغیرہ واکثر حنفیہ اور وجہ توقف کی یہہ ہی کہ انکے نزدیک دونو روایات متعارض ہوئے اور ترجیح احد الجانبین کی علی الآخر حاصل نہوئی اونہون نے نظر باحتیاط توقف کیا اور علما کو وقت تعارض دلائل کے یہی لائق ہی تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون اور کچہ تقریر متعلق اس مسئلہ کے سابق مذکور ہو چکی ہی **قولہ** احادیث صحیحہ اہل سنت سے وصی و خلیفہ و جانشین ہونا حضرت امیر کا ثابت ہی **جواب** لیکن بدون وصایت و اتصال بعد شیخین و ذی النورین **قولہ** جب سرور عالم مدینہ سے جاتے تھے جانشین اپنا مقرر کر تے سفر آخرت مین اس امر خطیر کو کیونکر مہمل چھوڑ جاتے **جواب** مہمل نہین چھوڑا بلکہ ابوبکر کو مقرر کر گئے بخاری و مسلم نے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے مرض الموت مین عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ بُلا لے اپنے باپ بہائی کو لکہدون مین ایک کتاب اسلئے کہ مجکو ڈر ہی کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا یا کہے کوئی کہنے والا

دعین اولی ہوئن اور نمانے خدا و مومنین مگر ابوبکر کو اور فرمایا لاالا انبغی لقوم فیہم ابوبکر ان یؤمہم غیرہ
ہو کہ امامت کرے اونکی کوئی سوا ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور جب بیمار ہوئے فرمایا کہ ابوبکر
کو نماز پڑھاوین لوگونکو متفق علیہ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچ دن تک حیات نبوی میں امامت
کی یہہ حدیث درجہ تواتر کو پہنچی ہی راوی اسکے علی بن ابی طالب و ابن عباس و عمر بن خطاب
و ابن مسعود ہین اور استدلال کیا جناب امیر و خلیفہ ثانی نے خلافت ابوبکر پر ساتھ اسی استخلاف
نماز کے کما ہو مصرح فی مواضعہ اور مقرر کرجانا آنحضرت صلعم کا کسیکو مدینہ مین وقت سفر کے دلیل
استخلاف کبری نہین ہو سکتا ورنہ محمد بن سلمہ جنکو آنحضرت نے صوبدار مدینہ کیا تھا اور سباع بن
عرفطہ جنکو کوتوال مدینہ اور ابن مکتوم جنکو پیش نماز اپنے مسجد کا مقرر فرما گئے تھے مستحق خلافت
کبری ہونگے پھر وصایت و ولایت جناب مرتضی کہان رہی اور شریک غضب پیدا ہوگئے تو
حال غصب خلافت کا قطع نظر کتب امامیہ سے کتب معتبر اکابر سنیون مین مرقوم ہی جواب اگر ہو تو لاؤ
اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ قولہ یعنی حدیث لن تجتمع امتی کے یہہ معنی نہین ہین کہ امت میری ضلالت پر
جمع نہوگی بلکہ مراد یہہ ہی کہ ساری امت میری ضلالت پر جمع نہوگی جواب ساری امت بحکم
للاکثر حکم الکل حسب اقرار رسالہ اہل سنت و جماعت ہین بے شبہہ اجماع انکا بموجب حدیث
مسطور کبھی ضلالت پر نہوا اور نہوگا صفحہ چہارم رسالہ مین جہان آپنے گنتی بلاد اسلام کی کہ
مذاہب ائمہ اربعہ جماعت مین لکھی ہی اور صفحہ ششم مین جہان تعداد اہل مذہب تشیع کی لکھی ہی
اوس سے واضح ہی کہ سنی اکثر امت ہین اور شیعہ بعض امت اور جناب امیر نے نہج البلاغہ مین
الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان
کما ان الشاذ من الغنم للذئب اور نیز فرمایا الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا وغضب علی من
خالفہا کذا فی نہج البلاغۃ اور قرآن پاک مین فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَسْتَ مِنْہُمْ
فِیْ شَیْءٍ اور فرمایا ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّہُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا پس ثقلین سے ثابت ہوا
کہ شیعہ فاروق جماعت ہین اور پیغمبر خدا اور خدائی پیغمبر کو انسے کام نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا

تحقیق حدیث لن تجتمع امتی علی الضلالۃ

کہ جماعت جو لقب اہل سنت ہی خاص ملفوظ ابو الائمہ جناب مرتضی علیہ السلام ہی اور جسنے جماعتکو
چھوڑا وہی حصہ شیطان ہی سو اجتماع شیعہ کا ضلالت پر ہمیشہ رہا اور رہیگا حتی کہ طمعہ تیغ آبدار حضرت
صاحب الامر والزمان ہون **قولہ** بیان اول لی عہد کرنین سرور عالم کے جناب امیر کو غدیر خم مین
پہلے اپنی وفات سے دو مہینے کئی دن **جواب** اگر یہہ وصیت دلیل خلافت مرتضوی ہوتی
تو دو مہینے کئی دن مین سارے مہاجر و انصار جنکے حق مین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ آیا ہی
اور صحیفۂ کاملہ مین یون لکھا ہی کہ انہم احسنوا الصحبۃ وانہم فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ
وانہم کانوا منتصرین علی محبتہ انتہی اور سارے عشائر و اقارب رسول ہرگز زوج بتول سے برگشتہ
نہوتے اسلیئے کہ مرتد ہو جانا سب اصحاب کا بے وجہ موجہ اور ظاہر ہونا خطا کا مہاجر و انصار کا
بعد صد ہا سال کے ملک فارس مین خالی استعجاب و استبعاد سے نہین **قولہ** قصۂ غدیر بسبیل تفصیل
و اجمال اتنی کتابون مین لکھا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ دلیل کی قوت سند دیکھی جاتی ہی
نہ کثرت روایت جو نام کتابونکے آپنے اسجگہہ لکھے ہین حال اکثر کتب کا اونمین سے سابق گذر چکا
ہی اور جو نام جدید لکھے ہین اونمین بھی اکثر نامعتبر غیر مستند مجاہیل ہین جیسے نزل السائرین
وسیلۃ المتعبدین دستور الحقائق ہدایۃ السعداء سفینہ کاملہ اعلام الوری حلیۃ الاولیاء فردوس الاخبار
کفایۃ الطالب کتاب النزول واحدی وغیرہ اور یہہ نام چونکہ فہرست سابق مین جنکو آپنے
مشہور قرار دیا تھا غیر مندرج ہین اسلیئے نظر بعدم شہرت غیر متلقی بالقبول ہین اور یہی قاعدہ
فقہا کا ہی کہ نقل کو کتاب غیر مشہور سے جائز نہین رکھتے رد المحتار شرح الدر المختار مین لکھا ہی
لا بد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ ولا یکفیہ معرفتہ باسمہ ونسبہ بل لا بد من معرفتہ فی الدرایۃ
والروایۃ ودرجتہ فی الدرایۃ وطبقتہ من طبقات الفقہاء لیکون علی بصیرۃ فی التمییز بین القائلین
المخالفین وفی الترجیح بین القولین المتعارضین انتہی اور تاریخ طبری کے حق مین جسکا نام
آپنے مشمول دیگر کتب لکھدیا ہی مولانا عفیف الدین حسینی نے رسالۂ متعہ مین لکھا ہی
قد اجمع المحدثون علی ان محمد بن جریر دوّن الغث والسمین والضعیف والسقیم وکثیر الا یقبلون روایتہ

والکانت خائبة عن المارض فکیف اذا قادمها اشد المنادی والمنافس انتہی اور باقی حال طبرانی
کتب امامیہ سے آینہ کہا جاویگا **قولہ** ان روایات عدیدہ سے گذر کے لب لباب باعجاز تمام
بیان کرتا ہون **جواب** وجہ بیان اس لب لباب کی جس سے لقب لبیب شان شتق ہوا یہی ہے کہ
بنا بر خلط بحث و حذف و زیادت روایات امر واقعی ثابت نہو اور ناظر رسالہ دہوکا کہا کے باطل کو
حق سمجھ لے والا شعر وہ چیز عقل ست دم فرو بستن ؛ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

قولہ فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ وادر الحق حیث کان **جواب** یہہ روایت بالفاظ کذائی کتب اہل سنت مین موجود نہین
بلکہ کتب امامیہ مین ہی متعہذا تقابل لفظ والاہ کا ساتھہ عاداہ کے دلیل صریح ہی اسپر کہ مراد دوستی
ہی نہ خلافت اسلئے کہ ضد دشمنی کی دوستی ہی نہ التصرف فی الامور اور جو عدو کو مقابل متصرف کے سمجھے
وہ جاہل ہی لغت عرب سے اور موید ہی اسکا قول حضرت امیر کا اپنے عہد خلافت مین بمقابلہ
طلحہ و زبیر کے واللہ ما کانت لی فی الخلافة رغبة ولا فی الولایة ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا
پس اگر یہہ حدیث وصیت ہوتی دربارۂ خلافت تو اس عذر کی کیا گنجایش تھی چنانچہ اسی جہت سے
مفاد احادیث غدیر کا ولایت باطنی ہی نہ خلافت ظاہری صاحب صافی شارح کافی کلینی نے
کتاب الحجة فی باب النص اللہ عز و جل علی الائمة واحدا فواحدا لکہا ہی کہ خلافت ظاہری خلفا ثلثہ کو
اور خلافت معنوی علی علیہ السلام کو ہی انتہی اور یہی قول اہل سنت و جماعت کا ہی چنانچہ سارے
سلاسل ولایت اولیاء و مشائخ امت و اصفیاء و صوفیہ باصفا کیا چشتی وکیا قادری وکیا
سہروردی وغیرہا منتہی ہوتے ہین طرف جناب مولی علی کے بلکہ یہی واسطہ ہین افاضات
وافادات ولایت کے تا قیام قیامت اور اگر مراد خلافت ہوتی تو بے شبہہ ظہور اسکا دعا سے
نبوی کا ہوتا لا اقل جو خاذل جناب امیر تھے جیسے خلفاء ثلثہ باعتقاد امامیہ معاذ اللہ وہ مخذول
ہوتے حالانکہ قوت و شوکت اونکی اور مدد و معاون ہونا جناب امیر کا ہمراہ اونکے سبکو معلوم اور
الحق معہ حیث کان کتب امامیہ سے بہی ثابت ہی اور یہی دلیل حقیقت خلافت شیخین وغیرہ کی ہی

حال رواۃ طبرانی

حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ

اور یہی معنی مطابق فہم اہل بیت ہیں چنانچہ ابو نعیم نے حسن مثنی بن حسن السبط سے روایت کیا ہی
کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا حدیث من کنت مولاہ نص ہی خلافت علی پر فرمایا اگر آنحضرت ارادہ
خلافت کا اس سے کرتے تو واسطے تفہیم اہل اسلام کے واضح تر فرماتے اسلیئے کہ آپ افصح الناس
تھے البتہ یوں کہتے کہ ہذا والی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا و اطیعوا اور ظاہر ہی
کہ آنحضرت ادنی واجبات بلکہ سنن کو مثل آداب قعود و قیام و اکل و شرب و استنجا وغیرہ
اسطرح بیان فرما گئے کہ بے تکلف معانی مذکور الفاظ پر لوز نبوی سے ہر کسی کے سمجھنے مین
حاضر و غائب سے بعد معرفت لغت عرب کے آجاتے ہین پس ایسے مقدمہ عمدہ مین
کیونکر اکتفا ایسے کلام مجمل پر فرماتے کہ موافق قاعدہ عرب کے حصول معنی کا اوس سے
نہو یہہ بات منافی بلاغت رسالت ہی جو ایسا گمان کرے وہ گویا قائل ہی بقصور و
مساہلت نبوی امر تبلیغ مین والعیاذ باللہ قولہ بموجب ارشاد آنحضرت کے طوائف
خلائق نے حضرت امیر کو مبارکباد دی چنانچہ اول عمر بن خطاب آئے اور بیعت
کی اور کہا بخ بخ یا امیر المومنین لقد اصبحت مولای و مولا کل مومن جواب مبارکبادی
طوائف خلائق کی اور بیعت عمر بن خطاب کی غیر ثابت ہی دمن ادعی فعلیہ البیان وعلینا
ردہ بالبرہان البتہ بعض نے تہنیت دی سو یہہ مبارکبادی بابت حصول نص خلافت
نہ تھی بلکہ بنا بر موالات مرتضوی تھی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر حدیث مذکور نص خلافت ہوتی
تو چاہیئے تھا کہ سارے حاضرین بیعت کرتے جسطرح بقول آپکے عمر نے کی اور جناب
امیر اس تہنیت و بیعت کو وقت انعقاد خلافت کے موقع احتجاج مین لاتے لا اقل وقت
خلافت عمر ضرور کہتے کہ تم وہی ہو کہ ہم سے بیعت کی تھی اب ہم سے کیا بیعت لیتے ہو
حالانکہ باتفاق فریقین یہہ استدلال واقع نہوا معہذا با وجود جناب نبوی بیعت کرنا
عمر بن خطاب کا عبث محض ہی اسلیئے کہ نتیجہ بیعت کا امتثال اوامر و نواہی و فرمان بری
خلیفہ ہی وہ خود حیات مصطفوی مین ممکن نہ تھا اور بعد آنحضرت گو یہہ بیعت سابق ہوتی

بصورت خلافت مرتضوی بعیت لاحق کرنا پڑتا علاوہ اسکے عبارت مولای ومولا کل مومن ومومنہ
اولی بالتصرف سمجھنا خلاف نقل وعقل ہی اسلئے کہ مولی بمعنی اولی غیر مستعمل ہی اور اگر ہو تو تاہم
بضمیمہ اللھم وال من والاہ دلالت کرتا ہی معنی موالات پر کہ مقصود نبوی وفاروقی ہی نہ تصرف
والا یہہ تصرف حیات نبوی مین حاصل ہونا چاہیئے تھا اسلئے کہ حدیث من کنت مولاہ مین قید
بعدیت واتصال وانفصال کی نہین بلکہ مولائیت بالفعل بملاحظہ صیغہ من کنت سمجھی جاتی ہے
جسطرح لوگ تمکو مولانا کہتے ہین لیکن اولی بالتصرف نہین سمجھتے والا آج ریاست تمکو لائق ہوتی
نہ اور کسیکو **قولہ** حسان بن ثابت نے اس تہنیت مین ایک قصیدہ کہکے حضور نبوی مین گذرانا
اور مورد تحسین ہوئے ایک شعر اوسمین کا یہہ بہی **شعر** فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من
بعدی اماما وہادیا **جواب** قطع نظر اسکے کہ حسان موید بروح القدس تھے اور سر خیل شعراء
اسلام وافصح عرب اور یہہ شعر بغایت مرتبہ فصاحت وبلاغت سے نازل ہی اور سبب ہجے
اس شعر کے مجموعہ اشعار ماثورہ حسان مین جسکو بعض اہل علم نے جمع کیا ہی گذرانا قصیدہ
تہنیت کا اور کہنا اس شعر پر پوچ کا حضور نبوی ہین خلاف عقل سلیم ومنافی قیاس مستقیم ہی اسلئے
کہ قصائد بسیار کہا دی اوسکے حضور مین گذرانتے ہین جسکو کوئی مرتبہ منصب حاصل ہوتا ہی اور
ترقی منزلت کی ہوتی ہی نہ اوسکے حضور مین جو دوسرے کو انعام اکرام خلعت منصب بخشے
مولائیت تو مولی علی کو ملے اور قصیدہ تہنیت خدمت نبوی مین گذرے سبحان اللہ شاید یہہ قصیدہ
اس راہ سے گذرانا ہوگا کہ نبوت آنحضرت بطفیل جناب امیر تہی تو درخور تہنیت نبی تحریر ہے نہ وصی **قولہ**
بیان دوسرا ذکر چند حدیثین کہ خلافت بلافصل پر دال ہین **جواب** یہہ گیارہ حدیثین واحد المتن
باختلاف بعض کلمات جو اسجگہہ آپنے لکہی ہین کلہم موضوع باطل ہین سوائے ایک حدیث کے من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ چنانچہ وضعی ہونا انکا کتب اس فن سے
واضح ہی سوا اسکے بعضے روایات انہین کے کتب شیعہ سے ہین جیسے محمد بن یوسف گنجی وغیرہ
باین ہمہ معلوم نہین کہ کونسی لفظ وعبارت سے خلیفہ بلافصل ہونا مولی علی کا آپنے مستنبط کیا ہی کہ

کو اوس سے تعرض کیا جاوے حالانکہ حدیث مرتضوی موجود ہی کہ بتاکید تمام فرمایا کہ جسکو خلیفہ چہارم کہو اور جو کوئی مجکو خلیفۂ اول کہے گا وہ ایسا اور ایسا ہی تصدیق اس مدعا کی کتب امامیہ سے جیسے مجمع البحرین وغیرہ بروایت امام رضا از امام کاظم از حضرت صادق از حضرت باقر از شہید کربلا از جناب علی مرتضی حاصل ہی اسلئے کہ فرمایا مین ہمراہ آنحضرت کے راہ مدینہ مین تھا کہ ایک بزرگ کث اللحیہ بعید ما بین المنکبین نے آنحضرت پر سلام کیا اور مرحبا کہا پھر میری طرف التفات فرمایا اور کہا سلام ہی تمپر ای خلیفہ چہارم اور رحمت و برکت خدا کی پھر آنحضرت کی طرف التفات کیا اور کہا کیا یہہ خلیفہ چہارم نہین ہی حضرت نے فرمایا ہان سچ کہتے ہو پھر چلدیے اور پتا نہ لگا چنانچہ صاحب نواقض نے بھی ساتھ اصل اس حدیث کے اعتراف کیا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** آنحضرت نے فرمایا لکل نبی وصی و وارث وان علیا وصیی و وارثی اخرجہ البغوی الی قولہ ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی اخرجہ الحاکم الخ **جواب** حدیث بغوی باتفاق اہل حدیث موضوع ہی اور حدیث طبرانی جسکو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہی ذہبی و ابن جوزی نے اوسکو موضوع کہا واضع اوسکا مطر بن میمون اسکاف ہی اور حدیث کنجی شیعی ہی اور جو حدیث کہ بزار نے ابی ذر سے اور عقیلی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع ضعیف متہم ہی اور عباد رافضی ہی اور داہر بن یحیی رازی غالی رافضی ہی اور بیٹا اوسکا عبد اللہ بن داہر راوی حدیث مذکور کذاب ہی اور اس حدیث کو حاکم نے بھی بطریق دیگر روایت کیا ہی لیکن کہا غیر صحیح ہی اور میزان مین اوسکو ترجمہ اسحق بن بشر الاسدی مین کذاب وضاع کہا ہی اور حدیث ابن اسحق مین جملہ علی ولی کل مومن بعدی زائد ہی اصل روایت پر اور حدیث احمد بن حنبل عین کذب و افترا ہی اسیطرح حدیث ابن السمان اور حدیث النظر الی وجہ علی عبادة جسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعًا روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین یحیی بن عیسی رملی لیس بشئی ہی بلکہ اکثر طرق اسکے مجروح و ضعیف ہین کسی طریق مین کوئی کذاب ہی کسی مین کوئی وضاع کسی مین متروک کسی مین متہم لیکن بعد جمع طرق و جرح و تعدیل اتنا معلوم ہوتا ہی

کہ حدیث مذکور از قسم حسن لغیرہ ہی نہ صحیح ہی نہ موضوع اور حدیث دلہن مجروح ہی اسیطرح حدیث
یا بنی عبد المطلب الخ اور حدیث ما رث منکم الخ جسکو آپنے مابعد مین لکہا ہی موضوع ہی لیکن
با وجود اسکے انکو دلیل خلافت بلافصل ٹہیرانا بنا ر فاسد علی الفاسد ہی **قولہ** حاصل اسکا یہ ہی کہ
آنحضرت نے جناب امیر کو امیر کسی سریہ کا کر کے کسی جگہہ بہیجا تہا انہون نے ایک لونڈی غنیمت
مین سے لیکر اپنے تصرف مین لائی جب فوج پہری لوگ آنحضرت کے سلام کو آئے چار آدمی نے
شکایت جناب امیر کی کی آنحضرت نے اسوقت غضب مین آکر یہہ حدیث فرمائی اس سے صاف
اولی بالتصرف ہونا جناب امیر خلیفہ برحق و بلافصل کا بعد پیغمبر کے ثابت ہی **جواب** یہہ اتفاق و خلاف
تصریح مورخین و اہل سیر ہی اسلئے کہ خطبہ مذکورہ از اول تا آخر دال ہی اسبات پر کہ مذکور اتفاق محبت
و دوستی حضرت امیر کا ہی لا غیر اور یہہ الفاظ واسطے ازالہ شکایت تہا ئی تہا مرتضوی کے فرمائے
نہ واسطے اثبات تصرف کے کیونکہ بصورت اولی بالتصرف ہونیکے اجتماع ولایتین کا زمان واحد مین
لازم آتا ہی زیراکہ تقیید بلفظ بعد نہین بلکہ سوق کلام واسطے تسویہ ولایتین کے ہی تمام ازمان
مین بجمیع وجوہ اور ظاہر ہی کہ شرکت جناب امیر کی ساتہہ آنحضرت کے تصرف مین بہین حیات
آنحضرت کے ممتنع ہی پس معلوم ہوا کہ مفاد اسکا اگرچہ شان ورود حدیث مطابق آپکے بیان کی
اولی بالتصرف ہونا نہین بلکہ ایجاب محبت مرتضوی ہی اور اجتماع محبتین مین کوئی محذور نہین
بلکہ ایک مستلزم دیگری ہی اور اجتماع تصرفین مین بہت محذورات ہین وان قیدناہ بما یدل علی انہ
فی المآل دون الحال فمرحبا بالوفاق لان اہل السنۃ قائلون بذلک فی حین امامتہ علیہ السلام اور
قرینہ ما بعد کہ اللہم وال من والاہ الخ ہی صریح دال ہی افادہ معنی موالات و محبت پر ورنہ یون
فرماتے اللہم وال من کان فی تصرفہ و عاد من لم یکن کذلک **قولہ** عبد العزیز نے کتاب تحفہ مین
بحث حدیث من کنت مولاہ مین خواہان لفظ بعدی ہو کر کہا ہی کہ اگر در حدیث لفظ بعدی
نمے بود البتہ مفید دعوی خلافت بلا فصل میشد اسلئے صحاح کتب سنیون سے احادیث صحیحہ جنمین لفظ
بعدی کی صاف مذکور ہی لکہی گئی **جواب** کتاب تحفہ کچہ مصحف فاطمہ و صحیفہ علی نہین کہ خدا

بہی کسیکو دیکہنے کو نہ ملے آج ہزار نسخے تحفہ کے میسر آسکتے ہین اور مین کہین باخواہش لفظ بعد کے
واسطے افادہ دعوی خلافت بلافصل کے بحث مذکور مین مسطور نہین اللہ اکبر جب ایسی کتاب
مشہور پر ایسے افترا ہوتے ہین تو غیر مشہور و میسر کا خدا حافظ ہی ولیکن آپنے یہہ دلاوری
تقلید پیر ولدار بے مروت کی ہوگی کہ اوسنے بہی جواب ابصارۃ العین مین اسطرح کے جہوٹ لکہے
ہین مثلاً لکہا ہی کہ صاحب تحفہ نے مسلم بن قتیبہ کو رافضی لکہا ہی حالانکہ تحفہ مین کہین اوسکا
عین و اثر نہین پر شیح ہی وَمَن یَکْسِبْ خَطِیْئَۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا معہذا لکہ
تہا فی علم الہدی سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ بعد مجمل ہی اور عام ہی وفات وحیات و اتصال و
انفصال مین اور کلام رازی بہی دال ہی اسپر کہ اتصال و انفصال دونو فرد بعدیت ہین اور
ایک کو دوسرے پر رجحان نہین اور استعمال فصحاء و بلغاء بلکہ محاورات قرآنی سے اتصال و
انفصال قریب یکدیگر معلوم ہوتا ہی قال تعالی حکایۃ عن الجن اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی
وَقَالَ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ پس اگر لفظ بعد اتصال مین حقیقت اور انفصال مین مجاز ہوگی
تو معنی آیات مذکورہ کے کیا ہونگے پوری بحث اسکی ازالۃ الغین مین ہی اور جن حدیث موضوع
سے آپنے لفظ بعد کو نقل کیا حال اونکا ماسبق مین گذرچکا اور بتقدیر صحت بہی جواب انکا ظاہر ہی
کما مر ولیکن حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَن یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِہٖ **قولہ** در منثور مین
حدیث مواخات لکہی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نزدیک میرے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سے
اور وارث میرا ہی **جواب** حدیث مذکور مین یہ لفظ کہ تو وارث میرا ہی اجتہاد و ایجاد سامی ہی
اصل روایت مین موجود نہین معہذا مواخات کو دلیل خلافت بلافصل ٹہیرانا مخالف عقل و نقل ہی
جس صورت مین کہ اخوت علی موجب استخلاف نہین ہوتی تو مواخات کس شمار مین ہی معہذا
یہہ حدیث آنحضرت نے اوسوقت فرمائی تہی جسوقت کہ مولی علی کو واسطے خبرداری اہل و عیال
و امور خانگی کے مدینہ مین چہوڑ گئے تہے پس یہہ خلافت برہان استخلاف کبری نہین ہوسکتی
اور جواب تفصیلی اسکا تحفہ مین دو تین طرح پر لکہا ہی فلینظر ثمہ **قولہ** ان گیارہ حدیثون سے خطاب

امیر المومنین کا خلیفہ و وصی و وارث و متبع سنت قاضی دین و فاروق امت و یعسوب المومنین و
صدیق اکبر و صاحب ایمان گران و وصی و منشی ثابت ہوا تسلیم الذین جانتا ہی کہ معنی سر لفظ کو
دلالت ہی خلافت بلافصل پر حاجت تاویل و تفسیر کی نہین **جواب** ثبت العرش ثم النقش سابق من
یہ گیارہ حدیث جن سے خطاب مرتضوی بزور ختنک آپ نکالتے ہین تین تیرہ ہو چکی ہین جب
خطاب کہان اور دلالت کسکی حالانکہ یعسوب کہنا حضرت امیر کا اور صدیق کہنا امام محمد باقر کا بیشک
اول کر کتب اہل سنت سے گذر چکا ہی پس وہ دلالت یہان بہی موجود ہی بلا ترجیح علاوہ اسکے یہ
سمجھ مین نہین آتا کہ آنحضرت باوجود اسکے کہ افصح الخلائق تھے اور کلام آپکا نہایت مفصل و بیّن
ہوتا تھا مضمون خلافت مرتضوی کو بطور پہیلی و چیستان فرماتے اور گیارہ لفظ بولتے اور ایک
لفظ صریح غیر مشترک صاف صاف ایسی نہ کہتے جسکو دلالت خلافت بلافصل پر ہوتی خصوصاً جس
حال مین معلوم ہوا کہ اعدا منازعت بلکہ مغاصبت کرینگے اوسوقت اوجب تہا کہ تبلیغ رسالت
باتم وجہ و اوضح کلام کرتے معہذا اگر ان الفاظ کو دلالت مدعا پر ہوتی تو ضرور حضرت امیر وقت
انعقاد خلافت اولی کے ساتھ اونکے احتجاج کرتے حالانکہ باتفاق فریقین نہین کیا معاذ اللہ
اپکا فہم و اجتہاد المنع ہوا فہم و اجتہاد مرتضوی سے **قولہ** لفظ ولی کے عربی مین چند معنی ہین
ازانجملہ ناصر و محب و صاحب اختیار و اولی بالتصرف سو دونو معنی اول یہان مراد نہین اسلیے
کہ سارے مومنین ایک دوسرے کے ناصر و محب ہین کما قال تعالی والمومنون بعضہم اولیاء بعض بلکہ
فرشتے بہی ناصر و محب مومنین ہین نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ بلکہ کفار بہی ناصر و محب
مسلمین ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ مراد دونو معنی آخرین **جواب** دونو معنی آخر جب سند ہون
کہ محاورہ قرآن مساعد ہو حالانکہ قرآن سے جس جگہہ دیکہو معنی ناصر و محب کے نکلتے ہین نہ صاحب اختیار
و اولی بالتصرف کے قرآن کو چہوڑکر ہر طرف جانا بے وجہ موجب کے ثقلین مین جدائی ہو التابع
حالانکہ ان معنی اخیر کو اہل لغت نے بہی ضبط نہین کیا اگر کیا ہو تو حوالہ دو باوجودیکہ اگر یہ
معنی بشہادت لغت ثابت بہی ہون تو اوس سے خلافت بلافصل کہ مقصود بالذات اس سارے

تحقیق معنی لفظ ولی

تکبیر ہے سے اثبات اوسکا ہی ثابت نہین ہو سکتی نہایت یہ کہ فی وقت من الاوقات متصرف ہون
اور یہہ عین مذہب اہلسنت کا ہی آور باوجود ناصر و محب ہونے مومنین کا فرین و ملائکہ کے یکدیگر کو
وجہ تخصیص حضرت مرتضیٰ کی یہہ ہی کہ آنحضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ انکے زمان امامت مین
بغی و فساد ہوگا اور بعضے آدمی انکار امامت کا کرینگے علاوہ اسکے افادہ دوستی ایک شخص کا ضمن
عموم مین جسطرح آیہ کریمہ بعض مین ہی اور چیز ہی اور ایجاب دوستی اوس شخص کی بالخصوص امر آخر ہی
اگر کوئی سب انبیا و رسل پر ایمان لائے اور بالخصوص نام نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ لے
اوسکا اسلام معتبر نہین یہان دوستی ذات حضرت امیر کی بشخصہ منظور ہوئی اور آیات مین دوستی بوجہ صفت
ایمان کہ عام ہی حاصل ہوئی اور بر تقدیر اتحاد مضمون آیت و حدیث کیا قباحت ہوئی پیغمبر کا کام ہی
کہ تاکید و تذکیر مضامین قرآنی کیا کرے خصوصاً اوس امر کہ کسی طرح کا وہن و سستی مکلفین کی عمل سے بجو
قرآن کے پایہ کو نہ پہنچے کوئی مضمون قرآن مین نہین آیا لیکن تاکید اوسکی چند احادیث مین آئی ہی تا الزام حجت
و اتمام نعمت ہو جاوے جسنے قرآنکو پڑہا ہی بلکہ دیکہا ہی وہ ایسی لچر پوچ بات کبہی نکہیگا والا تاکید
و تقریرات پیغمبر بابت نماز روزہ و زکوۃ و تلاوت قرآن وغیرہ سب لغو ہون اور نزدیک شیعہ کے
نص امامت جناب امیر کو بار بار کہنا اور تاکید فرمانا سب بیہودہ و عبث ہوگا نعوذ باللہ منہ متعدد آئیں
صورتین کہ معنی ولی کے اولی بالتصرف ٹہیرے تو چاہیئے کہ جہان خود لفظ اولی موجود ہو وہان
یہہ معنی بالاولی مراد ہون حالانکہ آیہ کریمہ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاہِیْمَ اور آیہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ
مین معنی تصرف کے صحیح نہین اسلیئے کہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اولی بالتصرف حضرت ممدوح
مین نہ تہے اسیطرح آیہ ثانی مین نسبت تبنی کے نفی کی ہی تبنی سے نہ اثبات معنی تصرف تو جب
صورتین خود اولی سے معنی اولی بالتصرف نہ نکلے تو ولی سے اولی سمجہنا محض تصرف مولی
تعالی کا ہی **قول** لغت عرب مین اکثر ایک لفظ کے بہت معنی ہوتے ہین اور محل مناسب مین اپنے
جدا جدا معنی بخشتے ہین از انجملہ لفظ مولی قاموس مین زیادہ بیس معنی پر آئی ہی منہا المالک
والعبد والصاحب والمعتِق والمعتَق والقریب وابن العم والجار والحلیف والابن والعم

امیر المومنین کا ہے وابن الاخت والوالی والرب والناصر والتابع والمنعم والمنعم علیہ والصہر پس
صدق معنی مولا کے مالک درست آتے ہین اور اسپر بڑا مناظرہ فریقین کا ہی **جواب**
تعدد معانی لفظ واحد کا مسلم ہی لیکن محل مناسب مین معنی جدا گانہ بخشنا موقوف ہی قرائن پر
حالیہ ومقالیہ ماقبل ومابعد پر نہ علی الاطلاق پس مانحن فیہ مین جو معنی مولا کے آپنے قرار دینے اسکا
قرینہ کیا ہی حالانکہ صدر وعجز حدیث صریح قرینہ ہی اسبات پر کہ مراد مولی سے محبوب ہی نہ مالک
عادت شریف نبوی یون واقع ہوئی تہی کہ کلام آپکا غالبا مشابہ وتابع کلام الٰہی ہوتا تہا چنانچہ
جسطرح قرآن مین فرمایا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ اسیطرح آنحضرت نے غدیر خم مین فرمایا۔
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور جسطرح حق تعالی نے ارشاد کیا کہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَآءُ
بَعْضٍ اسیطرح آنحضرت نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ پس ایسے موقع کے
استعمال قرآنیہ حاجت تاویل کی نہین اور بدون قرینہ جلیہ کے تعیین مولا کا بمعنی مالک صحیح نہین
الغرض یہہ بات ٹہیری کہ لفظ ولی واولی ومولی وغیرہ کلام نبوی مین اوس معنی مین مستعمل ہی
جس معنی مین قرآن وارد ہی اور قرآن مین یہہ الفاظ زنہار کسی جگہہ بمعنی مالک یا اولی بالتصرف نہین
تو حدیث مین بہی یہہ معنی مراد نہونگے سبب وجہ صرف ظاہر سے انعکاس نجبہ ہی **قولہ** ابن حجر نے
صواعق مین کہا ہی کہ اگر فرض کیا جاوے کہ مولی بمعنی اولی ہی تو یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ جو اولی
ہو وہ لائق ومستحق خلافت **جواب** اوسکا یہہ ہی کہ اگر اولی لائق خلافت کے نہین تو یہہ کہان سے
ثابت ہوا کہ ادنی لائق خلافت کے ہی **جواب** قرآن سے ثابت ہوا اسطرح پر کہ طالوت باوجود
مفضول ہونے کے بنص الٰہی عہد حضرت شمویل مین باوجودیکہ طالوت سے اولی وافضل تہے صاحب
ریاست عامہ ہوئے اس سے ثابت ہوا کہ خلافت ادنی کی باوجود اولی کے جائز ہوتی ہی اگرچہ بمقابل
لفظ ادنی کا ساتہہ اعلی کے ہی نہ ساتہ اولی کے لیکن چونکہ بوجہ بنابر لقب مولانا کہ نام مردیر از
مرد مطلق التفات طرف علوم کے خاصتہً لغت وصرف ونحو کے نہین اسلیئے مورد استعمال ادنی
واعلی معلوم نہوا حالانکہ یہہ ادنی جمل نہین بلکہ اعلی ہی جو بالاولی ثابت ہوا **قولہ** کبار مفسرین نے

خلافت ادنی باوجود اعلی

واسطے حفاظت اصول مذہب اپنی کے احادیث صحیحہ کو کہ شان حضرت امیر مین وارد ہین مشکوک کرنے کے لئے سلک ضعیف و شاذ و موضوع مین درج کیا ہی اور راویونکو رافضی یا کذاب ظاہر کیا
جواب اہل سنت کے نزدیک جسطرح تمسک حدیث موضوع سے حرام اور ضعیف اور شاذ سے شاذ و ممنوع ہی اسیطرح موضوع کہدینا یا متروک و منکر ٹہیرا دینا حدیث ثابت کا حرام بلکہ قریب بکفر ہی اسلیئے کہ انکار نص کا لازم آتا ہی اگر سنیونکو ایسی ہی دشمنی جناب امیر سے ہوتی تو احادیث صحیحہ اونکے فضائل مین اب کتب حدیث اہل سنت مین موجود ہین اور کثر فضائل شیخین سے نہین انکو کیون نہ سلک وضع و ضعیف و شذوذ مین درج کیا اور امام نسائی نے کتاب خصائص مناقب مرتضوی مین بنا کر دمشقیونکے ہاتھہ سے کیون مار کہا کے انتقال فرمایا اور صاحب گوہر مراد نے کہ شیعی ہی کسلیئے اقرار کیا کہ اقرب بانصاف ہمنے محدثین اہلسنت کو پایا کہ مناقب مرتضوی کو اونہون نے نہ چھپایا کما سبق سیف مسلول مین دیکھو کہ ماثر جمیلہ جناب امیر کسقدر کتب اہل سنت سے نقل کئے ہین آخر تقیہ سنیون کے نزدیک حرام ہی پھر کسکی دوستی یا دشمنی سے اوسکو لکھا ہی شعر وعین الرضا عن کل عیب کلیلة ؛ ولکن عین السخط تبدی المساویا قولہ کسی جگہہ مفید اپنے مطلب کا سمجھکر احادیث رُوات شیعین سے تمسک کیا ہی اور اوسکے عدم صحت مین کچھہ نہین کہا
جواب یہہ وہی مثل ہی دروغ گویم بروی تو وان الکذوب لاحافظة لہ ابھی ابتداء رسالہ مین بصفحہ چہارم حدیث انا من علی وان علیا منی مین گذر چکا کہ اوسکو صاحب تحفہ نے بعلت شیعی ہونے اجلح کندی راوی کے باطل غیر محتج بہ کہا ہی جسپر آپ نے بڑی دوڑ دہوپ کی تہی آب یہان پھر وہی صدا آئی سب بے معنی کی معہذا جو ایسے موضع ہون اونکا نشان دو تا کہ تحقیق صحیح ہو
قولہ حدیث دوم و سوم کو کہ بطرق متعدد کتب سنت و جماعت مین وارد ہین محمد شوکانی قاضی صنعا یمن نے کہ دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ کے کرتا تہا فوائد مجموعہ مین اور روایات سے لکہا ہی اور بعد تحریر عبارت طویل کے کہتا ہی کہ راوی ضعیف او رفضی تغلوا فی الرفض ہین جواب قاضی ممدوح رحمہ اللہ تعالی نے اجتہادًا کسی راوی یا حدیث کو رافضی یا ضعیف نہین کہا

مطعن اجتہاد

موضوع کہنا صاحب تحفہ کا احادیث مناقب مرتضوی کو

ذکر حدیث ثقلین

بلکہ کلام متقدمین کو بابت جرح وتعدیل کے نقل کیا چنانچہ حدیث دوم وسوم بلکہ بقیہ احادیث بہا
اسی قسم کی ہین اور جسکی جرح کو راجح پایا اوسکو ترجیح دی حالانکہ تقدیم جرح تعدیل پر نزدیک شیعہ کے
بہی ثابت ہی اور یہہ امر عداوۃً نہین ورالا جن احادیث کی تصحیح کی ہی اونکے وضع کہدینے کو ان
کون مانع تہا اور اجتہاد نام استخراج واستنباط جزئیات مسائل کا ہی کلیات وادلہ تفصیلیہ
شرعیہ سے نہ اسکا کہ جس اوسکی چاہا کذاب وضاع شیعی رافضی کہدیا یہہ افادہ آپکے اجتہاد کا لائق
ہی نہ قاضی صاحب کے معہذا قاضی صاحب نے دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ نہین کیا تالیفات متعددہ
اونکے موجود ہین جہان یہہ دعوی لکہا ہو یا جہان سے نکل سکتا ہو اوسکا نشان دو قولہ یہہ
مقدمہ بعینہ اسکا ہی کہ تحفہ مین احادیث مدح حضرت امیر کو موضوع ومتروک کہا ہی اور علمائے
امامیہ نے صحت اوسکی نہایت شرح وبسط سے کتب مشاہیر اہل سنت سے ثابت کردی ہی چنانچہ ہوڑا
تہوڑا سا لکہا گیا جواب شیخ نے اپنی خودی سے اون احادیث کو ایسا نہین کہا بلکہ
جرح وتعدیل اوسکی وہین اقوال سلف محققین سے نقل کردی کما مر اور جن کتب سے امامیہ
مدعی اثبات ہین وہ سب مجاہیل الاحوال غیر معتبر ناشتہر ہین چنانچہ جواب سے اوسکے گذر چکا
کما سبق لیکن بحکم خوئے بد را بہانۂ بسیار آپکو ہر طرح انتحاء طعن صاحب تحفہ پر مقصود ہی لگے ہاتہ
لگے قولہ بیان سوم در احادیث ثقلین جواب جو تطویل لاطائل آپنے اس جگہہ کیا ہی
طرق ثابتہ وروایۃ حدیث مذکور ہین کی ہی اہل سنت پر حجت نہین اسلیے کہ مبحوث عنہا مراد ثابت
حدیث علی المدعا ہی نہ نفی واثبات حدیث اگر حدیث ثابت ہوئی اور اوسکو مدعا سے مساس
نہوا تو کیا حاصل کوئی سنی منکر حدیث کا نہین لیکن یہہ کہتے ہین کہ غیر متواتر ہی اور مدعا پر
نص نہین حاصل اوسکا حرف مودت اہل بیت واحترام وعظمت عترت ہی وبس چنانکہ مقابلہ قرآن
کرا کبر ثقلین ہی نیز اسی بات کو چاہتا ہی وقد مر بیانہ فیما مضی قولہ عقل وانصاف والے ذرا
تامل کرے اس حدیث کو پڑہین کہ حضرت نے بابت تمسک قرآن واہل بیت کے کیا تاکید
شدید فرمائی اور عدم ضلالت کو متعلق ساتہہ اقتدا وتمسک انکی کے کیا الخ جواب ذرا

اہل سنت کا یہی ہی اور اسی پر عمل کرتے ہین دلیل اسکی یہہ ہی کہ سارے عقائد واعمال واحکام
فقہی اہل سنت کے ماخوذ ہین کتاب اللہ سے جسکو شبہہ ہو وہ کتب عقائد واصول فقہ کو
قرآن سے ملا دیکھے اور جتنے طریقے سلوک وسیر واحوال ومقامات ارباب باطن ہین وہ سب
مستفاض ومستفاد ہین ائمہ ہدی سے چنانچہ نمونہ اسکا آنے والا ہی فَانْتَظِرُوا اِنِّی مَعَکُم مِنَ المُنْتَظِرِین بخلاف
شیعہ کے کہ انہون نے قرآنکو محرف عثمانی ٹھیراکر ایکطرف چھوڑ دیا اور عترت کو غائب عن الابصار بناکر
ایکطرف نکالدیا اور جو ائمہ ماضی تھے اونکے اقوال حقہ کو تقیہ وتوریہ پر محمول کرکے الگ پھینکدیا اور ثقلین
مین کتاب و رد وحوض کوثر جدا ہونگے جدائی ڈالدی معلوم نہین کل پیغمبر خدا کو کیا مونہہ دکہلائینگے اور
اس گناہ کا کیا عذر بدتر از گناہ لائینگے **قولہ** وائے اون لوگون پر جنہون نے حکم آنحضرت کو طاق نسیان
مین رکھکر طوق تقلید ائمہ مصنوعی امویہ وعباسیہ وغیرہ کا گلے مین ڈالا ویکدست متابعت ائمہ معصومین
سے دست بردار ہوکر کتب فقہ اپنی مین اقوال نعمان وحنبل ومالک وشافعی وابو یوسف وغیرہ کو لکھکر
ائمہ ہدی سے مونہہ پھیرا اور اعتماد فرمان اہل بیت پر کہ وارث دین نبی وعالم کتاب اللہ ہین نکیا **جواب**
ہنوز مصداق اوسکے شیعہ شنیعہ ہین نہ اہل سنت سنیہ ومن ادعی فعلیہ البیان اور وجہ عدم اخذ جزئیات
مسائل کی ائمہ ہدی سے اور وجہ اخذ کی ائمہ اربعہ سے یہہ ہی کہ امام نائب نبی کا ہی اور نبی صاحب شریعت
ہی نہ صاحب مذہب اسلئے کہ مذہب نام اوس راہ کا ہی جو بعض امتیون کو فہم شریعت مین کشادہ ہو
اور اپنی عقل سے چند قاعدہ مقرر کرین کہ موافق اوسکے مسائل شرعیہ کو اوسکے ماخذ سے استنباط
کرین اسلئے اوسمین احتمال خطا وصواب کا ہوتا ہی اور جب امام خطا سے معصوم ہو اور حکم نبی کا کہتا ہو
تو انتساب مذہب کا طرف اوسکے معقول نہین اسی سبب سے نسبت مذہب کی طرف حقتعالے وجبرئیل وغیرہ
ملائکہ وانبیاء کے کرنا نادانی سخت ہی بلکہ فقہائے صحابہ کو کہ بالیقین ابو حنیفہ وشافعی سے افضل ہین صاحب
مذہب نہین جانتے بلکہ اونکے اقوال وافعال کو ماخذ فقہ کا اور دلائل احکام کا سمجھتے ہین اور وسائط
وصول علم شرعی کا غیب سے جانتے ہین اور نیز اتباع فقہائے مذکور کا عین اتباع ائمہ ہدی ہی
اسلئے کہ انہون نے فقہ ومذہب وقواعد استنباط کو حضرات ائمہ سے حاصل کیا ہی اور سلسلہ تلمذ کا

ان حضرات تک پہنچایا ہی پس تبع ائمہ کا نزدیک اہل سنت کے رتبہ پیغمبر و اصحاب کبار کا ہی کہ اتباع اونکا
مقصود ہی لیکن انتساب مذہب کا اونکی طرف نہین کرتے شیعہ بھی اگر ذرا انصاف پر آئین تو معلوم کرین
کہ یہہ بھی اتباع اون لوگون کا کرتے ہین جو آپکو منسوب بطرف ائمہ کے کرتے ہین اور دعوی اخذ علم کا
اونسے رکھتے ہین نہ اتباع ائمہ کا بلا واسطہ چنانچہ صفحہ ششم رسالہ سے جہان آپنے فرق اصولی
واخباری لکھاہی ثابت ہی صرف اتنا فرق ہی کہ متبوع اہل سنت کے اصول عقائد مین مخالف ائمہ کے
نہ تھے اور ائمہ نے اونکے حق مین بشارات دئے ہین کما فی کتب الامامیہ کالاحقاق و منہج الحق و
نہج الکرامۃ بخلاف متبوعان شیعہ کے جیسے ہشامین و احول طاق و آبن اعین وغیرہم کہ اصول
عقائد مین صریح مخالف ائمہ ہی ہین اور ائمہ نے اونسی بیزاری کی ہی اور اونکے بطلان عقائد پر
گواہی دی اور کذاب اور مفتری لقب بخشا بلکہ محافل سے نکالدیا کما مر موضحا فیما سبق قولہ
اس حدیث قطعی سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے مقدمات دینی و احکام شرعی مین ہمکو حوالہ ان دو کو
کیاہی پس جو کوئی تمسک کرے وہ مہدی و ہادی ہی اور جو کوئی مخالف ثقلین کرے گمراہ
بے دین ہو جواب حقیقت الامر یہہ ہی کہ منصب امام کا اصلاح کرنا عالم کا اور دور کرنا فساد کا ہی
پس جس فن مین قصور پاوے اوسکی تکمیل کرے اور جو روش مطلب پر ہوا اوسکو بحالہ چھوڑ دے
یا تحصیل حاصل و اہمال ضروریات لازم آوے سو حضرات ائمہ نے اپنے زمانے مین اہم مہمات
مقدمہ سلوک و طریقت کو قرار دیا اور مقدمہ شریعت کو ذمہ اصحاب راشدین پر حوالہ کیا اور خود
متوجہ طرف عبادات و ریاضات و تہذیب باطن کے ہوئے اور ہمت کو تعیین اذکار و اوراد و تعلیم عبد و خلوات
و تہذیب اخلاق اور القای فوائد سلوک بر طلبہ و ارشاد طریق اخذ حقائق و معارف از کلام خدا و رسول
وغیرہ مین مصروف کیا اور بسبب غلبت و حب خلوت کے التفات طرف استنباط مسائل اجتہادیہ کے
کم فرمایا اسی جہت سے دقائق علم طریقت و غوامض حقیقت و معرفت اون سے بکثرت منقول ہین
اور سارے سلسلے ولایت اہل سنت کے انہین کی ذوات عالیات مین منحصر ہین حدیث ثقلین بھی اسیواسطے
مشہور ہی اسلئے کہ کتاب اللہ واسطے ظواہر شریعت کے کافی ہی اور علم لغت و اصول جسکا تعلق ہی

ف نصب امام ضروری است

مشتمل سے ہی اعانت فہم شریعت مین کافی ہی اور سمین حاجت ارشاد کسی امام کی نہین جو چیز کہ محتاج تعلیم
امام ہی وہ دقائق سلوک طریقت ہین کہ کتاب اللہ سے صراحۃً مفہوم نہین ہوتے اسلیئے ائمہ ہدی
نے اوس سے قطع نظر فرماکر ساری ہمت مصروف مبارک کی اور امر اول کو بطریق اجمال لفاکر کے عقل
و علم مجتہدین پر چھوڑا لہذا باجماع شیعہ و سنی کوئی کتاب کسی امام نے تصنیفاً نہین کی اور نہ کسی علم کے
اصول و فروع کو مدون کیا کہ بسبب اوس متن و کتاب کے استغنا حاصل ہو بلکہ روایات و احکام صحابہ
ائمہ منتشر تھے اور قواعد استنباط مخفی و مستور تو اب ناگزیر ہی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اون سب روایات کو
جمع کرے اور قواعد کو تتبع کر کے علیحدہ علیحدہ لکھے اور بنیاد و رسم آئین اجتہاد ڈالے بنا برعلی ہذا
ثابت ہی کہ جسطرح نسبت مذہب کی طرف کسی امام کے بے معنی ہی اسیطرح اتباع امام کا بے واسطہ
غیر مجتہد کو ناممکن لہذا مقلد کو اتباع شریعت مین بے توسط اہل اجتہاد کے چارہ نہین اور شیعہ اگرچہ
اول وہلہ مین دعوی اتباع ائمہ ہدی کا کر بیٹھتے ہین لیکن مسائل غیر منصوص مین متبوع حقیقی اپنا
مجتہدین طائفہ کو مثل ابن عقیل و غضائری و مرتضی و شیخ شہید وغیرہ کو ٹھیرا لیتے ہین اور انکے
اقوال پر فتوی دیتے ہین اگرچہ مخالف روایات صحیحہ اخباریہ ہون اور جب تقلید مجتہد کی باوجود مخالفت
بعض روایات ائمہ کے انکے نزدیک بھی جائز ہی اور مانع اتباع ائمہ سے نہین پس اہل سنت کو اتباع
ابوحنیفہ و شافعی مین کیا گناہ لازم آتا ہی غایۃ مافی الباب یہہ کہ بعض اقوال انکے بھی مثل اقوال مجتہدین
شیعہ کے مخالف بعض روایات ائمہ ہدی ہون حالانکہ فی الواقع یہہ روایات و مخالفت باوجود اتفاق
و اتحاد اصول و عقائد کے ضار نہین اور حیز اتباع سے باہر نہین لاتے جسطرح محمد بن حسن شیبانی
و قاضی ابویوسف شاگرد ابوحنیفہ ہین اور بعض جگہہ اونکی مخالفت کرتے ہین اسیطرح جمیع مذاہب مین
مخالفت جزئی موجب ضرر نہین ہوتی اور نہ سبب لعن و طعن جب یہہ مقدمہ تحفہ ممہد ہو گیا تو اب یہہ
بات ٹھیری کہ اتباع شافعی و ابوحنیفہ وغیرہ عین اتباع ائمہ ہدی ہی اور تمسک ثقلین بھی یہی ہی
جو اہل سنت سے بن پڑا جسنے اسکے خلاف سمجھا قصور فہم سے سمجھا **قولہ** بیان چہارم در
حدیث سفینہ **جواب** اس بیان مین آپنے حدیث مذکور کو روایت حاکم و احمد و سیوطی و ابن المغازلی

و مسند فردوس و موضوعات سید علی ہمدانی سے لکھا ہی سو روایت حاکم میں لفظ مثل باب
حطہ بنی اسرائیل نا منقول ہی اصل روایت پر اور ابن مغازلی شیعی ہی یستی کذا فی رسالۃ المکاتیب اور
روایت فردوس و موضوعات موضوع مفتری غیر ثابت ہی علماء شافعیہ کے کتب میں کہیں اتا پتا اس
موضوعات کا نہیں اور روایت ابوذر اگر ثابت ہو تو بہی اوسکو مدعاء شیعہ سے مس نہیں اسلیے کہ
حاصل اس حدیث کا اسقدر ہی کہ فلاح نجات دوستی اہل بیت میں ہی اور ہلاک انسے تخلف میں
سو یہہ بات بحمد اللہ تعالی خاص نصیب اہل سنت ہی کہ یہہ سب اہل بیت کو محبوب و مقتدا جانتے ہیں اور
لا نفرق بین احد منہم کہتے ہیں بخلاف شیعہ کے کہ بحکم یؤمنون ببعض و یکفرون ببعض سوا ائمہ اثنا عشر
کے سبکو کافر مرتد خارج ایمان سے جانتے ہیں کما اثبتناہ فیما مضی اور اہل سنت بمقتضاء تسلیم کہتے ہیں
جسطرح آنحضرت نے یہہ فرمایا ہی اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبها نجی و من تخلف عنها غرق اسیطرح
یہہ بہی فرمایا ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور یہہ حدیث نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی
کما مر بیانہ فیما سبق اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح سفر ظاہر دریا کا بدون ناؤ کے محال ہی اسیطرح بے
مقصد تک بدون مراعات نجوم کے محال ہی اور جسطرح فقط رعایت تارونکی بدون ناؤ کے
بے سود ہی اسیطرح ناؤ بے تارونکے معرض تلف میں ہی قال تعالی وعلامات وبالنجم هم یهتدون
پس تشبیہ دینے آنحضرت میں اہلبیت کو سفینہ سے اور اصحاب کو نجوم سے یہہ اشارت ہی کہ طریقت کو
اہل بیت سے حاصل کرو اور شریعت کو صحابہ سے یہہ نکتہ نہایت عمیق اور افادات مولانا محمد یعقوب بانی
رحمہ اللہ تعالی سے ہی اسمین ادنی تامل سے معنی حدیث کے بخوبی منحل ہو جاتے ہیں **قولہ** بیان نہم

حدیث دوازدہ خلیفہ

حدیث دوازدہ خلیفہ **جواب** یہہ حدیث نزدیک اہل سنت کے ثابت ہی بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ
از انجملہ روایت صحیحین متفق علیہ ہی اور روایات سیوطی و ابن عدی ضعیف اور روایات مودۃ موضوع
و مفتری سو انکا نزدیک اہل سنت کے مراد خلفاء اثنا عشر سے موافق مختار تورپشتی و قاضی عیاض
شیخ عبد الحق دہلوی و امام نووی شارح مسلم و غیرہم قدس اللہ سرہم خلفاء متسلطین مقیم دین ہیں
کہ صاحب تسلط عام و منفذ احکام شرع ہوں روئے زمین پر اور والی خلافت نبوت ہوں

اتفاق نہ تغلب متصرف باستحقاق اور ہونا انکا علی سبیل الاتصال لازم نہین بلکہ اتمام اس عدد کا
وقت ظہور خلافت راشدہ سے قرب قیام ساعت تک چاہیئے چنانچہ منجملہ انکے بعضے ظاہر ہوئے جیسے خلفاء
اربعہ وحضرت امام حسن مجتبی وعمر بن عبدالعزیز اور باقی ہوو ینگے اکثر طرق حدیث موید اس اراوہ
کے ہین جسطرح صحیح مسلم و فتح الباری وغیرہ سے معلوم و ثابت ہوتا ہی صاحب ازالۃ الغین نے لکھا ہی
کہ باتفاق روایات فریقین زمانہ ان بارہ خلیفہ کا قیامت تک پہونچیگا پس ترتیب وجوہ وبیان اسامی
اونکے ذمہ اہل سنت پر غیر لازم ہی کہ ہنوز قیامت کو مہلت درازہی انتہی اور صدر حدیث
قرینہ جلی ہی اس امر پر کہ مراد خلفاء سے صاحب الاوامر والاحکام ہین لا غیر چنانچہ لفظ لایزال
ہذا الدین عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش سے ظاہر ہی اور یہی حق ہی اسلیے
کہ دین محمدی عہد خلفاء راشدین مین ہمیشہ عزیز و منیع رہا بخلاف ائمہ ہدی کے کہ انکے عہد
مین ایسا ضعیف و ذلیل ہوا کہ خود ائمہ کو ضرورت تقیہ کی درپیش ہوئی حتی کہ جو ائمین بلقب حجت
وقائم وصاحب الامر ہین وہ ہنوز غار سامرا مین مستور ہین اس اثنا مین اگرچہ بسال ہزارم ہجری
عہد دولت صفویہ مین غبار تشیع حضیض خاک سے اوج فلک الافلاک تک پہنچا اور سرزمین ایران
کلاب علی و خشار ائمہ سے پر ہوگئی لیکن جناب مہدی ہادی نے حال زار اہل رفض پر رحم نفرمایا
اور اہل اسلام سے انتقام نہ لیا اور راضی بخروج نہوے پس زمانہ انکا مصداق ان احادیث کا
نہوا علاوہ اسکے طرق حدیث مذکور مین ہر جگہ لفظ خلیفہ و امیر و رجل و کلہم من قریش ہی
نہ لفظ امام و من بنی ہاشم اور ائمہ باتفاق فریقین بلفظ امراء و رجال و خلفاء یاد نہین کیے جاتے
اور کلہم من قریش بھی عام ہی بنی ہاشم وغیرہ سے تو چاہیئے کہ مصداق ان حدیثون کے
وہ لوگ ہون جو خلیفہ کہلاتے تھے اور قریش تھے گو بنی ہاشم نہون نہ وہ جو امام کہلاتے
ہین اور اونکے ہاتھ سے کوئی کام تنفیذ احکام شرع کا وجود مین نہ آیا اور یہہ نہین مگر خلفاء
راشدین یا بعض امراء بنی امیہ و بنی عباس حتی کہ امامیہ بھی اونکو بلفظ خلفاء تعبیر کرتے ہین
چنانچہ آپنے بھی اسی رسالہ مین کئی جگہہ بلفظ خلفاء بنی امیہ و خلفاء عباسیہ تعبیر کیا ہی سہذا

اہل سنت وجماعت تعین خلفاء اثنا عشر مین مختلف ومتوقف ہین سو یہہ اختلاف مضر مقصود نہین اسلئے کہ اختلاف فرق شیعہ کا تعین امام مین بعد جناب مرتضی کے بدتر ہی توقف اہل سنت سے کہ بعضے پانچ اور بعضے سات اور بعضی آٹھہ اور بعضے بارہ اور بعضے تیرہ کہتے ہین اور جو بارہ پر قانع ہین وہ بہی اخوان ائمہ سے انکار امامت نقل کرتے ہین جسطرح انکار زید شہید کا امامت محمد باقر سے اور تنازع کرنا محمد بن حنیفہ کا امام زین العابدین سے بابت امامت کے یہان تک کہ حجر اسود نے فیصلہ کیا بنا برعلی ہذا اہل سنت موقع طعن نہین اور امامت ائمہ کی خلافت مذکور نہین بلکہ یہہ امامت بمعنی پیشوائی ہی قولہ بیان ششم در منصب خلافت جواب ثبوت غصب کا موقوف ہی دو امر پر ایک یہہ کہ وصیت ونص نبوی خلیفہ بلافصل ہونے مرتضی علی پر کتب صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہو وہ دونہ خرط القتاد دوسرے رغبت کرنا ابو بکر وعمر وغیرہ کا خلافت مین اور یہ بہی غیر ثابت ہی اسلئے کہ کتب امامیہ سے بے رغبتی بلکہ کنارہ جوئی ابو بکر کی تہی بخلاف اسکے ثابت ہی خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقائد مین لکہا ہی کہ ابو بکر نے کہا لست بخیر کم وعلی فیکم اسیطرح ملا عبد اللہ مشہدی قائل ہی ساتہہ کمال زہد شیخین کے زخارف دنیا مین اور جواب امر اول کا سابق گذر چکا ہی قولہ یہہ قصہ پر غصہ کتب سیر مین بشرح وبسط مسطور ہی یہان لب لباب اوسکا مختصر ذکر کیا ہی جواب یہہ لب لباب کتب شیعہ سے منقول ہی اہل سنت پر حجت نہین معہذا اس سے ثابت ہی کہ خلافت ابو بکر کی باجماع مہاجرین وانصار ہوئی اگرچہ بعد رد وبدل بسیار ہوا اور یہی دلیل عدم غصب کے ہی ع سخن شناس دلبرا خطا اینجا است قولہ شیخین لشکر اسامہ سے جدا ہوکر سقیفہ بنی ساعدہ مین مجلس آرا ہوئے جواب جس صورت مین کہ روایت حق الیقین ملا باقر مجلسی سے رجوع کرنا خود اسامہ کا شدت مرض نبوی کو سنکر ثابت ہوا تو مراجعت شیخین کی کیون کر تخلف ٹھہری اسلئے کسی فرقہ اسلام نے عتاب نبوی کو ابو بکر وغیرہ پر بابت اس رجوع کے نقل نہین کیا اور نکلنا شیخین کا ہمراہ لشکر اسامہ کے اور رجوع کرنا اونکے

منصب خلافت

لشکر اسامہ و سقیفہ بنی ساعدہ

ثبا تہہ مسلم فریقین ہی خصوصًا اوسوقت کہ اسامہ نے خود بیعت ابوبکر سے کی اور اس بیعت میں امامیہ نے
جبر واکراہ بیان نہین کیا ہی **قولہ** الا سعد بن عبادہ نے بیعت نہین کی اور تا شہادت ملتفت نہوے
جواب صواعق محرقہ و منتہی الکلام مین دیکھو کہ بیعت کرنا سعد کا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ثابت
ہی وقد سبق الکلام فیہ **قولہ** بخاری و مسلم وغیرہ مین ذکر توقف بیعت جناب امیر کا صاف لکھا ہی
جواب جہان یہہ لکھا ہی وہان عذر توقف بہی لکھا ہی اوسکو کیون آپنے ذکر نکیا اور لا تقربوا
الصلوٰۃ پر عمل کیا حالانکہ توقف بیعت اگر ثابت ہو تو بہی قادح صحت خلافت مین نہین کہ للاکثر حکم الکل
قولہ روایات ائمہ سے ثابت ہی کہ جناب امیر نے سوائے آنحضرت کے کسی سے بیعت نہین کی اگر
جناب امیر بیعت کرتے تو منازعت نہوتی امر دین مین جناب امیر سے تساہل توقف بے معنی ہی
اور سنی جو کہتے ہین کہ دوسرے دن اکیلے آکر ابوبکر سے بیعت کی محض دروغ ہی **جواب**
اگر یہہ بات ثابت ہو تو شیعہ کو بڑی مشکل پڑیگی اسلئے کہ ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغۃ مین
بذیل شرح خطبہ شقشقیہ لکھا ہی کہ اکثر امامیہ اسطرف گئے ہین کہ جناب امیر نے ہرگز خلیفہ اول سے بیعت
نہین کی طوعًا نہ کرہًا پس یہان سے اس بات پر حکم کر سکتے ہین کہ جناب امیر مثل امام حسین کے زنہار
معتقد تقیہ کے نہ تھے یا قائل ہون اس بات کے کہ اہل بیت پر اوسوقت کچھ ظلم و ستم واقع نہین ہوا اور یہ مظنون
حضرت امیر تھا اور یہان سے اکثر مطاعن برہم ہو گئے انتہی حالانکہ تارک تقیہ مثل تارک الصلوٰۃ ہی بلکہ
بد دین ہی کہ بتصریح بعضے امامیہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے رہے اور قدرت تلاوت مصحف
مرتضوی کی نپائی اسصورت مین دیکھئے کہ وجہ دفع اس تعارض کی کیا ہوگی **قولہ** متواتر انکار بیعت سے
اور اظہار تلف حق خود سنیون نے لکھا ہی **جواب** پاسخ اسکا بجز تلاوت کریمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اور کچھ نہین ہو سکتا اور نیز معلوم نہین ہوتا کہ متواتر آپکے اصطلاح جدید مین کسکو کہتے ہین کہ
ہر جگہہ آپ متواتر لکھتے ہین **قولہ** خطبہ شقشقیہ جناب امیر سے حال ثلثہ و غصب خلافت کا ظاہر ہی
کہ آیندہ مفصل کہا جاویگا **جواب** اگر یہہ خطبہ کلام مرتضوی سے بطور شیعہ ثابت بہی ہو جاوے
تو کیا اہل سنت پر حجت ہی کہ کچھہ انکے مسلمات سے نہین والزام خصم بدون مسلمات خصم ممکن نہین

حالانکہ امامیہ کے پاس نفس الامر مین کوئی دلیل واسطے صحت اس خطبہ کے موجود نہین خود شارحین
نہج البلاغۃ نے رُواۃ خطبہ مذکورہ کو ضعیف کہا ہی اور خطبہ کو احاد مین ٹھیرایا ہی چنانچہ موضوع
ومفتری ہونا اسکا جناب امیر پر بادلہ عقلیہ نقلیہ کلام قدر ناشیہ ناظر از الۃ الغین پر مانند مہر نیمروز کے
روشن ہی سعد لک یتجو اشقر کا تش وہ دعا تو کر نا سکے ؛ ای رہ سچا نہین جہوٹا ہی ؛ نکو بہ شوق
شوق خطبۂ شقشقیہ روز افزون رہا اور یہہ وعدہ بہی مثل اور مواعید عرقوب کے قرین ایفا نہوا اور وجہ
مزید اشتیاق آنکی یہہ تہی کہ عبارت معجز بلاغت اوسکی ستا ہی کہ بہتر نظم قرآنی سے ہی چنانچہ کتاب بطرائف
عبد المحمود اثنا عشری سے واضح ہوتا ہی وہی ہذا ومن اعجب خصائص القرآن اختلاف الناس فی
فصاحتہ وبلغت فصاحۃ علی بن ابیطالب الی انہا تفق علیہا عند جاحدی فصاحۃ القرآن وغیرہم
من سائر الناس انتہی مقام المغرور ۃ **قولہ** بقول ائمہ ۲۸ صفر وفات شریف ہوئی اور اہل سنن مین
مشتبہ ہی غرہ سے لغایت بارہوین ربیع الاول مختلف کہا ہی **جواب** کلینی نے کافی مین باب مولد
النبی ووفات مین لکہا ہی کہ تولد آنحضرت کا بارہوین ربیع الاول کو ہوا ہی اور وفات بہی بارہوین کو روز
دوشنبہ ہوئی ہی اور صاحب جامع عباسی نے وفات اٹہائیسوین صفر اور بہی اٹہارہوین ربیع
الاول کو لکہی ہی تو یہہ اشتباہ شیعہ مین بہی ہوا نہ تنہا سنیون مین حالانکہ روایت اصح نزدیک اہل سنت
کے واسطے ولادت ووفات کے دوازدہم ربیع الاول یوم الاثنین ہی فقط **قولہ** اول وقت کوچ
کے واسطے ثانی کو ثالث کے ہاتہہ سے وصیت نامہ مشعر وبیعہدی کا لکہوایا ثانی نے دم شمار الخ
جواب یہہ تمام روایات موضوع مفتری ہین ہرگز کتب اہلسنت مین اوسکا نشان نہین ومن ادعی
فعلیہ البیان لیکن صرف اسقدر ثابت ہی کہ اول نے ثانی کو واسطے خلافت کے متعین کیا اور اسمین
کوئی وجہ طعن کی ظاہر نہین اگر بیان کرو تو جواب دیا جاوے اور لکہوانا وصیت نامہ کا اور وصیت
کرنا عمر کا وقت انتقال کے ابوطلحہ انصاری کو واسطے قتل چہ شخص کے اور کیفیت بیعت عثمان کے
الی غیر ذلک مجموع لیس بشئی ولا اصل لہ ہی لا بارک اللہ فی واضعہا اور اسی وجہ سے آپنے اس جگہہ نام
کتب کے اگرچہ حسب عادت بطریق غرض ہون نلیئے ہرچند بفضلہ تعالے بنا بر صدق معاملہ وراستی

تاریخ ولادت ووفات نبوی

ذکر وصیت نامہ خلافت عمر

کفار سامی آج تک کبہی کوئی روایت مطابق منقول عنہ باوجود اسم نویسی کتب بہی نہین ہوئی ہیچ ہی
شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ❊ قولہ حال ثلثہ وکیفیت غصب خلافت رسالہ
سر من رای مین صاف و مفصل ہمنے لکہی ہی جواب یہہ رسالہ ابہی تک دیکہنے مین نہین آیا مثل صاحب
سر من رای غیبت کبری مین ہی معہذا جو کیفیت اوسمین لکہی ہوگی وہ بہی اسی قبیل سے ہوگی کذا البعرۃ
تدل علی البعیر ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ❊ قولہ بیان ساتوان بیعت نکرنے مین جناب امیر
علیہ السلام کے اور طلب کرنا نہین اپنے حق کے واسطے اتمام حجت کے جواب جو نبذیان آپنے اسجگہہ لکہی ہین
مجموع تواریخ شیعہ سے منقول ہی اور روایات شیعی سنی پر حجت نہین علی الخصوص جو روایت وحدیث
اخبار و قصص مین مخالف نصوص ثابتہ ہو وہ موضوع ہوتی ہی کما ہو المقرر عند المحدثین اور سابق گذر
چکا کہ اخراجات تواریخ پر فریقین اعتماد نہین کرتے پہر ہر جگہہ تمسک اباطیل سے کرکے الزام اہلسنت
چاہنا نہایت بے شرمی ہی قولہ عمار بن یاسر و ابوذر غفاری و سلمان فارسی و مقداد و صہیب
و عباس و جابر بن عبد اللہ و ابی بن کعب و حذیفہ و ابو ایوب و سہیل بن حنف و ابو الہیثم و خزیمہ بن ثابت
و ابو الطفیل و سعد بن عبادہ و ابو سعید خدری و بریدہ اسلمی وغیرہ کہ ہمراہ حضرت امیر کے تہے علانیہ
کہتے تہے کہ ای فلان و فلان کتنے جلدی تم حکم خدا و رسول سے پہر گئے الخ جواب یہہ چند
صحابی تخمیناً پندرہ سولہ نام کے جو آپنے لکہے ہین اظہار کرنا انکا نص غدیر وغیرہ کو اصل مین
طبرسی نے احتجاج مین ذکر کیا ہی سو روایت تشیعی صالح احتجاج سنی پر باقرار مومن جالسی وغیرہ
نہین معہذا اس احتجاج مین بطور شیعہ دو خدشے ہین ایک یہہ کہ مومن ہونا اسقدر صحابہ کا موجب
تصریح اکابر امامیہ غیر صحیح ہی اسلیئے کہ مجالس المومنین مین امام محمد باقر سے نقل کیا ہی کہ سب مشاہیر
صحابہ مرتد ہوگئے مگر تین نفر کہ سلمان و ابوذر و مقداد ہین اور عمار بن یاسر سے کچہہ انحراف عن
الحق اور تردد ظاہر ہوا تہا لیکن پہر رجوع طرف حق کے کیا انتہی اور کلینی نے روضہ مین ابی جعفر سے
روایت کی ہی کہ مرتد ہوئے لوگ بعد نبی علیہ السلام کے مگر تین آدمی مقداد و ابوذر و سلمان
اور ابن مطہر حلی نے خلاصۃ الاقوال مین لکہا ہی کہ ابو جعفر نے کہا الخ اوسپر لوگون نے پوچہا کہ عمار کیسے ہین

فرمایا عدول کیا پھر رجوع کیا پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے ایسے شخص کو جسمیں شک نے راہ نہیں پائی
اور رد عمل نہیں ہوئی اوسمین کوئی چیز تو وہ مقتدائی طبرسی نے خود احتجاج مین لکھا ہی کہ مرتد ہوئے
لوگ بعد آنحضرت کے بمنزلہ گوسالہ پرستون کے تھے اور سبب اس ارتداد کا اخفاء نص ہی نہ ترک عمل پر
یہہ ہی کہ بعد تحقیق یہہ دو چار بھی مومن نہیں ٹھیرتے چنانکہ ضعیف الایمان ہونا ابوذر غفاری کا
بحار مجلسی حیات القلوب سے ثابت ہی اور سلمان فارسی ناکث عہد نبوی تھے اور عمار دو برس
برس تک مرتد رہے پس اگر فرض کیا جاوے کہ سوا تحقیق سید مرتضی در تبصرة العوام کہ اوسمین لکھا ہی
کہ چودہ صحابی رافضی تھے اونھون نے ہرگز بطیب خاطر ابو بکر سے بیعت نہین کی جب نوبت ضرب شدید
و شلاق کی پہنچی او رعنف و خشونت حد سے گذری اوسوقت متوجہ طرف ابو بکر کے ہوئے الخ یہہ لوگ
مظہر نص تھے تو انھین لوگون سے کتب اہل سنت مین بھی احادیث و اخبار کثیرہ صحیحہ مروی ہین پھر
جسطرح انکے قول پر اسجگہہ اعتماد ہی اوسیطرح ہر جگہہ چاہیے ورنہ ترجیح بلا مرجح ہوگی لیکن یہہ اعتماد
کیونکر کرین اسلیئے کہ غرض انکی شیعی ٹھیرانے مین صرف اثبات قدامت تشیع مستحدث ہی نہ اور کچھ
ہو کما تری دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ آپکے بیان سے بلکہ جمیع شیعہ کی تحریر سے واضح ہی کہ ان [illegible]
وقت انعقاد خلافت کے استدلال و احتجاج کل اجل صرف نص غدیر سے کیا اور کوئی دلیل بیان نکی کتاب اللہ
سے اور نہ سنت رسول اللہ سے اور اس سے ثابت ہوا کہ بہت عمدہ حجت خلافت بلا فصل مرتضوی کی یہی
قصہ غدیر ہی اور باقی اولہ ساختہ و پرداختہ مقلدان شیاطین الانس والجن مثل شیطان الطاق و ہشام بن الحکم
ہین چنانچہ اسی جگہہ سے سبحان علی نے اپنے مکتوبات مین لکھا ہی کہ ہرگاہ در جواب حدیث من کنت مولاہ
کہ دلالتش از اجلائی بدیہیات است سکوت نکردند بر دیگر روایات کہ ہم سلک اینہا کجا بکی سکوت می ورزند
انتہی ملخصاً اور حال اس دلیل کا سابق سیر مین زر آزرین ہو چکا ہی کہ یہہ حجت اوہن من بیت العنکبوت
واخف من ورق التوت ہی فتم الدست و حصل المطلوب علاوہ اسکے کلینی و قمی و طبرسی وغیرہ
قائل ہین ساتھہ اخفاء نص کے بنا بر تقیہ کما مجی حالہ اور نیز تکذیب کرنا صحابہ کا نص علی کو گویا جز
اظہار سوا ستر آدمی کے مخالف درایت عقل ہی اسلیئے کہ انصار کو توقع خلافت کی اپنے گروہ

مین قوی تہی اور یہہ لوگ بڑے شجاع تہے چاہتے تہے کہ سعد بن عبادہ انہین امیر ہون چنانچہ بیان
تشئم مین آپنے لکہا ہی کہ انصار اونکو باوجودیکہ بیمار پڑے تہے سقیفہ مین اوٹہالائے الی قولکم انصار
نے کہا منا امیر و منکم امیر انتہی لیکن جناب ابوبکر نے یہہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ و سنی کذا فی عماد الاسلام
للمومنین المجالس وغیرہ من کتب الحدیث الائمۃ من قریش سنائی سبکے سب چپ ہوگئے اور صدیق سے
بیعت کی پس اگر حضرت امیر بہی مع معتقدہ صحابہ کے مثلا اظہار نص غدیر کا کرتے اور وصیت
نبوی یاد دلاتے ممکن تہا کہ یہہ لوگ انکا صریح کرتے اور دو مہینے کئی دن مین اوسکو بہول
جاتے اور باوجود تذکیر یاد کرتے اور دیدہ و دانستہ بیعت مرتضوی سے متقاعد ہوتے خصوصا اصحاب
سعد بن عبادہ کہ رشتہ دار بنی ہاشم تہے اور کسیطرح کی عداوت حضرت امیر سے نہ رکہتے تہے
بعد ثبوت النص والزام دہی بنی ہاشم ادرحال یاس کے ملنے ریاست سے ضرور دعوی ابوبکر کو فاسد کرتے حالانکہ
سوائے عمر و ابوعبیدہ کے کوئی اعوان ابوبکر مین نہ تہا کذا فی کشف الغمۃ وغیرہا عقل سلیم ہرگز اسکو
قبول نکریگی کہ یہہ سب لوگ وقت الیسی مخاصمت عظیمہ و مقدمہ عمدہ کے ایک مرد ضعیف سے
اعوان کے بات قبول کرلین اور قول بنی ہاشم و اعوان مرتضی کو باوجود یاد دہی نص قاطع
جلی و کثرت عدد و عدد ہاشمیہ و عدم مبالات حیدریہ کے نہ پرانکرین اور جناب امیر جن سے امر
دین مین بقول آپکے مسامحہ و توقف کچہہ معنی نہین رکہتا انتہی متوقف و متساہل ہون خصوصا اوسوقت
کہ عثمان و عبدالرحمن وغیرہ کہ مع بنی امیہ و بنی زہرہ کے خلیفہ ہونے ابوبکر کے حصول ریاست سے
ناامید ہوگئے تہے چاہیے تہا کہ اعانت مرتضوی کرتے حالانکہ اونہون نے بہی دم نمارا
اس سے ثابت ہوا کہ وجود نص و اظہار نص مع لوازمہ واقع ہین والا جناب امیر وقت بیعت سعادہ کے پہر
اس نص ناطق سے الزام دیتے حالانکہ اوسوقت موقع احتجاج مین صرف یہی لکہا کہ بایعنی الذین
بایعوا ابابکر و عمر الخ کذا فی نہج البلاغۃ اور فرمایا انما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا
علی رجل و سموہ اماما کان للہ رضیا الخ کذا فی نہج البلاغۃ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ
اہل سقیفہ کا حجت ہی جسکو وہ امام بنادین وہی اللہ کے نزدیک بہی امام ہی جیسے ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ **قولہ** یعنی ہی کہ جنازۂ خیر البشر پر حاضر نہوئے **جواب** اگرچہ مجموع یہہ روایت باطل موضوع ہی لیکن خلاصہ یہہ جملہ مخالف لتصریح اہل سنت ہی اسلئے کہ حضور صحابہ مہاجرین و انصار کا جنازۂ حضرت خاتم المرسلین پر بلا خلاف بالاتفاق ثابت ہی خاصتہً شیخین کا چنانچہ سلام سیف تبصرہ و منتہی وغیرہ سے بروایت شیعہ ظاہر ہی پس انکار اسکا مکابرہ بحت و عناد صرف ہی **قولہ** واللہ اگر عہد ساتھہ رسول خدا کے نہوتا دیکھتے کہ ساتھہ اس جمع قلیل کے کیا دکھلاتا **جواب** یہی جملہ مرتضوی با وجود عدم ثبوت عہد دلیل صحت خلافت ابوبکر ہی کیونکہ مشعر اسکی ہی کہ وصیت عہد نبوی مجبر تہا انکی خلافت اور اونکے صبر پر علمائے امامیہ نے لکہا ہی کہ عباس عم نبی نے مرتضی علی کو ترغیب دی خلافت پر لیکن اونہون نے رغبت نکی کذا فی علل الشرائع اسیطرح ابو سفیان فوج کشی اپنے ذمہ پر لیتے تہے حضرت امیر نے نمانا اسیطرح جناب امیر بعد شہادت عثمان خلافت کو قبول نکرتے تہے چنانچہ نہج البلاغہ مین ہی انا لکم وزیر خیر لکم منی امیرا پس اگر دربارۂ خلافت کوئی وصیت نبوی ہوتی تو وجہ انکار کی خلافت سے کیا تہی کہ امیری چہوڑکر وزیری چاہتے اس سے معلوم ہوا کہ خلافت ابوبکر حق ہی اور عہد نبوی اور دعوی غصب و اسیلئے جناب امیر کے ناحق **قولہ** دلائل النبوۃ و خلاصۃ المقال مین لکہا ہی کہ محمد بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر الیمین دوست تہے الی آخر القصہ **جواب** حاصل اس قصہ کا یہہ ہی کہ ان دونو صاحبون نے اپنے اپنے والد ماجد کو نص غدیر وغیرہ یاد دلاکر قائل کیا اور حقیت مرتضوی ثابت کی اور ابوبکر و عمر نادم لاجواب ہوئے سو یہہ قصہ اگرچہ بتحریف عبائر آپنے تحفۃ الشیعہ سے سرقہ کیا ہی لیکن نسبت اوسکی طرف دلائل النبوۃ کے اگر تالیف بیہقی مراد ہی تو صریح افترا ہی ہرگز اوسمین اسکا اتا پتا نہین والبیان علی المدعی اور کتاب خلاصۃ المقال مجہول الحال ہی اور روایت کرنی ایسی کتاب سے جائز نہین کما مر فیما سبق اور یہہ قصہ بعینہٖ ایسا ہی جسطرح شیعہ کہتے ہین کہ ایک کالی لونڈی نے ہارون رشید کے سامنے دلیل قطعی سے حقیت تشیع کی ثابت کر دی اور کسی کو جرأت آیا یا حلیمہ سعدیہ مرضعہ آنحضرت صلعم نے سامنے حجاج بن یوسف کے تفضیل

قصہ محمد بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر

علی الشیخین واضح کردی اگرچہ زمانہ ان دونوکا واحد نہین یعنی حلیمہ وحجاج کا چنانچہ یہہ دونو باتین باب ہکادہ تحفہ اثنا عشریہ مین
مرقوم ہین اسیطرح یہہ کہانی بہی ہی اگرجواب وسوال مذکور مین کوئی ادنی تامل کرے معلوم کرلے کہ
قرینہ بالامریہ ہی خصوصا یہہ فقرہ حجت نافرمانی من انہیت وکان حاجۃ الک علی ان تشرک بی مالیس لک
علم فلا تطعہما انتہی عجائب استدلالات سے ہی اسلئے کہ شیخین نے محمد وعبداللہ پرکب بابت اپنے
بیعت کے اکراہ وجبر کیا جسپر یہہ حجت نافرمانی ہیش کی اسبا تکو کتب اہل سنت سے ضرور ثابت کرنا
چاہیئے اور ترک بیعت مرتضوی اور قبول بیعت شیخین مین کونسا شرک لازم آتا تہا جسپر یہہ دعوی
دوام مچایئی یعنی شرک کو بوجہنا اور دلیل کو نظم کرنا کام روافض کا ہی وبس ع اندرین باغ چہ کاو
بکارست مگس ہیں اسیطرح معنی اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخر منہما خوب آپنے بوجہے کہ سعد سے بیعت
کرکے توڑی پہر دوسری بیعت ابوبکر سے جوڑی حالانکہ ہنوز اثبات بیعت سعد مین آپکو بہت
دردسر لاحق ہوگا اور مطلب بنائے نہ بنیگا چہ جائیکہ معانی حدیث کے فقدبر کتب امامیہ شاہد ہین کہ
کہ خلافت ابوبکر کی بصلاح وتجویز اصحاب ہوئی تہی قریش وانصار سقیفہ بنی سعد مین فراہم ہوے اور
تنازع کیا ہر قوم چاہتی تہی کہ خلیفہ ہم مین سے ہو بعضے خلافت حضرت امیر کی اور بعضے
عباس کی اور بعض صدیق اکبر کی تجویز کرتے تہے آخرکار قریش غالب آئی اور خلافت
ابوبکر مقرر ہوئی اوسوقت کسی نے نہ آیہ انما ولیکم اللہ کو تلاوت کیا اور نہ نص غدیر یاد دلائی
اور نہ خصوصیت جناب امیر کو واسطے خلافت کے بیان کیا پس بفحوائے لا یجتمع امتی علی الضلالۃ
تجویز اصحاب منافی شان مرتضوی نہین ہوسکتی لیکن کہ ادنا اطلاع نکی ہو اور صدیق اکبر کو
متصف بفضائل پاکر خلیفہ کیا باب چہارم فصل اول منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ بعض اخیار
صحابہ نے ابوبکر کو نصیحت کی جسوقت وہ منبر پر تہی ابوبکر پشیمان ہوئے اور منبر سے اوترے
اور تین دن تک باہر نہ نکلے تیسرے دن گہر گہر پہرے اور سابعین سے اقالہ بیعت چاہا انتہی
پس اس سے سب خلاف فریقین ثابت ہی کہ ابوبکر واسطے سمجہانے جماعت کے سقیفہ مین گئے
تہے نہ واسطے لینے خلافت کے والا بعد حصول مطلوب ندامت واقالہ کیسا بلکہ بحاضرین

کہ ہزار ہا مہاجرین و انصار و اہل بدر تھے ابوبکر کو کہ بسابقیت ایمان و حقوق خدمت نبوی و حسن
سیرت متحقق تھے اور ہمیشہ حضور آنحضرت مین محترم و معزز رہے چنانچہ اقرار اسکا آپنے بھی
صفحہ ششم مین اس عبارت سے کیا ہی کہ ہر سہ در زمان جاہلیت ہم از معارف مکہ بودند و عز
و حرمت داشتند ہرگاہ اسلام ظاہر کردند و شریک حال حضرت گردیدند در چشم حضرت موقر
گشتند انتہی بلفظہم لائق خلافت پاکر تجویز کیا اور سبکے سب راضی ہوے اور اہل اسلام سے
منازعت جاتی رہی ابوبکر نہ بنی ہاشم تھے نہ بنی امیہ قریش تھے اور الائمۃ من قریش
مجمع علیہ فریقین ہی خصوصاً رشتہ ازواج مطہرات بھی مد نظر تھی تو یہہ تدبیر بغایت مستحسن واقع
ہوئی اور اسوقت مین قبول کرنا ابوبکر کا خلافت کو عین شفقت تھی مسلمانون پر کہ ارحم امتی
بامتی ابوبکر اسلئے کہا اگر ابوبکر خلافت قبول نکرتے تو مفسدہ عظیم امت مین ہوتا اور آخر وقت
خلافت عمر فاروق کو سپرد کی وا لا وہی ہوتا جو بعد اسکے ہوا اور شکایت حضرت امیر کی کتاب امیہ
اسیقدر ہی کہ آنکو شریک مشورہ نہین کیا نہ یہہ کہ ابوبکر کو لائق خلافت کے نجانا کشف الغمہ
مین ذکر قتل عثمان لکھا ہی کہ جب لوگ واسطے بیعت کے حجرہ امیر المؤمنین مین جمع ہوے آپنے فرمایا
کہ جب اہل بدر راضی ہونگے اسوقت قبول کرونگا کہ جو انکی رضامندی کے ساتھ ہی وہی خلیفہ ہی
سبحان اللہ شان انصاف مرتضوی کو دیکھو اور اپنے اعتساف و ظلم ناہموار ہی کو دیکھو کہ فرق
زمین و آسمان ہی باینہمہ دعوی غصب خلافت و اظہار رفض عین جہل ہی قولہ بخاری و مسلم مین
لکھا ہی کہ عمر نے عباس و علی سے کہا الی قولہ غور کرو کہ عمر نے سچ کہا یا جھوٹ اگر سچ کہا
تو لازم آتا ہی کہ عباس و علی کو حقمین شیخین کے یہہ اعتقاد تھا کہ یہہ کاذب آثم غادر خائن ہین
اور یہہ دونو بزرگ بالاجماع کبار صحابہ سے تھے جس کسی کے حقمین گواہی دین شک نہین
کہ سچ ہوگی اور حدیث مین ہی کہ حق ساتھہ علی کے ہی اور علی ساتھہ حق کے اور اگر جھوٹ کہا
تو وہ دونو لائق خلافت کے کہان ہی اور بالفرض اگر عمر نے جھوٹ کہا تو علی و عباس کو لازم
تھا کہ عذر کرتے حالانکہ کچھہ نہ کہا بسکوت دونو کا بمقابلہ کلام عمر دلیل تسلیم قول ہی تو مسلم نے

کاذب آثم غادر خائن ... [illegible]

اس حدیث مین الفاظ کاذب وآثم وغادر وخائن لکھے ہین اور بخاری نے مضطرب ہوکر بجاے الفاظ مذکورہ کذا وکذا لکھکر ابہام کیا اپنی دانست مین عیب پوشی کی ہی جواب یہہ روایت آپنے تحفۃ الشیعہ دجال بدایونی سے سرقہ کی ہی لیکن عبارت الٹ پلٹ کرتا شبہ دزدی نہو خود اس حدیث کو صحیحین مین ملاحظہ نہین فرمایا والا متن حدیث غلط سلط نہ لکھتے اب ہم پورا قصہ موافق کتب صحیحہ اہل سنت کے لکھتے ہین اوس سے اعتراض بہی دفع ہوجاویگا اور تصرف بہی آپکا ثابت ہوگا وہ یہہ ہی کہ متروکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ابوبکر صدیق کے تہا وہ اسمین سے اول حضرت خاتون وازواج مطہرات کو خرچ خوراک پوشاک وحوائج ضروریہ کا دیتے تھے باقی محتاجان بنی ہاشم کو جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو حضرت علی وعباس انکے پاس آئے اور متفق اللفظ ہوکر کہا کہ متروکہ آنحضرت کا ہمارے حوالہ کرو کہ ہم خود موافق عمل آنحضرت کے اور عمل ابوبکر وتمہارے عمل کے عمل کرینگے حضرت عمر نے اس شرط پر انکو دیا اور کہا کہ اسکو تقسیم نکرنا اور اسمین میراث جاری نکرنا بعد چندے دونوکے حضرت عباس نے چاہا کہ اوسکو تقسیم کرین حضرت علی نے نمانا اوسپر بڑا جہگڑا ہوا یہانتک کہ حضرت علی نے عباس کو بے دخل کر دیا اوسوقت حضرت عباس جناب امیر کو واسطے قطع منازعت کے اور نالش بے دخلی اپنی کی پاس حضرت عمر فاروق کے لائے اور کہا ارحنی من ہذا الآثم الکاذب الغادر الخائن یعنی مجکو ہاتھ سے اسکے چہڑا دو سو یہی لفظ بعینہ صدر حدیث مسلم مین وارد ہی اور پہلے ان لفظونکو حضرت عباس نے حق مین جناب امیر کے ارشاد فرمایا اور بے شبہہ گواہی عباس کی حق مین جناب امیر کے مقبول ہی اسلیئے کہ عباس بقول آپکے کبار صحابہ سے ہین اور اگر عباس نے یہہ جہوٹ کہا تہا تو علی کو چاہیے تہا کہ عذر کرتے اور جب عذر نکیا اور سکوت کیا تو معلوم ہوا کہ اس قول عباس کا مسلم رکہا اسلیئے کہ عباس مقبولین شیعہ سے ہین حلی نے خلاصۃ الاقوال مین سچ سچا لکھا ہی من سادات الصحابۃ وہو من اصحاب علی علیہ السلام انتہی اس صورت مین یہہ مثل ٹہیک آئی کہ من حفر بیرًا لاخیہ فقد وقع فیہ بہرحال جب عمر فاروق نے یہہ نقشا دیکہا تو واسطے حمایت حضرت علی کے حضرت عباس سے کلمہ مذکور کو کہا پس چند ظاہر ہین یہہ خطاب طرفین دونو کے ہی لیکن

مقصود بیان صرف سوا حضرت عباس کا ہی کہ اگر حضرت علی مقدمہ تقسیم مین کہ سہم اجرائے میراث ہی ظالم غادر خائن کاذب ہین تو حضرت ابوبکر بہی باعتقاد تمہارے ایسے ہی ہونگے حالانکہ خدا جانتا ہی کہ وہ صادق نیکوکار رشد تابع حق تہے اسیطرح مین بہی تمہارے اعتقاد مین آثم غادر کاذب خائن ہونگا اسلیئے کہ ہم سب یعنی مین اور علی اور ابوبکر سب تقسیم و اجرائے میراث مین شریک ہین اور جس حدیث سے کہ متمسک ہین اوسکو تم بہی جانتے ہو اور وہ حدیث قابل تاویل و تحریف نہین والا جناب خاتون علیہا السلام کیون اوسکی تاویل نکرتین الغرض یہہ کلام عمر فاروق کا واسطے تسلی عباس کے تہا تا کہ نالش جناب ابو بکر مین اور جہگڑا نہ اوٹہا وین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پہر وہ متروکہ پاس حضرت علی کے رہا اور حضرت عباس کو اوسمین دخل نہوا یہانتک کہ مروانے اوسکو اپنے لئے الگ کر لیا اور لغت عرب مین اکثر اوقات خطاب مین دو آدمی کو شریک کر لیتے ہین اور منظور ایک ہی ہوتا ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ حالانکہ نوع جنات مین سے کوئی رسول نہین آیا اسیطرح فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ حالانکہ مروارید و مرجان دریاے شور سے نکلتا ہی نہ دریاے شیرین سے اور یہہ محاورہ نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی چنانچہ طبرسی نے مجمع البیان مین تفسیر آیۂ مذکورہ مین لکہا ہی عن الزجاج قال الکلبی وہو مثل قولہ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وانما ہو فی واحدۃ منہن وقولہ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ الخ والرسل عن الانس دون الجن انتہی اور ثعالبی نے فقہ اللغت مین لکہا ہی فصل فی الاثنین ینسب الیہما الفعل وہو لاحدہما وقد نقلت فی بعض الموضع مایقاربہ قال تعالی يَخْرُجُ مِنْهُمَا الخ فانہا یخرجان من الملح لا من العذب انتہی اور مثل اسکے بیضاوی و تفسیر مجمع البیان و معالم التنزیل وغیرہ مین ہی اور صاحب اتقان نے کہا الاثنان قد یراد بذکرہما الواحد قال تعالی ویخرج منہما الخ والمراد احدہما وقال علیہ السلام لمالک بن الحویرث وابن عمر رضی اللہ عنہما اذا سافرتما فاذنا واقیما والمراد احدہما انتہی الی غیر ذلک من الشواہد الکثیرۃ الموجودۃ فی الکتب الشہیرۃ الحاصل اگر معاذ اللہ علی و عباس کو جناب ابوبکر و عمر مین ایسا اعتقاد ہوتا تو وہ پاس حضرت فاروق کے واسطے فیصلۂ مقدمہ مذکور کے کیون آتے کہ انصاف عادل سے چاہتے ہین

نہ ظالم کاذب خائن غادرسے اور اگر گئے اور فیصلہ ہوا تو اوس فیصلہ کو جسمین ایسا ظالم صریح واقع ہوا
کیون منظور رکھا بلکہ اس صورتمین کہنا ان الفاظ کا حق شیخین مین عباس و علی کو چاہیے تہا کہ تم اپنے
امر مین راشد تابع حق پس ثابت ہوا کہ یہہ سکوت بمقابلہ تسلیم صادق بار راشد تابع حق ہونے کے تہا نہ
اثم کاذب غادر خائن کے اور اس قسم کے تکلم و سکوت کو دنیا مین کوئی گواہی و شہادت نہین کہتا ورنہ
جو کوئی اپنے حق مین ایسی بات تواضعاً کہے وہ امر مشہود ہوجایا کرے آب اگر کوئی لفافہ خط پر الراقم
الآثم فلان لکہے تو اوسکو بہی آپ گواہی ثبوت اثم قرار دیکر نظر اعتبار سے ساقط کرنا حالانکہ ایسے
کلمات و امثال اوسکے ائمہ ہدیٰ سے بہی نسبت اپنے منقول ہین نہج البلاغت مین حضرت امیر سے مروی
ہی کہ فرمایا اللہم اغفر لی ما تقربت الیک بلسانی ثم خالفہ قلبی حالانکہ مخالف ہونا دل و زبان کا علامت
نفاق ہی اور صحیفہ کاملہ مین کہ انجیل و زبور اہل بیت ہی زبان امام زین العابدین سے منقول ہی
انا الذی افنت الذنوب عمری معلوم ہوا کہ عاصی تہے نہ معصوم اسیطرح دعا مین یہہ کلمات کہتے
تہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن و ضعف الیقین و انی اشکو اسوء مجاورتہ لی و طاعۃ نفسی لہ
یہہ صریح ہی آثم و عاصی و مطیع شیطان ہونے مین اسیطرح طریق امامیہ مین بہت احادیث ایسی ہین
کہ دال ہی عدم عصمت ائمہ اطہار پر چنانچہ شیخ بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین ذیل
شرح حدیث ثانی والعشرین لکہا ہی ما تضمن ہذا الحدیث من قولہ و ابک علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ
علی قواعد الامامیۃ القائلین بعصمۃ وقد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن ائمتنا علیہم السلام کما
روی عن الامام موسی الکاظم علیہ السلام انہ کان یقول فی سجدۃ الشکر رب عصیتک بلسانی ولو
شئت وعزتک لاخرستنی و عصیتک ببصری ولو شئت وعزتک لاکمہتنی الی آخر الدعاء و فی الصحیفۃ
الکاملۃ المنسوبۃ الی الامام زین العابدین علیہ السلام اشیاء کثیرۃ من ہذا القبیل الی آخر ما قال پس
جبکہ صحیح ہین کہ یہہ سب احادیث شیعہ کہ ظاہر الدلالۃ ہین عدم عصمت ائمہ پر باعتراف علمائے شیعہ
تاویل پذیر ہین تو حدیث مسلم نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکی تاویل مقبول نہو ورنہ پہر اپنی حدیثونکو
بہی ظاہر پر رکہو اور کہو کہ اگر یہہ سب ائمہ قول مذکور مین سچے ہین تو معاذ اللہ منافق عاصی آثم ہین

اور اگر جھوٹے ہین تو کاذب ہین اور ہر تقدیر پر لائق امامت کے نہین حالانکہ تاویل حدیث مسلم کی بلکہ احادیث ائمہ کی ظاہر ہی کہ صدور ایسے کلمات کا اکابر دین سے بمقتضائے النفس ہوجاتا ہی اوسکو دلالت وقوع پر نہین ہوتی بلکہ وہ صدور مصداق لا تنزکوا المتشکم ہوتا ہی لیکن اوسکو کوئی کذب و شہادت نہین کہتا اور نفس الامر پر حمل نہین کرتا اسی جگہہ سے کہا ہی شعر تواضع ز گردن فرازان نکوست ؛ گدا اگر تواضع کند خوئی اوست ؛ چنانچہ قرآن شریف مین بحق آدم ابو البشر آیا ہی عصیٰ آدم ربہ فغویٰ اور فرمایا فلما آتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما کہ تاویل اس آیت کی خالی صعوبت سے نہین اسیطرح یوسف صدیق نے فرمایا وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء علی ہذا القیاس حق مین اور انبیا کے اور آیات دالہ صدور ذنوب پر وارد ہین کافی کلینی مین بحق حضرت یونس ابی یعفور سے اونسے ابی عبد اللہ سے روایت کیا ہی ان یونس بن متی وکلہ اللہ الی نفسہ اقل من طرفۃ عین فاحدث ذلک قلت فبلغ کفرا اصلحک اللہ فقال لا ولکن الموت علی تلک الحال کان ہلاکا پس جس صورتین ایسے احادیث ناطقہ قابل تاویل ہون اور کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ واسطے اونکی تاویلات کے تالیف کی گئی ہو تو حدیث مسلم کیونکر تاویل پذیر نہوگی خصوصًا اسصورتین کہ طریق شیعہ مین بھی بعضے احادیث قریب المعنی بحدیث صحیح مسلم مروی ہون چنانکہ ثقۃ الاسلام طبرسی نے کتاب احتجاج مین ابی رافع سے روایت کی ہی قال کنا عند ابی بکر فطلع علی وعباس یتدافعان ویختصمان فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ابو بکر یکفیکم القصیر والطویل یعنی بالقصیر علیا وبالطویل العباس فقال العباس انا عم النبی ووارثہ وقد حال علی بینی وبین ترکتہ الی آخر الحدیث اسصورتین شیعہ نے ضرور کوئی فکر تاویل کی حضرت عباس کے طرف سے واسطے حدیث مرویہ احتجاج وغیرہ کے کی ہوگی تو اہل سنت تاویل حدیث مسلم کیون ممنوع ہونگے لیکن رافضی کی عادت ہی کہ اپنے شہتیر کو نہین دیکھتا اور کی پھلی کو دیکھتا ہی اور تاویل الفاظ مذکورہ کی از روئے لغت وغیرہ کے قول عباس و عمر دونون مین صاحب شوکت عمریہ نے کتہ صفدریہ مین بتفصیل لائق لکھی ہی اگر جی چاہے اوسکو بھی ملاحظہ فرمایئے والا در خانہ اگر کس است یکحرف بس است **قولہ** قصہ طلب میراث مین صاحب جامع الاصول نے صحیحین سے کلام

طویل النقل کیاہی آخر اوسکا یہہ ہی فھجرتہ فاطمۃ فلم تکلم حتی ماتت الخ جواب احادیث شیعہ سے کہ
صحاح کتب امین بواسطہ معصومین کے ماثور مین مروی ہی کہ جناب سیدہ زمرۂ اہل بیت مین مندرج
نہین چنانچہ تفصیل اسکی کافی و شرح شافی و تصانیف مرتضی غیر مرضی و قزوینی سے بہر سہ طریق
مطابقت و تضمن و التزام ثابت و معلوم ہی اسصورت مین ذکر قصۂ فدک بے سود ہی علی الخصوص وجہ
ربط اس قصہ کی اس بیان سے کہ موضوع واسطے اثبات عدم بیعت جناب امیر کے ہی ابوبکر صدیق سے
ہنوز واضح نہین معہذا اسکو آپنے صفحہ پنجاہم بیان نہم مین مفصل لکھاہی چنانچہ جواب اوسکا
وہین ملیگا پھر تکرار کی کیا ضرورت تہی قولہ کلام اکابر سنیون سے چھ مہینے تک بیعت نکرنا بلاشک
و شبہ عیان ہی اور مین بعد بمجبوری و اکراہ مصالحہ معلوم ہوتاہی قال البخاری الخ جواب
جو عبارت بخاری کی آپنے اسجگہہ لکھی ہی اوسمین ذکر چھ مہینے کا اور مصالحہ باکراہ کا نہین معلوم نہین
کہ ایسی جگہہ عقل افضلیون کی کہان رہتی ہی جو دلیل ہی مدعا پر غیر منطبق ہی معہذا اگر بیعت مذکور
بعد چھ مہینے کے ہوئی توکیا ضرور ہی کہ یہہ توقف اسلیئے تہا کہ ابوبکر کو نالائق سمجھکر بیعت نکی لیکن
کہ جناب امیر نے بسبب رنج وفات نبوی اور ملال عدم شرکت خود مشورہ تعین امام توقف کیا اسمین
ابوبکر پر کیا جائے طعن ہی چنانچہ عبارت بخاری منقولۂ سامی سے بہی یہی سمجہا جاتاہی کہ انہ لم یحملہ علی
الذی صنع علی ابی بکر ولا انکارا الذی فضلہ اللہ بہ ولکنا کنا نری فی ہذا الامر نصیبا فاستبد علینا
فوجدنا فی انفسنا قولہ حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت نکی اور ابوبکر نے مصالحہ کو غنیمت جانکر
زیادہ اصرار نکیا جواب اگر یہہ دعوی بطور شیعہ ہی تو اہلسنت پر حجت نہین اور اگر بطریق اہل
سنت ہی تو دیکہا چاہیے کہ کون سی کتاب سے سند اوسکی آپ پیش کرینگے معہذا طبرسی نے احتجاج
مین بعد بیان قصۂ بیعت مہاجرین و انصار کے لکہاہی کہ جب ابو عبیدہ پاس علی مرتضی کے گئے
اور اونکو سمجہایا تو اوسوقت علی نے ہاتھہ ابوبکر کا پکڑا اور بیعت کی انتہی اور نیز احتجاج مین
سلمان سے مروی ہی کہ اونہون نے کہا کہ کسینے امت مین سے بیعت باکراہ نہین کی مگر مینے
و علی و ابوذر و مقداد نے اور کلینی مین ہی کتم علی امرہ و بایع مکرہا اور شیخ مجلس حلی نے

لکھا ہی کہ لیس التقیۃ فی تزویج ام کلثوم اعظم من التقیۃ فی امر الخلافۃ اور تقیہ امر خلافت مین یہی بیعت کرنا تہا اور صاحب احقاق نے لکھا ہی کہ امیر المومنین سے بیعت بہ جبر لی اور منہج الفاضلین مین ہی کہ زبیر و سلمان و ابوذر و مقداد سے بجبر بیعت لی بالجملہ حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت کی اگرچہ باکراہ ہو کما نطقت بہ کتب الامامیہ اور اگر بیعت کا انکار کروگے تو تقیہ باطل ٹہیریگا اور بطلان تقیہ مین ثبوت خلافت شیخین کا ہی اور نیز ترک بیعت بے وجہ موجہ مستبعد عقل ہی اور وجہ ترک اگر استحقاق مرتضوی ہی تو پہر اوسکو نص سے ثابت کیون نکیا اور اظہار نص کا بالاتفاق جناب امیر سے ثابت نہین فاین ہذا من ذاک **قولہ** بیان ہشتم ذکر صبر اسد اللہ غالب مین باقتدائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر پیغمبران اولی العزم **جواب** جو صبر آنحضرت نے اور دوسرے انبیاء اولو العزم نے کیا وہ بابت تبلیغ احکام الٰہی تہا نہ بنا بر تقیہ و اخفاء حق اور حضرت امیر نے جو صبر کیا وہ تقیہ بجہت تہا معہذا یہہ صبر بہی وہان ہوگا جہان کسی نے قصد ایذا دہی مرتضوی کیا ہوگا نہ وہان جنہون نے صرف مخالفت بے محاربت کی و فیہ المطلوب اور جواب تفصیلی امثلہ صبر انبیاء کا ازالۃ الغین مین مرقوم ہی حاجت نقل طویل کی اسجگہہ نہین من شاء فلیرجع الیہ **قولہ** حدیث مین ہی علی منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اس حدیث مین آنحضرت نے تشبیہہ علی کی ساتھہ ہارون کے دی یعنی جسطرح کہ ہارون سے تابعین موسیٰ کے پہر گئے اور رجوع طرف سامری کے کرکے گوسالہ پرستی شروع کی اسیطرح علی مرتضیٰ سے منحرف ہوگئے **جواب** اس استدلال مین چند غلط ہین اول یہہ کہ واقعہ پہر جانے بنی اسرائیل کا زندگی حضرت موسیٰ مین ہوا تہا نہ بعد وفات موسیٰ کے اور یہہ پہر جانا گویا فی الواقع حضرت موسیٰ سے پہر جانا تہا نہ ہارون سے اسلئے کہ ہارون بطور وزیر تہے اگرچہ نبوت بہی حاصل تہی اسی جہت سے موید شرع موسوی تہے نہ خود صاحب شریعت دوسرے حضرت ہارون خلیفہ مفترض الطاعت تہے اور پہرنا مفترض الطاعت سے کفر ہی بخلاف جناب امیر کے کہ یہہ عہد آنحضرت مین خلیفہ مفترض الطاعت نتہے کہ پہرنا انسے موجب ردت ہو تیسرے بنی اسرائیل ہارون علیہ السلام سے پہر کر گوسالہ پرست ہوگئے تہے یعنی کافر اور باغیان حضرت علی کو کسی نے کافر نہین کہا اسلئے کہ اسلام معاویہ

صبر مرتضوی باقتدای نبوی

حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون

بن ابی سفیان کا نہج البلاغۃ وغیرہ کتب امامیہ سے واضح ہی کما مر جو آپ تھے یہہ حدیث آنحضرت نے واسطے تسلی مرتضوی کے اوسوقت فرمائی تہی جبکہ جناب امیر کو اپنے اہل وعیال مین واسطے خبر کے چھوڑ گئے تھے اور اونہون نے اس خلافت کو ناپسند کیا تہا تو چاہئے کہ تہمت انحراف کی اونپر لگے جنپر خلیفہ تھے نہ اونپر جو بعد سالہا سال کے منحرف ہوئے کہ مناسبت شان ورود حدیث یہی ہی کہ عبرت عام ہو تعہدا یہہ خلافت خانگی بہی موقت تہی تا مراجعت جناب نبوی نہ دائمی جسطرح حضرت ہارون مدت غیبت موسی تک خلیفہ تھے نہ واسطے ہمیشہ کے اسلئے کہ وفات حضرت ہارون کی قبل از وفات موسی ہوئی ہی اسصورت مین جو معنی آپنے حدیث مذکور کے لکہے ہین مخالف شان ورود حدیث ہین محل استدلال مین مقبول نہین ہو سکتی پانچوین اگر تنزل کرین اور تشبیہ عام لین تو بہی صحیح نہین اسلئے کہ حضرت ہارون بڑے تھے عمر مین موسی سے اور افصح تھے زبان مین نسبت اونکے اور شریک نبوت تھے اور برادر عینی تھے اور یہہ سب اسباب حضرت امیر مین مفقود ہین پس حدیث مذکور کو مدعا شیعہ سے ادنی مساس نہین **قولہ** مدارج النبوۃ مین لکہا ہی الخ **جواب** موضع استدلال اسجگہ صرف دو امر ہین ایک یہہ کہ علی سے آنحضرت نے فرمایا کہ فلانے یہودی کا جو مجھپر قرض ہی تم ادا کرنا دوسرے یہہ کہ بعد میرے مکروہات پیش آوینگے صبر کرنا اور آخرت کو اختیار کرنا سو امر اول مبنی اسبات پر ہی کہ قرض وعدہ کا اقارب ادا کیا کرتے ہین خصوصاً جو زیادہ عزیز ہو یہہ دلیل خلافت پر موقوف نہین ہوتی اور مراد امر ثانی سے محاربہ معاویہ ہو سکتا ہی لیکن وہان صبر مرتضوی اور اختیار کرنا آخرت کا بموجب وصیت نبوی کے بطور شیعہ ثابت نہین اسلئے کہ جنگ صفین وغیرہ مشہور ہی اور جو حدیث بزار وابویعلی وحاکم وغیرہ کی آپنے بعد اسکے لکہی ہی سو قطع نظر ضعیف بلکہ غیر ثابت ہونے کے سند اسی قول سکتے ہی تا اثبات خلافت کے وکذا البواقی فلا عبرۃ لہا ولا التعویل علیہا **قولہ** جو پیغمبر پر پہلے ہجرت کے گذرا باوجودیکہ مامور بہ پیغمبری تہی وہی وصی پر بہی گذرا الی قولہ تین سال تک دعوت نہایت کتمان سے کی اور نہو سنے انصار سے اعلان نکیا بعدہ

دس برس بطور وعظ ونصیحت دعوت اسلام کی لیکن جدال وقتال نکیا جب ہجرت کی
نامرین ملے کر جہاد پر مامور ہی اسیطرح حضرت ستر برس تک خلیفہ برحق تھے لیکن بنا بر
وجوہ چند بیس برس تک کی با وتصرف احکام سے ممنوع تھے انتہی حاصلہ جواب اہل بیت
ستر قاضی طل بوق ذہب اللہ بوزہ کا ہی جسکو آپنے بحسب عادت مستمرہ الٹ پلٹ کر
طرحپر لکھا ہی سہذا خدام قاضی جونپور اور متبعیت اونکے حضور کو غفلت عظیم لفظ ہجرت سے
ز دسامی بلکہ جمیع رفضہ نامی ہی واقع ہوئی اسلئے کہ اگر حال جناب امیر کا مماثل حال
از ہجرت ہو تو چاہیئے کہ حال انکا مثل حال نبوی بعد از ہجرت بہی ہو بلکہ عین ہجرت
حضرت امیر سے داعیہ ہجرت کا واقع نہین ہوا اور یہ بات باجماع فریقین ثابت ہی
آنحضرت کا قبل از ہجرت کیا تہا ابوجہل و امیہ بن خلف سے ہم کاسہ وہم نوالہ تہے اور تابع
کفار یا ہمیشہ باہم مقابلہ وگفت وشنود تھے وہجو وقدح اصنام وعبدہ اوثان
خلق الی اللہ علی رؤس الاشہاد جاری تہی جسطرح جناب امیر ہم نوالہ وہم کاسہ شیخین تہے
طرفین شاہد ہین کہ عہد خلفاء ثلثہ مین جو مال غنائم سے آتا وہین حضرت امیر کو حصہ
عہد خلافت ابیبکر مین خولہ بنت جعفر بمایہ غنیمت مین آئی وہ خدمت مرتضوی مین ہی اوس سے
بن حنیفہ پیدا ہوئے پس اگر خلافت صدیق بغصب ہوتی تو جہاد وغنائم اونکے عہد کسطرح
لائق تصرف کے ہوتے اسیطرح ایران عہد عمر مین مفتوح ہوا اور تین دختر یزدجرد
شہربانو خدمت امام حسین مین رہین وقس علی ہذا اور مؤید اسکے ہی وہ جو خواجہ نصیر نے
العقائد مین بزعم خود مطاعن عمر مین لکہا ہی کہ عمر نے حکم رجم زن حاملہ ومجنونہ کا دیا
منع کیا اور نہج البلاغہ مین ہی کہ جب عمر نے قصد غزوہ روم کا بذات خود کیا جناب
مشورہ دیا کہ تم بنفس خود جاؤ لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث علیہم رجلا محربا اور جب عمر نے
جنگ فارس کا کیا علی نے کمال خیر خواہی ودلجوئی سے مطمئن فرمایا پس معلوم ہوا کہ
ہمیشہ ممد معاون ومشیر ووزیر خلفاء تہے نہ مخالف ومناقض ومشاق

حال امیر مرتضوی کا حال آنحضرت پر قبل و بعد ہجرت قیاس مع الفارق ہی ع ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا کیونکہ وہان ترقی مراتب اظہار مین تہی نہ تقیہ و استتار مین اور کیونکر کہتا ہی
کہ پیغمبر نے تین سال تک دعوت بکتمان کی پیغمبر تو اسی دعوت کی بابت شعب ابی طالب مین تین
برس تک رہے اور کبھی اظہار حق سے باز نہ آئے اور سکوت نہین کیا رہا ترک جہاد سو وجہ اسکی یہہ
ہی کہ اوس وقت تک آیت جہاد نازل نہین ہوئی تہی اوسکا انتظار کرتے تھے حضرت امیر کو
کس بات کا انتظار تہا حالانکہ قرآن مین وجوب جہاد کا احاد امت پر ہی چہ جائے اولی الامر و اولی
بالتصرف کہ قائم مقام پیغمبر ہو اور پیغمبر جب سے مامور بجہاد ہوئے کبھی ترک قتال نہین کیا
جو کوئی سنت انبیا کو بابت ترک جہاد سابق کے لازم پکڑے اوسکے ایمان مین گفتگو ہی
اور ظاہر ہی کہ جناب امیر زمانہ خلفاء مین متقی نہ تھے اور قدرت اظہار دین مرضی اپنے کے
رکہتے تہے چنانچہ اسباب کا اقرار آپکو بہی ہی کہ چنانکہ حضرت قدرت انتقام از جانب ملک علام
داشت حضرت علی نیز حاصل بود لیکن مامور بصبر بودند انتہی پس تقاعد نبوی اگر ثابت ہو تو بسبب
عدم نزول امر جہاد کے تہا حضرت امیر مامور بتقاعد نہ تہے اور مامور بصبر ہونے سے بہی حکم
تقاعد نہین نکلتا اسلیئے کہ باوجود محاربات معاویہ اب بہی آپ اونکو صابر کہتے ہین اور ظاہر ہی
یہی ہی کہ صبر بعد مصیبت ہوتا ہی نہ قبل بلا اور اگر مراد صبر سے ترک جہاد ہی تو ظاہر ہی
کہ قرآن حکم جہاد ہر واسطے عامہ امت کے شامل ہی اور آنحضرت خلاف حکم قرآن کبہی امر نفرماتے
تہے یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ حق تعالے تو کہے کہ تم جہاد کرو اور رسول خدا فرماوین تم ہرگز جہاد نکرنا
صبر کرنا ایسا فہم سلیم سوائے ارفضہ کے دوسرے کو میسر نہین اور حاجت صبر کی کیا تہی اسلیئے
کہ حضرت امیر کو خوف کسی کا دین دنیا مین نہ تہا دین مین اسلیئے کہ ہجرت نہین کی اگر خائف
ہوتے ہجرت واجب ہوتی بدلیل نص اِنَّ الَّذِینَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیۡ اَنْفُسِهِمْ الآیة اور
دنیا مین اسلیئے کہ اونکو کسی سے کسطرح کا جھگڑا بابت جان و مال کے نہ تہا سب صحابہ
آپکے قدر شناس تھے اور آپ اونکے حفظ مراتب کو ملحوظ رکہتے تہے کما یلوح من کتب

الفریقین قولہ بعد پانچ برس کئی مہینے کے متحمل یہ جہاد ناکثین و قاسطین و مارقین ہوئے
حسطرح آنحضرت بعد بعثت کے چندسال تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور رہتے مگر مشغول
باتمام رسالت و نبوت کے ہوئے جواب یہ دعوی خلاصہ ہی قول اون کا اور مخالف ہی تصریح اماثیہ
اسلئے کہ شیخ چلپی نے تذکرہ مین لکھا ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا لانہم
اللہ تعالے وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار والاحتمال منہم علی ما قال تعالے لتبلون فی اموالکم وانفسکم
الی قولہ وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ثم لما قویت شوکۃ الاسلام اذن اللہ تعالی
فی قتل من یقاتل فقال وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ثم اباح ابتداء القتال فی
اشہر الحرم ثم امر بہ من غیر شرط فی حق من لا یری حرمۃ الحرم والاشہر الحرم لقولہ تعالی
واقتلوہم حیث وجدتموہم وکان فرض الجہاد بالمدینۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت جو بعد بعثت کے
تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور رہتے وجہ اوسکی ممنوع ہونا تہا جہاد سے من جانب اللہ تعالی
نبوی بجود ہی خود مثل جناب امیر کے چنانچہ اسی جہت سے سوائے جہاد سیفی و سنانی کے کبہی ترک دعوت
اسلام منقول نہین حضرت امیر نے تو دعوت لسانی بہی طرف دین مرضی اپنے کے نکی اور اگر فرض کیا جائے
کہ صبر اونہون کا مثل صبر نبوی ہی تہا بلکہ کنارہ تہا تو بہی مفید مدعا نہین اسلئے کہ وہان بجہت عدم نزول
آیہ جہاد تجہت تہی اور یہان امر ہجرت محمد بن مرتضی صاحب کاشانی نے اپنے تفسیر مسمی بالصافی مین لکہا ہی
وفی الآیۃ دلالۃ علی وجوب الہجرۃ من موضع لا یتمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وعن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب الجنۃ وکان رفیق ابراہیم
علیہ السلام ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم وہکذا فی تفاسیر آخر اور ظاہر ہی کہ اگر حال خلفاء کا معاذ اللہ تعالی
حال کفار کے ہوتا تو جناب امیر ضرور ہجرت کرتے واذ لیس فلیس قولہ اب کچھ مصابرت خاتم المرسلین
بسنئے اور مطابق اسکے حال صبر کا سمجہو الخ جواب جو حال گستاخی و بے ادبی عقبہ بن
ابی معیط کا کہ اوسنے اپنی چادر گلوئے مبارک آنحضرت مین ڈالکر کہینچی اور اوجہڑی اونٹ کی پشت
مبارک پر حالت سجدہ مین رکہدی اور اہل طائف نے یہان تک پتہر مارے کہ پائے مبارک مجروح

حال مصابرت نبوی

ہو گئے وغیرہ قصص صحیح وغیر صحیح آپنے اسجگہہ لکھی ہین وہ سب کی سب بتقریر یاسبق سے
مدفوع ہو گئی ستھذا حال وصی کا مطابق اوسکے نہین ہوا جس کسی نے ایسی کش مکش جناب امیر کے
ساتھہ خلفاء ثلثہ سے اور مہین کیے بلکہ عامۂ اصحاب نے کی ہوا وسکا نشان دو الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین تلاوت
کرد قولہ بخاری و ابو داؤد مین ہی کہ جعل یکلم النبی فلما کلمہ اخذ بلحیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
عروہ بن مسعود نے ریش آنحضرت کو پکڑا جواب یہہ واقعہ قصہ حدیبیہ کا ہی اسوقت عروہ مشرف باسلام
نہوئے تھے بلکہ اپنی قوم کیطرف سے واسطے بات چیت مناظرہ کے آئے تھے اور آداب نبوت سے
واقف نہ تھے یہہ پیش دستی اونسے حالت اسلام مین نہین ہوئی کہ طعن متوجہ ہوسکے کیونکہ مسلمان
ہونا انکا سنہ تسع مین بعد معاودت آنحضرت کے طائف سے اتفاق ہوا اور باتفاق محدثین مراد
اخذ لحیہ سے چھونا داڑہی کا ہی بطریق ملاطفت و عادت اہل عرب کے کذا فی شرح البخاری نہ بطریق
اسائت ادب کے چنانچہ یہہ خصلت آج تک عرب مین باقی ہی کہ بعضے وقت ملاقات کے داڑہی ہاتہہ مین
چہوتے ہین سو یہہ حرکت اگر براہ بے ادبی ہوتی تو اوسوقت آنحضرت ایسے دبے ہوئے نہ تھے کہ اس
جفا پر خواہی نخواہی صبر کرتے صبر مقام جبر مین ہوتا ہی نہ محل اختیار مین چنانچہ مغیرہ بن شعبہ نے اسی
خیال سے کہ مبادا اوسکو کوئی حمل کرے بے ادبی عروہ اور بیچارگی رسول خدا پر عروہ کو تہال
تلوار سے مارا اور دہمکایا علاوہ اسکے جاسئی نے ذو الفقار مین لکہا ہی کہ علاوہ برین قول حق تعالی
حکایۃ عن ہارون علیہ السلام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی اصلا دلالت نمیکند بر اینکہ اخذ محاسن ہارون
بتقریب عتاب بودہ باشد چہ اخذ محاسن چنانچہ در حالت غضب متعارف است در حالت رافت و استفسار
ہم متداول انتہی بحروفہ اور ظاہر ہی کہ اخذ لحیہ عروہ سے حالت استفسار مین واقع ہوا ہی نہ حالت
غضب مین قولہ ظاہر ہی کہ مومنین مخلصین و شیعہ خاص تہوڑے تھے اور مسلمان بہت اگر
دشمنون سے لڑتے تو تزلزل عظیم اسلام مین ظاہر ہوتا اور جان و مال مومنونکا تلف ہوتا ابتدا اکثر اور
دین آبائی کیطرف پھر جاتے اور کفار کہتے کہ بنیاد دین محمدی کی واسطے حصول امارت کی تہی کہ
حکومت کے لئے باہم لڑے جواب یہہ دعوی خلاف نص امیر المومنین ہی کہ لولا عہد الی

حسبی لاالغرضہ نعلت ابآ اصفت تأخیر آ توائل محمدؐا اور مخالفت قول سابق سامی ہی کہ قدرت انتقام کی حاصل تھی لیکن مامور بالصبر تھے انتہی پس معلوم نہین کہ وجہ اس تخالف کی کیا ہی کہ ایک جگہ پہ تمنے عدم محاربہ مرتضوی کو معلل بہ صبر کیا اور دوسری جگہ صبر چھوڑکر قلت انصار شیعہ پر حمل فرمایا اب یون کہیے اذا تعارضا تساقطا یعنے نہ صبر موجب تقیہ عدم ہوا اور نہ قلت انصار بلکہ ظہور حقیت خلافت خلفائے ثلثہ موجب مصالحت ہوئی کیونکہ متابعین جناب امیر اتباع و اولاد بہت تھے پھر کم نہ تھے بلکہ خود جناب امیر اکیلے آدمی پر بھاری تھے بقول سامی تا تابن سہ ہزار صنادید کفار تھے اسی لئے فرمایا ہی انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم طلاع الارض کلہا مابالیت ولا استوحشت یعنی اگر مین اکیلا ہون اور وہ زمین بھر کے ہون تو بھی کچھ پروا نکرون اور نہ گھبراؤن معہذا انتقاء مذکور مخالف غرض لطف و فائدہ نصب امام ہی انبیا علیہ السلام کو دیکھو کہ اونہون نے باوجود عدم عدد و عُدد کے کیا کچھ جد و جہد اعلاء کلمۃ اللہ مین نکیا حتی کہ آنحضرت نے تکالیف شدید دست کفار سے اوٹھائی چنانچہ بعض قصص متعلق اس امر کے تمنے بھی اسی جگہہ لکھے ہین کہ موید ہمارے مدعا کے ہین اگر اونکو بھی ایسے معاملے مثل تمہارے نصب العین ہوتے تو دین حق کبھی ظاہر نہوتا اور وجود شریعت کا پایا نجاتا اور خود خلیفہ کفار کو ساتھہ محاربہ شیخین و ذی النورین کے کیا خصوصیت ہی وقت محاربہ معاویہ کے بھی یہ طعن موجود ہے کیونکہ مقابلہ بابت خلافت ہی نہ دعوت اسلام اور اسوقت بھی بنا بر قول سامی قلت مومنین مخلصین شیعہ خاص تھے نہ کثرت پس یہ تفرقہ ترجیح بلا مرجح ہی معہذا دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ حضرت امیر مخالفت کرنیمین ساتھہ صحابہ کے تزلزل عظیم سمجھا اور جانا کہ ایسے کرنیمین بربادی ایمان کی ہی اور یہہ مشعر ہی باسلام صحابہ جسکو تم نفی کیا چاہتے ہو چنانچہ عدم محاربہ سے دین قائم رکہا اور تزلزل عظیم اسلام مین واقع نہوا اور اکثر لوگ طرف دین آبائی کے نہ پھرے آور یہی حق ہی کیونکہ اگر دین خلفا ناحق ہوتا تو امیر پر حق کبھی ترک قتال نکرتے حضور صفا با اینہمہ تہور و مردانگی و کثرت اولاد و اتباع بلکہ شرکت بنی ہاشم و انصار اور ہرگز روادار بطلان دین محمدی و زوال دولت سرمدی نہوتے نہایت عجیب ہی کہ ابوبکر صدیق شیخ ضعیف الحال تھے جب خلیفہ ہوگئے تو سوائے

جزیرهٔ عرب کے اور کچھ انکے تصرف مین نہ تہا اور مثل مسیلمہ کذاب و بنو حنیفہ و سجاح متنبیہ بنی تمیم
مقابلہ مین تہے اور یہہ سب معاند مفسد سپاہی وضع کارزار دیدہ تہے خصوصا بنی تمیم کہ کوئی
قبیلہ عرب مین انسے زیادہ نہ تہا اور مانعین زکوۃ الگ شورش و فساد پر تہے اور بنو غسان شام
مین بابت اسامہ بن زید کے الگ پرخاش و عناد پر اور سایر قبائل عرب حوالی مدینہ مرتد ہو گئے تہے
اور سوا اسکے حرمین کوئی ناصر نہ تہا اوسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اونی مداہنت امر شرعی مین روا
نہ کی اور ایک کی مصلحت نہ سنی اور پکار کر کہا واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ بخلاف جناب اسد اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب کے کہ باوجود ہمہ عدد و عدد و تہور
و دلیری و دلاوری سب کچھ سامنے اپنی انکہون کے دیکہا کئے اور دم نہ مارا اور سامنے تک نہ لی اور تیوری
پر بل تک نہ ڈالا بلکہ اونکے شریک حال اشرار ہو گئے اور ہم نوالہ اور ہم پیالہ اصحاب مرتدین علی الاعقاب
بنگئے **شعر** در دین محمدی روا داشت خلل ∴ با شیر یزدان کہ گوئی کہ او وصی حق است
چشمت بیمال ∴ اسباتین بہار پیروی نبوی معلوم نہین ہوتی کیونکہ یہہ کیفیت پیغمبر کی کبہی نہین ہوئی
ورنہ دین مصطفوی روی زمین پر کبہی پہیلتا ملنا نہ ملنا خلافت کا خدا کے ہاتہ تہا اور ذلت و قلت شیعہ کی
موقوف مشیت الہی پر تہی لیکن اپنی طرف سے تو درگذر نکرنا تہا جسطرح وقت سلطنت معاویہ کے کوتاہی
جنگ و جدال مین نکی اور طعنہ کفار سے نڈر رہے کہ کافر کہین گے کہ بنیاد دین محمدی واسطے حصول امارت
کے تہی کہ حکومت کے لئے باہم لڑے حالانکہ یہان بہی ہدایت جانب امیر بر حق تہی نہ طرف معاویہ کے
شعر شکست و فتح نصیبون سے ہی ولے اے میر ∴ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا **قولہ** ظاہر ہی کہ حضرت
علی خاص لوجہ اللہ کفار سے لڑتے تہے مولوی روم نے مثنوی مین لکہا ہی کہ جب کافر نے
روی مبارک مرتضوی پر تہوک دیا تو آپنے اوسکو نظر بشائبہ نفسانیت چہوڑ دیا انتہی حاصلہ جواب
مولوی روم نے مثنوی مین یہہ نہین لکہا ہی کہ جب جناب امیر لڑتے وہ کافر ہی ہوتا یا کبہی مسلمانسے
نہین لڑے جب لڑے تب کافر ہی سے لڑے کہ یہہ حکایۃ دلیل کفر محارب جناب امیر ہوسکے
شعر طرفا تعریض العذول بذکرکم ∴ فتحن بلوا والعذول بلواد ∴ حالانکہ جسطرح جنگ جناب امیر کے

ساتھ کفار کے خاص لوجہ اللہ تھی اسیطرح خلفاء ثلثہ و معاویہ رضی اللہ عنہم نے بھی دونوں خاص لوجہ اللہ
جہاد ساتھ کفار کے کیا سواس جنگ و جہاد مین کسیکو گفتگو نہین کہ مقابلہ اسلام و کفر کا ہی بابت دعوت
دین محمدی کے یہ سب شہید لوجہ اللہ ہی بخلاف اس جنگ کے جو فیما بین مسلمین ہو جیسے جناب معاویہ
و جناب امیر کی کہ بابت خلافت و ریاست کے تھی نہ واسطے دعوت اسلام کے یہان حکم کفر کا جاری
نہین ہو سکتا اسی لیے حدیث مین آیا ہی لعل اللہ یصلح بہ بین الفئتین العظیمتین من المسلمین قولہ یہ امر
مسلم ہی کہ ثلثہ بظاہر تابع احکام ظاہر شرع تھے امیر نے واسطے طلب حق اپنی کے حرب انکی اور
دعوت انکو فرو اپہ چھوڑا اسشرع کو حکم ظاہر کا ہی گو باطن مین کوئی اور طرح ہو ظاہر مین تابع شرع
داخل حکم اسلام ہی ایسے امور مین انبیاء او صیاء علم باطن پر کام نہین کرتے جواب جس وقت
انبیاء او صیاء باطن پر کام نہین کرتے اور شرع کو حکم ظاہر کا ہی اور خلفاء ثلثہ ظاہر مین مسلمان
تھے تو اللہ ملاء و صیا تم بھی بعد بارہ سو برس کے باطن پر کام نکرو اور رجما بالغیب انکو منافق کافر
اور لعنت و تبرے کو فرو اپہ چھوڑو اور موافق ظاہر حال و صیا کے انکو مسلمان سمجھو اور حال انکا
آخرت عالم خدا ہی نہ عالم و عورت وہان دیکھیے کس بات کی دعوت کرینگے اور کہ لینا حق طلب امر با دین
کیونکہ اگر حق مذکور حصول خلافت تھا تو اوپر تم لکھ چکے ہو کہ مامور بصبر تھے اور محکوم باختیار آخرت
بر دنیا اب اسکو طلب کرنا خلاف صبر و طلب منہی عنہ ہی اور اگر دعوت اسلام تھی تو سر انجام اسکا
ہاتھ سے خلفاء ثلثہ کے بابلغ وجوہ ہو گیا اب طلب اسکی تحصیل حاصل تھی اور اگر طلب تصدیق امامت
ائمہ اثنا عشر تھی تو محتاج بیان سند ہی و این ذلک آور قید احکام ظاہر شرع سے ثابت ہی کہ آدمی
مامور و مکلف ساتھ اسی ظاہر شرع کے ہی نہ باطن کے سو جب اس ظاہر مین جناب امیر و خلفاء ثلثہ یکسان
ہوے اور یہہ ظاہر رافع جدال و قاطع نزاع ٹھیرا تو بنا علی الباطل جسکے ساتھ آدمی مکلف نہین
بعض و تبرا کرنا یا کافر منافق سمجھنا خلاف حکم شرع ہی اور بانحن فیہ سے خارج کیونکہ شعر بر کہ راجا بیہ
بینی ؛ پارسا دان و نیکمرد انگار قولہ یہان اگر کوئی ناصبی کہے کہ حب علی نے تمہارے عقیدہ مین
عوض اپنے حق لینی کا قیامت پر چھوڑا تو تم پھر کسلیے خلاف ثلثہ مین کوشش کرتے ہو جواب اسکا یہہ ہی

کہ ہم لوگ اثنا عشری المذہب ہین پیروی ثقلین ہین اپنی نجات جانتے ہین ہمارے ائمہ برحق نے اگرچہ
بمقتضائے وقت حکام وقت سے تعرض نکیا لیکن تابع و مقلد بھی کسیکے نتھے **جواب** یہہ جواب اوسوقت
قابل قبول ہو کہ ائمہ اثنا عشر نے اسکا حکم کیا ہو ورنہ یہہ اقتداء عین ارتداد ہی کیونکہ پیروی اتحاد و صحیح
و اتفاق عمل مین ہوتی ہی نہ مخالفت و شقاق مین ائمہ ہدیٰ نے ساری عمر تقیہ کیا اور حکم تقیہ کا دیا اور فرمایا
لاایمان لمن لاتقیۃ لہ و تارک التقیۃ کتارک الصلوٰۃ اور تمنے پیروی ثقلین نام ترک تقیہ و شقاق صریح کا
رکہا اور قول و فعل دونومین خلاف ثقلین کیا اسلیئے کہ اول ثقلین کتاب اللہ ہی جسمین یہہ حکم نہین بلکہ
مخالف اسکے مناقب مہاجرین و انصار وارد ہین اگرچہ بطریق تقیہ ہون اور ثانی ثقلین ائمہ ہدیٰ ہین
انہون نے بھی کبھی کسی مہاجر و ناصر کو کافر مرتد نہین کہا بلکہ ہمیشہ حفظ مراتب کہا خصوصاً جناب امیر نے
وہ تقیہ شدید کیا کہ بقول مرتضیٰ بعد الولایت بھی متقی رہے اور قرآنکو علیٰ ما انزل نہ پڑہ سکے اور خاتم
الائمہ تو ہنوز غار سامرا مین مختفی ہین اس سے زیادہ اور کیا تقیہ ہوگا پس پیروی اسکا نام ہی کہ جو
اونہون نے کیا وہ تم بھی کرو ورنہ نام پیروی کا ناحق لو شعار تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ٭ ہذا لعمری فی
القیاس بدیع ٭ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ٭ ان المحب لمن یحب مطیع ٭ اور حال شرکت ائمہ ہدیٰ کا
احکام ظاہر شرع مین ساتہہ خلفاء ثلثہ و بنی امیہ و عباسیہ کے ظاہر ہی کہ ہمیشہ اداے صلوات و جمعہ
جماعات وغیرہ مین متفق الکل رہے اور اسیکا نام اتباع و تقلید ہی ورنہ تم بتاؤ پہر وہ کیا چیز ہی اور
اگر کوئی دوسرا دین باطن مین برتتے تھے تو وہ بسبب مخالفت ظاہر شرع کے باطل ٹہیریگا کیونکہ شرع کو
حکم ظاہر کا ہی نہ باطن کا معہذا امر باطنی مین کسیکا اتباع بھی نہین ہوسکتا فافہم **قولہ** جو تم ہمسے مقابلہ
مجادلہ کرتے ہو ہم تمکو جواب دیتے ہین **جواب** ابتدا مقابلہ مجادلہ کی تم سے ہی نہ ہم سے سبحان
علیخان نے مکتوب مطبوع مین لکہا ہی بزبان سلف اہل سنت کتب امامیہ اکثر میدیدند و حرف برائی از جانب
فرقہ شیعہ بود و آنہا عجیب انتہی اور کافی کلینی مین حدیث امام جعفر صادق موجود ہی کہ لا تخاصموا الناس
لدینکم فان المخاصمۃ ممرضۃ للقلب معہذا جو تم جواب دیتے ہو وہ مصداق اسکا ہوتا ہی کہ سوال از آسمان
جواب از ریسمان **قولہ** تولا تبرا ہمارا عقیدہ ہی **جواب** پاسخ اس عقیدہ کا تحفہ اثنا عشریہ مین

مفصل لکہا ہی اوسکو کسی سے پڑہکر سمجہ لو بہر تمام اوسکا لینا **جواب** تمہاری بخاری مین مروی ہی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان **جواب** حب دلیل تبرا نولا ہوسکی کہ کفر اہل بغض کا ثابت ہو بلکہ بعد الکفر ہی مراد بغض سے تبرا نہین ہوسکتا کہ خلاف عرف و لغت و شرع ہی بس یہہ تولا تبرا ہی کذا ہی بفحوائی لا الحب علی بل البغض معاویہ الحب للنفس الامارۃ بالسوء والبغض لہا ہی فی اللہ واللہ

قولہ بیان نہم ذکر تعدی ثلاثہ مین اہل بیت و محبان آل امجاد پر **جواب** بیان ششم مین ذکر صبر تصنویکا تہا سو یہ مصیبت بعد از صبر اور وہ صبر قبل از بلا عجائب لیل و نہار سے ہی کہ ع ہم طرح جسنون اور ہی ایجاد کرینگی **قولہ** سب سے زیادہ مشہور غصب کرنا فدک کا ہی جسے آنحضرت نے اپنی حیات مین جناب سیدہ کو بخشا تہا اور سند اوسکے لکہکر اپنی مہر اور بنی ہاشم کی گواہی سے مسجل فرماکر حوالہ کیا تہا ابو بکر نے گواہی علی و عباس و حسنین و ام ایمن وغیرہ کی قبول نکی اور عمر نے اوس سند کو پہاڑ ڈالا اور حدیث بنائی کہ نحن معاشر الانبیاء لانرث ولانورث ما ترکناہ صدقۃ کہ محض خلاف قرآن ہی اور بفرض محال قول شیخین کی تصدیق کیجاوی تو بہی مفید مطلب نہین اس لیے کہ جب رسول خدا نے کوئی چیز اپنی حیات مین بخشی تو ملک سے خارج ہوگئی **جواب** یہ ساری کہانی ساختہ و پرداختہ شیعہ ہی کتب اہل سنت مین اوسکا اتا پتا نہین ومن ادعی فعلیہ البیان معہذا محسنی اوس بین جلد بحث کیا ہی کہ ہبہ و وراثت دو نوکو لکے تیرا نہ ایک عبارت مین لکہا ہی کہ جس سے تصریح دعوی کی نہین ہوتی سو قطع نظر ثابت نہونی اس مدعا کی کتب اہل سنت مین اگرچہ بطریق ضعیف بلکہ وضع ہو بطلان اس ہذیان کا بہ بداہت عقل ثابت ہی اس لیے کہ عہد نبوی مین یہ دستور نہ تہا کہ ہبہ نامہ و تمسک و ہبہ و خط و غیر خطی و رسید و قبالہ وغیرہ لکہا جاوے یا محکمہ ثبوت بطور دیوانی و فوجداری مقرر ہو و سارے کتب تواریخ کذب اس دعوی کی ہین معہذا فدک ایسا کیا بڑا ملک و محاصل رکہتا تہا کہ اوسکے لیے اتنا اہتمام ہوتا اور شیخین وغیرہ کو ایسی کیا حرص و طمع لاحق تہی کہ ایسی بے حقیقت چیز کو لیکر رسوائی دارین حاصل کرتی حالانکہ زہد شیخین کا باقرار امامیہ ثابت ہی با این ہمہ ملک عرب و عجم اگر فدک غصب کرلیتے تو تمام مجمع اسلام ضرور اوسکو متواتر نقل کرتے اور مواقع مطاعن مین لاتی حالانکہ سوای روافض کے کوئی

مبحث غصب فدک

اسکا نام نہین اور اگر غصب نکرتی اور تقسیم ترکۂ نبوی کرتے تو بہی حصہ جناب سیدہ کا کتنا ہوتا اور
ابوبکر نے اگر فاطمہ سے فدک لیلیا تو عائشہ وغیرہ ازواج کو کیون حصہ ندیا معہذا دعوی فاطمہ کا
فدک مین بطور ہبہ ہرگز ثابت نہین بلکہ بطریق میراث جاہا تہا چنانچہ جواب خلیفہ اول اوسپر دال ہے
معلوم نہین کہ ایسی جگہہ عقل آپ کی کہان رہتی ہی یا دعوی کو بطور ہبہ کہو یا بطور میراث پس
جس صورت مین کہ ہبہ قرار دیا جاویگا تو جواب و سکا یہ ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی ہبہ بدون قبض
کی ملک موہوب لہ نہین ہوتا اور فدک بالاجماع حیات نبوی مین قبضہ و تصرف مین جناب سیدہ کے
نہ تہا بلکہ آنحضرت اوسمین تصرف مالکانہ کرتے تہے تو ابوبکر سے تکذیب دعوی فاطمہ کے واقع نہین
ہوئی بلکہ اونہون نے مسئلہ شرعی بیان کیا کہ مجرد ہبہ بدون تملیک نزدیک شیعہ کے ملک نہین ہوتا
اسمین ضرورت رد و قبول شہادت کی نہین اور نہ اس جواب سے تکذیب فاطمہ و شہود وغیرہ
لازم آتی ہی اس لیے کہ عدم ثبوت دعوی کا اور چیز ہی اور کذب دعوی اور چیز اگر مدعی اپنا دعوی
ثابت نکر سکے او سکو کاذب نہین کہتے سبحان اللہ خلیفہ باوجود پاسداری حکم خدا و رسول کی کہ ہبہ
بصورت ثبوت بہی بدون قبضہ کے نافذ نہین مطعون ہوئی اگر خلاف حکم شرع کرتے تو یقین ہی کہ زبان
خاص و عام سے نجات نہ پاتے کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ حضرت امیر نے اپنی زرہ عہد خلافت مین ایک
یہودی کے پاس دیکہی شریح قاضی مدینہ کی طرف رجوع کیا اونہون نے گواہ طلب کیے جناب
امیر امام حسن و قنبر کو لیگئے قاضی نے اونکی گواہی قبول نکی اس لیے کہ ایک پسر دوسرا عبد تہا
اور اسی طرح من لایحضرہ الفقیہ کی کتاب القضا باب یقبل من الدعاوی بغیر بینۃ مین
لکہا ہی لیکن بعد اسکے سنی کہتے ہین کہ حضرت امیر نے شریح کو دعا دی اور شیعہ کہتے ہین کہ بد دعا
دی بہرکیف اگر رد شہادت معصوم تکذیب مستلزم کفر ہوتا تو ضرور حضرت امیر قاضی
شریح کو معزول کرتے جس طرح معاویہ کو معزول کیا اسلیئے کہ ظالم کو مامور کرنا اوسکے ظلم کو اپنی
اپنے اعمال مین محسوب کروانا ہے اسی بات کو وقف فدک مین جاری کرو اور
اگر واقع مین ہبہ ہوتا تو جناب امیر ضرور او سکو اپنے عہد خلافت مین مسترد کر لیتے

اسلیے کہ اوسمین حق حسنین تہا عجب بات ہی کہ اپنا حق تولیت اور حسنین کا حق بلا وجہ
لاؤ اتنی امام حسن اوسکو اپنی خلافت چند روزہ مین سے لیتے جب یہہ کچہہ نہوا تو معلوم ہوا کہ یہہ
یہہ صحیح نہین اور اگر کہین کہ شی مغصوب کو نہ پہیرا تو خلافت بہی مغصوب تہی اوسکو کیون
لے لیا اور یہہ ارشاد النا عمر کا سند بیہ کو موضوع و باطل ہی آپنے یہہ طعن حق الیقین مجلسی سے
اوڑا ای ہی کتب اہل سنت مین اسکا کہین نام و نشان نہین اور اگر دعوی فدک کا بطور میراث
قرار دیا جاوے تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ کسیکو شک تہا کہ جناب سیدہ بنت رسول خدا ہین اور
اسوقت حاجت شہادت کی کیا تہی صاحب شافی شارح کلینی نے لکہا ہی کہ انبیا سے جو کچہہ باقی
رہ جاوے اگرچہ ترکہ ہی لیکن اوسمین حکم ترکہ کا نہین اور من لا یحضرہ الفقیہ مین اسی مضمون کو
حضرت امیر سے وصیت محمد بن حنیفہ مین نقل کیا ہی اور قرآن مجید مین جسجگہہ ذکر وراثت آیا
ہی مراد اوس سے وراثت علم و عمل ہی نہ ملک و دولت چنانچہ اساس الاصول مجتہد کوفہ ہند و
شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی سے ظاہر ہی کہ آیات کریمہ مین مراد ارث سے علوم
نبوت ہی اور استدلال سیدۃ النساء کا بمقابلہ ابو بکر آیہ یرثنی وغیرہ ناتمام ہی و تفصیلہ
فی ازالۃ الغین اور کلینی صاحب کافی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی
کہ ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثہم فمن اخذ بشیٔ
منہا اخذ حظا وافرا انتہی اور اسیطرح ہی روایت دعوات الراوندی مین اور بحار الانوار
مجلسی مین اور محمد بن حسن عاملی نے فصول مہمہ مین دعوی تواتر اس مضمون روایات کا
کیا ہی اور اس حدیثکو صاحب کتاب منیۃ المرید نے بہی روایت کیا ہی پس جس صورت
مین کہ ائمہ ہدی سے اس طور پر ثابت ہو تو نسبت وضع حدیث کی طرف ابو بکر کے بقول اہو
شیعہ اور بقول آپکے طرف عمر فاروق کے کما ہو الظاہر باطل محض ہی علی الخصوص جس
وقت ابو بکر متفرد بہی نہوان اسلیے کہ اس حدیث کو جناب امیر و عباس و عثمان وغیرہ
عشرہ مبشرہ نے بہی سنا تہا معہذا اگر یہہ اصحاب نہ سنتے تو بہی حق ابو بکر مین نص قطعی تہی

اسلیے کہ اونہون نے بلاواسطہ بگوش خود رسول خدا سے اوسکو سنا تہا معہذا لک ایک جماعت
کثیرہ اسکی راوی ہی کہ از انجملہ حذیفہ بن الیمان مفصل رد رفض و صادق القول ہین اسکا احتمال
وضع ہوگا با اینہمہ نزدیک امامیہ کے عورتونکو عموماً زمین مین حصہ نہین چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ
مین لکہا ہی فالارض والعقار فلا میراث لہن فیہا اسیطرح انکے نزدیک عصبہ کا بہی حصہ نہین
بلکہ باقی کو بہی ذوی القربی پر تقسیم کرنا چاہیے اس تقدیر پر متروکہ رسول کریم سے عباس
وغیرہ بنی ہاشم کا کچہہ حق نہ ٹہیریگا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است قولہ اسمقدمہ مین
نواصب نے بہت گاؤزوری کی ہی امامیہ اثنا عشریہ نے جوابات مسکت دیے ہین جواب مراد
نواصب سے اگر وہ لوگ ہین جو باتفاق فریقین دشمن نبی و آل نبی ہین تو ہا نحن فیہ سے خارج
ہی اور اگر سنی ہین تو تمنے خرفشار رفض سے کیون قطع نظر فرمائے گاؤزوری خصم پر
تو ظلم کیا ہمکو ہنوز شوق مطالعہ جوابات مسکتہ امامیہ اثنا عشریہ موجزن خاطر ہی لیکن میسر آنا اونکا
کہان کہ ہمراہ صاحب سامرا غیبت کبری مین ہین نیر الیاس ا صد الراحتین قولہ اخرج البزار
وابو یعلی وابن ابی حاتم لما نزلت ہذہ الآیۃ وَآتِ ذَی الْقُرْبٰی حَقَّہٗ دعا رسول اللہ فاطمۃ
فاعطاہا فدک کذا فی الدر المنثور اسیطرح کتاب صلۃ الاقارب ابن حجر مین ہی جواب یہہ
روایت موضوع ہی الحاقات رو افض سے اور ہونا اوسکا در منثور وغیرہ مین دلیل ثبوت نہین
ہو سکتا اسلیے کہ تالیف درمنثور واسطے جمع موضوعات وغیرہ کے ہی اگر صاحب درمنثور
نے اوسکو صحیح ثابت کہا ہو یا ابن حجر نے تو بیان کرو حالانکہ یہہ آیہ مکی ہی اور مکہ مین
فدک نہ تہا تیجاے یہ واضح کر دیا و نیز اگر با این ہمہ اسکو جلالت شانیکہ ہے پر نہین چاہیے تہا
کہ بیجا اعطاہا فدک لفظ دیہاں لہا وضع کی ہوتی معہذا استدلال ساتہہ اوسکے ناتمام ہی
کہ لفظ ذی القربی عام ہی فاطمہ وغیرہ سے اور مقرر کرنا آنحضرت کا سعاش واسطے ذی القربی
کے ثابت نہین عجب نہین کہ تقرر فدک کا واسطے مصارف جمیع عیال کے ہو اور بصورت
عطا کرنے فدک کے خاص فاطمہ کو عمل آیہ پر ناقص ہوتا ہی چاہیے کہ کچہہ اونمین سے

مساکین وابن السبیل پر بہی وقف فرماتے کہ تمام آیت پر عمل میسر آوے **قولہ** ملا عصام نے شرح
شمائل مین لکہا ہی فی ہذہ القضیۃ اشکالات للعلماء من قبل فاطمۃ وعلی وعباس و ابی بکر وعمر قد
سعوا فی وضعہا وصارت تلک القضیۃ منشأ ضلال للمنافقین وخروج الرفضۃ عن طریق الیقین
اور فتح الباری مین شارح بخاری لکہتا ہی ولم یتعرض احد من الشراح لبیان ذلک وفی ذلک اشکال
شدید وہو عن اصل القضیۃ صریح فی ان العباس وعلیا علما بان النبی قال لا نورث فان کانا سمعاہ
من النبی فکیف یطلبانہ من ابی بکر وان کانا انما سمعاہ من ابی بکر فی زمانہ بحیث افاد العلم عندہما لذلک
فکیف یطلبانہ بعد ذلک من عمر **جواب** آپنے ان دونو عبارت کو بحذف سباق وسیاق نقل کیا ہی
والا شبہ اشکال کا لائق استدلال کے نہ تہا اسلئے کہ ملا عصام نے بعد اعلام اشکال کے یہہ بہی کہہ
دیا ہی کہ قد سعوا فی وضعہا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اشکال اٹکو رد مدفوع ہو چکا ہی باقی نہین ہہذا
وہ اشکال اگر موجب ضلال ہی تو رفضہ منافقین کے لئے ہی نہ اہلسنت کے واسطے کہ انکے نزدیک
ذمہ ابوبکر صدیق کا ہر طرح بری ہی کیونکہ از روئے دلائل ثابت ہی کہ ترکہ نبوی میراث نہین اور رنجش
جناب سیدہ سے بے محل ہی کما مر اور جو تقریر اشکال کی صاحب فتح الباری نے کی ہی دفع اسکا
خود بتفصیل تمام فتح الباری مین لکہا ہی اوسکو تمنے محض واسطے استجاہ طعن کے حذف کر دیا مختصر
یہہ ہی کہ طلب کرنا علی وعباس کا بطور ہبہ میراث نہ تہا کہ خلاف نص ہو بلکہ بر بار بطریق تبرع تہا تاکہ سہولت
عمل حاصل ہو حاجت طلب نفقہ کی بربار نہو اگرچہ معاذ اللہ اس طلب مین انکار جعل تہا نص سے اور
نہ طلب تہی بطریق استدلال کے کہ اشکال ظاہر موجب طعن ہو سکے **قولہ** قال البخاری جاءت فاطمۃ عند
ابی بکر تطلب میراثہا من ابیہا فقال ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ شیئا فغضبت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ
ولم تکلمہ حتی ماتت الخ **جواب** غضبنا ابوبکر کا فدک کو از روئے نص نبوی تہا نہ ہوائے نفسانی کما مر اور
آزردگی جناب سیدہ کی براہ بشریت تہی لطریق حجت فافترقا اور مراد عدم تکلم سے تکلم متعلقہ فدک
ہی نہ مطلق تکلم اسلئے کہ رضامندی جناب سیدہ کی ابوبکر سے بروایت کتب ثابت ہی اور اصول کا
قاعدہ ہی کہ الاثبات مقدم علی النفی کما سیجی **قولہ** ابوبکر جوہری اسی باب مین کہتا ہی **جواب** یہہ روایت

[illegible]

[illegible]

بتعبیر عبارات مسروق ہی حق الیقین مجلسی سے اہل سنت پر الزام شیعہ حجت نہین کما مر مرارا **قولہ** ابن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ مین لکہتے ہین الخ **جواب** یہ ابن قتیبہ شیعی غالی ہی سنی نہین چنانچہ رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الثعالب الغرابیب سے کما حقہ واضح ہی بلکہ رسالہ مذکور گویا واسطے ثبوت اسی بات کے بنا ہی کیونکہ مناظرہ طرفین کا اس باب مین اقصی غایت کو پہنچیگا اور ثبوت سنیت ابن قتیبہ صاحب کتاب الامامۃ کا اولین و آخرین رفضہ سے نہو سکا و للہ الحمد معہذا تقریر ابوبکر و فاطمہ سے ظاہر ہی کہ ابوبکر عارف علو شان جناب سیدہ کے تہے ناصب نتہے لیکن دینا فدک کا مبنی دلیل پر تہا اور جس حدیث سے فاطمہ نے استدلال کیا اوسکو عذر تہا سے کچہ مساس نہین اسلیے کہ غضب کرنا اور ہی اور غضب اور اور حارم الہی غضب کرنے سے کسی کے حلال نہین ہو سکتی اسباب مین بشریت جناب سیدہ عذر خواہ کافی ہی **قولہ** خطبہ طولانی جناب فاطمہ سے منقول ہی ابن اثیر نے نہایہ مین مسعودی نے مروج الذہب مین ابوبکر جوہری نے کتاب سقیفہ و فدک مین ابن ابی الحدید وغیرہ بہت علمائے اہلسنت نے متواتر خطبہ مذکور کو اپنی کتب مین باسانید صحیحہ نقل کیا ہی اور اعتراف بصحت پس کیونکر رضا و عفو اونکا ثابت ہو **جواب** ایسی بار احوانی و لن ترانی سے الزام اہل سنت کا ممکن نہین سوائے ابن اثیر کے بقیہ اسامی شیعہ ہین خواہ اعتراف صحت کرین یا اقرار بغلط اونکی بات ہمپر حجت نہین چنانچہ بیان اونکے حالات کا سابق گذر چکا اور لکہنا اہل لغت کا معنی کسی لفظ کے جو کتب مخالف مین وارد ہو دلیل صحت روایت نہین ہو سکتی اسلیے کہ موضوع ہر علم کا جدا ہی لغوی کو اس سے غرض نہین کہ یہ لغت جس شعر یا عبارت مین آئی ہی وہ فی نفسہ بہی صحیح ہی یا نہین اوسکو غرض صرف بیان معنی یا محاورہ سے ہی و بس نقد صحت و سقم وظیفۂ ارباب علم دین ہی چنانچہ اسی جہت سے بعض شروح و حواشی شیعہ کے متون اہل سنت پر بہی ہین و بالعکس اسلیے کہ وہان بحث دین کی نہین بنا بر علی ہذا اگر ابن اثیر نے نہایت مین یا صاحب قاموس نے قاموس مین مثلا کسی ایسے لغت کو لکہا کہ وہ حدیث یا اخبار امامیہ مین وارد ہی اور حل اوسکے معنی محاورہ کا کیا تو اس سے صحت حدیث مذکور کی لازم نہین آتی معہذا جواب طولانی اس خطبۂ طوفانی کا صاحب ازالۃ الغین نے مفصل مدلل لکہا ہی اور حال رضاء و عفو جناب سیدہ کا اظہر ہی کہ بیاض نفرہ

ومدارج النبوة وکتاب الوفاء بیہقی وشرح مشکوۃ سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر بعد اس قصہ کے جناب
سیدہ کے گھر گئے اور عذر خواہی کی وہ خوش ہو گئین اور فصل الخطاب مین ہی کہ ابوبکر دروازہ فاطمہ پر
دہوپ مین کھڑے رہے اور کہا کہ مین نہین جاونگا یہان تک کہ راضی ہون مجھہ سے بنت رسول خدا
پس آئی علی اور قسم دی فاطمہ کو کہ راضی ہو وہ راضی ہو گئین اور طبرسی نے محجاج السالکین مین لکہا
ہی کہ جب ابوبکر عذر کرنیکو آئے خاتون قیامت نے فرمایا اقول افعل فیہا کما کان ابی رسول اللہ
یفعل فیہا معہذا فدک ایسی کیا مالیت. کہتا تہا کہ جناب سیدہ بسبب اوسکے کدورت و کینہ سے درگذر
نکرتین اسجگہہ استدلال حسن سیرت جناب سیدہ بنت رحمۃ للعلمین سے کافی ہی پوری روایت محجاج
تحفہ مین ہی اسیطرح مصالحہ ابوبکر وجناب سیدہ کا علل الشرائع وحق الیقین سے ثابت ہی تو لو
غضب حضرت فاطمہ کا مثل غضب و غصہ اوروں کے براہ نفسانیت نہین متواتر احادیث نبوی اسپر
گواہ ہین آنحضرت نے فرمایا من اغضبہا فقد اغضبنی ویوذینی ما اذاہا وان اللہ لیغضب لغضب فاطمۃ
انتہی حاصلہ جواب اغضاب و ایذا مصادر متعدی ہین لازمی نہین معنی یہ ہین کہ غضب مین لانے اور
ایذا دینا چاہیے نہ یہہ کہ غضب مین آکے متاذی ہو جاوے اور غضب الٰہی لغضب فاطمہ اوسجا ہی جہان
اغضاب ہو سو ابوبکر نے فاطمہ کو غصہ مین نہین لائے اور نہ ایذا دینا چاہا وہ خود براہ بشریت آزردہ
ہو گئین پھر درگذرین اور خوش ہو گئین جو ان دونو مفہوم مین فرق نکرے وہ احمق ہی اور اگر غضبناک
فرض کرین تو مثل اسکے بلکہ مع شی زائد جناب امیر سے بہی نسبت جناب سیدہ کے وقوع مین آیا ہی
علل الشرائع شیخ الطائفہ محمد بن بابویہ قمی مین لکہا ہی کہ جب حضرت امیر نے نسبت اپنی ساتھ
دختر ابوجہل کے چاہی جناب سیدہ آزردہ ہو کر روتی ہوئی پاس باپ کے گئین اور شکایت کی آنحضرت
نے ابوبکر و عمر و طلحہ کو بلا کر حضرت امیر سے فرمایا یا علی اما علمت ان فاطمۃ بضعۃ منی وانا منہا فمن
اذاہا فقد اذانی اور اسمقدمہ مین امامیہ نے حق طرف حضرت امیر کے بیان کیا ہی اسیطرح اکبار
خفا ہو کر خاک مسجد پر جا پڑے جب آنحضرت نے سبب اسکا پوچہا فاطمہ نے کہا غاضبنی فخرج آنحضرت
آزردگی جناب سیدہ کی اور کنارہ کشی بابت عدم دخول ہی مقدمہ فدک نسبت جناب امیر کے

کتب امامیہ سے ثابت ہی اسیطرح بابت التفات کنیز حبشیہ کے لیس جو طعن اس بابت ابوبکر کو وارد ہی
مضاعف اضعاف اوسکے جناب امیر پر وارد ہوتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا علاوہ اسکے قرآن شریف
سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰؑ حضرت ہارون پر غضب کیا یہانتک کہ اونکی داڑہی پکڑی باوجودیکہ
نبی و برادر عینی کلان تہے اور یقین ہی کہ حضرت ہارونؑ قصد اونکے غصہ کرانیکا نکیا ہوگا اسلیئے کہ
نبی کا غضب مین لانا کفر ہی لیکن موسیٰ کے غصہ کرنیمین شبہہ نہین پس اگر غضب موجب کفر ہو تو چاہیئے
کہ حضرت ہارون اوسوقت متصف بوصف کفر ہوے ہون نعوذ باللہ ولیکن آپ اسکا یہہ جواب
دینگے کہ قرآن کتب اہل سنت سے ہی اور روایت سنی شیعی پر حجت نہین کما فی حاشیۃ تعہدا اور یہان غضب
بین المعصومین تہا اور یہان دو نو معصوم نہین اور نہ قصد اغضاب و ایذا تہا اور جسصورت مین کہ فاطمہ زہرا
نزدیک شیعہ داخل اہل البیت نہون کما حققناہ فیما مضی تو پہر اغضاب بہی انشاء اللہ تعالیٰ مضر نہوگا
کہ الشئی اذا انتفی انتفی بلوازمہ **قولہ** شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکوۃ مین لکہتا ہی الخ **جواب**
یہہ وہی اشکال ہی جسکو آپنے ملا عصام وغیرہ سے نقل کیا تہا اور جواب اوسکا گزر چکا اور شیخ نے بعد اسکے
کلام طویل لکہہ کے حل سارے اشکالات کا کیا ہی اوسکو آپنے کیون ترک کیا اشکال کو لینا اور اسحلال کو
چہوڑنا کام جہال غاباز کا ہی تعہدا یہہ اشکال اس قسم کا ہی جسطرح تعارض روایات و اخبارات
و احادیث ہوتا ہی اور اوسکی تطبیق و تاویل کرتے ہین نہ ایسا تناقض کہ موجب کفر و اسلام ہو مگر
اسکو کوئی اسباب مطاعن و مثالب مین نہین جانتا اور بنیاد عقیدہ و عمل کی نہین کرتا جو ایسا سمجہے وہ
جاہل ہی طریقۂ علم و فہم سے **قولہ** و تقریر تحفۂ اثنا عشریہ کا باب فدک مین بتفصیل تمام علمائے اثنا عشریہ
اجوبہ تحفہ مین لکہا ہی من شاء فلیرجع الیہ **جواب** وہ یہی ادلہ ہین جنکو آپنے زیب رقم فرمایا یا اور کچہہ
اگر یہی ہین تو جواب دنگا ہو چکا اور اگر اور ہین تو اونکو بیان فرمائے حالانکہ اجوبۂ جواب ایجوابات
تحفہ جس مین کوئی دقیقہ رد و قدح امامیہ کا باقی نرہا اور بطلان تشیع عین الیقین سے مرتبہ حق الیقین
کو پہنچا حاضر ہین ذرا اونکو بہی مطالعہ فرمائیے اور حظ وافی اوٹہائیے نرمی تقیہ و توریہ کی نبایئے جانے
ہر دم تحفہ کا نام لینا چہوٹا موہنہ بڑی بات ہی **قولہ** بڑی دلیل عبدالعزیز کی یہہ ہی کہ اگر ابوبکر

فدک کو ضبط کیا تہا تو علی مرتضی نے کسلیے اپنے عہد خلافت مین اوسکو بحال نکردیا جواب اسکا یہہ
کہ فدک جاگیر جناب فاطمہ مین تہا اور وہ بعد چہ مہینے کے انتقال فرما گئین پس واپس کسکو کرتے اور ورثہ
جناب موصوفہ نے مطالبہ نکیا جواب عبد العزیز نے اس دلیل کو معظم ادلہ نہین کہا ہی محض انکا
افترا ہی سعہذا جواب صواب انکا جسکے لیے ارتکاب اس فقرہ کا کیا ہی کہ معظم ادلہ اوراین است یاد رہا
ہی اسلیے کہ جب فدک جاگیر فاطمہ مین ہوا اور بطور ہبہ یا میراث یا ہر دو انکو پہنچا تو بعد فاطمہ کے حق
اونکے ورثہ کا ہوا وہ مطالبہ کرین یا نکرین عدم مطالبہ سے استحقاق باطل نہین ہوتا حضرت
امیر نے بہی ایک عمر دراز تک کہ بقول آپکے چوبیس برس کئی مہینے تہے مطالبہ اپنے حق کا نکیا
بلکہ بقول سامی قیامت پر چہوڑ بیٹہے تہے لیکن جسوقت موقع پایا چٹ اپنا حق لے بیٹہے تعجب ہی
کہ اپنا حق تو لین اور حسنین کا حق بعذر لنگ یعنی عدم مطالبہ ندلاوین اونکو حاجت مطالبہ کی کیا
تہی کہ خلافت گہر مین آئی لیکن حضرت امیر کو لائق تہا کہ واسطے اثبات استحقاق و صحت دعوی جناب
سیدہ کے علی رؤس الاشہاد اوسکو حوالہ ورثۂ فاطمہ کر دیتے کہ دشمن جلتے اور مومنین خوش ہوتے
ولیکن جب نہ دیا اور نلیا تو معلوم ہوا کہ اونکو حقدار نہ سمجہا اور ہبہ کو صحیح نجانا پہر خلفاء امویہ و عباسیہ نے
جب فدک کو حوالہ ائمہ متاخرین کیا تو اونہون نے بے تکلف لے لیا شوستری نے مجالس مین لکہا ہی کہ عمر
بن عبد العزیز نے فدک کو حوالۂ امام محمد باقر کیا اونہون نے لے لیا اور اونکے پاس رہا یہانتک کہ خلفاء
عباسیہ نے پہر چہین لیا پہر سال دو صد و بست مین بحکم مامون عباسی قثم بن جعفر نے حوالہ امام علی رضا
کر دیا اسیطرح پہر متوکل نے لے لیا اور معتضد نے پہیر دیا پہر مکتفی نے لے لیا پہر مقتدر نے پہیر دیا
علی ہذا القیاس جناب امیر کو بہی دینا تہا لینے نہ لینے کے وہ مختار تہے حالانکہ کسی چیز کے ملنے کی بڑی
خوشی ہوتی ہی **قولہ** غزالی نے مقالہ رابع کتاب سر العلمین مین لکہا ہی الخ **جواب** یہہ کتاب
غزالی کی نہین ثبت العرش ثم النقش اور امامیہ کو بہی اسکا اعتراف ہی چنانچہ مومن جالسی نے
شہاب ثاقب مین لکہا ہی وقد انکر بعض المحققین کون الرسالۃ منہ و لو ثبت فلعلہ کتبہا فی اوائل عمرہ و رجع
تفصیل اس تحقیق کی ازالۃ الغین مین لکہی ہی سعہذا شوستری متعصب نے مجالس مین غزالی کو شیعہ کہا ہی

حالانکہ عبارت منقول کو دلالت غصب خلافت پر نہین نہایۃ مافی الباب یہہ کہ بعض نے حب ریاست و جاہ سے خلاف کیا سو مصداق اسکے معاویہ ہین نہ خلفاء ثلثہ اور بغاوت معاویہ کی معہ تشائبہ نفسانیت وحب ریاست و امارت نزدیک اہل سنت کے بھی ثابت ہی فلم یطبق الدلیل علی الدعوی **قولہ** عبد العزیز نے تحفہ مین واسطے سبقت مناظرہ کے جودت طبع سے کہا ہی کہ رسالہ سر العلمین تصنیف غزالی نہین حالانکہ اس انکار سے کچھہ منفعت نہین ہوتی اور سنیون نے بھی مانند غزالی کے گفتگو کی ہی اوسکا کیا جواب ہی جواب اوسکا یہہ جواب ہی کہ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینست ٭ عبارت شرح مقاصد جسکو تمنے جودت طبع سے مانند کلام غزالی سمجھا ہی اوسکو کچھہ مناسبت اوس سے نہین چہ جائی مماثلت کی سو تمنے نہایت خیانت وتحریف کے ساتھہ نقل کی ہی چنانچہ نقل صحیح ازالۃ الغین مین لکھی ہی اور اسکے مقابلہ سے معلوم ہوگا اور جس صورت مین کہ ہونا سر العلمین کا تالیف غزالی اُنکی عبارت سے بھی حاصل ہی تو پھر تعریض جودت طبع بابت اوسکے انکار کیطرف صاحب تحفہ کے معلوم نہین کس وادی سے ہی **قولہ** تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتا ہی الی قولہ نکتہ فہمان دقیقہ رس پر جو کچھہ کہ اس فاضل کے کلام سے پایا جاتا ہی پوشیدہ نہین کہ راہ تقلید سے اپنی عبارتمین عمدًا خبط کیا ہی خود معترف ہی کہ بعض اصحاب نے حق سے تجاوز کیا اور حد ظلم وفسق کو پہنچے اور باعث اوسکا حقد وعناد وحسد اور طلب ملک و ریاست تہی اسلئے کہ ہر صحابی معصوم و بہ خیر موسوم نہین مگر علما نے از راہ حسن ظن کے تاویلات کیے ہین اور اسطرف گئے ہین کہ صحابہ ضلالت سے محفوظ ہین اور یہہ تاویل محض واسطے نت عقائد مسلمین کے حق کبار صحابہ مین ہی یہہ کہکر دامن چنا اور راہ لاتذر وازرۃ وزر اخری پر یزید کو ہدف سہام کلام بنایا الخ **جواب** عبارت تفتازانی اگرچہ اسجگہہ بحذف ماقبل و مابعد جس سے بالہ وماعلیہ دریافت نہو سکے منقول ہی اور وہ بھی غلط سلط بہ تبدیل و تغییر الفاظ سو باینہمہ حسب حکم الاسلام یعلو ولا یعلی ہنوز مخالف مذہب اہلسنت نہین اسلئے کہ حاصل اوسکا جو آپنے اسجگہہ لکھا ہی صرف معاویہ بن ابی سفیان پر صادق آتا ہی نہ اور صحابہ پر سو معاویہ کی خطا و بغاوت کا کوئی منکر نہین ولیکن شارح نے صاحب کبیرہ پر اطلاق کفر کا نہین کیا اور نہ جناب امیر نے

کما عنی فیما عنی اور نہ تفتازانی نے اس عبارتین آور دلیل اسکے اثبات پر کی بلکہ ہمگیہ معاویہ مین
شاور کوئی عبارت ذکر کی ہی اسلئے کہ سعد یا بین الفاظ ہی ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والتشاجر
الخ آور محاربہ و مشاجرہ سوائے معاویہ کے اور کسی نے ساتھہ جناب امیر کے نہین کیا پھر جو آپنے مابعد مین اس
ساری عبارتکو خلفاء ثلثہ پر ڈھالکر مطاعن شیخین وغیرہ پر تحریر کیا یہہ خبط کہ تاویل القول بما لا یرضی
القائل ہی کسکا ہی اگر یہہ منظور تھا کہ تفتازانی باوجود سُنّی ہونیکے نام خلفاء راشدین کا بالخصوص
لیکر مثل معاویہ کے نسبت ظلم و فسق کی کہ خلاف نقل و عقل و واقع و خارج ہی طرف اونکے کر دیتے اور فسق
انکے نزدیک اونکی عبارتین عمدًا خبط نہوتا سبحان اللہ جو عبارت نہایت سہولیت سے محتاج ترجمہ نہین ہی اونکا
آپنے ترجمہ ناقص کرکے نکتہ فہمون دقیقہ رس کی شان خبط عمدہ ٹھیرایا اس خبط کا کچھہ ٹھکانا ہی صریح جہہ شانہ
بانذہ کر عوام کو بہکانا ہی علی الخصوص جس وقت کہ آخر عبارت مذکور مین صریح نام یزید کا لیا ہو تو قرینہ جلی وجود نہی
مقصود ہونے معاویہ پر عبارت اول سے قولہ شیطان جبتک طاعت حضرت سبحانی کی کرتا رہا معزز رہا
اور جب عدول حکمی کی ملعون ہوا سامری بلعم باعور جبتک مطیع حضرت موسی سے تہے سر خیل اصحاب کلیم اللہ
تہے جب پہر گئے اعمال اونکا حبط ہو گیا اسیطرح جو لوگ ارشاد خیر العباد سے منحرف ہوئے اور حکم نبوی مین تغیر و تبدیل
کیا خائب و خاسر ہوئے جواب تحقق ان مثالونکا منحصر ہی اثبات انحراف و تبدیل حکم نبوی پر نسبت خلفاء
وادلیس فلیس ہرگز کوئی حکم نبوی بابت وصی ہونے مرتضوی کے ثابت نہین جسپر تفریع کفر اہل اسلام
کیجاوے با اینہمہ مراد اہل انحراف سے کون لوگ ہین صحابہ کبار یا خاص معاویہ اگر سب مراد ہین عموماً تو ہم نوالہ و ہم
پیالہ ہونا جناب امیر کا ساتہہ خلفاء ثلثہ کے ولو تقیۃ اجلی البدیہیات سے ہی اسیطرح اقتدا کرنا ساتہہ اونکے
احکام و صلوات و زکوۃ وغیرہ مین حالانکہ اطاعت کفار کی امام معصوم پر حرام ہی فاین ہذا من ذالک
آور اگر معاویہ مراد ہین تو جناب امیر نے اونکو برادر مسلمان فرمایا ہی اور لعن طعن سے منع کیا ہی جو
دلیل اسلام کافی ہی حالانکہ مخالفت امام نزدیک اہل اسلام کے جب تک منکر ضروریات دین نہو کفر نہین
معاذ اللہ جو حال صحابہ کو حال شیطان و سامری و بلعم باعور پر قیاس کرے وہ ناحق ہی طلق نہین ایسی
قیاسات سے شیطان ملعون ہوا اور ایسی فن فریب کے سامری وغیرہ منصوص الضلالت ہوے

شعر چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؛ میلش اندر طعنہ پاکان برد ؛ **قولہ** طلب کرنا آنحضرت کا قلم و قرطاس کو اور مانع آنا عمر کا اور ہونا تینون کا خلافت پر براہ غلبہ و قہر اور غصب کرنا حق سیدہ کا اور طلب کرنا بیعت کا بجبر علی مرتضیٰ سے اور لانا عمر کا لکڑیان واسطے جلانے در دولت اہلبیت کے کتب معتمد و ملل و نحل و تاریخ واقدی و طبری و ابن قتیبہ وغیرہ سے صاف واضح ہی انتہی **حاصلہ جواب** باسخ ان سب کا ماسبق مین مسطور ہو چکا ہی حاجت تکرار کی نہین صرف جواب ہذیر مرکشی کا باقی ہی سو معلوم نہین کہ کتب مذکورہ مین سے اسکو کونسی کتاب سے آپ ثابت کرینگے کہ اوسکا جواب دیا جاوے اسلئے کہ طبری و ابن قتیبہ شیعی ہین اور ملل و نحل و غیرہ مین یہہ طعن موجود نہین معہذا جواب اوسکا تحفہ مین مفصل لکہا ہی اگر آپ نقل عبارت کرتے تو ہم بہی تتبع روایت کرتے اسجگہہ جواب حوالہ بحوالہ بس ہی **قولہ** طبری و ابن قتیبہ **جواب** یہہ دو دو شخص ہین ایک ایک سنی ایک ایک رافضی چنانچہ صاحب تحفہ نے لکہا ہی کہ ابن قتیبہ دو ہین ایک ابراہیم بن قتیبہ کہ رافضی غالی ہی دوسرے عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہ سنی ہی کتاب المعارف اصل مین تالیف اسی اخیر کی ہی لیکن اوس رافضی نے بہی اپنی کتاب کا نام معارف رکہا ہی تا اشتباہ حاصل ہو اسیطرح محمد بن جریر طبری دو ہین ایک محمد بن جریر بن رستم آملی شیعی صاحب کتاب الایضاح للمسترشد در امامت دوسرے محمد بن جریر بن غالب طبری ابو جعفر صاحب تفسیر و تاریخ کبیر اہلسنت مین ہی انتہی اور نیز کید پنجاہ و پنجم مین لکہا ہی کہ یہہ کتاب یعنی تاریخ طبری بہت عزیز الوجود ہی کم کسی کو اوسکا نسخہ میسر ہوا ہی اور جو نزدیک لوگون کے مشہور ہی مختصر اوسکا ہی محرفات سمساطی شیعی سے اور کید ہشتادم مین لکہا ہی کہ بعضے روایات کو موافق مذہب اپنے کے تاریخ علی بن محمد عدوی ابو الحسن سمساطی شیعی نے جسنے تاریخ طبری کو مختصر کیا اور اوس مین بعضی چیزین بڑہائین اور بسبب سہولت عبارت کے مشہور و رائج ہوئی نقل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ روایتین تاریخ طبری مین ہین حالانکہ اصل تاریخ مین اون روایات کا نام و نشان بہی پیدا نہین اور اس مختصر نے جسکا حال مذکور ہوا راہ بہت سے مورخین اہل سنت کی ماری ہی اسلئے کہ جو کچہہ اوسمین دیکہتے ہین اوسکو منسوب طرف اصل کے کرتے ہین انتہی علاوہ اسکے قاضی نور اللہ نے مقتبس غایظ کہا کی

مین اسبات پر کتاریخ طبری شافعی کہ نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی بلاد عجم مین نہین آئی اور تہباور سکا
جو ہی مختصر ہی اوسکو مواضع عدیدہ احقاق مین بے اعتبار قرار دیا ہی از انجملہ مطاعن عمر مین لکہا ہی
انا احلف بالایمان المغلظة انہ لم یر التاریخ الطبری الشافعی المعتبر عند علماء اہل السنة الذی وصفوہ بانہ
عشرین مجلد او لعلہ اراد التاریخ الفارسی المتداول المشہور بین الناس بانہ تاریخ الطبری لا اعتداد بہ اور
مطاعن عثمان مین لکہا ہی ثم احلف بالایمان المغلظة انہ لم یر غیر الکذاب تاریخ الطبری ولم یجی الی اعراض
العجم من نسخة شی وما اشتہر بین الناس من المجلدة الفارسیة الموسومة بتاریخ الطبری غیر ذلک
التاریخ فان ذلک علی ما صرحوا بہ یبلغ عشرین مجلدا انتہی اسیطرح اور جگہہ لکہا ہی وہو لم یر اصل التاریخ
ای الطبری لندرتہ فی بلاد العجم خصوصا فی زماننا انتہی پس جسوقت کہ بیان تحفہ و اعتراف قاضی سے
ثابت ہوا کہ تاریخ طبری شافعی جو نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی نسخے اوسکے بلاد عجم مین نہین آئے
اور نہایت نادر الوجود ہی اور جو مختصر کہ تاریخ طبری مشہور ہی غیر معتد بہ ہی آپس معلوم نہین کہ آپنے
اس طبری شافعیکو کہان دیکہا جس سے مطاعن عمر کو نقل کیے حالانکہ ہم قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ
آپنے مختصر فارسی طبری کو بہی آج تک خواب مین نہین دیکہا اگرچہ جامع اوسکا آپکا ہم مذہب ہی جہ جائے
اصل طبری کے اور قاضی شوستری نے مدعی رویت کو کذاب کہا ہی کما مر اور آپنے اسطرح اوسکا حوالہ
کیا ہی گویا خود اوسکو بچشم سر دیکہا ہی اسصورت مین دیکہئے بقول قاضی صاحب احقاق کہ ین مستحق لقب کذاب
ہی قول حرام کرنا متعہ حج و متعہ النسا کا اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے بقول عمر ثلث کن علی
عہد رسول اللہ انا احرمہن و انہی عنہن متعة الحج و متعة النساء و حی علی خیر العمل تجرید تفتازانی سے حاشیہ
شرح عضدیہ وغیرہم مین اور مقرر کرنا نماز تراویح کا ساتہہ جماعت کے رمضان مین الخ جواب تمنے
اس قول عمر کو کتب اہل سنت مین نہین دیکہا اور نہ حاشیہ شرح عضدیہ مین بلکہ رسالہ متعہ مجتہد کو فرنہ
بنجانب سرقہ کیا ہی اصل عبارت موسی الیہ یہ ہی وجہ سوم ہذا آیت سے کہ شارح اصبہانی رسالہ قوشجی
در شرح تجرید و علامہ تفتازانی در شرح مقاصد در باب مطاعن نوشتہ ان عمر صعد المنبر وقال ایہا الناس
ثلث کن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا انہی عنہن و احرمہن و اعاقب علیہن متعة النساء

مطاعن عمر فاروق

وستقدح الحجر کحی علی خیر العمل این کلام چنانکہ سے بینی ظاہر ست ورنیکہ ناسخ این احکام ہمان خلیفہ ثانی بود
انتہی بلفظہ معہذا مجتہد جالسی نے بہی اسکو اصل کتاب سے نقل نہین کیا بلکہ باعتماد ہباض ابراہیمی انتساب طرف
کتب کورہ کے کر دیا چنانچہ اسی جہت سے عین وہ اثر اوسکا شرح طوالع اصفہانی مین نہین آور قوشجی نے جو لکھا ہی
سو بطریق شرح کلام طوسی لکھا ہی نہ اسطرحپر کہ حجت ہونا اوسکا اہلسنت پر لازم آوے اور تفتازانی نے
شرح مقاصد مین جانب قادحین خلافت عمر سے کہ شیعہ ہین نقل کیا ہی پہر اوسکا جواب شافی دیا پس نسبت
اس روایت کی طرف علامہ مذکور کے بدون اشعار اس امر کے کہ یہہ نقل اپنے علما کی ہی یا مخالفین سے
واسطے جواب ہی کے دلیل وقاحت عناد صریح ہی چنانچہ اسی جہت سے روایت مذکور بالفاظہا کسی کتاب
حدیث مین موجود نہین آور جواب تفتازانی بما لہا وعلیہا شوکت عمریہ مین منقول ہی آور دلیل ناطق اوسکی سرقہ
رسالہ متعہ مجتہد جالسی سے یہہ ہی کہ آپنے نام حاشیہ شرح عضدیہ کا لیکر بلفظہ وغیرہم اشارہ طرف
شرح اصفہانی وکلام قوشجی کی کہ مندرج کلام جالسی ہی کر دیا کاش سرقہ بعد ملاحظہ شوکت عمریہ
کیا ہوتا غلط گفتم بعد دیکہنے اجوبہ جواب الجوابات اہل سنت کے ہٹ دہرمی بے شرمی سے ہر جگہ یہی کیا
ہی کہ کتب امامیہ سے روایت اہلسنت کی لیکر مقابلہ مین لکہا ہی اور جو اوسکے جواب جواب سنیون نے دیے ہین
اوسے کچہہ کام نرکہا اوسپر یہہ قیامت ہی کہ وہ عبارت ماخوذہ بہی پوری نہین لکہی اوسمین بہی تصرف
دوکانداری تغلب مختاری کیا چنانچہ اوپر گذرا اور آویگا اذا لم تغلب فاخلب **قولہ** عداوت رکہنا اہلبیت
سے جیسے اخراج کرنا عثمان کا ابوذر کو مدینہ سے طرف ربذہ کے بسبب محبت جناب امیر کے اور مارنا عمار کو
یہانتک کہ اونکو فتق ہو گیا اسیطرح اور محبون اہلبیت کو ذلت دنیا اور علوفہ اور روزینہ کا بند کرنا اور مارنا ابن
مسعود کا یہانتک کہ پہلو اونکا ٹوٹ گیا اور حکم بن العاص طرید رسول خدا کو مدینہ مین بلانا اور مروان کو خلافت
مین دخیل کرنا اور ولید عنید کو صاحب اختیار بنانا اظہر من الشمس ہی اسیطرح قصہ قتل مالک بن نویرہ کا
ہاتہہ سے خالد بن الولید کے اور تصرف مین لانا خالد کا زن مالک مذکور کو اور مواخذہ نکرنا ابوبکر کا انسے
شیعہ کے دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ہین خلافت ثلثہ پر **اقول** جواب پانچ ان سب مفتریات وکذبات
وہفوات واباطیل کا تحفہ اثنا عشریہ مین بتفصیل تمام موجود ہی معہذا موجب استعجاب یہہ امر ہی کہ آپنے

بیان نہم کو واسطے ذکر تعدی خلفا ثلثہ کے اہل بیت وغیرہ پر منعقد کیا تھا منجملہ اسباب تعدی مذکور کے
آخر بیان میں اسجگہہ حرام کرنا عمر کا متعہ حج ومتعہ نساء کو اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے اور جاری
کرنا تراویح بجماعت کا بھی گن گیا ہی معلوم نہین کہ منع ان امرون کا اگر بپایہ ثبوت کو پہنچے اہلبیت پر کیا تعدی
ہوئی اور کون سا حق اونکا مغصوب ہوا للہ الحمد للوصی تفصیل اسکی جلد عنایت ہو کہ محبان اہلبیت چشم
وگوش آوازین اسیطرح وجہ اس ترتیب کی کہ پہلے آپنے مطاعن عمر کے لکھے پھر عثمان پھر ابوبکر اب تک
ظاہر نہوگی کہ اس ترتیب مین کیا نکتہ دقیق ہی علاوہ اسکے جو آپنے ان مطاعن کو بطور تعداد و شمار کے
کلام مین ادا کیا اور توجہ طرف ذکر دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے جنسے آپ انکا ثبوت کرتے ہین مطلق
نفرمائے اسلئے جنسے بھی ماشاء اللہ کچھہ کام اجوبہ تحفہ میں ہر یک طعن سے نرکھا بلکہ جو الکتاب پر عنایت
کی جسکا جی چاہے وہ تالیفات صاحب منتہی الکلام وشوکت عمریہ وغیرہ مین مطالعہ فرمائے اور عجائب
قدرت الٰہی مشاہدہ کرے **شعر** گل شدہ بلبل و سرو شدہ فاختہ امروز من بہر رنگی کہ انداز تو ساختم
قولہ اور مثل عبد العزیز وغیرہ نے کہ اپنے زعم مین جواب ان امور کے لکھے ہین رد ہر ایک تقریر
اونکی کتابونکی جوابین علماء اثنا عشریہ نے بوجہ وجیہ لکھے ہین جسکا جی چاہے مطالعہ کرے **جواب** بلفظ مثل
عبد العزیز وغیرہ سے باقرار سائل ثابت ہوا کہ اور علماء اہلسنت نے بھی مثل صاحب تحفہ کے جوابات ان
امور کے لکھے ہین لیکن آپکو اون جوابون سے کام نہین اپنے اعتراضون سے غرض ہی گو ہزار جواب لاجواب
اوسکے موجود ہون اور علماء اثنا عشریہ نے جو رد اونکی تقریرون کا لکھا ہی آپنے کچھہ تو اوسمین سے بطور
مشتے نمونہ از خروارے اسمقام مین بطور ہبہ یا اعارہ یا اجارہ لطف فرمایا ہوتا کہ اوس سے عجز اہلسنت کا
ثابت ہوتا خیر اب عنایت کیجئے کہ اہل نظر منتظر ہین **قولہ** جور و تعدی وخلاف وستم بنی امیہ و بنی عباس کا
پایان نہین بعونہ تعالیٰ کچھہ بسبیل حکایت کے مذکور ہوگا **جواب** یہہ وعدہ چہارم بھی ہرگز وفا نہوا اور
موجود منتظر ہے **شعر** تیغ ہندی وخنجر رومی چو نکند آنچہ انتظار کند ۔ اینا انتظار تا کجا یک خطا
دو خطا سہ خطا آخر بادر بخطا **قولہ** بیان دہم در ذکر مجملی سبب قبول نمودن جناب غفران مآب حکومت دیگران
وقائل نشدن بعلی ابن ابیطالب علیہ السلام **جواب** جو اسباب عدم قبول الحکومت مرتضوی کے آپنے

مابعد مین لکہے ہین دلالت اونکے دعوی پر عجائب غرائب عالم کون وفساد سے ہی وہ اسباب یہہ ہین
کہ ارزوئے علم تاریخ کے پایا جاتا ہی کہ امیر المومنین سے بہت لوگ دلگیر اور باطنین ناراض تہے اور عداوت
رکہتے تہے صواعق مین ہی کہ دشمنان علی بہت تہے ہرچند تفتیش کیا کوئی قبیح نپایا غنیہ مین لکہا ہی
کہ آنحضرت نے بمخاطبہ بریدہ صحابی کہ امیر المومنین سے دشمنی رکہتا تہا فرمایا یا بریدۃ لا تقع فی رجال انہ اولی
الناس بکم الخ اور مسند احمد بن حنبل مین ہی کہ قال النبی لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم
بعدی محب طبری نے کہا کہ عائشہ علی سے عداوت رکہتے تہے اور چاہتی تہی کہ ذکر خیر علی کرے عینی مین
ہی کہ زہری نے کہا ہی لا تقدر علی ان تذکرہ بخیر انتہی بالفاظکم وہکذا البواقی معلوم نہین کہ وجہ ربط ان متن
کی ساتہہ بیان کیا ہی اسکا پہر بیان کیجے رہہ ہذا روایات مذکورہ موضوع مفتری باطل ہین اور محض موجود
ہونا کسی روایت کا کسی کتاب مین دلیل صحت روایت کی نہین ہوسکتی والا قرآن شریف مین آیا ہی
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ وَلَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ وَادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَہَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْہَا وغیر ذلک من الآیات
الکثیرہ یہہ بہی بحذف سابق ولاحق دلیل ترک صلوۃ وعدم مغفرت وعدم نیل بر وعموم دخول جہنم ہی
اب اسکا کیا جواب ہوگا **شعر** از کرامات مجتہد چہ عجب ٭ گربہ شاشید گفت باران ست ٭ انکو واسطے
الزام اہل سنت کے بلکہ جمیع اولین وآخرین شیعہ کو یہہ نسخہ خوب ہاتہہ لگ گیا ہی کہ جس روایت موضوع مردود
کو چاہا پیش کر دیا اور کہدیا کہ فلانی کتاب مین لکہی ہی اگرچہ بقید موضع اوسی کتاب مین یا اوسکے غیر مین
مرقوم ہو نعوذ باللہ من غضب اللہ **قولہ** اخبار موثقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہاتہہ سے سیف اللہ المسلول
کے غزوات وسعارکین قریب دس ہزار صنادید کفار کے دار البوار مین گئے اور ظاہر ہی کہ وہ اکثر
عشائر واقارب صحابہ کے تہے ہرچند لوگون نے کفر وشرک چہوڑکر دین اسلام قبول کیا تہا مگر
جسوقت کہ نظر ضرغام دین پر کرتے تہے خون اونکا جوش مین آتا تہا اس سبب سے برادر رسول سے
دلمین کینہ رکہتے تہے **جواب** اصل طعن مخترع قاضی صاحب حقائق وابن قیتبہ کی ہی سو وہ
دس ہزار صنادید کفار جنکو جناب امیر نے دار البوار کو بہیجا تہا اگر اقارب وعشائر صحابہ تہے تو وہ
کون لوگ تہے جنکو ہزارون صحابہ نے غزوات وسرایائے نبویہ مین داخل جہنم کیا معلوم ہوا کہ بعد نزول

آیہ جہاد کے سوا سیف اللہ مسلول کے کہیںنے قیام ساتہہ اس عبادت عالیمقام کے نہین کیا
وہ ہو خلاف النص و الاجماع بالاجماع اور یہہ قتل کرنا کفار کا اگر واسطے خدا کے اور اظہار دین تہا
تو بعد قبول اسلام کے اب کیا اوسکا سبب تہا آخر تنہا اقارب صحابہ کے مقتول نہین ہوئے
بلکہ قریش بہی کہ اقارب عشائر مرتضوی تھے اونمین ہلاک ہوئے پھر وجہ بغض علی کی کیا ہوگی
کہ سب کا ایک سا حال تہا علاوہ اسکے جوش خون کا وہ وقت تہا کہ جہان اپنے ہاتہہ سے اقارب کو
قتل کرنا پڑتا نہ وہ وقت کہ دوسرے کے ہاتہہ سے مارے جاتے حالانکہ جسطرح بعض صحابہ نے قصد قتل اقارب کا
اپنے ہاتہہ سے کیا اور یہہ عمل بجا لائے ہوں تو اوسوقت قتل علی سے بنیاد عداوت قائم کرنا مستبعد
عقل و نقل ہی ذہلی نے فصل سادس تذکرۃ الفقہاء مین لکہا ہی لان ابا بکر اراد قتل ابیہ یوم بدر
فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک و قال دعہ لیلی قتلہ غیرک انتہی بجروفہا اور تفسیر مجمع البیان طبرسی
و منہج الصادقین و تفسیر ابوالمحاسن جرجانی و تفسیر نعمت خان عالی وغیرہ کتب معتبرہ طائفہ سے
ثابت ہی کہ عمر فاروق نے آنحضرت سے کہا کہ عقیل کو حوالہ علی اور نوافل کو حوالہ میرے اور فلان
کو حوالہ فلان کیجیے کہ سر اونکے کاٹین اسیطرح قتل کرنا عمر فاروق کا منافق کو جسنے حکم نبی سے
عدول کیا تہا اور دوسرا حکم انسے چاہتا تہا تفاسیر مذکورہ سے ثابت ہی بنا بر علی مذاہب قتل کرنا
صحابہ کا عشائر اقارب کو بدست خود بفحوائے الا تاخذکم رافۃ فی دین اللہ ثابت ہوا اور معلوم ہوا
کہ اونکو امضائے امر الٰہی مین کسیطرح جوش خون کا نہ تہا بلکہ بحکم والذین آمنوا اشد حبا للہ جوش
محبت الٰہی تہا تو اب قتل کرنے حضرت امیر سے کہ براہ خلوص الٰہی تہا نہ براہ نفسانیت و دنیا
داری کیونکر بغض و عداوت بے وجہ حاصل کرتے اور اگر فرض کیا جاوے کہ خواہی نخواہی اس
بابت دشمنی تہی تو حق ساتہہ اس دشمنی کے رسول خدا تھے نہ جناب امیر اسلئے کہ منشا مجادلات
و مقاتلات و تفضیح کفار کی فی الواقع آنحضرت تھے نہ جناب امیر کہ شعر گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد
از کماندار بیند اہل نظر ۞ بلکہ عداوت مذکور ساتہہ بارہ تیا کے لائق تہی نہ ساتہہ آنحضرت و جناب
امیر کے اسلئے کہ حسب روایات صاحب صراط المستقیم و مجلسی صاحب بحار وغیرہ بارہ تیا نے

ایک سو بیس بار پیغمبر خدا کو آسمان پر بولا کر ہر بار امر خلافت و ولایت امیر المومنین و ائمہ طاہرین مین تاکید
زائد الوصف فرمائی اور آنحضرت نے موافق اصول امامیہ کے کیا کچھہ لیت و لعل اسا بین نکیا یہانتک کہ حجۃ الوداع
مین جب جبرئیل علیہ السلام کئی بار آئے گئے اور قدغن شدیدہ تاکید سخت لائے اوسوقت بھی آنحضرت نے
خوف اصحاب بیان کر کے ڈرتے ڈرتے آخر کو بمجبوری تمام خطبۂ خم غدیر فرمایا پس اگر مہاجرین وغیرہ
کو جناب امیر سے عداوت ہوتی تو بعد شہادت ذی النورین کے کسلیئے ساتھہ اونکے موافقت کرتے
اور خود متصدی امر خلافت ہوتے اور جناب امیر کیون اپنی خلافت کو صوابدید پر منحصر کرتے اور فاروق
اعظم بعد نکاح امام حسین کے کیون غاشیۂ سید الشہداء کو بازار مدینہ مین اپنے دوش پر لادے پھرتے
اور عثمان بعد خریدنے زرہ مرتضوی کے اور دینے قیمت کے کسلیئے اوسکو پھیر دیتے اور سعد وقاص بعد
سُننے خبر قتل ذو الثدیہ کے حسرت عدم بیعت حضرت امیر پر کسلیئے نادم ہوتے چنانچہ یہہ قصص نہج البلاغہ
وجلاء العیون وبحار الانوار وکامل بہائی وغیرہ مین مفصل مرقوم ہین اور یہہ سب ایکسو بیس اگر روایت
قتل دس ہزار خدا و بلا ثابت ہی تو پہر بیٹہہ رہنا ایسے ضرغام و سیف اللہ مسلول کا قتال مہاجرین و
انصار سے معلوم نہین کس حالت تہور وشجاعت پر محمول ہوگا علی الخصوص جسوقت جناب سیدہ فرمائین کہ
مانند جنین دررحم پردہ نشین شدہ ومثل خائنان درخانہ گریختہ نعوذ باللہ ایسے حسن عقیدت سوائے
امامیہ کے اور کسی کو نسبت جناب ضرغام کے نہین ع دوستی بیخرد خود دشمنی است قولہ یہہ امر مقتضائے
بشریت ہی جناب رسالت پناہ کہ افضل المرسلین ہین بخاری وغیرہ مین لکھا ہی کہ جب وحشی قاتل سید
الشہداء حمزہ کا اسلام لایا اور حضرت کو معلوم ہوا کہ یہہ قاتل ہمارے چچا کا ہی حضرت نے فرمایا میرے
سامنے سے چلا جاؤ اور روبرو میرے مت آؤ پس جب حال خیر البشر کا یہہ ہو تو دوسرون سے نفی اس
خصلت کی ممکن نہین **جواب** یہہ تعلیل آپکی بمقتضائے بشریت ہی والا معلول سے اوسکو کچھہ علاقہ
نہین اسلیئے کہ قطع نظر اسکے کہ ترجمہ سامی موافق الفاظ بخاری نہین ناخوشی نبوی وحشی سے
بنا بر قتل حمزہ نہتی بلکہ بنا بر عدم مناسبت طبعی تہی اسلیئے کہ اگر مجرد یہہ کراہت طبعی قتل حمزہ سے
ناشی ہوتی تو ضرور جانب باریتعالی سے منع وارد ہوتا جسطرح عبس وتولی ان جاءہ الاعمی وارد

ولیکن اس امر شنیع مین واقع ہوا تہی کیونکہ حدیث صحیح مین موجود ہی الاسلام یجب ما قبلہ اور فرمایا ہی
التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور عار و شنار کرنا اور اظہار نفرت و وحشت کرنا تائب سے بعد عمر
گناہ سابق شان احاد امت نہین چہ جا حضرت افضل المرسلین رحمۃ للعالمین کہ جنکی ذات مقدس شایبہ نفسانیت
وکینہ پروری بلکہ اوصاف ردیہ بشریہ سے بالکل منزہ ہی نسبت گرہ طبعی کے طرف اونکے کرنا عنایت ناقدر
شناسی ہم بعید نازیبا ہی بلکہ وجہ اس کراہت کی یہی ہی کہ وحشی قاتل حمزہ کو کوئی مناسبت فطری سابقہ
ذات مقدس آنحضرت کے حاصل تہی چنانچہ اسی سبب سے زمانہ حضرت عمر فاروق مین اوس سے ارتکاب شرب
خمر مکرر ہوا اور کئی بار حد ماری گئی اور جب کسیطرح باز نہ آیا تو اوسکو مدینہ سے نکالدیا معاذ اللہ تعالیٰ کہا
امر کہ حاکی ہو ظاہر از امر جابر اس خصلت کا آمدہ وہی ہی ممکن تبدل نا خلق کو آمدہ یہہ ہوا الا یہ مراد اونکی ہی ونعم
ما قیل شعر بے لطفی بجال تو دیدم کہ سوختم ٭ وحشی بگو کہ از تو چہ تقصیر آمدہ ست **قولہ** باتہہ سے سیف اللہ
المسلول کے قریب بیس ہزار صنادید کفار کے دار البوار کو گئے **جواب** اگرچہ جواب اسکا ہو چکا لیکن چونکہ
فقرہ موہم فضیلت مرتضوی کا امر جہاد مین شیخین پر ہی اسلئے بوجہ دیگر تقریر مدعا کی کیجاتی ہی وہ
یہہ ہی کہ جہاد کی تین قسمین ہین ایک جہاد زبانی کہ دعوت اسلام کی ہی اور تفہیم شرائع اور وعظ
نصیحت و ترغیب و ترہیب کرنا دوسرے جہاد وقت لڑائی کے ساتہہ تدابیر و رأی کے یا القائے رعب کے قلوب مخالفین
اور جمع کرنا لوگونکا واسطے قتال کے اور متفرق کرنا جماعت اعدا کا تیسری قسم جہاد کی طعن و ضرب ہی
ساتہہ جوارح کے اور آنحضرت بے شبہ اکثر مشغول تہے ساتہہ دونو قسم اول جہاد کے نہ ساتہہ قسم ثالث کے
اور قسم ثالث کمترین مراتب جہاد ہی اور دونو قسم اول مین شیخین پیش قدم جمیع صحابہ ہین اسلئے کہ اوائل
اسلام مین دعوت ابوبکر سے عمدہ عمدہ صحابہ مسلمان ہوئے اور ابوبکر ہمیشہ اس دعوت مین مشغول رہے
اور جسوقت سے عمر اسلام لائے عزت اسلام کی بڑہ گئی اور دین محمدی غالب ہوگیا اور عبادت اسلام علانیہ
وجہر بمکہ معظمہ مین مروج ہو گئی اور ہمیشہ یہہ دونو شریک و مشیر و وزیر نبوی ہر رائے و مشورہ مین رہے
حتی کہ کوئی غزوہ بے انکے مشورہ کے واقع نہین ہوا اور پیوستہ حضور نبوی مین مساعی جمیلہ زیادہ
سب سے جمع مردم و تفریق اعدا مین بجالایا کئے و بالقطع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشجع الناس تہے

افضلیت شیخین بر مرتضیٰ در امر جہاد

اور جب انہین دو قسم کے جہاد کو آپنے اختیار کیا تو یہہ دونو قسم افضل ہین قسم ثالث سے اور شیخین نے
اس جہاد مین کبہی مفارقت آنحضرت کی نہین کی پس جہاد اونکا افضل ہی جہاد مرتضوی و جہاد زبیر و حمزہ
و مصعب و ابو طلحہ و سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ و سماک بن خرشہ سے معہذا اکثر سرایا آپکے بسرداری ابو بکر
صدیق سرانجام ہوئے اور عمر بہی آمین شریک تہے کما دلت علیہ التواریخ پس بشرط ثبوت زیادتی قتل من برار
کفار بہی اس بابت افضلیت ثابت نہوگی والا مفضول ہونا آنحضرت کا لازم آتا ہی نہایت یہہ کہ ایک
فضیلت جو کمال ہی وہو المطلوب مراد آرے شعر در آرند دیوار رومین زپای جوانان بشمشیر دیران
برآی قولہ دوسرے برابر کمالات ظاہری باطنی امام کے کمال کسیکا حاصل نہ تہا اور قاعدہ
کلی ہی کہ ہر کوئی اپنا فروغ چاہتا ہی اس سبب سے بہی اکثر لوگ آپکو کیسو کہیچتے تہے جسکے اوپر ثبوت
کمالات صوری معنوی کے دو طریق ہین ایک نص شارع دوسرے تتبع احوال و اعمال سو نص شارع کو
امامیہ نے مخدوش کہا ہی اسلیے کہ نصوص متعارض ہین حالانکہ تعارض اوسوقت ہوتا ہی کہ جب ایک ہی
لفظ حق مین دو شخص کے وارد ہوا اور دونو کی افضلیت پر دلالت کرے اور جبکہ ایسا نہو بلکہ الفاظ
و عبارات جداگانہ وارد ہوں تو اوسوقت کچہہ تعارض نہین سو لفظ افضل و خیر کی کہ نص ہی در باب
حق شیخین مین وارد ہی اور لفظ سیادت و احبیت و شرف کی حق مرتضی و فاطمہ و عائشہ صدیقہ
مین آئی ہی اور معلوم ہی کہ یہہ الفاظ دلالت نہین کرتے فضل جزائے و کمالات ظاہر و باطنا
تو حقیقت مین کچہہ تعارض نہین دوسرا طریق کہ تتبع احوال و اعمال ہی منجملہ اوسکے ایک جہاد ہی
جسکا حال گذر چکا دوسرے علم ہی اوسکا حال آویگا تیسرے تقوی ہی اور اتباع شریعت سو معلوم ہی
کہ ابو بکر نے کبہی خلاف مرضی نبوی کوئی کلمہ نکہا اور حرکت نہین کی چنانچہ صلح حدیبیہ و اخذ فداء
اہل بدر شاہد عدل ہی اسیطرح کبہی ارادہ اونکا مخالف ارشاد نبوی نہین ہوا اور نکبہی امتثال امر نبوی
مین تہاون و تقاعد روا رکہا بخلاف مرتضی علی کے کہ بمقدمہ عزم نکاح بنت ابو جہل و تقیید نماز
تہجد مورد عتاب نبوی کے ہوچکے تہے تصدق و انفاق ہی اور اسمین عدم مشارکت مرتضوی با شیخین
اظہر ہی اگر کوئی جگہہ کچہہ کہے بہی تو عثمان بن عفان کو کہے کہ وہ البتہ اس امر مین سابق تہے

لیکن ہنوز شیخین کو اونپر براہ علم و زہد فضیلت ثابت ہی یا نہین عدم بت پرستی ہی کہتے ہین کہ مرتضیٰ نے
کبہی بت نہین پوجے بخلاف دیگران سونپر جناب بت کا بنا بر صغر سن کچہ فضیلت نہین کہتا کیونکہ
بالاجماع ثابت ہی کہ عمر مرتضوی تریسٹھہ سال کی تہی سال چہلم ہجریمین وفات پائی اور بعثت نبوی
تیرہ برس قبل از ہجرت تہی اس حساب سے عمر مرتضوی اوسوقت دس برس کی تہی اور اس عمر سے پہلے
خانہ نبو یمین پرورش پاتے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول بت پرستی نہتہے اور اطفال کا
قاعدہ ہی کہ جو کام اپنے بزرگونکو کرتے دیکہتے ہین وہی کام آپ بہی کرتے ہین پس اگر عدم بت پرستی
موجب افضلیت مطلقہ ہو تو لازم ہی کہ جو مولود اسلام مین ہو وہ حضرت حمزہ و جعفر و مقداد و عمار
سے افضل ہو ہشتم خلافت و حسن سیاست و کفایت حوائج ہی کہ فی الحقیقہ جامع جمیع اعمال
اسلام ہی سو اس امر مین فضیلت شیخین کی نہایت وضوح سے محتاج بیان و برہان نہین اسلیے
کہ اول فتنہ جو بعد وفات نبوی کے ہوا مرتدین یا لعین کوہ کا تہا اس واقعہ صعب مین کوئی شخص ثابت
قدم زیادہ ابو بکر سے نتہا انہین کے حسن سیاست سے یہ فتنہ بالکل منتفی ہوا پہر بعد اوسکے جب قیصر و کسریٰ
مناقشہ منازعہ ہوا تو وہ بہی بحسن سیاست فاروقی ایسا تہا کہ ہر طرف سے اسلام غالب آیا اور حدود
فارس و عراق دارالاسلام ہوگئی اور فقراء اسلام اغنیا بنگئے اور اذلہ اونکے اعزہ ہوگئے اور
سب آپس کا نزاع و اختلاف جاتا رہا اور سب لوگ مشغول بقرارت قرآن و تفقہ فی الدین ہوے بخلاف
جناب امیر کہ انکے وقت مین ایک قریہ تک مفتوح نہوا اور سواے خانہ جنگی و قتال و جدال کے مسلمانون
کو کوئی کام نتہا قرأت قرآنی اور سارے عبادات نسیا منسیا ہوگئے جتنے طاعات و قربات تہے سب
بمنزلہ عنقا و کیمیا بنگئے کسیکو سواے طعن کبراء اسلام کے اور بجز عیب بدگوئی بکدیگر کے کچہ کام نتہا
ساتوین ہشتم ہی بیان اوسکا آنیوالا ہی اس سے معلوم ہوا کہ شیخین کو فضیلت حاصل ہی جناب امیر پر
اکثر کمالات مین مثل جہاد و تفقہ و صدقہ و زہد و تقوی و علم و اطاعت خدا و رسول و حسن سیاست
و خلافت وغیرہ مین اور انہین امور کو شارع نے موقع فضل و خیریت ٹہیرایا ہی بنا بر علی ہذا
یہہ دعوی لغو ہوگا کہ کسی کا کمال برابر کمالات مرتضوی حسابین نتہا باطل ہوے اصل ٹہیرا اقول تیسرے

مثل قدر و منزلت امام کے چشم رسول اللہ مین کسی کی قدر نہتی اس وجہ سے بھی محسود عامہ صحابہ تہے جواب
اگر وجہ محسودیت قدر و زیادت منزلت معلوم ہوں تو اوسمین گفتگو کیجاوے رجما بالغیب ناگفتہ کیا کہا جاوے اگر جملہ
اسباب مسبوق الذکر ہیں تو جواب دیا گیا ہو چکا اور قدر شیخین اس سے زیادہ اور کیا ہو گی کہ انکے حق مین فرمایا
اما وزیرای من اہل الارض فابو بکر و عمر اخرجہ الترمذی اور فرمایا ہذان سید اکہول اہل الجنۃ من الاولین و
الآخرین الا النبیین والمرسلین و فی روایۃ سید اکہول الجنۃ وشبابہا اخرجہ الترمذی اس حدیث کو جناب امیر
اور انس و جابر نے روایت کیا ہی اور بحد تواتر پہنچی ہی اور حدیث سعید بن مسیب مین ہی کہ تہے ابو بکر
بجاے وزیر آنحضرت مشورہ دیتے تہے رسول خدا کو سب امور مین اور تہے ثانی پیغمبر اسلام مین اور غار مین
اور دن بدر کے عریش مین اور قبر مین اور مقدم نکرتے تہے آنحضرت کسیکو ابو بکر پر یہانتک کہ جب
وفات شریف قریب پہنچی تو اونکو امام نماز کہ عماد اسلام و افضل اعمال ہی مقرر فرمایا با وجودیکہ
علی مرتضی موجود تہے اور فرمایا لائق نہین کسیکو کہ ہوں درمیان ابو بکر کہ امامت کرے اونکی کوئی سوا
ابو بکر کے اخرجہ الترمذی اور حال رفاقت و مدد شیخین کا یہہ ہی کہ حیات و مماتمین جدا نہوئے
اور رسول کے جہاد و حج کے کبہی باہر مدینہ منورہ سے نگئے اور جب انتقال کیا تو پہلوی نبو مین سوئے
اور یہہ ایسی فضیلت و سعادت ہی کہ کوئی اسمین انکا شریک نہین اور یہہ عاہی حقاین کا فہ اہل اسلام کے
چنانچہ نزدیک امامیہ کے دعائی ماثور مین آیا ہی اجعل لی عند قبر نبیک مستقرا و قرارا علی ہذا القیاس صدہا
اخبار صحیحہ شاہد مزید قدر و منزلت شیخین موجود ہین حتی کہ ذہبی نے کہا کہ ہشتاد و چند شخص نے
بالترتیب افضلیت شیخین کو جناب امیر سے روایت کیا ہی انتہی اور فی الواقع تقریر اس مسئلہ کی بہتر
جناب امیر خاتم الخلفا سے کسی نے نہین کی اور نہ کوئی کر سکیگا کہ ع انما یعرف ذا الفضل من الناس
ذووہ چونکہ اعتقاد کلی اہل سنت کا اسمقدمہ مین تصریحات مرتضوی پر ہی و بس ہر چند یہہ روایات
اہلسنت ہین لیکن دلیل قدر و منزلت شیخین ہین مستند دلائل اس مدعا کے کتب امامیہ سے بہی نکل سکتے
ہین شارح نہج البلاغۃ نے لکہا ہی کہ جناب امیر نے معاویہ کو لکہا لعمری ان مکانہما فی
الاسلام عظیم وان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن ما عملا اور

آور صاحب احقاق الحق نے لکھا ہی کہ ایک شخص مخالف نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ آپ حق شیخین مین کیا فرماتے ہین فرمایا تہا اماما ن عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ اور یوسف علی استرآبادی نے رسالۂ مناظرہ مین اور قاضی شوستری نے رقعہ مین کہ منقول ہی عیون اخبار الرضا سے لکھا ہی کہ حضرت نے سامنے امام حسین صحابی کے فرمایا کہ ابوبکر کو من سبّ وعمر حسیم من وعثمان ل من سبّ انتہی لیکن شیعہ نے اسکو تقیہ پر حمل کرکے تاویلات بارد کئے ہین اور نزدیک اہل سنت کے تقیہ ائمہ ہدیٰ کا ثابت و مقبول نہین حکیم سلامت علی خان مرحوم نے تبصرۃ الایمان مین دلائل فضیلت شیخین و صحت خلافت واسلام ابوبکر و عمر کو کتب امامیہ سے بہم پہنچا کر لکھا ہی قولہ جو تھے جناب امیر امر و نہی دین مین بلا رو رعایت سرگرم رہتے تھے یہ امر بھی کلہا برگران تہا الی قولہ مغیرہ بن شعبہ نے عرض کیا الخ جواب یہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی اسلئے کہ انکے نزدیک حضرت امیر اپنے عہد خلافت مین بھی تقیہ کرتے تھے اور عمل بسیرت شیخین اسیطرح سارے ائمہ طاہرین نے ہمیشہ تقیہ کیا یہانتک کہ ایک عالم نے مغالطہ مین گرفتار ہوکر سیرت شیخین کو پسندیدہ سمجھا اگر جناب امیر سرگرم امر و نہی ہوتے تو نوبت اشاعت کفر و ضلال کی سدرہ تحقیق اس دعوی مین مسئلہ تقیہ باطل ہوا جاتا ہی منہج الفاضلین مین لکھا ہی کہ حضرت امیر اپنے ایام حکومت مین بھی قادر تھے کہ افعال غیر مشروع وافعال و اعمال نامرضیہ شیخین کو تغیر کرین خوف اعدا سے تقیہ کرتے تھے اور استطاعت نرکہتے تھے کہ تبدیل کرین انتہی اسیطرح سید مرتضی نے لکھا ہی آور مغیرہ بن شعبہ نے جسوقت صلاح دی تہی اوسوقت جناب امیر خلیفہ ہوئے تھے اور یہہ صلاح نیک تہی اسکے نماننے مین جو فتنہ ہوا وہ ظاہر ہی اور معلوم ہوا کہ اسوقت تک مغیرہ محب جناب امیر تھے پھر بسبب معاویہ سے جاملے اوسوقت ناصبی ہوگئے وفیہ المطلوب قولہ پانچوین فوائد دنیا و حصول زخارف دنیا کے کچھہ خواہش نفسانی امام برحق سے مقصود نہ تہی چنانچہ طلحہ و زبیر اسی سبب سے رو گردان ہوکر پاس عائشہ صدیقہ کے چلے گئے اور لڑائی شروع کی الخ جواب جانا طلحہ و زبیر کا پاس عائشہ کے اس سبب سے نہ تہا کہ رفاقت واطاعت حضرت امیر مین دنیا نہین ملتی تہی بحجۃ البالغۃ

ہی کہ آنحضرتؐ نے زبیر کو اپنا حواری و ناصر فرمایا اور کشف الغمہ میں بذکر جنگ جمل لکہا ہی کہ جناب امیرؑ نے
طلحہ کو شیخ المہاجرین اور زبیر کو فارس قریش فرمایا اور خیال عدم خواہش فوائد دنیا و زخارف بیہجی
سراکا یہہ ہی کہ جناب امیرؑ نے ضیاع و عقار وغیرہ بہت پیدا کیے اور مزارع و باغات بیحد بنائے
بخلاف ابی بکر کے کہ جب مسلمان ہوئے تو اونکے پاس مال وافر تہا اوسکو خدا اور رسول کی مرضی مین
صرف کردیا اور ضعفاء مسلمین کو خرید کرکے حسبۃً للہ آزاد فرمایا یہانتک کہ کوڑی کفن کے لیے نہچہوڑی
اور کوئی کشت و زمین اپنے لئے مول نلی اور بیت المال سے اگر بقدر ضرورت لیا تو جب غنائم سے
ملا اوسیوقت اوسکو داخل بیت المال کردیا حتی کہ شافی مرتضی و تصنیفات ابو جعفر اسکافی و فضل
مدائنی و جیلانی امامیہ سے ظاہر ہی کہ مہاجرین و انصار صحابہ زہد مین ابو بکر کو مقدم جانتے ہین سب یہ
اوحال ہادی و علو ہمت و سیر چشمی ابو بکر صدیقؓ کا کتاب فتح السبل جیلانی سے بہی ظاہر ہی اسیطرح
حال عمر فاروق کا تہا حتی کہ جمیع صحابہ نے اسبات پر گواہی دی کہ عمر ازہد الناس ہین بخلاف جناب
امیر کے کہ جب انتقال فرمایا تو چار عورتین چہوڑین اور اونیس لونڈیاں اور غلام و خادم بیحد اور اولاد
قریب تیس نفر کے اور اونکے لئے اسقدر اسباب زمین چہوڑ گئے کہ بسبب اوسکے غنی تہے قصبہ
ینبع جس سے ہزار وسق تمر آتے تہے سوائے غلہ و زراعت کے وہ بہی ترکہ حضرت امیر تہا بخلاف عمر کے
کہ کچہہ خاک نچہوڑا اور نیز زہد حقیقی اسکا نام ہی کہ نہ آپ لذت دنیا کی اوٹہاوے اور نہ اولاد و اقارب
اپنے کو اوس سے منتفع ہونے دے سو حال ابو بکر کا یہی تہا کہ طلحہ بن عبد اللہ سا بہتیجا اور
عبد الرحمن بن ابی بکر سا بیٹا اور عائشہ سی بیٹی انہین سے کسیکو عامل نکیا اسیطرح عمر نے بہی
کسیکو بنی عدی مین سے صاحب عمل نہین بنایا مگر نعمان بن عدی کو سو جلد معزول کردیا حالانکہ بنی
عدی مین سعید بن زید و ابو جہم بن حذیفہ و خارجہ بن حذیفہ و معمر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن
عمر سے لوگ موجود تہے بخلاف مرتضی علی کے کہ انہون نے عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا
عامل اور عبید اللہ بن عباس کو یمن کا اور قثم و معبد بن عباس کو مدینہ کا اور جعدہ بن ہبیرہ
کو کہ خواہر زادہ حضرت امیر تہا کوفہ کا اور محمد بن ابی بکر کو کہ آپکا ربیب تہا مصر کا عامل مقرر

کیا اور امام حسن کو خلیفہ سوم جنہد یہہ سب مستحق تہو پہنچا لیکن اقارب ابوبکر وعمر مین بہی حق
ان مناصب کے موجود تہے تبار علیہ بہ شیخین کا او فروا تم تہا زہد مرتضوی کہ محض اپنی جان پر
تہا نہ اقارب پر **قولہ** بیان یازدہم در ذکر منافقین صحابہ وخبر دادن آنحضرت کہ بعد من بعض صحابہ
خواہند برگشت **جواب** قید بعض صحابہ سے معلوم ہوا کہ سوا چند نفر کے باقی سب مستثنیٰ تہے
ع اینہم غنیمت است کہ عمرت دراز باد ﷺ اور مراد آپکی بعض سے اسجگہہ نعوذ باللہ خلفاء ثلثہ ہین اگر یہہ
صحیح ہے آپنے اونکا نام نہین لیا سو یہہ بات خلاف تقلین ہی اسلیئے کہ قریب نصف قرآن کے مدح
مہاجرین و انصار مین وارد ہی اور شیخین بے شبہ اونمین داخل ہین بلکہ فضل اونکے ہین
اور آنحضرت نے ایمان ابوبکر وعمر کو جابجا ہمراہ اپنے ایمان کے مقرون کیا ہی اور شیخ کلینی نے
کافی مین تصریح کی ہی برجحان ایمان مہاجرین و انصار بر ایمان سائر امت اور نیز نصوص
ایمان شیخین کے نہج البلاغۃ وغیرہ مین سے لکہے ہین بلکہ کتب صحیحہ امامیہ مین کوئی قول وحدیث
ائمہ کا مخبر نفاق وردت صحابہ ومذمت مہاجرین و انصار پایا نہین جاتا اس صورت مین
انتقا و اس بیان کا محض واسطے ثبوت اپنے نفاق کے ہی وبس خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ وَعَلٰی سَمۡعِہِمۡ
وَعَلٰی اَبۡصَارِہِمۡ غِشَاوَۃٌ **قولہ** روبرو سید البشر کے اکثر منافقین صحابہ مستور اور بعضے معروف
تہے جیسے ابن ابی سلول کہ خود حضرت نے اوسکے جنازہ پر نماز پڑہی **جواب** عبد اللہ بن ابی
بن سلول کہ منافق معلوم النفاق تہا اوسکو کوئی سنی اچہا نہین کہتا اور قیاس کرنا اخیار
صحابہ کا اوسپر بدون بینہ سند نہین وانّی لہم ذلک چنانچہ بابت اسی نفاق کے جناب عمر
فاروق نے نماز جنازہ سے آنحضرت کو منع فرمایا اور مطابق اوسکے وحی نازل ہوئی اس
صحت وقوت ایمان ونفی نفاق فاروق عیان ہی **قولہ** صواعق مین ہی کہ منافقین بغض و
حسد علی سے پہچانے جاتے تہے کما فی الحدیث لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
جواب بے شبہہ اب بہی منافقین اسیطرح پہچانے جاتے ہین جبکا جی چاہے وہ سیر
وصورت امامیہ کو سیر وصورت مرتضویہ سے ملا دیکہے اور کتب شیعہ کو مطالعہ فرمائے حال

نفاق کا کہل جاویگا آپکو قول معوعق کا یاد رہا اور کلام مرتضوی ابتلا بلخوارج کہ نہج البلاغہ مین لکہا ہی بہول گیا ورنہ تعریض نفاق کی طرف صحابہ کے نکرتے وہ یہ ہی سیہلک فی صنفان محب مفرط یذہب الحب الی غیر الحق ومبغض مفرط یذہب البغض الی غیر الحق وخیر الناس فی حال النمط الاوسط انتہی سو مراد نمط اوسط سے اہلسنت وجماعت ہین اسلئے کہ خوارج ور وافض انکے حاشیتین ہین ایک محب مفرط دوسرے مبغض مفرط ابو جعفر بن بابویہ طوسی نے جامع الاخبار مین یہ حدیث لکہی ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ

قولہ لیلۃ العقبہ مین بارہ یا چودہ صحابی منافق واسطے ہلاک کرنے آنحضرت کے آئے تہے آنحضرت نے حذیفہ بن الیمان کو دکہلا کر فرمایا کہ انکے نام ظاہر نکرنا روضۃ الاحباب کے دفتر اول مین ہی کہ حضرت نے فرمایا بارہ صحابی منافق مونہہ بہشت کا نہ دیکہینگے مسلم مین اسی مضمون کی حدیث موجود ہی اسی جہت سے حذیفہ کو صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ کہتے تہے حضرت جب کہ منافقین فرماتے ارشاد کرتے علمہم بشان المنافقین حذیفہ جواب شیخین وغیرہ کو منجملہ انکے سمجہنا مخالف درایۃ ہی اسلئے کہ اگر انکو وا قتل پیغمبر ہوتا تو سر انجام اوسکا بسہولت بوجہ احسن ممکن تہا کہ دونو کی بیٹیان آنحضرت کے گہر مین تہین اور ہر دم کا آنا جانا خلوت جلوت مین لگا رہتا تہا ایسے محارم کو کیا حاجت فرصت طلبی کی تہی تنہائی غار کی اور رفاقت عریش بدر کی واسطے امضا اس داعیہ کے کیا کم تہی معہذا تفاسیر شیعہ مین لکہا ہی کہ نزول آیہ یحلفون باللہ الآیۃ کا حق اصحاب العقبہ مین ہی سو حال اونکا بموجب اس آیت کے دو حال سے خالی نہین یا توبہ کر کے عذاب نفاق سے خلاص ہون یا اصرار کرین تو دنیا و آخرت مین معذب ہون پس شیخین نے باجماع شیعہ توبہ نفاق سے نہین کی تو چاہیے تہا کہ دنیا مین بعذاب الیم گرفتار ہوتے حالانکہ علی الرغم انکے تسلط و غلبہ انکا با کثرت انصار و اعوان مشہور و اعیان ہی چنانچہ آپنے بہی جا بجا لکہا ہی کہ شیعہ خاص کم تہے اور مسلمان بہت پس در صورتیکہ شیخین وغیرہ داخل اصحاب عقبہ ہون تو کذب کلام الٰہی مین اور خلف فی الوعدہ لازم آتا ہی

قولہ پہر جانا اصحاب کا بعد رحلت نبوی کے احادیث کثیرہ سے ثابت ہی از انجملہ حدیث بخاری کو

انکو ہوش میں سو ہنکار ہو رجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری

ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب

علیہم وانت علی کل شیٔ شہید **جواب** مراد ان رجال سے مرتدین ہین جنکی موت کفر پر ہوئی چنانچہ جملہ

ما احدثوا بعدک فیقال انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم جسکو آپنے صرف مقصود سمجہکر واسطے

خدع عوام کے حذف کردیا ہی نص صریح ہی تخصیص اشخاص میں ان اشخاص کے سواے جماعت کو کوئی حق صحابہ

نہین دیکہتا اکثر بنی حنیفہ و بنی تمیم کے بطریق وفادت واسطے زیارت نبویکے آئے تھے اس لئے مین شمار

ہوئے کلام اہلسنت کا اون صحابہ مین ہی جو دنیا سے با ایمان و عمل صالح اوٹھہ گئے اور سہو خطا با ہم

بجہت اختلاف آرا کے مشاجرات و مناقشات واقع ہوے لیکن ایک نے دوسرے کی تکفیر و تبدیع نکی بلکہ

شہادت ایمان پر دی اس طرحکے اشخاص کے حق مین اگر کوئی روایت موجود ہو لاؤ تبلاؤ قصہ مرتدینکا

مجمع علیہ فریقین ہی کلام کلام قائلین مرتدین مین ہی جنہون نے بے شبہہ علام دین کو بلند کیا اور کاسرہ

قیاصرہ فارس و روم کو راہ خدا مین ذلیل بنایا اور لاکہون آدمی کو مسلمان کیا اور اونکے حق مین ہوا آیات

و بشارات عمدہ عمدہ کتاب اللہ مین نازل ہوچکی ہین یہہ بات حافظ قرآن پر ظاہر ہی اگرچہ اوسنے صرف

و روایت کو نہ دیکہا ہو **قولہ** و روی عن ابی النضر فی الموطا قال مر النبی لشہداء احد الی قولہ و انا لا ادری ما تحدثون

بعدک **جواب** اگرچہ یہان خطاب حضرت ابوبکر کو ہی لیکن مقصود امت آیندہ ہی یا مرتدین نے کیونکہ

عادت شریف نبوی یہہ تھی کہ خطاب بظاہر صحابہ کو فرماتے اور مقصود تعلیم عامہ امت ہوتی جسطرح سے

قرآن شریف مین جابجا مخاطب آنحضرت ہین اور مقصود امت ہی یہہ بات اوسپر جو اسلوب کلام عربی سے

واقف اور قاری قرآن ہی ظاہر ہی گو انکو بسبب کمال تجرا اور ناحق ہونے علم صرف و نحو کے معلوم نہو

قولہ فی جامع الاصول فی حرف النون عن الاسود قال کنا فی حلقۃ عبد اللہ بن عمر فجاء حذیفۃ حتی

قام علینا فسلم ثم قال لقد نزل النفاق علی قوم خیر منکم فقلنا سبحان اللہ ان اللہ عز و جل یقول

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار فتبسم عبد اللہ و جلس حذیفۃ فی ناحیۃ المسجد فلما قام

عبد اللہ و تفرق اصحابہ رمانی بالحصا فاتیتہ فقال عجبت من ضحکہ وقد عرفت ما قلت لقد نزل النفاق

حدیث لا تدری ما احدثوا بعدک

ذکر مرتدین علی الاعقاب

حدیث انا لا ادری ما تحدثون بعدک

حدیث حذیفہ در باب نفاق

فطنت غور کرین کہ حذیفہ نے کیا کہا اور خلف الرشید عمر نے کیون زہر خند کیا پھر حذیفہ نے اسپر
کیا اشارہ کیا جواب ارباب فطنت نے غور کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ اول تو آپنے اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ پر
نہ لکھا اسلیئے کہ معنی اوسکے سمجھہ مین نآئے دوسرے حرف الخ لکھکر جملہ مابعد کو کہ عبارت مختصر تھی مضر دعوی
و مخالف مقصود پاکر ساقط کر دیا وہ یہہ ہی لقد انزل النفاق علی قوم خیر منکم ثم تابوا فتاب اللہ علیہم اخرجہ
البخاری انتہی اس سے قبول توبہ اہل نفاق بالیقین معلوم ہوتا ہی والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
تیسرے صاحب جامع الاصول نے بعد اس حدیث کے خود معنی اوسکے لکھدیئے ہین اوسکو آپنے وا ضح
و مہم مذکور سمجھکر بالکل چھوڑ دیا حالانکہ لازم یہہ تھا کہ اوسکو لکھکر رد کیا ہوتا وہ معنی یہہ ہین و مقصود
حذیفہ بہذا ان جماعۃ من المنافقین صلحوا و استقاموا و کانوا خیرا من اولٰئک التابعین الذی خالطہم
بمکان الصحبۃ و الصلاح کیزید و مجمع ابنی حارثۃ بن عامر رضی اللہ عنہما و کانہ اشار بالحدیث الی
تقلب القلوب انتہی آپ فرمائیے کہ یہہ نکتہ بے صرفہ آپکا موجب تشنیع و کالائی بد بر ریش خاوندی
یا نہین چوتھی صحت نقل کا یہہ حال ہی کہ بجائی الفاظ فسلم لفظ فعلم اور بجائے لفظ و حلبس لفظ حبس
اور بجائے حصبا، ہباء و موحدہ حصار لکھا ہی اس استعداد پر استنباط بمقابلہ اہل سنت ہی **قولہ** حدیث
حذیفہ قال انما النفاق علی عہد رسول اللہ الخ کتاب الایمان مشکوۃ مین نکالکے ملاحظہ کرو اور چشم
دانش کو منور فرماؤ اور جان لو کہ زمانہ حضرت مین منافقین برابر حکم مسلمین مین تھے **جواب**
اس حدیث کو مشکوۃ مین نکالکر دیکھا معلوم ہوا کہ حرف الخ جو آپنے لکھا ہی اسواسطے ہی کہ نقل
حدیث کامل مین بنیاد دعوی مستاصل ہوئی جاتی تھی والا مشکوۃ مین اسطرح ہی کہ عن حذیفۃ
انما النفاق کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ہو الکفر او الایمان رواہ
البخاری سو وجود نفاق منافقین بلکہ کفر کافرین کا کوئی سنی منکر نہین علی الخصوص جسوقت کہ قرآن
پاک مین آیات عدیدہ حق اہل نفاق و کفر مین نازل ہوئی ہون گفتگو منافق ہونے اصحاب
اظہار رسالت مآب مین عموما ہی اوسکو ثابت کرو یا خصوصا حق خلفاء ثلثہ مین کہ منتقدو
صلی ان تمہیدات غیر صائبہ سے ذریعہ الزام دینا دیکھا ہی اوسوقت دلیل دعوی پیش تحقیق

وودونہ خرط القتاد اگر کہا کہ دون صحابی ہون چند لوگ یا ایک جماعت منافق بہی تہے جو در وقت مسعود
الحال تہے بسبب مصابیح وقت و توالی نزول آیات کے اور اب متعین الحال ہین اور معلوم النفاق جیسے
عبداللہ بن ابی بن سلول وامثالہ تو اسمین کیا اہل سنت کا نقصان ہے، ہان اگر وجود منافق بعہد نبوی
علی الاطلاق مستلزم نفاق شیخین خصوصا و جمیع اصحاب عموما ہی تو وجہ اس کلام مبین بیان فرمایئے
عقلا و نقلا حالانکہ یہہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی شیخ صدوق نے کتاب الخصال مین لکہا ہی امام
جعفر صادق سے کہ کان اصحاب رسول اللہ اثنی عشر الفا ثمانیۃ الآف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ
والفین من الطلقاء لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب رای وکانوا یبکون
اللیل والنہار و یقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر انتہی اور ترجمہ فارسی اسکا بلفظہا مجلسی
منتہی الکلام مین لکہا ہی اب فرمایئے کہ یہہ شعر جو آپنے لکہا تہا کسکے حق مین صادق ہی بلیت
مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ؛ ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست قولہ
مشارق مین بخاری و مسلم سے منقول ہی کہ آنحضرت نے بمخاطبہ صحاب فرمایا عن ابی سعید لتتبعن
سنین من کان قبلکم اور ترمذی مین ہی ابن عمر سے قال رسول اللہ لیاتین علی امتی کما اتی علی
بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک
اسی مضمون کی صحاح کتب سنیون مین کتنی حدیثین موجود ہین کہ نقل سب کی باعث طول ہی جواب
قطع نظر اسکے کہ یہہ نقول بہی مطابق منقول عنہا بالفاظ کذائی نہین اور بحکم العبرۃ لعموم اللفظ
لا لخصوص السبب مراد امت مستقبلہ ہی نہ صحابہ حاضرین یہہ دلیل طرفہ تماشا ہی کہ ساری امت کو
اصحاب مین منحصر کر دیا ہی یا ساری امت کو اصحاب ٹہیرا دیا حالانکہ حدیث مین صریح لفظ امت
وارد ہی نہ صحابہ گو صحابہ بہی داخل امت ہین اور مخلصین مع منافقین انکے ممتاز و متعین مصداق
اسکے امت مین وہ لوگ ہین جنہون نے عقائد و اعمال مین مشابہت پیدا کی ہی ساتہہ کفار کے
جیسے امامیہ کہ مشابہ ہین ساتہہ پنج فرقہ ضالہ یہود و نصاری و مجوس و صابئین و ہنود کے
اور کفار فارس و روم کے چنانچہ تفصیل اسکی کتاب تحفہ مین لکہی ہی حتی کہ بحکم من اتی منہم امہ

علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک کہ قول مخبر صادق ہی شیعہ مین یہہ وصف بہی حاصل ہی جتنے
مسئلہ متعہ مین انصاف سے کہو کہ مصداق اخبار مذکور کا کون ہی ہم یا تم **قولہ** اگر سنی اپنی کتابونکو
صحیح جانتے ہین ورنہ اوسکی صحت سے انکار کرین یا مثل عبدالعزیز وغیرہ کے کہین کہ علمائے اثناعشریہ
نے الحاق کیا ہی **جواب** سنی اپنی کتابونکو جو صحیح ہین مثل صحیحین وغیرہ بے شبہہ صحیح جانتے
ہین اور آپکی نقل کو غلط سمجھتے ہین کما مر اور آپکی استدلال کو جہل مرکب بوجہتے ہین کما سبق
اور عبدالعزیز نے جس روایت کو الحاق شیعہ کہا ہی اور وہ بقید صحت کتب اہل سنت مین موجود ہو اوسکا
نشان دو اوسوقت صدق وکذب ظاہر ہو لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ **قولہ**
ان تستخلفوا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا ومہدیا **جواب** اس حدیث کے چار معنی ہین ایک یہہ
کہ امیر کرنا جناب امیر کا باوجود شیخین کے تمسے نہو سکے گا اسلئے کہ خلافت مفضول کی باوجود
فاضل کے اگرچہ نزدیک بعض کے جائز ہی لیکن اوسمین ترک اولی لازم آتا ہی اسلئے تم ایسا نکروگے
پس یہہ حدیث مثل حدیث یابی اللہ والمومنون الا ابابکر کی ہی دوسرے معنی یہہ ہین کہ یہہ تین
بزرگ یعنی ابوبکر وعمر وعلی مستحق خلافت ہین سو استخلاف مین اول انتقال ذہنی طرف ابوبکر کے
ہوتا ہی پہر طرف عمر کے پہر طرف علی کے اسمین یہہ اشارہ ہی کہ خلافت شیخین مین کسیکو جگہہ دم
مارنیکی نہین ہی اور جب علی خلیفہ ہونگے تو لوگ نزاع کرینگے لیکن حق اوسوقت طرف علی کے ہوگا
پس اگر امیر کرینگے تو ہادی ومہدی پاوینگے تیسرے یہہ کہ تم علی کو خلیفہ نکروگے بسبب صغر سن
وحداثت عمر کے اسلئے کہ ترجیح اکبر کی اصغر پر امامت صغری مین یعنی نماز مین باوجود تساوی
علم قرارت وہجرت کے تمکو معلوم ہی تو امامت کبری یعنی خلافت کو اوسپر قیاس کروگے
چوتھے یہ کہ کلمہ لا اراکم فاعلین اشارہ ہی طرف عدم اجتماع امت کے باوجود استحقاق کامل کے
اسلئے کہ اہل شام قاطبۃ طلحہ وزبیر واصحاب جمل اتباع مرتضوی پر مجتمع نہوئے **قولہ** انکم ستحرصون
علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیامۃ **جواب** مخاطب اس حدیث کے امت آیندہ
ہی نہ صحابہ اسلئے کہ باتفاق فریقین شیخین وغیرہ سے حرص خلافت پر ثابت نہین بلکہ

خلیفہ ہوا باجماع مہاجرین و انصار کہ افضل او نہین جناب امیر تھے وقوع مین آیا قال قبلو الی بیعت
تخیرکم جسکو واسطے حسن ابوبکر مین لکھتے ہین دلیل صریح ہی کنارہ جوئی پر قولہ من خدیفہ الی قولہ
واقع تحقق پر وری ہو کر غور کرو کہ یہ کون لوگ ہین کہ بعد پیغمبر کے خلاف ہو کر ول انکے بیعت
دل مین جواب مراد ائمہ سے اسجگہ ملوک جابرہ ہین نہ اصحاب پیغمبر و الا حضرت امیر بھی داخل
اصحاب ہین فحالہ کحالہم معہذا حدیثین لفظ ائمہ آیا ہی جمع لفظ امام نہ لفظ اصحاب و خلفا اور
خلفاء ثلثہ خلیفہ کہلاتے تھے نہ امیر و امام جسطرح جناب امیر و ائمہ خلیفہ نہین کہلاتے تھے
بلکہ امام یا امیر کہلاتے ہین اب تصور نہین کیا مساغ طعن ہی اور اہلسنت نے ان احادیث کو کتاب
الفتن مین منجملہ اشراط ساعت کے لکھا ہی نہ کتاب الامامت مین معہذا جواب تفصیلی ان احادیث کا
منتہی الکلام و تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہین قولہ اگر ان سے تاویل بنی امیہ و بنی عباس
کرین تو ٹھیک نہین اسلئے کہ خدیفہ نے سنہ ۳۵ یا سنہ ۳۶ ہجری مین انتقال کیا جواب وقوع
اخبار غیر متعین الازمان کا روبرو راوی اخبار کے نہ عقلاً لازم آتا ہی اور نہ نقلاً اس قسم کے اخبار
متعلق باشراط ساعت بہت سی ہین کہ بعد صدہا سال کے انتقال راوی سے واقع ہوئے ہین و کذا
اگر کوئی دلیل اس لزوم کی آپ کے پاس ہو تو ادا کیجئے قولہ بیان بارہوان جواب مین
اس سوال کے کہ اگر اصحاب ثلثہ برخلاف تھے تو کسلئے انہون نے اپنی جان و مال کو فدا کیا اور
سائر صحابہ سے اونکی قدر و منزلت کیون زیادہ کی جواب اس سوال کا آپ یون دیتے ہین
کہ ظاہر ہی کہ ابوبکر بصلاح عمر متقلد قلادہ خلافت ہوا اور بسبب حب ریاست و جاہ کے جسطرح
کہ ساتھ وجود مالک سالت کے سلوک کیا مشہور ہی اور جو کچھ عمر نے کیا وہ بھی چھپا نہین اور گفتگو
وقت صلح حدیبیہ اور پوچھنا اوسکا بار بار نفاق اپنے کو خدیفہ سے اور حرکات و تصرفات
شرع محمدی مین جسکا نام اہل سنت نے اجتہاد عمر رکھا ہی معروف ہی اور وقائع دور عثمانی
مخفی نہین اور شک نہین کہ حال انسان کا ایک طرح پر نہین ہوتا شیطان دشمن انسان ہی
حال برصیصا و شیخ صنعا وغیرہ کا شہرت تمام رکھتا ہی انتہی بلفظہم پس واسطے حصول اس تقریر کے

ہے فصول مین غور کرو کہ سوال کیا تہا اور جواب کیا ہی سبحان اللہ کیا خوب وجاہ قدر و منزلت خلفاء
ثلثہ بیان کی گئی کہ بنا بران اسباب عداوت و نفاق سے آنحضرت انکے توقیر زیادہ کرتے تھے ع
آن میان گم شد ملک خدا خر گرفت ٭ یہ کیون نہین کہتے کہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی کہ افضل کتب
امامیہ ہی کما فی البحار المجلسی ال ہی سیات ہے کہ اصحاب ثلثہ و اعوان و انصار انکے سب مقرب پیغمبر خدا
تھے اور شیخین کو استحباب مین سابقۂ اولی و مرتبہ قصوی حاصل تہا چنانچہ احادیث جامع الاخبار سے
ظاہر ہی کہ یہہ دونو بزرگ بارگاہ رسالت مین احاطۂ تامہ رکہتے تھے اور تحریجات دیلمی و مجلسی سے ندائے
بلند منادی ہین کہ یہہ دونو اس حد مستولی تھے کہ حضرت پیغمبر نے رتق و فتق بہت امور کا انکی صوابدید
پہ چہوڑ رکہا تہا اور اصحاب آنحضرت کے میل کلی طرف انکے رکہتے تھے اور انکے احسانات کے شکر گذار تھے
جیلانی صاحب فتح السبل نے تنبیہ ہشتم کتاب مذکور مین لکہا ہی کہ آنحضرت نے عمر فاروق کو مقدمۂ
مشورات مہمات امور کہ متعلق بانتظام ممالک تھے اور سیاست مدن اوس سے تعلق رکہتی تہی
جمیع اصحاب پر تفوق و سرکردگی بخشی تہی اور عمر کو انکار و عدول مین جسارت و جرأت تمام حاصل
ہو گئی تہی اور اوسکی گفتگو کو آنحضرت تقبیح و تشنیع نہین فرماتے تھے بلکہ مہمات بسیار مین رجوع
طرف اوسکے کرتے تھے اور اوسکی صلاح کو بہت مشورہ مین پسند فرماتے تھے اور قرآن بہی موافق
قول اوسکے کے نازل ہوتا تہا از انجملہ منع کرنا اوسکا آنحضرت کو نماز پڑہنے سے جنازہ عبد اللہ بن
ابی منافق پر اور انکار کرنا فدائے اسارائے بدر پر اور انکار کرنا تحریج زنان پیغمبر کا اور انکار قصہ حدیبیہ کا
اور انکار امان عباس کا واسطے ابو سفیان کے اور انکار واقعہ ابو حذیفہ بن عتبہ کا اور انکار امر پیغمبر کا ندائے
من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور انکار امر آنحضرت کا فسخ نواضح مین اور بہت امور کہ کتب حدیث اوسپر
مشتمل ہین اور واقعہ قرطاس مین بہی جو اوسکی صلاح دیتی تہی اوسکو عرض کیا بعضون نے کہا کہ قول
قول رسول خدا ہی اور بعض نے کہا قول قول عمر کا ہی جب فریاد بلند ہوئی اور گفتگو و شورش انتہا کو
پہنچی حضرت نے فرمایا قوموا عنی فما ینبغی للنبی ان یکون عندہ ہذا التنازع اسوقت بہی کسی نے عمر پر
طعن و انکار نہین کیا نہ پیغمبر نے اور نہ کسی اور اصحاب نے انتہی موضع الحاجۃ ملفظہ و تلخیصہ قولہ تہتو

مثلا منتہی الآمال وحق الیقین وغیرہ سے ثابت ہی اور روایات اسکے تبشر دینے لکھے ہین اسطرح قرب مرقد شیخین با خوابگاہ عالیجاہ نبی الثقلین دلیل ایمان کامل ہی اور ایسی فضیلت ہے کہ کوئی دنیا مین اوسکا شریک نہین حتی کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے گواہی دی انکے ایمان پر کہ کان ناطق الحق ومات علیہ کذا فی احقاق الحق الغرض اگر روایات امامیہ بابت ثبوت ایمان وفضیلت شیخین وسوء علی الایمان فراہم کیے جاوین تو بہت ہین اور قرآن شریف کو اگر دیکھو تو کلوئی شہادت فضیلت خلفاء راشدین ہے لیکن اوسکی دلیل حجت نہو سکے گی اسلیے کہ مجتہد کو شہند نے رسالہ متعہ مین لکھا ہی علاوہ اسکے چون ناظم نظم قرآنی خلیفہ ثالث آمد احتجاج آن بر شیعیان راست نمی آید انتہی بلفظہ المشوم لہذا استخراج کتب شیعیہ نقل کیا گیا اور طوسی نے تجرید العقائد مین لکھا ہی الاحباط باطل لاستلزامہ الباطل لقولہ تعالی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ولطوسی برہان عقلی علی ابطال القول بالاحباط والموازنۃ ذکرہ فی الفصول وغیرہ من کتب الکلامیۃ پس جب صورتین کہ ایمان خلفاء ثلثہ کا حیات ومماتمین ثابت ہی بشہادت امامیہ اور حبط باطل تو اب جو کوئی اونکے خاتمہ کو بُرا کہے وہ مصداق حدیث کافی کلینی کا ہی کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہی انتہی **قولہ** جب داخل دین مصطفوی ہوے دیکھا کہ تائید غیبی دمبدم عروج وترقی مین ہی زیادہ اوسمین سعی کی اور دستور ہی کہ اکثر طرفدار اقبال بلند کے ہوتے ہین اور جانب یار سے کنارہ کرتے ہین اس کام کے طفیل چار پالش فرماندہی پر بیٹھے اور جان اپنی سے ظاہر مین براہ دین سوائے فرار کے مغازی اور پشت دینی سے وقت سختی کے اور کوئی کام نہین کیا **جواب** تائید غیبی اوسوقت ہوئی جب عمر فاروق ایمان لائے پہلے دین سُست وضعیف تھا اور کوئی ناصر ومددگار قوی نتھا آخر کو آنحضرت نے دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل ابن ہشام چنانچہ یہ دعا جسطرح کتب اہل حق مین مروی ہی اسیطرح کتب اصول معتبرہ امامیہ مین بھی موجود ہی روما للاختصار طریق اس حدیث کو رسائل فضل بن شاذان وتصانیف شیخ طبرسی وطوسی وعلم الہدی وشیخ مفید سے تتبع نکرکے بروایت مسعود عیاشی ونقل ملا مجلسی در بحار الانوار

یعنی مجلد چہاردہم کہ اطول المجلدات ہی اور موسوم بہ کتاب السماء والعالم اکتفا کیجاتی ہی ملّا
مذکور کہتا ہی کہ روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اللہم عز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام انتہی اس صورت مین اسلام عمر کا بہ
بسبب دعاء نبوی کے حسن عقیدت و خلوص نیت سے تہا نہ مثل اہل ایران کے کہ بزور شمشیر فاروق ہوا
اور نہ مثل جناب امیر کے کہ بوادی اقبال عمری از رہ تقیہ شریک نیک و بد عمر تھے جسطرح
امامیہ کہتے ہین بالجملہ جسکی بدولت اقبال حاصل ہوا اور ذلت مین مبتلا عزت مسلمین ہوگئی تاکہ
طرفدار مشاہدہ اقبال معدوم الوجود کہنا تقاضی تجاہل یا موقاحت ہی وبس اور دعوی ارتداد کا
منافی ہی سے سبب سند و حوالہ ماخذ کے عناد و لداد ہی لعنت اللہ علی الکاذبین اور قرار روز
بنص قرآنی صنو ہی لا یستقیم بالحجۃ قولہ علم خدا مین تہا کہ شیطان ایکدن مردود ہوگا مگر تب تک
کہ مطیع رہا معلم ملائکہ و مقرب درگاہ الٰہی تہا جب نافرمانی کی ملعون ہوگیا اسیطرح جو دین محمدی
مین آئے بقدر اپنے قدر و منزلت کی اونہوں نے احترام حاصل کیا جب طریق صواب سے منہ
پہیرا حسنات اونکے مبدل بسیئات ہوگئے جواب بشیر مرتضوی قادح اس تقریر کی ہی
اسلیے کہ بصورت پہر جانے خلفاء ثلثہ کے ہرگز ممکن نہ تہا کہ جناب امیر شریک نیک و بد خلفاء رہتے
اور اونکے پیچہے نماز پڑہتے اور غنائم محاربات اونکے سے حصص لیتے اور اپنی اولاد کا
نام ابوبکر و عمر و عثمان رکہتے اسیطرح ابو ذر و عمار بن یاسر و مقداد و سلمان شیعہ علی
بہی عقب خلفاء اداء صلوات نکرتے بلکہ خود جناب رسالت مآب ابوبکر کو آخر حیات میں
پیش نماز مقرر نفرماتے اسلیئے کہ امام کرنا کافر یا منافق کا باوجود علم کے بالاجماع جائز نہین
اور آپنے بعد اس عبارت کے لکہا ہی کہ حضرت منافقین سے واقف تہے مگر نام و نشان اونکا
بیان نفرمایا انتہی اور قرآن پاک کہ بتصریح صدوق الکواذب و مرتضیٰ بری از نام تحریف ہی
ناطق ہی اسبات پر کہ آخر حیات نبوی مین مومن منافق سے متمیز ہوگئے تہے قال تعالیٰ
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ بلکہ بعد وفات نبوی

کوئی منافق زندہ بھی نہو پاتا چنانچہ حدیث الا ان المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید سے معلوم
ہوتا ہی اور اگر کوئی بطریق ندرت باقی بھی ہوگا تو بھی بسبب شوکت صحابہ کرام و صولت اسلام خائف
و ہراسان ہوگا کیا امکان تھا کہ خلاف دین یا مخالف واقع کچھہ کہ سکے یا کرسکے اور مثال شیطانکے
اسجگہہ محض افادات شیطان الطاق بلکہ معلم الملکوت شہرۂ آفاق سے ہی اسلیے کہ رد و قبول
اوسکا مخصوص ہی اور نفاق و ارتداد مردود و الا نص کفر مسلمات اہلسنت سے درپیش ہے کچھہ خطر
یہہ ہی کہ جو بقول آپکے سامنے آنحضرت کے مغازی ہی فرار کرتے تھے اور وقت سخت پر پیٹھہ پھیر
گئے اونہون نے تو بعد ممات نبوی وہ کام کیا جو خاص اشخاص پیغمبر اولوالعزم کا تھا یعنی قتال
مرتدین کہ ابوبکر صدیق نے کیا اور تزیح ملک قیاصرہ و اکاسرہ فتح روم و ایران وغیرہ دیگر
نے کیا حتی کہ چار ہزار شہر کلان انکے عہد مین فتح ہوئے اور چار ہزار کنشت و تجانے شکست ہوئے
اور چار ہزار مساجد بنائے گئے اور شہر بصرہ آباد کیا کذا فی تفسیر تنقیح الشرار اور اشاعت دوات
کلام ربانی کہ عثمان نے کی جسپر جناب امیر کو رشک ہوا اور فرمایا کہ اگر یہہ کام عثمان نکرتا تو مین
کرتا اور جو قاتل دس ہزار صنادید کفار تھے اور صاحب ذو الفقار و ملقب بحیدر کرار اور سرگرم
امر و نہی اور ولی و وصی نبی اونہون نے وہ کام کیا جو کسی احاد امت سے نہو سکیگا یعنی بعد وفات
نبی ایکبارگی جہاد و ہجرت سے قطع نظر کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ کفار اشرار ہو گئے اور دین محمدی
کو تقیہ و توریہ کرکے ایسا غیبت و نابود کر دیا کہ آج تک انظار اہل عالم مین سیر شیخین محمود ہی
اور خصال مرتضوی کہ حین و رضا بالکفر ہی مذموم و علی ہذا القیاس اسصورتمین انصاف و تمیز
سے قطع نظر کرکے فرمائیے کہ تقریر سابق کس پر چسپان ہی شیخین پر یا امیر مرتضی علی پر اور کسکا
حال حیات و وفات نبوی مین ایک سا رہا اگرچہ باطن مین کچھہ اور رہو کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہی
اور کسکا حال ظاہر مین بدل گیا اگرچہ باطن مین کچھہ اور رہو حالانکہ بقول آپکے شیعہ کو حکم
ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور علم غیب اسرار خدا سے ہی انتہی حالانکہ بیچارے ابوبکر و عمر کو نہ علم ما کان
و ما یکون حاصل تھا اور نہ موت اختیاری تھی اور یہان سب کچھہ تھا ع ببین تفاوت رہ

ازکجاست تابکجا قولہ مطابق مذہب سنیون کے بھی یہہ جواب ہی کہ حضرت ابوطالب عم آنحضرت
سرور رسالت تھے اور حال شفقت وصحبت و مواسات اونکی کا نسبت آنحضرت کے تمام کتب سیر فریقین
مین لکھا ہی اور جمہور سنی باتفاق قائل ہین کہ ابوطالب کا مربی اور لڑکپن کی خدمت سب انہین کی
نسبت پیغمبر کے کچھ فائدہ نکیا اسمعو تعین دربارہ بعضے صحابہ فکر کرنا اہلکی مخالفت کرنیوالی کی
صحبت نبوی کے سبب جاننا محض اوہام مالیخولیا سے ہی جواب یہہ گو تشریح زمین مین یہی امکان
مین تفسیر البحار و دامی جسکو کلینی اعور علی نفیس جانتا ہی اوسمین بالخصوص قطعی عدم ایمان حضرت
ابوطالب کو ملاحظہ فرماؤ اور چشم جہل کو منور کرو منتہی الکلام مین کافر کہنا شیعہ کا ابوطالب کو ثابت
کیا ہی لیس ہیچ جواب صواب کہ بناء فاسد علی الفاسد ہی مجیب پر منقلب ہی اور کسی متقی نے رفاقت
نبوی کو بدون مقارنت ایمان موجب غفران و رضوان نہین کیا کہ نقل ناقل ناکل وارد ہو علاوہ اسکے
ایمان خلفاء ثلثہ کا تفاسیر مسبوق الذکر امامیہ سے ثابت ہی علاوہ اسکے قاضی شوستری نے مجالس
مین لکھا ہی کہ شیخین کو کافر جاننا امامیہ پر افترا ہی اسلئے کہ شیعہ مجاریان حضرت امیر کو کافر
کہتے ہین اور شیخین اونسے نہین لڑے انتہی آور ملا عبداللہ مشہدی شیعی مقر ہی ساتھ ایمان
شیخین کے بلکہ اصحاب کے کہ سارے صحابہ مسلمان تھے نہ مرتد چنانچہ تفسیر آیۂ یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک مین لکھا ہی کہ مجرد اقرار شہادتین و التصدیق اجمالی بما جاء بہ النبی مرتبہ اسلام
ست و بعد از رحلت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امت اجابت این مرتبہ اسلام داشتند
و بحفظ و صیانت ایزدی کہ وعدہ شدہ بود ازین مرتبہ بدر نرفتند این مقدار ازین عقیدہ اسلام
کافی بود از برای انقیاد و امر حضرت رسالت پناہی کہ در باب اخراج مشرکین از جزیرۂ عرب
و در باب قتال با اہل ردت و یا مانعین زکوۃ و یا مدعیان کاذب نبوت و در باب جہاد با کفار
و روم و غیر آن واقع شدہ بود و جمعے کہ متصدی خلافت و ریاست شدند درین امور
کوشش بجد نمودند تا در نظر خلائق از استحقاق امر خلافت دور نیفتند و بسیاری ازین مردم
صالحیات بود و از اجتناب از محرمات ظاہرہ بلکہ در ترک بعض لذائذ مباحہ نیز برکت دریافت

صحبت شریف نبوی و لقاءے آن برکات در نفوس ایشان از جہت قرب بان آزاہل ورع و زہد
و تقوی بودند و مسابلہ و مداہنہ کہ واقع شد در امر خلافت و در حق اہل بیت بود و لیس انتہی کلامہ
اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ و شیخین کو زیادہ اہل ایمان پر ورع و زہد و تقوی ہی ببرکت صحبت نبوی
اور بسبب باقی رہنے اون برکات کے انکے نفوس مین حاصل تھا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ صحبت انکی
ساتھہ پیغمبر کے براہِ خلوص قلبی تھی نہ براہِ نفاق و ظاہرداری ورنہ فیض و برکت صحبت کیونکر
حاصل کرتے اور ظاہر ہی کہ جب ایمان و ورع و تقوی و زہد انکا باعتراف امامیہ ثابت ہی بالیقین
تو دعوی اسکا کہ امر خلافت و حق اہل بیت مین انسے معصیت ظاہر ہوئی دعوی و ادعاء خلاف
ما ثبت بالیقین ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بات بھی صحابہ سے بنابر نسک کے ساتھہ کسی دلیل کے یا بسبب فہم
اس امر کے کسی نص سے واقع ہوئی ہوگی نہ بنا بر قصد معصیت اسلئے کہ اگر صحبت پیغمبر نے انمین
تاثیر کی ہوگی تو اس امر عظیم مین کسطرح ایسی حرکت بے برکت انسے دیدہ و دانستہ بنابر
طمع دنیا و حب جاہ و مال صادر ہوتی و الا زہد و تقوی و اجتناب از محرمات انمین ہرگز موجود نہوتا
اور یہہ جو کہا ہی کہ یہہ سب اسلئے تہا کہ نظر خلائق مین استحقاق خلافت سے دور ہنگرین رجم بالغیب
و ادعاء علم قلوب ہی ہم لوگ مکلف بظاہر حال ہین جسکو ظاہر مین نیک دیکھین گے نیک
کہین گے سو ہذا باعتراف شہہدی علت انکے حسن احوال کی برکت صحبت شریف نبوی تھی پس البتہ
باطن مین بھی اس برکت صحبت نے اثر کیا ہوگا بالجملہ ایمان صحابہ کا خصوصا شیخین کا باورع و زہد
و تقوی و پرہیز محرمات بلکہ بعضے مباحات اور اخراج مشرکین کا جزیرۂ عرب سے و مقابلہ ساتھہ
کفار روم و فارس و ایران وغیرہ فضائل و خصائص کے ثابت ہی و للہ الحمد اور مثال ابوطالب کہ
معین نبوی بنابر قرابت و وصیت پدر خویش عبد المطلب تہا قیاس مع الفارق بلکہ جنون بحت
و خبط صرف ہی کہ یتخبطہ الشیطان من المس تفہیم مخفی نرہے کہ یہہ سوال و جواب سوم ہی کہ
مشتمل ہی بارہ بیان پر ہذیان پر مثل اسولہ و اجوبہ سابقہ محتوی تہا خرافات بے اصل پہ
جسکا جواب بجواب باصواب ختم ہوا و الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات قولہ اول کہنا شیخ کا کہ عبد اللہ

بن سبا یہودی بانی فرقہ اہل تشیع ہوا بعض سخن سازی ہی عبداللہ بن سبا کہ یہودی تہا
یوشع بن نون وصی حضرت موسی کو خدا جانتا تہا جب مسلمان ہوا حضرت علی کو براہ تحیر وہی خدا کہنے
لگا الی قولہ بعد ان او نام فرقہ سبائیہ معروف ہین اور یہہ ایک فرقہ غلات سے ہی **جواب** تیسے
محض وسیاہ رویی سخن شیخ کو سخن سازی پر محمول کیا اور جو اوسکے جواب مین لکہا اوسکو مدلل نکیا علماء
شیعہ نے اس قول مین دعوی تفرد کا ہمین کیا بلکہ کتب تواریخ شاید اس عاکی ہین خصوصاً رجال
کشی وغیرہ سے ظاہر ہی کہ مدار علامہ تشیع محدث کا کہ قول بخلافت بلافصل مرتضوی ہی ابن سبا اور
رسم تبرے کی اسنے بنیاد ڈالی ہی آزالۃ الغین مین ہی کہ ابو بکر عمر کشی نے اسماء الرجال مین
عبداللہ بن سبا یہودی کو بانی تشیع کہا ہی وکذا ذکر صاحب مجمع البحرین فی تحقیق [illegible]
اور مترجم تاریخ سمساطی عددی کا شیعی کہ اوسنے تاریخ طبری کو بطور خود بنایا ہی اور مجمع البحرین
ومطلع النیرین فخر الدین نجفی و رجال کشی اور فہرست شیخ ابو جعفر طوسی سے ظاہر ہی کہ ابن
سبا محدث تشیع خاص ہی اور اتباع اوسکے شیعہ تھے اور اس مذہب مین غلو تمام رکھتے
تھے اور یہی شخص بانی مبانی فتنہ قتل عثمان تہا الی آخر ما قال بالجملہ ابتدا مین فرقہ اوسکا ملقب
بغلات تہا پھر جسقدر زمانہ گذرتا گیا اور تلامیذ مختلف العقائد متفرق ہوتے گئے اوسیقدر
تفرق تشیع ہوتا گیا یہانتک کہ غلات چوبیس فرقہ ہو گئے پھر انسے اور لوگ نکلے مثل امامیہ
اثنا عشریہ وغیرہ کے وہلم جرا جسطرح ملت موسوی مین بانی تشیع بنی اسرائیل فرعون تہا قال
تعالی إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا اسیطرح اس ملت مین ابن سبا پیدا ہوا فرق اتنا
ہی کہ وہ باسامان تہا یہہ بیسامان آپکے پاس اگر کوئی دلیل صحت دعوی کی مخالف تصریح علماء
امامیہ کے موجود ہو پیش کرو **قولہ** دوسرے یہہ کہ شیخ نے بشدومد تمام کر ذکر فرق موسوم
بشیعہ کا لکہا ہی سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ ہین اثنا عشریہ کو اونسے کچھ واسطہ
نہین پس انکو شامل مخالفین کے لکھنا اور ایک اونمین سے گننا راہ تعصب سے جہوٹ بولنا ہوا
عداوت قلبی کے کوئی امر مقصود نہین ہوتا **جواب** لشکری حضرت امیر کے بسبب قبول

بہ یوسہ ابن سبا یہودی کے اول چار فرق ہو گئے تھے ایک شیعہ مخلصین کہ ملقب باہل سنت وجماعت ہین دوسرے تفضیلیہ تیسرے سبیہ چوتھے غلات پھر جب غلات پہلے تو اونمین سے امامیہ نکلے پھر سال دو صد و پنجاہ ہجری مین امامیہ سے اثنا عشریہ ظاہر ہوئے اس حساب سے داخل ہونا اثنا عشریہ کا سلسلہ دین ابن سبا یہودی مین طبقۃ بعد طبقۃ ثابت ہی اور انکار اوسکا مکابرہ و حنفا ماقیل شعر زیرفا جران مذہب چہ پرسی ؛ سگ و سگ زادہ اکری بکری ؛؛ قولہ تیسرے شیخ کہتا ہے کہ مذہب شیعہ نے ہر وقت مین برنگ تازہ جلوہ کیا یہہ بات محض واسطے تنفر وحشت عوام کے اوسکی تصنیف ہی سنت وجماعت مین دو چند شیعہ سے مذاہب عجیبہ ہین کہ جلوہ پائے بوقلمون رکہتے ہین فضائح فرق باطلہ کہ شمار و قطار سنیون مین ہین رد کتب شیخ دہلی و ابن حجر و روزبہان و خواجہ معصوم مجددی وغیرہ مین جواب ترکی بترکی مسطور ہین دیکہنے سے تعلق رکہتا ہی پس حنفیہ وغیرہ نے جو جواب کہ واسطے برتیت اپنی کے فرق متنوعہ سنت وجماعت سے تجویز کیا ہووہی جواب فرق مختلفہ موسوم بشیعہ سے اثنا عشریہ کیطرف سے تصور کرین جواب پانچ اسکا یہہ ہی کہ جو فرق امامیہ ہین وہ سب انکو شیعہ کہتے ہین اگرچہ بعضیہ فصول ان اجناس سے بینہم ممتاز ہون ولیکن تشیع سے کسیکو انکار نہین بخلاف اون فرق کے جنکو شیعہ بزور ظلم دامن اہلسنت سے باندہتے ہین کہ اونمین کوئی انکو سنی نہین کہتا مثل معتزلہ وغیرہ کہ انہون نے اپنا لقب اہل العدل والتوحید رکہا ہی نہ سنی وعلی ہذا القیاس اسصورتمین جواب سنیونکا شیعہ کیطرف سے متمشی نہین ہوسکتا دوسرے تفرق شیعہ کا بالخصوص اثنا عشریہ قرآن سے ثابت ہی کہ اَلَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْہُمْ فِیْ شَیْئٍ اسلئے جنکی بض اگر کوئی واسطے تفرق اہل سنت کے قرآن سے موجود ہو تو لاؤ تبلاؤ حالانکہ شیعہ ہونا جمیع فرق امامیہ کا اور کثرت تفرق شیعہ کی کہ ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرین باعتراف علمائے امامیہ ثابت ہی حسین علی خان برادر بزرگ سبحان علی نے اپنے رسالہ مین لکہا ہی کہ اینست مذہب معتقد ہیچ عالمے از امامیہ نیست کہ جمیع فرق شیعہ ناجی باشند چہ اینہا بعضے فرق شیعہ را کلاب ممطورہ گویند و نصیری و دیگر غلات را کافر دانند باوجودیکہ اطلاق شیعہ برہمہ

می نمایند انتہی بلکہ آپ کو بہی باز از کثرت تعنت و تشنیع کا بہی گلہ اسکو بیمار منا ناقص آپ پر دفع کیا جاتا ہے
ہین لیکن ثابت ہوا کہ رد کتب مذکورہ مین جس کسی رافضی نے معتزلہ و خوارج وغیرہ کو سنی ٹہیرا کر الزام
صاحب تحفہ مقصد کیا ہی مخالف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ اگر یہ فرق سنی ہوتے تو کتب اہل سنت
مین رد انکے مذاہب کا کیون لکہا جاتا آپنے تو کتب کلامیہ اہلسنت کو نہین دیکہا اور دیکہتے تو کیا ہوتا
لیکن کسی سنی سے دریافت کر لیا ہوتا اور اگر سنی کی بات قابل وثوق نہ تہی تو کوئی عالم شیعہ سے سوال
کر لیا ہوتا کہ کتب اہل سنت مملو و مشحون ہین رد خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ و سوفسطائیہ
و شیعہ وغیرہ سے کوئی دنیا مین ایسا نہوگا کہ اپنے دین کا رد اپنی کتابون مین آپ لکہے ان مقلد ائمہ
اربعہ اہلسنت سنی ہین اور مذہب اہلسنت انہین مین منحصر ہی چنانچہ آپنے بہی اقرار اسکا [illegible]
مین کیا ہی و لفظہ بہذا الخصص کلام سنت و جماعت مراد از پیروان این چہار کس است انتہی اسیطور تہمین
تشنیع تمہاری محض بے اصل ہی اسلیئے کہ انکا اختلاف فروع مین ہی نہ اصول عقاید مین کما مر
مرارًا اور انہین کسی نے جاوۂ بوقلمون مثل شیعہ گوناگون نہین کیے اور تفضیل و تکفیر ایکدوسرے
کی چنانچہ آپنے صفحۂ چہارم مین لکہا ہی کہ باوصف این خلاف چہار مذہب اصل خلاف یکدیگر نہ تضلیل
یکدیگر میکنند انتہی اور اگر مقصود اختلاف اصول مذہب ہی چنانچہ لفظ اشاعرہ کہ ہر جگہ زبر
کلام زبان عداوت ترجمان پر جاری ہوتی ہی مفہوم ہوتا ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ علمای اہل سنت
کو اصول دین مین اختلاف نہین الا بعض متفرعات مین شبیہ بہ اختلاف لفظی وہ بہی منجر بتکفیر یکدیگر نہین
جسطرح اثنا عشریہ سب شیعہ کو کافر کہتے ہین اور سب شیعہ انکو مرتد جانتے ہین سو بنا بر اس اختلاف کے
تین فرقہ ہو گئے ہین اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ اور اصل اوسکی یہہ ہی کہ حق تعالی نے علمای اہل سنت کو
دو چیزین عنایت کی ہین ایک ذہن رسا جسکے سبب سے غور سخن کو پہنچتے ہین اور صرف الفاظ پر
نہین ہوتے دوسرے انصاف و قلت حسد جسکے سبب کلام ہر قائل کو محمل نیک پر حمل کرتے ہین اور تا
امکان تکفیر و تضلیل سے بچتے ہین مثلا ماتریدیہ قائل ہین بصفت ہشتم باری تعالی جسکو تکوین کہتے
ہین اور اس صفت کو قدیم جانتے ہین اور اشعریہ صفت تکوین کو اعتباری جانتے ہین اور سمجہتے

اعتراض اختلاف اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ

صفت تکوین

ہین کہ تعلقات قدرت وارادہ صفت مذکور کے حادث ہوا کرتے ہین مگر جسطرح تعلقات جمیع صفات کے حادث ہین اوسیطرح اس صفت کے بھی حادث ہین پس کلام ماتریدیہ کو کہ قائل بقدم صفت تکوین ہین حمل کرسکتے ہین قدم مبدء صفت مذکور پر کہ قدرت وارادہ ہی اور تضلیل و تکفیر اونکی نہین کرتے اسیطرح حال ہی اختلاف کا ہی جو فیما بین ان تینون فرقون کے واقع ہی مثلاً اشاعرہ و ماتریدیہ کہتے ہین کہ کلام خدا غیر مخلوق ہی) اور مراد اوس سے کلام نفسی رکھتے ہین نہ الفاظ اسلیے کہ حدوث الفاظ کا کہ کیفیات اصوات غیر قارہ ہین بدیہی ہی اور بدیہی کا انکار نہین ہوسکتا اور حنابلہ کہتے ہین کہ ہرچند الفاظ کیفیات مذکورہ ہین لیکن عدم قرار اونکا وجود تلفظی مین ہی اور بیان الفاظ کو ایک وجود دوسرا ہی متخیلہ سامعین مین کہ بطریق تجدد امثال کے قرار دراز رکھتا ہی مثلاً گلستان شیخ سعدی کو اوسی وجود کے ساتھہ کہین گے جو شش صد سال قبل اسکے موجود تھی یعنی یہی الفاظ کہ منت مر خدا را عز و جل الی آخرہ اول متخیلہ شیخ سعدی مین موجود ہوئے پھر متخیلہ سامعین مین وہلم جراً آجکے دن تک پس کلام لفظاً الٰہی کو علم الٰہی مین مانند کلام نفسی قدیم کے کہتے ہین اسمین کچہ انکار بدیہی کا لازم نہین آتا بلکہ عموم نص کلام اللہ غیر مخلوق کو ظاہر سے پھیرنا اور کلام نفسی پر محمول کرنا بعید از فہم ہی اشعریہ وماتریدیہ سے جانا کہ سخن حنابلہ کا بدیہی ہی انکی تکفیر و تضلیل کرنا چاہیئے اسیطرح اشعریہ کہتے ہین کہ حسن و قبح افعال مین بمعنی ایجاب ثواب و عقاب ذاتی افعال کا نہین والا شرعمین نسخ جائز نہوتا اسلیے کہ جو چیز بالذات ہی وہ مختلف و متخلف نہین ہوتی ماتریدیہ کہتے ہین کہ واسطے افعال کے پہلے وجود شرع سے کچہ حکم نہین نہ وجوب کا نہ حرمت کا جسطرح معتزلہ کہتے ہین لیکن نفس فعل مین کچہ ہی جو اقتضا وجوب کا کرتا ہی جیسے نماز کہ مشتمل ہی مناجات پر اور شارع حکیم ہی حکم اوسکا بیہودہ نہین پس جو قابل وجوب ہی اوسکو واجب کیا ہی اور جو لائق حرمت ہی اوسکو حرام کیا ہی ہان حسن و قبح بعض افعال کا ہمارے عقول ناقصہ سے مدرک نہین ہوتا اس جہت سے اشعریہ نے انکار حسن و قبح ذاتی افعال کا کیا ہی کہ عوام اپنے عقول ناقصہ سے اس میدان پرخطر مین جولان نکرین اور جادہ ایمان سے باہر نجاوین چنانچہ اشارہ مرتضوی اسی طرف ہی کہ لو کان الدین بالرای لکان

فائدہ کلام الٰہی

فائدہ حسن و قبح افعال

مالطی الحق اولی السیح من ظاہرہ تبرا لشعریہ قائل تکفیر و تضلیل نہین اسیطرح سارے متکلمین صفات
باریتعالی کو زائد ذات بجت ہے کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اثبات قدمار مستقلہ یعنی ذوات متعددہ کا
کفر ہی اور اثبات قدم انکی ذات کا اور تبعیت اوسکے قدم صفات اوس ذات کا ہرگز کفر نہین اور علماء ماورار
النہر نے اثبات قدمار متعددہ و توصیفات متعددہ سے احتراز کر کے صفات باریتعالی کو لا عین ولا غیر
سمجھا ہے اسلیے کہ اگر عین کہین تو نفی اونکی لازم آوے اور مذہب معتزلہ و فلاسفہ ہوجاتا ہے اور اگر زائد کہین
یعنی غیر تو طعن و تشنیع مخالفین کے بابت اثبات قدمار متعددہ کے متوجہ ہووے اسلیے عینیت و غیریت
دونوکی نفی کی اور جمہور متکلمین سمجھے کہ مراد انکی نفی غیریت سے نفی غیریت مستقلہ ہی جسطرح جیسے کہ
ہم کہتے ہین نہ انکار صفات مذکورہ کا و لہذا نفی عینیت حقیقیہ و نفی غیریت حقیقیہ ایک چیز کیا
ایک چیز سے صحیح مغلطہ ہی اسیطرح علماء ماتریدیہ کہتے ہین کہ السعید قد یشقی والشقی قد یسعد
اشعریہ کہتے ہین السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ سو ہر ایک نے دوسرے کی
غرض سمجھ لی اسلیے تکفیر و تضلیل نہین کی کیونکہ ایک فریق نے نظر انجام پر کی دوسرے نے
اعتبار وسط بھی کیا اور تبدیل سعادت بشقاوت و شقاوت بسعادت کو جائز رکھا اسیطرح حال
اختلاف ایمان کا ہی کہ الایمان ہو التصدیق فقط والاقرار کاشف عن التصدیق او ہو التصدیق
والاقرار والعمل یعنی ان اہل من مخلاتہ جمہور متکلمین شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ قائل ہین ساتھ قول اخیر کے
اور حنفیہ قائل ہین ساتھ قول اول کے فلہذا یہ جزم نہین کرتے ساتھ اپنے ایمان کے اور کہتے ہین
انا مومن انشاء اللہ تعالے اور حنفیہ کہتے ہین انا مومن حقا اسلیے کہ کمال ایمان مین کہ عمل ہی شبہ
ہوا کرتی یا نہین اور نفس ایمان مین کہ تصدیق ہی کچھ شبہ نہین وعلی ہذا القیاس آپس اوعا اتنا عشر
کا بابت بوقلمونی مذاہب اہلسنت و تفرق اصول غیر صحیح ہی اپنے اصول مین قطع نظر و نزاع
کے دیکھین کیا کچھ اختلاف موجود ہی جیسے قول بالبداء والرجعہ کہ بعض شیخ اوسکا انکار کیا اور
جیسے قول بحذف آیات بسیار کلام الٰہی سے کہ جمہور اثنا عشریہ اوسکے قائل ہین اور بعضے
بھی اوسکو سابق ثابت کیا ہی اور کتاب اعتقادات صدوق الکراذب قمی مین جبرا انکار اوسکا کیا ہی

صفات باریتعالی زائد بر ذات ہین

تفرقہ سعادت و شقاوت

اختلاف ایمان

اور بشدت نفی کرے اور مانند قول بجیت قیاس کہ ہیئۃ اللہ اثنا عشری اوسکا قائل ہی اور باقی منکر چنانچہ
اسی جہت سے اونکو ثلث عشری کہتے ہین معہذا ایک دوسرے کی تکفیر و تضلیل نہین کرتے اسلئے کہ ابن
بابویہ قمی کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسکو ملقب بصدوق کیا ہی گو بہت امور مین کذوب ہی
پس جو اسکا جواب شیعہ دیوین وہی ہمارا جواب ہی اور ان امثال تقاریر سے کہ بطور مشتے نمونہ از خروارے
ہین بخوبی ثابت ہوگیا کہ اہلسنت مین تفرق کثیر نہین اور تشعب مذاہب جس سے تکفیر و تضلیل یکدیگر
لازم آوے غیر موجود ہی بخلاف شیعہ کے کہ ہر زمانے مین اصولاً و فروعاً و کثرۃً و قلۃً جلدہ تا بوقلمون
کرتے ہے اور نیرنگ پردازی و شعبدہ سازی سے ہمیشہ دہوکا دیا کیئے اب عیب پوشی اپنی کو تہمت
تفرق و اختلاف فرق و مذاہب دامن اہلسنت و جماعت پر باندہتے ہین قاتلہم اللہ انی یوفکون
قولہ چہتے شیخ نے باب اول مین لکہا ہی کہ یہہ گروہ بارہ اماموکو خلیفہ جانتے ہین اور امام مہدی کو
زندہ و پنہان سمجہتے ہین الی قولہ طرفہ روباہ بازی و ابلہ فریبی کی ہی الحمد للہ کہ علمائے اثنا عشریہ نے
جواب معقول لکہے ہین کوئی بات نہین چہوڑی کہ ہم لوگونکو فکر جواب ہو اس زمانہ مین بسبب تشنیع و صنعت
جہانکے یہہ سب کتابین میسر ہین جواب ہمکو آرزو رہی کہ کسی جگہہ تو تمسے سوائے حیرت بانی و تحکم و تحقیق
کے کوئی حرف باب تحقیق سے لکہا ہوتا یہہ نیا طریقہ رد کا اس زمانے مین نکل گیا ہی کہ قول خصم کو
نقل کیا اور کہدیا کہ یہہ محض سخن سازی ابلہ فریبی روباہ بازی ہی اور رد مقدمات دلیل خصم سے
قطع نظر کی اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین قولہ پانچوین برعکس نہند نام زنگی کافور آپکا شیعہ
اولی کہے اور ایک خلق کو جاہل سمجہکر عالم کو گمراہ کیا شیعہ اولی تابعان ثقلین ہین کہ ظاہر و باطن مین
تولا ساتہہ اہلبیت کے رکہتے ہین اور اونکے دشمنونسے تبرا کرتے ہین بارہ امام ایک کو بعد دوسرے کے
جانشین خیر الانام جانتے ہین بقا دنیا کا بقول سرور دوجہان انکی بقا تک ہی حاکم نے
مستدرک مین روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا النجوم امان لاہل السماء فاذا ذہب اہل بیتی و ادعو

واہل بیتی امان لامتی فاذا ذہب اہل بیتی اتی امتی ما یوعدون وایضا اخرجہ ابن ابی شیبۃ و مسدد فی مسندیہما
والترمذی فی نوادر الاصول و ابو یعلی و الطبرانی و جماعۃ اخری جواب یہہ طعن تشنیع بہی

جمع وخرج زبانی ہی نہ بر کانی حالانکہ شیعہ اولی ہونا اہلسنت کا کتب امامیہ سے ثابت ہی اسطرح
کہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کہ متفق علیہ فریقین ہی اوسمین منجملہ امور مصالحہ کے یہہ بہی تہا کہ شیعہ
امیر المومنین اور اونکی انصار و اولاد و اموال ماموں رہین اور معاویہ اونپر ظلم نکرے چنانچہ اس
مضمونکو آپنے بہی صفحہ ہشتادم مین بیان ادا کیا ہی کہ اول معاویہ لزال عراق و تابعان و شیعیان علی
کہ کینہ و بغض در دل میدارد و انتقام نکشد تمام اسود و احمر از وی در امان باشند تکلیف مواخذہ نکند انتہی اگر
تبر فرماؤ کہ مراد شیعہ سے اسجگہہ کون ہین مہاجرین و انصار و تابعین اخیار یا وہ لوگ جنہوں نے دعوے
دی اور مسلک فرقہ سبیہ تھے جو ثانی باطل ہی اول متعین ہوا وہو المطلوب اور وجہ بطلان کی یہہ ہی
کہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین قدرت اظہار عداوت اصحاب کبار نرکہتے تھے بلکہ باعتراف امامیہ بطرز
اہلسنت بسر کرتے تھے چنانچہ اسی جہت سے حسن مجتبی کتاب مختوم و سر مکتوم ہون بامور بدارا
و تقیہ ہوگئے ناتم علیہ کیونکر تصور ہو سکتا ہی کہ حسن مجتبی اہل تبرا کے لئے ایسی سرپرستی علی رؤس
الاشہاد کرین اور معاویہ کو حکم فرماوین کہ تم سبیہ پر ظلم نکرنا صہدا معاویہ کب اسکو قبول کرتے اور مہاجر
و انصار و تابعین باحسان کہ معتقدین خلفاء راشدین تھے کیونکر اوس وثیقہ پر راضی کیسے ہوگے
ہوتے پس متعین ہوا کہ مراد شیعہ اولی سے مقتدایان اہل سنت ہین حتی کہ ابن بابویہ قمی و شیخ مفید
و قطب راوندی و ابن شہر آشوب مازندرانی بہی اتنی بات پر ساتہہ اہل حق کے متفق ہین و تقدیم الکلام
اور ظاہر ہی کہ انکے وقت مین خبر دوازدہ امام کی مطلق نہتی اور نہ اس عقیدہ کا مذکور تہا اور نہ یہہ
تبرا کرتے تھے اور حدیث ثقلین مین کہ ہر جگہہ زبان زد سامی ہی ذکر تبرے و ائمہ اثنا عشر کا ہی اور
کیونکر ہو کہ ابتدا لقب شیعہ سنہ سی و ہفت ہجری سے ہی اور اثنا عشری تبرائیہ سنہ دو صد ہجری مین
حادث ہوئے اور بعد دو تین سال کے شیعہ اولی سے شیعہ تفضیلیہ پیدا ہوئے کہ از انجملہ ابو الاسود
دئلی واضع علم نحو ہی اور ابو سعید یحیی بن یعمر عدوانی اور سالم بن حفص اور عبد الرزاق صاحب
مصنف محدث مشہور اہل سنت اور ابن السکیت صاحب اصلاح المنطق انکے بعد شیعہ سبیہ کہ
اعاظم اصحاب و امہات المومنین کو طعن کرتے تھے اصل تبرا انہے نکالا ہی پہر فرق کثیرہ متفرق ہوئے

ہے جیسے کیسانیہ و مختاریہ و ہشامیہ و زیدیہ و شیطانیہ و زراریہ و اسمٰعیلیہ و مبارکیہ و اثنا عشریہ و تمیمیہ وغیرہ اور جو حدیث مستدرک وغیرہ سے لکھی ہی اگرچہ مسترق ہی احیاء المیت سے لیکن مضر اہل سنت نہین کیونکہ اوسمین تخصیص ائمہ اثنا عشریہ کی اور ذکر تبرے تقیے کا نہین اور لفظ نجوم کہ یادگار حدیث اصحابی کالنجوم ہی موجود ہی اگرچہ ضعیف ہو اور نہ اوسمین ذکر غیبت امام مہدی کا ہی فلیعلم **قوله** مین کہتا ہون کہ گیارہ امام جوار رحمت الٰہی مین آسودہ ہوئے امام بارہوین کہ فرزند امام یازدہم حسن عسکری ہین طفلی مین امام مفترض الطاعت ہوئے اور سرداب سر من رای مین غائب ہوگئے مثل حضرت عیسیٰ و حضرت خضر و الیاس کے زندہ ہین اور یہہ بات قدرت خدا سے کچہہ عجیب نہین زندہ ہونا بدترین خلائق دجال ملعون کا قصہ تمیم انصاری وغیرہ کے اخبار سے ثابت ہی پس ضد بد نیک ہوتا ہی زندہ ہونا قائم آل محمد کے کہ بہترین خلائق ہی کیا جگہہ استعجاب کی ہی یہہ بات یقینی ہی کیونکہ ہمارے ائمہ برحق سے ہمکو خبر دی ہی نواصب ناحق پیچ و تاب کہاتے ہین اور قبیل ممتنعات سے گنتے ہین **جواب** یہہ عقیدہ مخالف نص صریح و عقل صحیح ہی اور ہمپر حجت نہین اسلئے کہ خصم پر اوسکے مسلمات سے احتجاج کرتے ہین نہ اپنے عقائد سے کما مر مرارًا اور وجہ خلاف یہہ ہی کہ احادیث صحیحہ اہل سنت ناطق ہین اسبات کے کہ عمر مہدی موعود کی وقت ظہور کے چالیس سال یا کچہہ کم زیادہ علی اختلاف الروایات ہوگی نہ صدہا سال کی اور دعوےٰ امامت کا عمر چہل سالہ مین کرینگے نہ طفولیت و شیخوخیت مین اور مخرج اونکا حرم شریف کعبہ معظمہ ہوگا نہ غار سامرا اور وہ بیٹے عبد اللہ نام سید کے ہونگے نہ فرزند بلا واسطہ حسن عسکری کے اور ظاہر ہونگے نہ مخفی اسواسطے کہ اختفا صدہا سال میں قباحات شرعی و عقلی بہت ہین کیونکہ نصب کرنا امام کا نزدیک شیعہ کے لطف ہی اور ذمہ خدا پر واجب پہر جب امام مخفی ہوئے تو اوسمین کیا لطف ہی لطف جب تہا کہ امام ہون اور اوسنے کام امامت کا کہ تائید دین اور سرکوبی مخالفین شرع مبین و اظہار اسلام و تذلیل معاندین ہی علی رؤس الاشہاد سرانجام ہووا الا غرض نصب امام فوت ہی اور وجود اونکا عبث اسلئے کہ سارا کارخانہ دین کا جسکے لئے امام ہین بسبب غیبت کبری کے درہم برہم ہوا جاتا ہی ولنعم ما قیل بیت بازی خورد ز روزگار بود هم عمر شہ

غیبت امام مہدی

انجمنت امیدوار بودم چہ ثمر ز بے یار بنگر بسو و ماندم ہمہ جا ہی بے سبب و سود و داستان غائبم ہم چو رو
اور بغیر ضرورت اختفا کی کیا ہی اسلیے کہ بعد رشید امام اپنے اختیار سے مرتے ہیں پس وہ ہونگا
ہی تھیں اگر اندیشہ ایذائے خلق ہی تو وہ بھی ممکن نہیں کہ بہ تو عالم میں شیعہ بیت ہیں کہ انکی
نصرت نکرینگے سیدنا امام حسین پر عام ہوتا ہی کہ اونھوں نے کیوں قرار عبادت موجود
اور جبرئیل صبر و مشقت سے اختیار نکیا بخلاف صاحب الزمان کے کہ اونکو بالقطع معلوم ہی کہ بن نزول
عیسی تک غائب ہوں اور ممالک شرق و غرب ہونگا اب چاہیے کہ دعوت برملا کریں خصوصا اوس
حال میں کہ شیعہ مخلصین انکے منتظر قدوم غیبت لزوم ہوں اور بلاد عراق و خراسان و
ہندوستان خاصۃ بلاد پورب و بنگالہ و لکھنو و دکن علی الخصوص بعض محلات لودیانہ و کلکتہ و حیدرآباد و
بھوپال وغیرہ میں لیل و نہار نگرانی ہوا و رہزار طرح کی یادگاری و مرثیہ خوانی تمہید صحیح امر ہی ہم
کہ مبادا کوئی تورانی یا اسلام بولی یا وہابی دہوکا دیکر مثل مرزا مظہر مرحوم کے قتل کر دے
گو موت اپنے اختیار سے ہی خروج نکرنا بالقول بن مطہر نجس علی الحیان لا یستحق الامامۃ بنا ہی
منصب امامۃ میں جسکی بنیاد شجاعت و بہادری پر ہی بٹا لگاتا ہی حالانکہ نہ خوف جانکا ہی تو رحم
انسانکا اور نہ کسی سنی بادشاہ نے ڈرایا ہی اور اشتہار گرفتاری جاری فرمایا ہی معلوم نہیں
یہ وجہ موجہ عقلی و نقلی کیوں اسقدر غیبت ٹھانی ہی اور شیعہ اثنا عشریہ کو بلطف و اصلح سے محروم
رکھا ہی حالانکہ صدہا سال سے لا سیما عہد صفویہ سے آج تک سب چہوٹے بڑے دل و جان سے
مشتاق دیدار شریف ہیں اور بال جانکو نثار مقدم ہمایوں کیا چاہتے ہیں اور ہمیشہ نعرہ سامرا پر
کھڑے رہکر چیخنے چلاتے ہیں کہ یا حضرت ہماری فریاد کو پہونچو اور سنیوں کے ہاتھ سے چھڑاؤ
دیکھو سب برائی جہری بند بہائی کا رگیرا اور بلکہ روس بھی پاس بعض قرابت تمہاری مدد
ہیں اب کیا جائے توقف و محل تخلف و موقع اختفا و مقام حجاب مثل خدا ہی لیکن یہ فریاد اصلا
مسموع نہیں ہوتی بلکہ لغو ہو گئے فریاد سنال رہا ل شنال سب انکے حلق پہٹتے ہیں ان امامت شد
قیامت شد سنت انبیاء و اوصیاء کی یہ تھی کہ مخالفین کے ہاتھ سے ایذا اوٹھاتے اور صبر

کیسے بلکہ راہ حق مین باتلاف نفس و مال رہتی ہوتے جسطرح حضرت یحیی و زکریا و امام حسین
و زید شہید و غیرہم کما قال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل
اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین باآنکہ انکی موت انکے اختیار مین نہ تھی
اور نہ عالم ماکان ومایکون تھے اور نہ جانتے تھے کہ ہم طویل العمر ہین لیکن اختفار و استتار
نکیا اور جفار اہل جفا پر تحمل کرکے جان عزیز کو راہ حق مین دیدیا آرے شعر گر نثار قدم یار
گرامی نکنم ٭ گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید ٭ اور مثال طول عمر کی بلکہ اختفار طویل کے ساتھ
عیسی و الیاس و دجال کے عجائب استدلال ہی اسلئے کہ اول تو بقار عیسی ثابت بالنص ہی
اور مقدمہ صاحب الزمان مین کوئی نص وارد نہین فاین ہذا من ذاک دوسرے عیسی کسی زمانہ مین
ظاہر تھے اور تیسرے تبلیغ رسالت مین مصروف بخلاف مہدی کے کہ ظہور انکا ہمقرین امامت عموم
خلق پر نہوا چوتھے آنا عیسی کا واسطے قتل دجال کے ہوگا نہ واسطے تبلیغ رسالت کے والا
باوجود امامت صاحب الزمان کے کیا حاجت رسالت ہی پانچوین عیسی آسمان پر مرفوع
ہین نہ مثل مہدی زمین مین مخفی بطور تقیہ کے چھٹے عالم ملکوت کو حکم دوسرے جہان کا ہی
تو گویا فی الواقع وہ دنیا مین زندہ باقی نہین بلکہ حکم ملائکہ مین ہین اور عالم آخرت مین
ساتوین خضر اگرچہ مخفی ہین لیکن جو کام اونکو جانب خدا سے سپرد ہی اوسکو سرانجام دیتے
ہین اور حکم رجال الغیب مین ہین کبھی ظاہر ہوتے ہونگے بیہودہ بطور تقیہ معطل و بیکار کسی خندق
و غار مین محتجب نہین بلکہ یفعلون ما یؤمرون اونکا یہہ اختفار حکم ظہور مین ہی بخلاف مہدی
کے کہ خلاف اصلح و لطف سرداب مین وجود معطل بخوف اعدا اونبی بیٹھے ہین کجا خضر و
کجا مہدی خانہ خدا گور خدا آٹھوین دجال لعین اگرچہ باقی ہی لیکن اختفار اوسکا بطور
تقیہ و جبن نہین معہذا منصوص الوجود ہی نہ موہوم موجود اور اوسکے ظہور مین قہر الہی
ہی بلکہ اوسکا اختفار عین اصلح و لطف ہی جسطرح عدم ظہور مہدی عین قہر و غضب ہی
علاوہ اسکے آپنے نیک کو ضد بد قرار دیا ہی سو یہہ قاعدہ مقتضی اسکا ہی کہ دجال و مہدی

شدید کامل ہون اسلیے کہ ایک خیر محبت ولطف صرف ہی اور دوسرا قہر محض عین فتنہ تو چاہیے کہ جسطرح دجال مخفی ہی مہدی بھی ظاہر ہون جسطرح وہ طویل العمر ہی یہہ قصیر عمر ہون وہ وہ پیدا ہو چکا ہی یہ اب پیدا ہون نہ یہہ کہ جو اوسکا حال ہو وہ انکا حال ہو کیونکہ اتفاق ہی تقضاد بالجملہ مماثلت مہدی بین کی عیسی و خضر و الیاس دجال لعین سے بنا بر فقدان وجود مماثلت صغری و کبری خلاف عقل خالص از شوائب وہم و مخالف نقل صریح صحیح اہل فہم کے ہی کہان عیسی کہان مہدی فرق زمین و آسمان کا ہی کہان دجال شیطان کہان صاحب الزمان تشبیہ مہدی کی دجال سے دینا کام دجالونکا ہی نہ انسان صاحب ایمانکا اگر کہین کہ مقصود اسجگہہ صرف تشبیہ طول عمر ہی نادر امور تو بھی گو استبعاد عقلی قیاسی نہو لیکن مسائل اعتقادیہ مین حجت شرعی سمعی و نص جلی مقبول ہوتی ہی نہ قیاسات شیطانی دجالی شیعہ ساری عمر انہین اوہام مین مبتلا ہے پر ہزار حیف کہ ظہور صاحب الزمان نہوا شعر اماان للسراب ان یبدی الذی * سمیتموہ بجہلکم مولانا * فعلی عقولکم العفار فانکم * ثلثتم العنقار والغولانا * طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ جسطرح اثنا عشریہ حسن عسکری کے بیٹے کو مہدی جانتے ہین اسیطرح کیسانیہ محمد بن حنفیہ کو اور اسمعیلیہ اسمعیل بن جعفر کو اور بعضے محمد بن باقر کو اور بعضے جعفر صادق کو اور بعضے موسی کاظم کو اور بعضے محمد بن حسن مثنی کو اور بعضے محمد بن عبد اللہ بن حسین کو اور بعضے یحیی ابن عمر کو مہدی کہتے ہین غرضکہ اس باب مین فرق شیعہ کے مختلف ہین اور بعضے منکر کہ عسکری کے کوئی فرزند نہین ہوا اور اونکی میراث اونکے بھائی نے لے لی اور امامت بھی طرف اونکے منتقل ہو گئی اور بعض نے کہا کہ لڑکا ہوا تھا لیکن مر گیا بہر حال شیعہ مین ہنوز بابت تعین امام مہدی گفتگو در پیش ہی کہ کون ہی اور کہان ہی

قولہ حدیث من مات بغیر امام مات میتۃ جاہلیۃ وغیرہ سے وجود امام کا ہر زمانے مین لازم ہی سنیون نے اس حدیث مین تاویلات کیے ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد بادشاہ اسلام ہی یا مرشد شیخ وقت یا قاضی یا قرآن اور یہہ سب توجیہات ٹھیک نہین عقائد نسفی مین

بحث اس حدیث مین فکر کرکے عاجز ہوکے کہا کہ بعد ائمہ امویہ وعباسیہ کے امر مشکل ہی الخ جواب
تاویلات مذکور بعد تسلیم ثبوت حدیث صحیح مین صرف بالاغوائی وو شنائم بازی سے انکار تاویل کرنا
اور بیان دلیل سے بچنا کام حیلہ سازون بہانہ بازونکا ہی حالانکہ ثبوت حدیث مذکور مین محدثین
اہلسنت کو کلام ہی اور بعد تسلیم بہی مفید اہل فرض نہین اسلیے کہ اتنی معرفت ہے کہ کوئی امام مہدی
ہین اور صورت انکی نامعلوم اور نفع امامت معدوم کام نہین چلتا یون تو سنی بہی کہتے ہین
کہ امام ہونگے اور خلق وخُلق مین مشابہ احوال نبوی ہوونگے اور اولاد امام حسین مین ہونگے
وغیر ذالک من الامارات التی وردت بہا الاخبار بنا علی ہذا انکو بہی مثل شیعہ کے انکی معرفت حاصل
ہی اور عدم نفع مین دونو شامل آور قید زمان ووقت بعض اخبار مین موجود نہین فلا عبرۃ بہ
اور جواب تفصیلی اسکا بصارۃ العین مین لکہا ہی علاوہ اسکے نزدیک شیعہ کے جسطرح آیات مین متشابہات
ہوتے ہین اوسیطرح احادیث مین بہی ہوتے ہین صاحب شافی نے شرح کافی مین شرح باب
ابطال الرویۃ مین لکہا ہی کہ المتشابہات کما یکون فی الآیات کذلک یکون فی الاحادیث انتہی
اس صورت مین اگر عمر نسفی نے اوسکو متشابہات مین رکہکر مشکل کہا تو کیا حرج ہے اشکال ہی بدون نص
صریح کے مہدی کو مصداق اوسکا ٹہیرانا قیاس صرف ہی اور قیاس نزدیک شیعہ کے صالح حجت
نہین اور تاویلات اہلسنت تا وجود مانع ورافع مجال خود مین **قولہ** محی الدین عربی فتوحات مکیہ
مین لکہتے ہین ہو من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ وجدہ الحسین بن علی
بن ابیطالب ووالدہ الحسن العسکری الخ **جواب** اس عبارت سے فرزند عینی ہونا مہدی کا اور
والد حقیقی ہونا حسن عسکری کا خلاف دلالت ہی اسلیے کہ مقصود شیخ کا یہہ ہی کہ سلسلہ نسب صاحب
الزمان جانب علی مین منتہی ہوتا ہی طرف حسین وفاطمہ کے اور جانب اسفل مین طرف عسکری کے
لیکن اونکے ولد ہین اور وہ اونکے والد اگرچہ درمیان مین وسائط حائل ہون کیونکہ اطلاق
والد کا جد وجد الجد وعلم جرا پر بہی شائع ہی قرآن شریف مین ہی وکان ابوہما صالحا مفسرین کہتے
ہین کہ صالح پشت ہفتمین تہا ان دونو کی جسکو بلفظ اب تعبیر فرمایا اسی جہت سے ائمہ ہدی

عترۃ رسول وابن الرسول کہلاتے ہین حالانکہ انکے تاآنحضرت اصلاب وارحام متعددہ درمیان
مین ہین پس اگر مہدی کو فرزند عسکری کہا تو یہ لازم نہین آتا کہ خاص انحضرت امام حسن انہین کا جنا ہو مطلب یہ
کہ انکی اولاد مین ہونگے **قولہ** یواقیت وجواہر مین شیخ عبد الوہاب شعرانی نے لکھا ہی ہو اولاد
الامام حسن العسکری ومولدہ علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمس وخمسین ومأتین
وہو باق الی ان یجتمع بعیسی فیکون عمرہ الی وقتنا ہذا وہو سنۃ ثمان وخمسین وتسع مأۃ سبعمأۃ
وثلاثۃ سنین الی قولہ عبد الجلیل بلگرامی نے سر مکتوم مین لکھا ہی الی قولہ نسبت اہل باطن قائل مین
بوجود امام مہدی انتہی حاصلہ **جواب** یواقیت مین روایت مذکور کو بطور عقیدہ اہل اسلام
ذکر نہین کیا کہ بالخصوص غیبہ مین حجت ہو بلکہ بعد نقل کے تضعیف وتردید وتطبیق اوسکی ساتھ
اخبار صحیحہ کے کی ہی فہو لنا لا علینا قطع نظر اسکے آپنے جابجا اس رسالہ مین لکھا ہی کہ شرع کو
حکم ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی چنانچہ اسی بنیاد پر اکابر صوفیہ نے فرمایا ہی
کہ جو باطن مخالف ظاہر ہو وہ زندقہ ہی اور علماء دین نے لکھا ہی کہ کشف اولیا حجت شرعی
نہین کہ اوسمین احتمال خطا وغلط کا غالب ہی خاصۃ وقت تقابل دلائل صحیحہ متضادہ کے کہ اوسوقت
خطا متعین ہی بلا تاویل اسطرح روایات شاذہ نادرہ غریبہ صالح احتجاج نہین ہوتی لیکن اگر
عبد الجلیل نے چند اہل باطن سے خلاف ظاہر الروایۃ قول بوجود مہدی فی الحال نقل کیا تو وہ
مطابق تصریح سامی وتحقیق علماء گرامی اہل سنت درخور الزام نہین اگر کسی عالم سنی نے ایسی
بات لکھی ہو یا کشف اہل باطن کو حجت قطعی کیا ہو یا رد اقوال مذکورہ کا نکیا ہو تو بسم اللہ تبارک
اور قاضی شوستری نے تصوف کو حصر کیا ہی تشیع مین وبالعکس پس اس بنیاد پر یہ قول
اہل التشیع کا ٹھیرا نہ اہلسنت کا چنانچہ اسی جہت سے عبارت یواقیت کو محققین نے الحاقات
رفضہ واہل الحاد سے کہا ہی کذا فی رسالہ اقتراب الساعۃ معہذا لفظ شطروی کہ قرین لفظ
عبد الوہاب آپنے لکھی ہی معلوم نہین کہ کیا نسبت ہی حالانکہ نسبت شیخ مذکور مین شعرانی
یا شعراوی کہتے ہین نہ شطروی اور رسالہ عبد الجلیل جسمین حوالہ کتاب البیان واربعین و

وکتاب الخصائص وغیرہ لکھا ہی غیر موقوف ہی دوسری کتب مجہول الحال ہین نقل ایسے رسائل سے نزدیک فقہا رسکے ممنوع ہی میر آزاد بلگرامی نے جہان تقریر وتقطیر احوال سید عبد الجلیل کو ضبط کیا ہی اور اونکے تالیفات کو گنا ہی وہان نام اس رسالہ کا نہین لکھا اگر اونکی تصنیف ہوتا تو ضرور لکھتے قولہ امام سنیون کے جو عصمت سے بہرہ نہ رکھتے تھے اکثر علما انکے صرف واسطے تستر حال اونکی کے سوائے پیغمبر اور کسیکو معصوم نہین جانتے اور ساتھ عصمت ائمہ اہلبیت کے قائل نہین ہین جواب شیعہ کی عادت ہی کہ واقع اور نفس الامر پر نظر نہین کرتے اعلی درجات ہر چیز کو اپنا مذہب قرار دیکر مسائل کثیرہ مین غلو کرتے ہین سو اونکا مذہب موہوم غیر واقع ہی بخلاف اہل سنت کے کہ بے دیکھے بھالے قدم نہین رکھتے اور نہ واقع ونفس الامر مکذب انکا ہوتا ہی چنانچہ اسکی تفصیل یہ ہی مسئلہ عصمت ائمہ ہی کہ روایات بیشمار ائمہ سے عدم عصمت اونکی بلکہ انبیاء کرام کی ثابت ہی اور یہ لوگ اسکے اثبات مین مرے جاتے ہین حیران ہین لیکن تطبیق موہوم بالنفس الامر معلوم نہین ہوتی سئل الحسین بن علی فقیل لہ کیف اصبحت یا ابن رسول اللہ قال اصبحت ولی رب فوقی والنار امامی والموت یطلبنی والحساب محدق وانا مرتہن بعملی لا اجد ما احب ولا ادفع ما اکرہ والامور بید غیری فان شاء عذبنی وان شاء عفا عنی فلای فقیر افقر منی اس روایت کو شیخ صدوق نے امالی مین لکھا ہی اور مجلد عاشر بحار مین ہی قال علی علیہ السلام بالبیت السباع مزقت لحمی ولیت امی لم تلدنی ولم یذکر النار ثم وضع یدہ علی راسہ وجعل یبکی ویقول وا بعد سفراہ واقلۃ زاداہ انتہی اور صحیفہ کاملہ مین ہی قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین وانی لا اشکو سوء مجاورتہ لی وطاعۃ نفسی لہ واستعصمک من ملکتہ آور بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین لکھا ہی وما تضمن ہذا الحدیث من قولہ وابک علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ علی قواعد الامامیہ القائلین بالعصمۃ وقد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن المشائخ الخ اور کلینی مین ہی باسناد صحیح عن ابی یعفور عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان یونس تدارکہ ذنبا کان الموت علیہ ملاکا اور نیز باب التوبہ کافی مین ہی عن زید الشحام عن ابی عبد اللہ علیہ السلام کان رسول اللہ یتوب

الی اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ قلت الرسول اللہ کان یتوب لا یعود ونحن نتوب ونعود آور تجویز علم الہدیٰ صدور گناہ کا انبیاء سے قبل بلوغ تجویز کیا ہی اور معاملہ اخوان یوسف کو صغر سن پر حمل کیا ہی حالانکہ ظاہر ہی کہ جو کام اونسے ہوا وہ اطفال صغیر السن سے ممکن نہیں بلکہ سبق الکلام فی ہذا آب فرمائیے کہ عصمت ائمہ کی بطور امامیہ کیونکر مستقیم ہی کہ اہلسنت باوجود عدم عصمت کے تہمت ستر حال کیجاتی ہی حالانکہ کچھ ضرور نہیں کہ جو معصوم نہو وہ ہمیشہ معصیت کیا کرے اور ستر حال و سیحکمہ ہوتا ہی جہان تہمت عصمت لگائین کہ اس حیلہ سے ماول آیات جسطرح رفضہ ادلہ قاطعہ مذکور کو تاویلات رکیکہ سے توجیہ عصمت کرتے ہین وہان جہان عدم عصمت کے قائل ہون کہ وہان تو صریح ہتک ستر ہی سبحان اللہ اس خوش فہمی پر کارخانہ تالیف جاری ہی اپنے روایات ناطقہ کو بھولکر غیر پر تہمت بے سرفہ لگانا اپنے عیب چھپانا ہی قولہ تقریر ہی کہ سارے گناہ حرص وحسد وغضب وشہوت سے صادر ہوتے ہین یہہ چارون چیز عنایات الٰہی سے ہمارے ائمہ علیہ السلام مین اصلا نتہی پس انکی عصمت مین شک رکہنا صریح عاقبت اپنی کو خراب کرنا ہی قال النبی انا وعلی والحسن والحسین وتسعۃ من ولد الحسین معصومون یہہ حدیث موضوعات مین سے ہی جواب نفی خصال اربعہ کی بطور سلب کلی ائمہ ہدیٰ سے دلیل جہل مرکب قائل ہی خلاف جمہور اہل علم کیونکہ یہہ خصال انبیاء مین بھی بنا بر بشریت موجود ہوتے ہین چہ جائے ائمہ لیکن مغلوب ومقہور نہ معدوم مطلق یہہ معنی عصمت کے کہ افعال طبائع بشری سے بالکل مخلوع ہو آج تک نہین سنا یہہ کہیے کہ آپکے ائمہ ملائکہ تھے نہ آدمی اور حدیث موضوعات موضوع مفتری ہی اور یہہ کتاب واسطے جمع موضوعات کے بنائی گئی ہی اور بعد ثبوت عدم عصمت ائمہ کے اقوال ائمہ سے اونکی عدم عصمت مین شک کرنا اپنی عاقبت خراب کرنا ہی قولہ یہہ قدرت خدا کی ہی زبان بعضے اکابر سنیون سے گواہی عصمت دلوائی شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہی بحکم عصمت ذاتی انوار معرفت و ولایت معنوی برافراشتہ ریاست صوری بہ دیگران گذاشتند جواب یہہ عبارت شیخ نے ذیل لغت نبوین بحث آل لکہی ہی اوس سے صرف امام حسن و امام حسین وعلی مرتضیٰ

وفاطمہ ہر اد مراد ہین نہ ساری دنیا کے سیدہ اور بارہ امام تہہ ذاعصمت اسجگہہ بمعنی حفاظت ہی
اور استعمال الفاظ مترادف المعنی کا بجای یکدیگر معروف ہی لیس قول شیخ قولہ تعالی ہی کہ ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان اور یہہ بات بعید نہین اسلیئے کہ صدہا اولیا محفوظ اس امت مین ہوے ہین
جیسے حضرات ائمہ کہ سرخیل اولیا ہین اور دلیل اسکی روایت شیعہ یہہ ہی کہ صاحب من لا یحضرہ الفقیہ نے
کتاب الحج باب فضائل الحج مین لکہا ہی دخول الکعبۃ دخول فی رحمۃ اللہ والخروج منہا خروج
من الذنوب معصوم فیما بقی من عمرہ مغفور لہ ما سلف من ذنوبہ انتہی اسجگہہ بسبب عموم اس بشارت
کے عصمت مصطلح امامیہ مقصود نہین بلکہ حفاظت مراد ہی کما ہو الظاہر والا سارے جہان کے حاجی
معصوم ہو اکرین بااینہمہ یہہ غنیمت ہی کہ سنی بیچارے عصمت انبیا کے تو قائل ہین بخلاف
شیعہ کے کہ انکار منصوص مجمع علیہ کرتے ہین قولہ منجملہ دلائل امامت وخلافت کے علم ہی کہ بدون
اسکے امام نہین ہوتا اور اس لعنت جاہلیہ سے سوا ائمہ کے کوئی بعد از پیغمبر بہرہ ور نہین جواب
باتفاق اہل علم زیادتی علم دو طرح سے دریافت ہوتے ہی ایک تو روایت وفتاوی سے دوسرے
استعمال کرنے آنحضرت سے کسی شخص کو ایسے کام پر کہ تعلق علم سے رکہتا ہو اسلیئے کہ آنحضرت
کسیکو عامل نکرتے تہے کسی کام پر مگر اوسی کو جو اعلم واکمل ہوتا اوسمین نسبت دوسرون کے
سو بالقطع معلوم ہی کہ آنحضرت نے ابوبکر کو نماز وحج وجہاد مین امیر کیا اور عمر فاروق کو صدقات
واخذ زکوۃ پر عامل کیا اور یہہ بہی معلوم ہی کہ اکثر روایات صدقات کے ابوبکر صدیق سے ماثور ہین
اور مسائل زکوۃ کہ ابوبکر نے ہی خوب مشرح کیا اور جو حدیث زکوۃ کہ مرتضی علی سے مروی ہی
وہ درجہ صحت کو نہین پہنچی اور اوسمین وہم واقع ہوا ہی حتی کہ کسینے علماء اسلام سے اوسپر عمل نہین کیا
اور وہ یہہ ہی کہ پچیس اونٹ مین پانچ بکریان ہین اور یہہ بہی معلوم ہی کہ شیخین ہمیشہ مصاحبت
ومشاورت ووزارت نبوی مین رہتے تہے اور آنحضرت بغیر علم تام کے کسیکو اپنا وزیر
ومشیر نہین کرتے تہے تو جسقدر صحبت پیغمبر کی زیادہ ہوگی اوسیقدر اطلاع احکام وفتاوی پر
اتم واوفر ہوگی سو ابوبکر تو بعد پیغمبر کے تہوڑا سا زندہ رہے اور لوگ بسبب قرب عہد نبوی کے

فائدہ ... اطلاق عصمت ...

فائدہ ... شیخین ... افضلی

محتاج روایت کثی کے ابوبکر سے تو ہے اور ابوبکر مدینہ سے باہر بھی ہمت گئے مگر واسطے
حج و عمرہ کے کہ لوگ انسے روایت کرتے لیکن باینہمہ کل مجمل اسنخ حدیث صحیح ابوبکر سے
مروی ہین کہ اجلہ صحابہ اونسے روایت کی ہین منجملہ انکے علی ابن ابیطالب عمر بن خطاب
و عثمان بن عفان ہین اور حضرت مرتضی باوجود طول عہد کے کہ قریب تیس کے بعد پیغمبر کے
رہنے رہے اور بلاد دور و نزدیک مین چلتے پہرتے رہے اور لوگ بسبب اختلاف اموار و تنازع
ادوار کے محتاج طرف روایت کثی و کثرت تقریبات روایت کے تھے کل مرویات انکی پانصد و
ہشتاد و شش حدیث ہین پس اگر انکی مدت حیاتکو ساتھہ مدت حیات اور وقوع انکے اور موانع انکے
ابوبکر کو ساتھہ موانع دوسرون کے قیاس کرین تو معلوم ہوتا ہی کہ پاس ابوبکر کے دو چند علم تھا
نسبت دوسرونکے اسی پر فتاوی کا قیاس کرنا چاہیے اسیطرح حال عمر بن خطاب کا بہی اسلیے کہ
مسندات عمری پانصد و سی و سہ حدیث ہین اور فتاوی حد سے زیادہ بلکہ عمر نے ہر مسئلہ
فقہی مین تکلم کیا اور تحقیق حقوق فرمائی اور مسائل عقائد و سلوک و تفسیر کو بیان مستوفی کیا اگر
مجموع احکام عمری کو ایکجگہہ لکہین تو ایک کتاب مستقل تینون علم مین مؤلف ہو چنانچہ صاحب
ازالۃ الخفاء نے اس باب مین سعی کی اور کل روایات و فتاوی عمری کو ایک کتاب مین جمع کیا
اور معلوم ہی کہ مدت حیات مرتضوی قریب ستر و سال کے مدت حیات عمر سے زیادہ ہی اس
مدت دراز مین مسانید علی مرتضی مین کوئی مسئلہ مختلف فیہ منقح نہین ہوا اور نہ فتاوی انکے
قاطع نزاع ٹہیرا اس سے معلوم ہوا کہ علم عمر کا اضعاف مضاعف علم مرتضوی تہا اور جب احادیث
عمر کو ساتھہ احادیث علی مرتضی کے اور فتاوی عمر کو ساتھہ فتاوی علی کے نسبت کرین
اسوقت کوئی اس بات کا منکر نہو سکے گا جسکا جی چاہے ملا دیکھے پس ثابت ہوا کہ یہہ دعوی کہ عمر کو
علم سے بعد پیغمبر کے سوائے ائمہ کے کوئی بہرہ ور نہین کذب صریح و مدعی البطلان خلاف
نقل مستفیض ہی ایسے دعوی مہمل سے سکوت بمراتب محمود ہی شعر در بساط نکتہ دانان
خود فروشی شرط نیست ⁂ یا سخن دانستہ گو ای مرد عاقل یا خموش قولہ ما عالم کسی اور

اور علم انکا وہبی لدنی ہی رب العلمین نے علوم اولین و آخرین خاتم المرسلین کو بخشے تھے اور علم نبی بوصی اسیطرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا صاحب الامر تک منتہی ہوا جواب یہہ ادعا مفتقر الی النص ہی ورنہ خرط القتاد و متصدا کیا جائی فخر ہی کہ حکما اشراقیین و براہمہ وغیرہ اہل باطل بہی ایسے علوم وہبی لدنی تھے کہ سینہ بسینہ منتقل ہوتے رہے طبقۃ بعد طبقۃ حالانکہ اگر یہہ انتقال وہبی تسلیم بہی کیا جاوے تو اسکی کیا دلیل ہی اور مصاحبین نبوی اس علم سے محروم رہے اور خاص ائمہ فیضیاب ہوے جو رات دن کے رفیق مشیر و وزیر ہون وہ جاہل ہون اور جو شریک مشورہ کمتر ہون وہ اعلم ہون حالانکہ علم وہبی لدنی ہین کہ مختص بعلم مکاشفہ والہام ہی اکثر اولیا امت و اہل اللہ شریک ائمہ ہین اور شیخین کو یہہ علم بروجہ اکمل واتم حاصل تھا چنانچہ اسی جہت سے بعض سلاسل طریقت منتہی ہوتے ہین طرف ابوبکر صدیق کے اور مرتبہ صدیقیت تلو مرتبہ نبوت ہی کما نطق بہ کتاب اللہ اور عمر فاروق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محدث و ملہم اس امت کا فرمایا ہی اور کہا کہ حق انکی زبان پر ناطق ہی قولہ علم کسی خلائق کا یہہ ہی کہ ایک نے دوسرے سے درس لیا اور محنت شاقہ کر کے علوم متداول مین استعداد پیدا کی اور علم موروث ائمہ کا من جانب اللہ ہی کوئی نشان نہین دیتا کہ ائمہ ہدی شاگرد فلانے عالم کے تھے یا فلانے سے استفادہ کیا جواب تلمذ و شاگردی امور منقصت مین داخل نہین کہ عدم تلمذ موجب افتخار ہو آنحضرت نے بہت باتین حضرت جبرئیل علیہ السلام سے حاصل کین ہین اور موسی نے خضر سے تعلیم پائی اور آدم ابو البشر نے جناب باری سے اور صحابہ کرام نے جناب پیغمبر سے اور ائمہ ہدی نے اپنے آبا و کرام سے جب علم گھر مین ہو تو دوسری جگہہ کیون جاوے ائمہ ہدی نے شبہہ تلامیذ و مرید آبا و جد سے تھے کتب شیعہ اسپر گواہ ہین اور اگر عدم تلمذ کو اسباب مفاخرت مین شمار کرین تو بہی مفید شیعہ نہین اسلئے کہ جسطرح ائمہ بقول آپکے کسی عالم کے شاگرد نہ تھے اسیطرح صحابہ بہی عموما اور خلفاء ثلثہ خصوصا کسیکے شاگرد نہ تھے اور ایکدن بہی کتاب بغل مین دابکر کسی مکتب و دبستان مین نہین گئے اور نہ کسی سے استفادہ کیا اسیطرح اولاد صحابہ کا حال ہی اور جسطرح بقیہ سادات سوائے ائمہ ہدی کے شاگرد و مرید علماء دین کے ہین

اصطلاح فقہاء متاخرین ایک دوسرے کے تلمیذ ہین اور حسب اصطلاح ائمہ ہی کو علم وہبی لدنی غیر کسبی تھا
اصطلاح اکثر اولیاء امت کو بھی یہہ علم تھا شیخ آدم بنوری و شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہما
معروف ہین کہ امی محض تھے معہذا انکے اجوبہ مسکتہ اور مناظرات مفحمہ بمقابلہ فضلاء
عصر مشہور ہین غرضکہ اس حال مین ساری امت شریک ائمہ ہی اور کوئی وجہ امتیاز ائمہ
کی اس بابت معقول نہین اور اگر علم لدنی شرائط امامت سے ہی تو اسکی دلیل کیا ہی
حالانکہ حکم شرع کا حسب اعتراف سامی ظاہر پر ہی نہ باطن پر اور اگر مدار ظاہر کا علم باطن پر
ہوتا تو باقی رکھنا قرآن کا کہ محض واسطے اثبات احکام ظاہری کی ہی فضول تھا قولہ علم امام
اول کا غایت شہرت سے مستغنی از بیان ہی معاویہ کہ دشمن و ہمعصر تھا اوسنے بیاختہ
کہا ۵ خیر البریۃ بعد احمد حیدر ۃ الناس ارض و الوصی سماء ۃ جواب یہہ حکایت بیاختہ
آپکی ساختہ و پرداختہ ہی بے اصل محض معہذا مفید اثبات علم مرتضوی نہین تمام کہان ذکر
علم امام اول ہی کہ حکایت موافق محکی عنہ ہو نہایت یہہ ہی کہ امام اول خیر البریہ بعد نبی ہین سو اسکے
سنی اسکے قائل ہین کیونکہ بہترین مردم ہونا اونکا عہد معاویہ مین متیقن ہی اور خیر عصر کو
اعلم ہونا ضرور نہین والا ہر خیر اضافی اعلم ہوا کرے حالانکہ حدیث مین آیا ہی خیر کم خیر کم
لاہلہ آپ فرماوین کہ خیر البریۃ کہنے معاویہ سے علم امام اول کا کہان سے ثابت ہوتا ہی قولہ
مثل حیدر کے علم و فضل حسنین کا بھی عیان ہی اور علم زین العابدین کا بسبب غلبۂ امویہ و تقیہ
شدید اوس زمان کے اور شغل عبادت کے مشہور نہین لیکن ادعیہ صحیفہ کاملہ شاہد علم
امام چہارم موجود ہی کہ کلام نبی و علی سے اونمین سر مو تجاوز نہین اور عصر امام محمد باقر و امام
جعفر صادق و امام موسی کاظم علیہم السلام مین آخر روز بنی امیہ و اوائل دولت عباسیہ
تھا ان تینون امام سے غرائب علوم دین و تفسیر کلام الٰہی مشہور عالم ہی جواب عیان
ہونے علوم ائمہ ہی جسکا انکار کوئی سنی نہین کرتا جہل ماورائے ائمہ کا لازم نہین آتا
کہ مفید مطلب سامی ہو معہذا اگر وہ علوم بھی مذاہب امامیہ مین تو بالیقین بنا بر مخالفت

علم امام اول

علم حسنین و زین العابدین

کلام الہی کہ معیار کلام عترت ہی مردود و باطل ہین اور اگر وہ روایات ہین جنکو شیعہ نے حداوت
اہلبیت سے محمول تقیہ پر کیا ہی جیسے مذاہب فقہاء اربعۂ اہلسنت تو اوسکے حق ہونیمین کچھ شبہہ نہین
ادعیہ صحیفہ کاملہ کو دیکھو کہ اولنا طقہ ہین عدم عصمت ائمہ ہدی پر آئمہ اربعہ اہلسنت کو دیکھو کہ تلامذہ
راشدین ہین ائمہ عترت کے اور وارث علوم سید المرسلین قولہ ابو حنیفہ کو جب کوئی مسئلہ مشکل
ہوتا محمد بن مسلم وغیرہ شاگردون ائمہ سے پوچھتا جواب جنکو شیعہ نے تلامذہ ائمہ قرار دیا ہی
جیسے نامبردہ اور ہشام احول وشیطان الطاق وغیرہ انکے حق مین احادیث صحیح ائمہ ہدی
کتاب کافی کلینی اعور مین بابت تشنیع وتضلیل وتبدیع وارد ہین اونسے استفادہ کرنا ابو حنیفہ کا
بغایت بعید ہی اور بصورت صحت اس حکایت کے چاہیے کہ ابو حنیفہ بھی شیعہ ہون اسلئے کہ استفادہ
مدون اتحاد ملت کے مستبعد ہی حالانکہ ملزم ہونا ان شیاطین الانس کا ابو حنیفہ سے بشہادت کتب
تواریخ ثابت ہی قولہ اکثر سنی محمد بن نعمان سے کہ طاق قصر کوفہ مین دکان رکھتا تھا مناظرہ
کر کے ملزم ہوگئے انتہی حاصلہ جواب حدیث کشی وغیرہ سے مائل ہونا نامبردہ کا سبب
امامت کاظمی مین کبھی بجانب خوارج ونواصب اور کبھی بجانب معتزلہ وقدریہ اور کبھی بطرف
زیدیہ ومرجیہ ثابت ہی کما قیل اتیمیا مرۃ وقیسیا اخری ولیکن باہر اس دائرہ سے بجاتا تھا اور
تجارت چھوڑ کر اور دوکانمین بیٹھ کر ہائی ہائے روتا تھا بلکہ حال تمامی اصحاب کبار امام صادق کا
کہ مایۂ افتخار قوم مین یہی تھا اور تفصیل اس حدیث کی رسالہ الداہیۃ الحاطمۃ مین کما ینبغی عمل مین
آئی ہی سید ابن طاوس نے کشف المحجۃ مین لکھا ہی کہ ابن سنان نے کہا مینے چاہا کہ خدمت
امام صادقمین حاضر ہون مومن الطاق نے مجھسے کہا میرے لئے بھی اجازت حاصل کرنا
مینے کہا بہتر پس جب حاضر ہوا تو مینے اعلام اوسکے مرتبہ کا کیا کہ ایسا اور ایسا ہی فرمایا ہرگز
اوسکے لیے اذن ملاقات مت چاہ مینے کہا قربان ہون وہ تو آپکیطرف انقطاع کلی رکھتا
ہی اور موالیان اہلبیت سے ہی اور تمہاری سرپرستی مین اہل خلاف سے جدل کیا کرتا ہی
اور کوئی خلق خدا سے اوسپر غالب نہین ہوتا فرمایا غلط ہی بلکہ ایک طفل وسکو منحجم کر سکتا ہی

ابن سنان کہتا ہی کہ میں نے پہر اوسکی تعریف کی اور کہا کہ سب اہل ادیان سے اوسنے مناظرہ کیا اور سب پر غالب آیا سو ایک طفل کیونکر اوسکو ملزم کر سکتا ہی فرمایا وہ طفل پوچھے گا کہ بتلاؤ کہ امام سابق نے تمکو حکم اس مخاصمت کا دیا ہی یا وہ کہے گا نہیں یا طفل کہے گا کہ جب امام نے تمکو اجازت نہین دی تو پہر کسلیے جھگڑتے ہو اور عصیانِ امام مین مبتلا ہوتے ہو اور سوقت وہ ساکت ہو جاویگا اور جواب نہ دے سکیگا اے ابن سنان تو مومن الطاق کے لئے پروانگی مت مانگ کہ کلام وجدل نیت کو فاسد کرتا ہی اور دین کو محو اانتہی اس روایت سے معلوم ہوا کہ ائمہ باطنیان ہمارے بغض کے باوجود اس خلق عظیم کے اپنی مجالس سے نکالتے تھے اور سفارش اصحاب کی اونکے حق مین نہ قبول فرماتے تھے لیکن یہ ملاحدہ ورندہ وقد بنا بر تلبیس و تعصب بھی عوام اس توسل کو چھوڑتے تھے کما قیل شعر گر برانند و دور بر و دیار آیند ناگزیر ست مگس و دگرد حلوائی را قولہ سنی اوسکو کمال عداوت و بغض سے شیطان الطاق کہتے ہیں اور شیعہ آل محمد مومن الطاق جواب والد ملا محمد باقر مجلسی نے روضۃ المتقین مین اور حاجی صاحب تنقید الرجال نے تعداد تلقیبات ہشام مین لکہا ہی کہ قدماء امامیہ اوسکو اسی لقب مبارک سے یاد کرتے تھے اور مشترک و ملعون ہونا ایسکا السنہ مقدسہ ائمہ ہدی پر روایات کلینی سے ثابت ہی تمکو شیطان نے دغدغہ کیا ہی کہ ان قدماء شیعہ قائلین لقب شیطان الطاق کو اہلسنت قرار دیتے ہو روایات صحت اس لقب کے منتہی الکلام وغیرہ مین مفصل لکھے ہین قولہ خلفاء عباسیہ کہ انکو مثل ابوبکر و عمر جانتے تھے جواب قاضی شوستری نے احقاق مین جابجا کلمات بے ادبی مامون وغیرہ سے نسبت عمر فاروق کے نقل کیے ہین اس ہو تعین کیونکر انکو متسلک سمجھ کے جاوینگے علی الخصوص جبکہ قبت کر مجالس المومنین سے تشیع خلفاء عباسیہ کا ثابت ہی دموہوم و باطل ہے اور الزام دلوانا ائمہ اہلسنت کو تلامیذ امام ہدی ہونے پر سعر پرستی اہلبیت ثابت ہو قولہ شارح کافی نے لکہا ہی کہ یہ قول ہشام کا انہ تعالی جسم لا کالاجسام قبل ادراک صحبت امام تہا جبلی کفر سابق ایمان لاحق پر منافی عدالت نہین جواب

ابن طاق شیطان الطاق

مشتبہ ہشام

آپنے نام شرح کافی کا نلیا کہ بعد مطابقت اصل کے صدق و کذب ظاہر ہوتا حالانکہ رجوع
اوسکا قول مذکور و امثالہ سے ثابت نہین اسلئے کہ ہنوز طبرسی اوسکو مخالفین ائمہ سے جانکر
رد تشنیع امام کا اوس سے نقل کرتا ہی چنانچہ احتجاج سے ظاہر ہی اور بداہت عقل بہی مخالف
اسکے ہی اسلئے کہ اگر بعد ادراک صحبت امام کفر سے رجوع کرتا تو روایات امام بابت تکفیر و تضلیل اوسکی
کے کیون منقول ہوتے حالانکہ تشنیع راجع و تائب کی خلاف عقل و نقل ہی معلوم ہوا
کہ مقصود آپکا صرف فریب دہی عوام اور عیب پوشی ہشام ہی و ہو الآن کما کان قولہ عقیدہ حنبلی کا
ملل و نحل و شرح مواقف وغیرہ مین دیکھو کہ حنبلی قائل ہی ساتہہ جسمیت خدا تعالیٰ کی اور جلوس
علی العرش کے اور نزول خدا کے ہر شب بام مسجد پر بشکل امرد جواب یہ عقیدہ اون حنابلہ کا
ہی جو واقع مین شیعہ تھے اور ظاہر مین حنبلی چنانچہ کتاب منہج الکرامۃ فی بحث الامامہ کے
فصل دوم آخر وجہ چہارم مین لکھا ہی قد رأیت بعض الائمۃ الحنابلۃ یقول لی علی مذہب الامامیۃ
فقلت لم تدرس علی مذہب الحنابل فقال لیس فی مذہبکم الغلاقات والمشاہرات انتہی ہر چند اس
ہدایت مین یہ عقیدہ جزئی مذکور نہین لیکن اس کلیہ سے ثابت ہی کہ امامیہ بشکل حنابلہ ہی
واسطے حصول دنیا کے ظاہر ہوا کرتے ہین صاحب تحفہ نے لکھا ہی کہ سابق جب اہلسنت شیعہ کو
بعض مسائل قبیحہ مین طعن کرتے تھے تو ایک جماعت نے انکے علما مین سے تدبیر دفع طعن مذکور کی یہ
نکالی کہ اون مسائل کو اپنی کتب سے محو کر دیا اور پرانی قدیم کتابونکو چھپا ڈالا اور اون مسائل کو
طرف اہلسنت کے نسبت کر دیا چنانچہ اس جنس کے مسائل افترائی مرتضی غیر مرضی و ابن مطہر منحوس
حلی و ابن طاوس وغیرہ بہت لکھتے ہین غرض اوس سے یہہ ہی کہ اپنا حال مخفی رہے اور
سنی فکر دفع مطاعن مذکورہ مین پھنسا شیعہ کا چھوڑ دین جسطرح سے یہی مسئلہ جسم الٰہی و
تشکل بصورت امرد اور نسبت لواطت مملوک بطرف مالک اور مسئلہ لف حریر مادر و خواہر کی
طرف ابو حنیفہ کی بالجملہ عقیدہ حنابلہ اہلسنت کا عدم تاویلات تشابہات قرآنی ہی جیسے ید
و وجہ و استوا علی العرش جسمیت و تشبیہ اسکو خطا الاطلاق لفظ جسم مین ہی با وجود

بناب اعتقاد تنزہ باریتعالی سے لوازم جسمیت سے جیسے وجہ و ید و عین پیر لیتے ہین بذون احتیاج
اعضاء و تجزی و تبعض و جوارح کے سوا مراد جسم سے موجود مستقل ہی نہ جرم ذو ابعاد ثلثہ کہ
معتقد ہشام ناکام ہی اسلیے کہ جسمیت باریتعالی باتفاق اہلسنت مردود و باطل ہی اور تشکل
بصورت امرد وغیرہ افترائے بحت ہی وہی امامیہ کہ تقیہ جابجا لگنگئے اسکے قائل ہین نہ اہلسنت
اور اونکی اوسپر کچھہ حجت نہین اور تشبیہ و تجسیم کتب معتبرہ امامیہ مین واقع ہی کلینی نے کافی مین
روایت کیا ہی عن ابی عمار قال سمعت امیر المومنین یقول انا عبد اللہ انا جنب اللہ وعن اسود بن
سعید عن ابی جعفر علیہ السلام نحن لسان اللہ ونحن وجہ اللہ ونحن عین اللہ اور طوسی نے
کتاب الزیارات تہذیب مین لکھا ہی عن زید الشحام قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
ما لمن زار رسول اللہ قال کمن زار اللہ فوق عرشہ اور شیخ مذکور خود وہی قائل ہی الا لیس
حدیث کا تشبیہ پر ہوا ہی کما لا یظہر علی اللبیب من رجوعہ الی التہذیب **قولہ** امام رضا نشر علوم
مین ایسے تھے کہ کلام معجز نظام اونکے سے کتب ضخیمہ جمع ہوئے ہین **جواب** درست نہین
کذا بین مرضا عین نے کتابین بناکر واسطے تضلیل خلائق کے منسوب طرف ائمہ ہدی کے کر دی
ہین حالانکہ ذمہ اونکا اس ہفوات سے پاک ہی جیسے نہج البلاغہ کہ منسوب طرف جناب امیر کے ہی
اور مولف اوسکا رضی یا مرتضی ہی اور جیسے صحیفہ کاملہ اور تفسیر امام حسن عسکری وغیرہ
والا تواریخ سے بالقطع معلوم ہی کہ کسی امام نے کوئی کتاب تالیف و تصنیف نہین کی
اور شکوہ امامت بھی اسیکو چاہتا ہی کیونکہ بحکم من صنف فقد استہدف جو کوئی تصنیف کرتا
ہی وہ ہدف سہام لم و لا نسلم دانشمندان روزگار ہوتا ہی **قولہ** امام محمد تقی سن نہ سالگی
مین امام ہوئے اور اوسی سال حج کو گئے و تین دن منا مین تیس ہزار مسائل مشکل کو
بتقریر شافی حل کیا **جواب** اگرچہ روایت شیعی سنی پر حجت نہین لیکن یہان مقدر مسائل کا
کچھہ کمال نہین امام فخر الدین رازی نے ایک سورہ فاتحہ سے دس ہزار مسئلہ نکالے ہین
اسی پر بقیہ سور قرآن کو قیاس کرو حالانکہ استخراج مسائل و بیان مسائل مین بڑا فرق ہی

اہلسنت مرتبہ ائمہ ہدی کا اس سے کہین زیادہ سمجھتے ہین جو آپنے لکھا آخر یہہ لاکہون مسائل
کہ ائمہ اربعہ سے منقول و ماثور ہین بسبب نسبت تلمذ کے ساتھہ ائمہ ہدی کے گویا اوہین کے مسائل ہین شاید
قولہ کوئی بجز محاسن و محامد و مناقب ائمہ کے کوئی عیب و قصور طرف اونکے منسوب نہین کرتا حالانکہ
خلفاء جابرین عداوت قلبی رکہتے تھے جواب مراد کوئی سے اگر اہلسنت ہین تو یہہ کیونکر
جوئی و قصور بینی ائمہ کرنے لگے کہ دوست سوائے ہنر کے عیب نہین دیکھتے کما قال الشاعر
و عین رضا عن کل عیب کلیلۃ ولکن عین السخط تبدی المساویا
ور بینہ سے داری و ہفتاد عیب ٭ دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر ٭ اور اگر مراد روافض و خوارج
ہین تو ان دونون نے عیب جوئی و رسوائی ائمہ مین کوئی کسر نہین چہوڑی مختصر بیان
اوسکا یہہ ہی کہ شیعہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے کہ یا معشر الشیعۃ خذوا حوائجکم
لنا و فروجہن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ حق کلثوم مین فرمایا اول فرج غصب منا سیر
تجویز جماع مطلقہ کی نسبت جناب ائمہ کے کرتے ہین اور یہہ نفی محققیت تجویز ۔ ناہی
چوسے کہیلنا ذکر و خصیتین سے عین نماز مین ائمہ سے روایت کرتے ہین حالانکہ
نماز اعظم ارکان مین ہی نہ محل بازی خصوصا اس بازی مین کیا لطافت ہی پانچوین تجویز بوس
و کنار زن عین نماز مین چہٹے منع لوگون کا تعلیم واجبات دین سے روی الشیخ الطوسی
عن ابراہیم بن محمد قال سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن المراۃ تری فیما یری النائم علیہا
غسل قال نعم لا تحدثوہن فیتخذنہ علۃ اسیطرح حبل المتین عاملی مین ہی اور یہہ مفید ہی اسکو
کہ ائمہ راضی تہے ساتھہ نماز کے حالت جنابت مین کہ بالاتفاق کفر ہی اسیطرح رضا
بالکفر بہی بالاتفاق کفر ہی ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ ساتوین کہانا
جانور مردار کا نسبت ائمہ کے آٹہوین نسبت کرنا عدم وجوب زکوۃ کا زر و سیم غیر مسکوک
مین طرف ائمہ کے نوین نسبت کرنا تخصیص قصاص کا ساتہہ غیر اعمی کے بقول تخصیصے اندہے
کی داد نفریاد اندہا مار بیٹہے گا حالانکہ خلاف نص قرآن ہی دسوین حکم باسترقاق ولد
ذمی جسنے مسلمانکو قتل کیا ہو نسبت ائمہ کے روایت کرنا اور یہہ بہی خلاف حکم قرآن ہی

کہ العسن بالنفس گیارہوین نقل کرنا ائمہ سے اِسباب تھا کہ روز قتل عمر فاروق کہ گمان رفضہ
مین نہم ربیع الاول ہی تین دن تک کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ کسی پر لکھا نہین جاتا حالانکہ
اسمین صریح اباحت کفر وجمیع معاصی ہی تین دن تک اسکا رہوین استعمال کرنا آب استنجا کا شرب
وغیرہ حوائج وطہارات مین نسبت ائمہ کے غرضکہ اسیطرح صدہا مسائل ہین کہان تک
کوئی شمار کرے اور حال خوارج ونواصب کا یہ ہی کہ اونہون نے دفتر کے دفتر قدح جناب امیر
وغیرہ ائمہ مین سیاہ کئے ہین اگرچہ ایراد اوس خرافات کا اسارت ادب ہی لیکن بنا بر ضرورت
ملجیہ بمقام الزام کہ نقل کفر کفر نباشد ایک دو روایت کتاب عبد الحمید مغربی ناصبی سے
لکھی جاتی ہین ازانجملہ یہ ہی کہ حضرت امیر نے حق امہات الاولاد مین مذاہب مختلفہ اختیار
کئے اور ایکبات پر قرار نہ پکڑا پہلے قائل تھے ساتھ صحت بیع کے پھر عہد عمر فاروق مین
جب اجماع عدم بیع پر ہوا داخل اجماع ہوئی بعد عہد قاضی شریح مین قائل بصحت بیع ہوئے
اسیطرح مسئلہ توریث جد مین احکام مختلفہ صادر فرمائے حالانکہ خود ہی فرمایا ہی کہ جسکو
دوزخ مین گھسنا ہو وہ مقدمہ جد مین دخل دے اسیطرح زنادقہ کو آگ مین جلا دیا پھر نادم ہوئے
حالانکہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ وسنی ہی کہ لا تعذبوا بالنار اسیطرح حد خمر مین اسی کوڑے
مارے پھر جب وہ مر گیا تو اوسکی دیت دی اسیطرح ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے مارے اور حد کو
ناتمام چھوڑا کہ صریح مداہنت فی الدین ہی اسیطرح ایک شخص سے باوجود اقرار کے قصاص
معاف کر دیا اسیطرح مقدمہ مکاتب مین مذہب تہا کہ بقدر ادا حر ہی اور بقدر باقی عبد کما
ہو مذہب الشیعۃ اور زید بن ثابت نے صریح الزام دیا کہ ہو عبد ما بقی علیہ درہم علی ہذا القیاس
صدہا اعتراضات اس قسم کے ہین جنکا جواب اہلسنت نے نواصب کو دیا ہی اور شیعہ جواب ہی سے
عاجز ہین بنا بر علی ہذا یہ دعوی کہ نسبت ائمہ کے کوئی قدح نہین کرتا سب مدح کرتے ہین
نے شرح مختصر ہی اشعار تکو یون لکھنا تہا کہ سوائے اہلسنت کے سب فرق ضالہ قدح ائمہ
کرتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ لیکن نہین کرتے تو اہلسنت نہین کرتے قولہ فرزندان

منصف جانتے ہین کہ پیشوائے اہلسنت مقابلہ علم ائمہ ہین جاہل مطلق تہے حال اونکی بے علمی
وکم فہمی کا خود سنیون نے اپنی کتابون مین لکہا ہی اتقان مین ہی کہ ابوبکر سے معنی قولہ تعالی فاکہۃ
وابا پوچہے گئے کہا کونسا آسمان مجہپر سایہ کریگا اور کونسی زمین میرا بوجہہ اوٹہاوےگی اگر کہون مین کتاب
اللہ مین جو نہین جانتا اسیطرح عمر سے پوچہا کہ ابا کے کیا معنی ہین کہا ہذا التکلف جواب
حال علم شیخین کا اور کثرت سوالات و فتاوی کا سابق گذر چکا ہی یہہ روایات ضعیفہ اوسکے مقاوم
نہین منجملہ انکے اسیقدر ثابت ہی کہ ابوبکر نے جرات بیان معنی پر نکی اور بصورت لاعلمی کے
خواہی نخواہی دخل ندیا اور عمر نے خوضکو اوسمین تکلف سمجہا سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اکابر
دین و اہل عقل کا یہی طریقہ ہی کہ بے سمجہے کسی باتمین دخل نہین دیتے اور جلدی نہین کرتے
اور یہہ خود ایک علم ہی اسکو دلیل جہل ٹہیرا کر موقع طعن مین لانا جہل مرکب ہی یہہ قاعدہ
تو جاہلونکا ہی کہ واسطے اظہار قابلیت و علم کے ہر جگہہ بن جانے بیجہے دخل و معقولات
دینے کو طیار ہوتے ہین حکما نے کہا ہے لاادری نصف العلم ابوذر جمہر سے کسینے
کوئی بات پوچہی اونکو معلوم نتہی کہا مجہے معلوم نہین سائل نے کہا تمکو اتنی بات تک
تو معلوم نہین بادشاہ تمکو اسقدر زر خطیر کس بات پر دیتے ہین ابوذر جمہر نے کہا بادشاہ
جو کچہہ مجہکو دیتے ہین جتنا مجہے معلوم ہی اوسکے عوض دیتے ہین اگر اوسکے عوض
بہی مجہکو دین جو مجہکو معلوم نہین تو سارا خزانہ سلطنت کا وفا نکرے حق تعالی نے قرآن
مین فرمایا ہی وَمَا اُوتِیتُم مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیلًا اور زبان ملائکہ معصومین سے نقل کیا ہی لَا عِلْمَ لَنَا
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور فرمایا وَفَوْقَ کُلِّ ذِی عِلْمٍ عَلِیمٌ اور ابن جریر و ابن عبد البر نے محمد بن کعب
سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے ایک مسئلہ جناب امیر سے پوچہا اونہون نے
جیسا معلوم تہا ویسا بیان کیا مستفسر نے کہا یہہ مسئلہ یون نہین بلکہ یون ہی
حضرت امیر نے فرمایا اصبت واخطأنا یعنی تو نے ٹہیک کہا ہم چوکے پاتجملہ اقرار
عالم کا بعض امور مین بلاعلمی خود اور توقف کرنا بیان معنی مین خاصۃ معنی قرآن مین

واخل منقصت نہین اور عدم علم جزئی مستلزم جہل کلی ہی نہین سمجھنا یہہ کیا ضروری ہی کہ اگر سنی الفاظات کے جسکو کسی مسئلہ شرعی سے علاقہ نہین وقت سوال سائل کے معلوم نہین تو نساہی تم معلوم نہوسے ہون **قولہ** ابراہیم یتمی سے کہا کہ ایک آدمی نے نزدیک عمر خطاب کے کہا اللہم اجعلنی من القلیل عمر نے کہا یہہ کیسی دعا ہی جو تو نے کی اوسنے کہا کہ مین نے خدا کو سنا فرماتا ہی وقلیل من عبادی الشکور سو مین خدا سے چاہتا ہون کہ مجھکو ان قلیل مین کرے عمر نے کہا سب آدمی عمر سے زیادہ جانتے ہین جواب یہہ دعا بطور مسئلہ نہی اگر عمر نہ سمجھے تو اوس سے جہل کلی لازم نہین آتا الغرض اگر اسکو کوئی جناب میرسے پوچھتا تو وہ بہی غالباً نہ سمجھتے اب ہم تم سے پوچہتے ہین کہ اللہم لاتجعلنی من القلیل کے کیا معنی ہین جناب کو اس کا کسی مسئلہ شرعی سے بہی علاقہ نہین کہ جہل اوسکا قادح امامت ہو بلکہ اگر علاقہ ہوتا تو بہی قادح نہ تہا اسلئے کہ حضرت داؤد من اللہ خلیفہ تھے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق فہم حکم غنم مین متاخر ہوگئے سلیمان سے کہ نہ اوسوقت نبی تہے اور نہ امام اور سلیمان باوجود حداثت سن کے سبقت لیگئے حضرت داؤد پر اور حکم خدا کو بوجہ گئے صدوق ابن بابویہ فی الفقیہ عن احمد بن عمر الحلبی قال سألت ابا الحسن عن قول اللہ تعالیٰ وداؤد وسلیمان اذ یحکمان فی الحرث قال حکم داؤد برقاب الغنم وفہم اللہ سلیمان ان الحکم لصاحب الحرث فی اللبن والصوف پس اگر شیخین فہم اک جملہ دعائیہ مین متاخر ہوگئے راعی سے تو اسمین کیا نقصان امامت ہی جبکہ نبوت داؤد مین اس بابت کچھ خلل نہ آیا حالانکہ وہ حکم شرعی تہا اور یہہ دعا صرف ہی تو امامت مین کہ نیابت نبوت ہی کیا خرابی ہوگی **قولہ** حسن ابن عمر تعلم عمر البقرۃ فی اثنی عشر سنۃ فلما ختمہا نحر جزورا جواب یہہ تعلم باعتبار ادراک حقائق و دقائق و علوم معارف قرآن تہا نہ بطور تہجی حروف و کلمات دلیل اسکی یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن کا ظہر و بطن ہی و مطلع ہی اور مطلع کے حدود مین سو اسیہ تعلم قرآن کا اگر صد ہا سال مین ہو تو بہی بہت کم ہی چہ جائیکہ بارہ سال کی خیال کیجئے جہت سے آج تک زمانہ نزول قرآن سے ہر قرن مین علمائے اسلام قیام ساتھ عبادت تفسیر فرقان کے

خوردن امور

تعلم عمر سورۂ بقرہ را در دوازدہ سال و قربانی کردن او

کیرتے تھے اور ہمیشہ استخراج علوم و معارف ہوتا گیا اور ہنوز فیض ان کا اوسیطرح جاری و ساری
ہی اور نکات جدید لطف تازہ نکلتے آتے ہین شعر ہنوز آن ابر رحمت درفشان ست ٭ خم و خمخانہ با مہر
ونشان است ٭ اور جو کوئی اس سے یہہ سمجھتا ہی کہ عمر کو قدرت زبان عرب پر حاصل تہی اور قرآن
کو سیطرح اونسے پڑہا نجاتا تھا حتی کہ بارہ برس مین ایک سورۃ مشکل سیکھی تو ایسا شخص انسان نہین حیوان
ہی حالانکہ مشتمل ہونا قرآن کا علوم قرار دانیر آپکے قول سے بہی نکل سکتا ہی چنانچہ صفحہ پنجاہ و ہفتم مین
آپنے لکہا ہی کہ جناب ولایت مآب بمقتضای گشتہ علم آرا کہ عین صواب و لائق حقائق ام الکتاب تہی
سرگرم امر و نہی ہوتے انتہی اور ظاہر ہی کہ ام الکتاب لقب سورہ فاتحہ ہی بس جب ایسی سورہ قصیر
حاوی حقائق کثیرہ ہو تو سورۂ بقرہ کہ اطول سور ہی اور شامل ہی علوم وافرہ کو کما یلوح من تفسیر
فتح العزیز اگر اوسکو سیکہنے مدت دراز مین باذعان و اتقان وادراک ظہر و بطن و حد و مطلع وغیرہ
حاصل کیا تو کیا محل عجب ہی شعر در بند آن نباش کہ مضمون نماندہ است ٭ صد سال میتوان
سخن از زلف یار گفت قولہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین ہی کہ سال عمر عن ابی واقد ما کان یقرء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ العید و سال عن واقد اللیثی ما کان یقرء رسول اللہ فی الاضحی والفطر
جواب نماز عید سال بہر مین ایکبار ہوتی ہی اور بسبب کثرت اشغال سال تمام کے ہر کسیکو یاد نہین
رہتا کہ ہمنے کون سورت صلوٰۃ العیدین مین پڑہی تہی یا عیدگاہ کو کس راہ سے گئے تہے اور کس راہ
سے پہرے اور آنحضرت نماز جمعہ و عیدین مین سور مختلفہ پڑہا کرتے تہے الا ماشاء اللہ پس اگر
عمر نے بشوق اتباع سنت کسی سے ایکبار پوچہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون
سورت پڑہی تو اس سے جہل احکام عیدین لازم نہین آتا اور نہ یہہ کہ عمر نے کبہی نماز عیدین نہین
پڑہی حالانکہ اطلاع جزئیات قول و فعل نبوی پر نسبت ہر کسی کے بسبب حرج و مرج و مرض و قرب
و بعد و قلت صحبت و کثرت بغایت عسیر ہی والا اسیکے سنن نبوی مرتبہ متواتر مین ہوتے آدمی کو
نماز پنجگانہ کی سورتین یاد نہین رہتین کہ ہمنے کون سورت کسوقت کس نماز مین پڑہی تہی چہ جائیکہ
اوس نماز کی جو سال بہر مین ایکبار پڑہی جاتی ہو ہر شخص کو اپنے نفس سے یہہ تجربہ حاصل ہوتا ہی کہ

کہ بعض اوقات بہ بیماری غفلت ہوجاتی تہی اور اگر بالفرض عمر نے بسبب تعدد تاملات و اتحاد
و غزوات و تدابیر تقویت اسلام وغیرہ کار خانجات ضروری شریعت کے یاد نرکہا کہ سجدہ مین کون سورت
آنحضرت پڑہتے تہے تو بہی کوئی جہت طعن کی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ نماز پڑہنا فرض ہی یاد
رکہنا سورتوں کا اور انکا کہ کون نماز مین کس کس وقت کون کون سے سورتیں کس کس سال مین کسکو کیا سورتیں
پڑہی تہین کچہ فرض و واجب نہین البتہ بغض و عناد کے علاج نہین **قولہ** حال علم و فضل عثمان کا بہی
عیان ہی کہ مرد بے علم تہا اسی فخر کرتے ہین کہ اونسے قرآنکو جمع و ترتیب دیا ہی حال آنکہ اور سورتین
اوسکے حکم سے جمع و ترتیب کیا ہی جسطرح اتقان سے اول رسالہ مین مفصل نقل ہوا **جواب** بعد
تسلیم اس روایت کے جو مطاعن بابت جمع قرآن و تحریف فرقان و زیادت و نقصان و حرق و
خرق وغیرہ عثمان پر اہل رفض نے وارد کئے ہین وہ سب مرفوع مدفوع ہوگئے اور یہہ طعن جمیع
مہاجرین و انصار پر جاتی رہی او افضل الناس جنابا امیر ہین والا دلیل علم عثمان جمع فرقان کافی
ہی اور تبرتیاس جمع کا قول مرتضوی اور جمیع اکابر شیعہ سے ثابت کما سبق کہ انکو جمع ہو کر انکا جمع
عثمان سمع ابوجہل احد علم **قولہ** ملل نحل مین ہی کہ الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیا علی الخصوص و قالوا
باما متہ الی قولہ شارح مواقف کہتا ہی الامامیۃ کانوا فی الاول علی مذہب ائمتہم ثم اختلفوا آخر زمانہ
جزری مین ہی کہ اول مروج مذہب امامیہ امام رضا ہین اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے
اس مذہب کو رواج دیا اور ابن اثیر نے کہا کہ مجدد مذہب امامیہ صدی دوم مین علی بن موسی رضا تہا
انتہی حاصل **جواب** مراد صاحب ملل نحل وغیرہ کی یہہ ہی کہ امامیہ اپنے مذہب کے ان تک پہنچاتے
ہین اور انکو ماخذ اپنے مذہب کا جانتے ہین جسطرح علقمہ تابعین ہین اور عبداللہ بن مسعود صحابی
مین بانی مبانی مذہب حنفی ہین یا کہتے ہین کہ نافع و زہری قرن تابعین مین اور عبداللہ بن عمر
قرن صحابہ مین بانی مبانی مذہب مالک تہے سو لکہنا ان صاحبونکا بطور اعتقاد امامیہ کے ہی کہ یہہ
انکو مجدد و مروج اپنے مذہب کا جانتے ہین نہ یہہ کہ فی الواقع یہہ ایسے تہے حاشا ہم مرفوع انکا کہ یہ
مجدد و مروج مذہب کے موافق اعتقاد بزعم تابعین او مرفوع مذہب کے صحابہ اور مذہب کا کہتے ہین آئمین کو حقیت

حال علم عثمان

[illegible]

ترجیح کی جانب اہلسنت نہین ولیکن قلم درکف دشمن ہست قولہ ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال
مین یحییٰ ابن ثعلب لکھا ہی انہ شیعی صلب لکنہ صدوق فصدقہ لنا وبدعتہ لہ الخ وقال احمد
بن حنبل و ابن معین و ابوحاتم انہ ثقۃ و ذکرہ ابن عدی قال انہ کان غالیا فی التشیع ثم قال ان
قیل کیف یحکم بثقۃ المبتدع مع ان العدالۃ منافیۃ للبدعۃ ماخوذ فی تعریف الثقۃ الخ جواب [illegible]
سرقہ ہی رسالہ سہم صائب علی حسن شیعی سے اور جواب اسکا ابتدا رسالہ مین گذر چکا ہی [illegible]
مراد تشیع تابعین و تبع تابعین سے اسجگہہ تفضیل تفضیلی بلا تنقیص شیخین ہی اور وجہ اسکی
ہی کہ یہہ سب لوگ مہاجرین و انصار تھے کہ ہمراہ جناب امیر جنگ صفین مین لڑے سب قریب آٹھہ
سو آدمی کے تھے ازانجملہ قریب تین سو آدمی کے شہید ہوئے اوسوقت بعضی لشکری شام وغیرہ
کے نسبت جناب امیر کے بے ادبی کرتے تہے جنکو اہلسنت بہی برا جانتے ہین لہذا ایسے لوگ
اور اونکے تابع اور تابع تابعین مشغول مدح خاتم الخلفا رہتے اور لقب انکا اوسوقت بمقابلہ اون
لوگونکے شیعہ مخلصین و شیعہ اولی مقرر تہا چنانچہ حدوث اس قسم خاص تشیع کا کہ مطابق مذہب اہلسنت
ہی سال سی ہفت ہجری مین اتفاق ہوا پس مراد شیعہ سے نسبت اوس زمانے کے یہی لوگ ہوتے ہین
نہ وہ لوگ جو بالفعل متشیع بنے ہین یعنی رافضی اسیواسطے تاریخ واقدی و استیعاب وغیرہ مین لکھا ہی
کہ فلان من الشیعۃ او من شیعۃ علی حالانکہ وہ سنی تہا طرفہ یہہ ہی کہ خود عبارت میزان مین [illegible]
اس وہم کا موجود ہی لیکن تعصب نے آنکو چشم بینا و گوش شنوا نہین بخشا یعنی قولہ قلنا الغلو
فی التشیع و التشیع بلا غلو کان کثیرا فی التابعین و تبع التابعین مع انہم کلہم کانوا من اہل الدین
والصدق والورع فلو رد حدیث ہؤلاء مع کثرتہم لضاع کثیر من آثار النبوۃ وہذہ مفسدہ
انتہی ہان اگر تشیع اونکا باعتقاد کذائی اہل رفض حاصل ہو تو اوسکو بدلیل ثابت کرو اور جواب
طعن لوسوت نہ کیا سی گولی سے لیٹھم لٹھا قولہ بعضے سنی کہتے ہین کہ گروہ شیعہ کے جنکا ذکر [illegible]
کتابون مین ہے باقی نہ رہا اب جو موجود ہین یہ رافضی ہین اور اکثر تقلید معتزلہ کرتے ہین جواب اسکا یہہ
کہ تاریخ سے ثابت ہی کہ ہر زمانہ مین صدہا شیعے یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ شیعہ تابعان ثقلین

مستقرض ہوگئے رافضی قول شیعہ کا ہی الی قولہ معتزلہ اکثر مسائل میں تابع شیعہ ہیں کیونکہ معتزلہ
شاگرد ابی ہاشم بن محمد حنفیہ ہیں اور اکثر کلام ابی ہاشم کا حدیث امیر المومنین سے مطابق ہی اقول
شیعہ ہی جسکو سنیوں نے برعکس سمجھا ہی جواب کتب اہلسنت موجود ہیں خصوصا جنکے نام گنے
فہرست میں الطور حدوث لکے ہیں مگر مشہور ہیں انہیں جہاں کہیں یہہ قول بعضی سنیوں کا لکھا ہو
بتلاؤ ورنہ جھوٹ بولنا گو کہنا برابر ہی سنی یہہ بات کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ شیعہ اولی منقرض
ہوگئے اسلئے کہ جبتک وجود اہلسنت کا عالم میں باقی ہی اوسوقت تک شیعہ اولی کہ خاص یہی لوگ
ہیں موجود ہیں مگر اب انہوں نے اس لقب کو بسبب انتحال روافض کے ترک کر دیا ہی اور شیعہ کہنا
امامیہ کا لقب سبب ترک روافض سے بے وجہ ہی اسلئے کہ علما متبحرین انکی نے تصریح کی ہی چنانچہ
کلام شیخ اسبا بین منتہی الکلام میں موجود ہی اور مختصر سند بالفعل یہی کافی ہی کہ شہید
رابع امامیہ نے بجواب صاحب نواقض لکھا ہی سمع انا قدرانیا صاحب النواقض حین کونہ فی دیار
الروافض لخوانیت قزلباش ساجدا ولا فی عجل عابدا اور تیسیر شوشتری مشتری نے ترجمہ صاحب
پدر اپنی میں یہہ عبارت لکھی ہی باینکہ وعید وام صاحب نواقض را در دیار روافض کہ خوانین قزلباش
را ساجد بود و ادنی عجل را عابد انتہی بلفظہ اور صاحب مجمع البحرین و مطلع النیرین نے لکھا ہی کہ
الحدیث ذکر الرافضۃ والرافضی وہم فرقۃ من الشیعۃ رفضوا زید بن علی علیہما السلام حین نہاہم
عن الطعن فی الصحابۃ فلما عرفوا مقالتہ وانہ لا یتبرئ عن الشیخین رفضوہ ثم استعملوا ہذا اللقب فی
کل من غلا فی ہذا المذہب واجل الطعن فی الصحابۃ انتہی اور حلال جاننا اثنا عشریہ کا لعن
طعن صحابہ کو ظاہر ہی پس یہ لقب بے شبہہ انکا ہی اور جب انکو اقرار ہی کہ معتزلہ تلامیذ ابی ہاشم
ہیں اور کلام ابی ہاشم مطابق مذہب شیعہ ہی تو معتزلہ بالضرور موافق شیعہ ٹہیرے اب خواہ یہہ
اونسے مستفید ہوں یا وہ انسے بقول شخصے سگ زرد برادر شغال دونوں ایک ہی چیز ہیں قولہ
تابعان علی معروف بشیعہ تھے اور معنی شیعہ کے گروہ ہیں اور یہہ لفظ قرآن و حدیث میں کئی جگہ
آیا ہی قولہ تعالی وان من شیعتہ لابراہیم اور حدیث طبرانی میں ہی وشیعتنا یمینا رتجانا الخ

فریق ثانی ایکو شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تہے معاویہ نے جناب امیر سے محاربہ کر کے اپنے گروہ
کا لقب سنت و جماعت رکہا مراد سنت سے سنت لعن مرتضوی جماعت سے جماعت بنی امیہ ہی جب دولت
عباسیہ ہوئی سنیون نے اس لقب کے اور معنی کہے کہ مراد سنت سے سنت نبی اور جماعت سے جماعت
اصحاب ہی سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ جب سنہ ۴۱ہجری مین معاویہ و امام حسین سے صلح ہوئی معاویہ
نے نام اوس سال کا جماعت کہا اور صواعق مین ہی کہ سنہ ۶۱ہجری مین جب امام حسین شہید ہوئے
یزید نے نام اوس سال کا سنت کہا تو نفس الامر مین ترکیب ہو لائی اس لقب کی یہان سے نکلی ہی
انتہی حاصلہ جواب پانچ ملقب ہونے تابعان علی کا بشیعہ گذر چکا اور لفظ قرآن ان من
شیعتہ لیکن جہ آپنے قرآنکو بیاض عثمانی سمجہکر ناظرہ بہی نہین پڑہا اسلئے نہ صحت لفظ ہی
اور نہ بقیہ آیات جنمین ذم شیعہ ہی یاد مین ع حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء قال تعالے
الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا وقال تعالے ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا
آیت اول سے حال دنیا کا معلوم ہوا اور آیۂ ثانی سے حال آخرت شیعہ کا فافہم سبحان اللہ
حروف مطلب آپ اوڑائین اور تہمت سنیون پر ہو اور زیادت ضمیر قرآن مین آپ کرین اور طوفان
بیجا عثمان پر لگائین شاید حرف انہ قرآن مرتضویہ مین کہ موافق نزول وحی ہی ہوگا اگرچہ بقاعدہ
عرب غیر مستقیم ہو جسطرح حدیث طبرانی باتفاق محدثین باطل موضوع ہی والا وجہ ثبوت
بیان کرو اور عمل امامیہ کا قرآن پر لفظا و معنی جسطرح ہی روشن تر از روشن بیان ہی اور شیعہ
ابوبکر و عمر کو معلوم نہین کونسی تاریخ اہلسنت سے آپ ثابت کرینگے اسلئے کہ وجود اس لقب کا
زمانۂ شیخین مین تو خود مستحیل و غیر واقع ہی کہ صریح دال تہا شقاق مرتضوی پر اور مخالف تقیہ ہی
اور زمانۂ جناب امیر مین اوسکی حاجت تہی کہ سب بقیۂ مہاجرین و انصار ہمرکاب مرتضوی تہے
اور ملقب بشیعہ علی اور جو مخالف تہے وہ آپکے نزدیک گروہ معاویہ تہے تو اونکو شیعہ معاویہ لقب دینا
مناسب تہا نہ شیعۂ ابوبکر و عمر اور وجہ تسمیۂ اہلسنت و جماعت آپنے بیان کی قطع نظر اسکے کہ تواریخ
اوسکی مکذب ہین اور تاریخ الخلفاء و صواعق وغیرہ سے بہی وجہ مذکور اس لقب مشہور کے پیدا ہونے کی

نہین محض انکا اجتماد بنا بر اتفاق تسمیہ سال کا باسم سنت یا جماعت ہی حالانکہ یہہ لقب خاص حضرت امیر علیہ السلام کا ہی ابو جعفر طوسی نے جامع الاخبار مین لکہا ہی کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ حیف ہی کہ اکبر عداوت اہلبیت مین قول یزید و ہر یزید یاد رہا اور حدیث نبوی مروی طوسی یاد نرہی اسیطرح نہج البلاغۃ مین بہی قول حضرت امیر بمقابلہ معاویہ کہ الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا وغضب من خالفہا اور نیز فرمایا الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذۃ من الغنم للذئب آخر سے درا مثر ثابت ہوا ایک ملقب ہونا اہلسنت و جماعت کا بابن لقب بزبان نبوی و مرتضوی جسے دوسرے باطل ہونا مذہب شیعہ کا کہ الامر بالشی نہی عن ضدہ جبکہ ہر جگہہ جناب امیر تاکید بلیغ اتباع جماعت کرین اور شاذ و فارق جماعت کو حصہ شیطان فرماوین تو بے شبہ اہل رفض شیعہ شیطان حتی کہ یہہ لفظ مبارک زبان مرتضوی پر بہی گذری ہی بمقابلہ اتباع ابن سبا یہودی کہ و یحکم یا شیعۃ الشیطان یہہ کرامت حضرت امیر ہی کہ منتہا مذہب شیعہ طرف شیطان الطاق کے ہی اور بنیاد اوسکی معلم الملکوت شیطان شہرۂ آفاق سے ہی کہ استاد خاص ابن سبا تہا غرضکہ بدایت و نہایت دونون مین شیطانیت فوت نہین ہوئی وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطَانُ لَہٗ قَرِیْنًا فَسَاءَ قَرِیْنًا ہے یہہ بات کہ اگر اہل شیعہ علی ہین تو پہر انہون نے اس لقب کو کیون چہوڑا سو وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ جب لقب بسبب انتحال منتحلین و دخول مبطلین مخصوص باہل رفض و اباحت و زندقہ ہوگیا اور اسکا غالبہ فرق شیعہ شہیر گیا جسطرح لفظ مومن ساتہہ جولاہے کے اور لفظ متقی ساتہہ تصدق خوار کے اور لفظ سیدی ساتہہ حبشی کے اور لفظ حلال خور ساتہہ نجاست کش کے بنا برعلیہ یہہ لقب اہل سنت و جماعت سے ترک کیا ہوگیا اب اگر سنی اس لقب سے احتراز کرین تو کچہہ ڈر نہین کیونکہ موہم خباست و نجاست ہی اور لقب اہلسنت و جماعت کا واسطے امتیاز حق کے باطل سے مقرر ہوا کیونکہ غلات و روافض زیدیہ و اسمٰعیلیہ وغیرہ تابعان ابن سبا یہودی کما اثر حسین علیخان انکو شیعہ کہتے ہین اور مقصد سود اعتقاد و عمل ہوتے ہین بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ قولہ تیسرے وہ لوگ جنہون نے کسی کی طرفداری

نکی اور یہ ایک قسم خوارج سے ہین اگرچہ ظاہر مین اعانت معاویہ کی نکی لیکن باطن مین معاویہ ہی تہے
تہے **جواب** پاسخ اسکا گذر چکا کہ جناب امیر نے انکو معذور رکہا اور فرمایا قعدوا عن الباطل **قولہ**
ابوحنیفہ دشمنون اہلبیت کا دوست تہا **جواب** پاسخ اسکا آویگا معہذا رسالہ انوار بدریہ مین
کتب طائفہ سے ہی لکہا ہی کہ ابوحنیفہ ربیب امام جعفر صادق علیہ السلام تہے اور نسبت فرزندی
ساتہہ اونکے رکہتے تہے یہانتک کہ حضرت محمد بن علی خازن مشہد مقدس نے تلمیذ و ربیب ہونا
ابوحنیفہ کا اخبار مستفیضہ مشہورہ مین شمار کیا ہی پس با وجود ان خصوصیات کے دوستی ابوحنیفہ کی
ساتہہ دشمنان اہلبیت کے بغایت بعید ہی **قولہ** اول خدمت امام جعفر صادق مین دو سال تک تحصیل کی
مردود ہین تہا احادیث و مسائل شرعیہ مین اپنی عقل کو دخل دیکر تاویل تسویل کرتا تہا **جواب** تلمذ ابوحنیفہ
کا ائمہ اہلبیت سے باقرار محدثین شیعہ مثل محمد تقی در لوامع و باقر مجلسی در تذکرہ وغیرہ فی غیرہ اور
حاصل ہونا اجازت اجتہاد و فتوی کا واسطے اونکے پیشگاہ ائمہ ہدی سے بخوبی ثابت ہی چنانچہ ابوحنیفہ
کہا کرتے تہے کہ لولا السنتان لہلک النعمان اور جواب تسویل کا آویگا **قولہ** امام نے فرمایا کہ تو
ہمارے جد کے احادیث مین تاویل کر کے معنی اوسکے اور طرح پر دوسرے لوگونکے بیان کرتا ہی
نعمان نے انکار کیا امام نے فرمایا کہ اگر تو پہر اسطرح کریگا تو ہم تجہکو عقوبت کرینگے **جواب** یہہ حکایت
محمد بن نعمان ملقب شیطان الطاق کے ہی نہ نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کے کیونکہ یہہ لوگ بسبب کم علمی کے
عبارات ائمہ کو نہ سمجہتے تہے پس ترتیب کرنا قیاس صحیح شرعی کا انسے ممکن نہ تہا اسلئے ائمہ نے انکو
قیاس سے منع فرمایا اور ابوحنیفہ وغیرہ کو بملاحظہ کثرت علم و قوت اجتہاد اجازت قیاس کی دی چنانکہ
کتب حنیفہ اور رسائل فضائل اہلبیت مین اجازت صادق علیہ السلام کی ابوحنیفہ کو واسطے قیاس کے
مصرح ہی چنانچہ اسی جگہہ سے مجتہد کوفہ ہند نے کہا ہی کہ حنفیہ اعلم اند بمذہب ابوحنیفہ انتہی
روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسنادہ الی البختری قال دخل ابوحنیفۃ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام
فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا
لکل ملہوف وغیاثا لکل مہموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی واضح الطریق اذا

تحریر فذلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الرائیون یک الطریق انتہی اور شرح تجرید حلی مین ہی
کہ ایکبار ابوحنیفہ مسجد الحرام مین بیٹھے تہے اور بہت لوگ اونکو گھیرے ہوسے مسائل پوچھتے تہے
وہ اونکا جواب دیتے تہے اتنے مین جعفر صادق علیہ السلام آئے ابوحنیفہ کو معلوم ہوا کہ امام کہڑے
ہین یہہ اوٹہہ کھڑے ہوئے اور کہا یا ابن رسول اللہ اگر مین پہلے سے جانتا تو نہ بیٹھا رہتا کہ آپ
مجکو خدا کہ مین بیٹہا ہون اور تم کہڑے ہو فرمایا بیٹہو ای حنیفہ اور جواب دو لوگونکو کہ مسیلہ جانا ہی
اپنے باپ دادا ؤون کو **قولہ** نعمان پاس منصور دوانقی یا ہارون رشید کے گیا اور موافق ہوگیا عباسیے
کہ دشمن آل نبی تہے اور یہہ چاہتے تہے کہ لوگ طرف اونکے رجوع کرین اور اونکی مجلس مین جمع ہون
ابوحنیفہ کی تکریم کی اور ایما کیا کہ خلاف طریقہ ائمہ کے احکام شرع جاری کر دو کہ موجب جاری
قوت کا ہو **جواب** موافق ہونا ابوحنیفہ کا ساتہہ عباسیہ کے غلط ہی اسلیے کہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں
لکہا ہی کہ ابوحنیفہ مقاومہ منصور دین اور امثال منصور مین خلفا بنی امیہ و عباسیہ کے کہتے تہے کہ
اگر یہہ لوگ مسجد بنا دین اور مجکو حکم کرین کہ اوسکے اجر کو گنون البتہ مین نمانون کیونکہ یہہ فاسق
ہین اور فاسق اہلیت امامت کے نہین رکہتا یہانتک کہ منصور نے اسکو بسبب ان باتونکے نظر سے گرا کر
قید کیا الی آخر القصہ اور یہہ مجلسی نے بہی اقرار کیا ہی کہ ابوحنیفہ عہد خلفا عباسیہ مین معائب انکے
بر ملا بیان کیا کرتے تہے یہانتک کہ انکو قید کیا اور جتنی سرپرستی اہلبیت کی اہلسنت سے ظاہر ہوئی
عشر عشیر اوسکی شیعے سے عمل مین نہین آئی انتہی اور دشمنی عباسیہ کی ساتہہ آل نبی کے غیر مسلم ہی
کیونکہ قاضی نے مجالس مین لکہا ہی کہ منصور دوانقی در مقاسیکہ او را خوف زوال ملک
نبود اظہار تشیع قولاً و فعلاً می نمود انتہی اور ذکر ہارون مین لکہا ہی کہ از افاضل آل عباس بود
و در عقیدہ تشیع راسخ و از نصرت آن مذہب مسرور می بود انتہی اور حال مامون مین لکہا ہی کہ
روزے مامون با صحاب خود گفت میدانید کہ مذہب شیعہ از کہ آموختہ ام گفتند نہ گفت از پدرم
ہارون رشید انتہی موضع الحاجۃ پس شیعے یہہ بات کب ممکن ہی کہ سرپرستی اہلسنت
کرین اور کتب رد و قدح مذہب تشیع تالیف کروا دین **قولہ** نعمان نے کتنی کتابین بنائین

مخالفت ابوحنیفہ با عباسیہ

تشیع خلفا عباسیہ

ادونمین اہانت بنی فاطمہ کی لکہی اور روایات صحیحہ وفتاوی ائمہ کو بالعکس کیا اور تعریف عباسیونکی اور
معاویہ کی اور ممانعت لعن یزید کی اور امثال ان اقوال کے درج کئے رخلفاء عباسیہ نے مفسد اینا جا کر
تمام قلمرو مین اوسکو مشہور کیا جواب تالیف کرنا ابوحنیفہ کا کتب کو مخالف کتب و اخبار مستفیضہ کی اسلئے
کہ اول سب سے اسلام مین تصنیف امام مالک کی ہی کہ موطا شریف لکہی اور نیز متاخرین ابوحنیفہ
اسی جہت سے انتساب فقہ اکبر کو بہی طرف اونکے اکثر محققین صحیح نہین جانتے معہذا اوسمین اہانت
بنی فاطمہ و مدح بنی امیہ وغیرہ کی مرقوم نہین لیس یہ دعوی جس کتاب سے منقول ہوا اوسکا نشان فرمانا
حالانکہ بصورت شہرت جیسے عباسیہ کے اون کتب کو اپنی قلمرو مین جاتے تہا کہ بسبب کثرت شہرت کے
آج صدہا نسخے اونکے میسر آتے حالانکہ بعض نسخ بہی مسموع نہین چہ جائے تیسر کی خصوصاً جس
صورت مین کہ شیعہ سے دشمن دیرینی رسوائی ابوحنیفہ ہون معدوم ہونا کتب مذکور کا بنہایت مستبعد ہی
قاضی نور اللہ شوستری نے اپنی مصائب مین لکہا ہی قال صاحب الکشاف فی تفسیر قولہ تعالی لا ینال عہدی
الظالمین ان ابا حنیفۃ کان یفتی سرا بوجوب نصرۃ زید بن علی بن الحسین وحمل المال الیہ والخروج
معہ علی اللص المتغلب المتسمی بالامام والخلیفۃ کالدوانقی واشباہہ حتی قالت لہ امراۃ اشرت الی ابنی
بالخروج مع ابراہیم وقد قتل فقال یا لیتنی کنت مکان ابنک انتہی کہو اسیکا نام اہانت بنی فاطمہ و
مدح عباسیہ ہی یا اور کسی چیز کا نام **قولہ** کہتے ہین جس زمانہ مین کہ نعمان کتابین مسائل کی
بناتا تہا ایکدن ہارون کو لکہا کہ مینے موافق تمہارے ایما کے مسائل ائمہ کو منسوخ کیا لیکن معلوم نہین کہ
امام سجدہ مین آنکہہ بند رکہتے ہین یا کہلی اسکا کو دریافت کر لینا **جواب** تمنے اگرچہ نام نعمان کا
مکرر اسجگہہ بطور تشنیع لکہا ہی لیکن بہرحال محبین نعمانکو اسی تقریب سے حیلہ ذکر بات لگا ہی
اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو المسک ما کررتہ یتضوع ۔ اس لفظ سے کہ کہتے ہین معلوم ہوا
کہ یہ نقل کسی کتاب سے منقول نہین افواہی بازاری خبر ہی سو ایسے استدلال محل الزام مین حجت
نہین ہوا کرتے معہذا جب ابوحنیفہ کو خلاف ائمہ ہدی مین اسقدر مبالغہ ہی کہ ادنی ادنی جزئیات
مین قصد مخالفت ہی تو آپ بجملہ اونکے دو چار ہی مسئلے خلاف ائمہ کتب حنفیہ نامعتبرہ سے

ف ذکر رفع یدین و مخالفت ابو حنیفہ درین مسئلہ

قولہ خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو مسائل مختلف کئے ہین گنتی اونکی کئی سو تک پہنچتی ہی **جواب**
تم اللہ ولیوصی منجملہ ان چند صد مسائل کے پچاس ساٹھ ہی مسئلے مختلف مخالف ائمہ ہی کتب حنفیہ
نشان دو آخر باوجود اس شہرت تمام کے کہ عباسیہ اون کتب کے تمام قلمرو ایسی مین کہ عرب و عجم تک
پہیلا یا غایت ہی جانا اونکا محالات عقلیہ سے ہی ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین **قولہ** کتاب الحیل نصر بن
شمیل مین ہی کہ امام شافعی کہتا ہی کہ ابو حنیفہ نے تین سو تیس مسئلے لیے قیاس فاسد سے لکھے ہین کہ سب
کفر ہین اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی کہ ابو حنیفہ نے چار سو حدیث کو اپنے قیاس سے رد
کر کے خلاف حکم خدا فتوی دیا **جواب** یہہ دونو روایت مسروق ہین رسالہ تحفہ الشیعہ سے
روایت زمخشری معتزلی اہلسنت پر حجت نہین اور کتاب الحیل غیر مشہور اور مجہول الاحوال ہی
سعدا ان دونو روایت مین صرف ابو حنیفہ لکہا ہی نہ نعمان بن ثابت اور اس کنیت کے کئی شخص گذرے
ہین اونمین ایک یہہ تہا جسپر یہہ طعن وارد ہی اور شافعی شاگرد محمد بن حسن تلمیذ ابو حنیفہ ہین
اونسے صدور ایسے کلام برفرجام کا محال ہی بلکہ قول مشہور مستفیض اونکا حق امام مین یہہ ہی
کہ الناس کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ اور خضر بن علی مشہدی شیعی نے توضیح انور فی الحجج الواردہ
لدفع شبہ الاعور مین مدح ابو حنیفہ کا اقرار اظہار کیا ہی اور اگر فرض کرین کہ یہہ ابو حنیفہ وہی ہین
جنکا نام نعمان ہی تو وہ صدہا مسائل کفر خلاف حکم اللہ آخر کیا ہوئے تم صدہا مین سے دس
بیس ہی مسئلہ نعمان کے مخالف حدیث و قرآن کتب حنفیہ سے نکالدو ہم سب کو مان لینگے **قولہ**
مین کہتا ہون کہ مقدمہ رفع یدین فی الصلوۃ مین چند حدیث متواتر صحیح بخاری مین لکھی ہین لیکن
ابو حنیفہ نے اونکو منظور نہ رکھکر بالعکس اوسکے فتوی دیا تا خلاف ائمہ ہو **جواب** اگلو ماورا کے کمالات
و دیگر علم تاریخ مین بڑا دخل ہی ابو حنیفہ سن ہشتاد ہجری مین پیدا ہوئے اور سال یکصد و پنجاہ مین
انتقال کیا چنانچہ آپکے صفحہ چہارم مین لکہا ہی اور جب چونتیس سال اونکی وفات کو گذرے
اوسوقت امام بخاری سال یکصد و نود و چہار مین پیدا ہوئے اور سال دو صد و پنجاہ ہجری مین وفات
پائی اونکے وقت مین صحیح بخاری کہان تہی جو اونمین سے احادیث رفع الیدین بخاری کو منظور نفرمایا

شعر یہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا۔ حالانکہ اول تصنیف علم حدیث مین امام مالک نے کی ہی یعنی موطا شریف شہو ہی متاخرین ابو حنیفہ سے ہان ابو حنیفہ کو علم ما کان و مایکون حاصل تہا ورنہ ضرور ان احادیث کو منظور فرماتے جسطرح متاخرین حنفیہ نے منظور فرمایا ہی معہذا یہہ احادیث متواتر نہین آپ ہر جگہہ ہر بات کو متواتر کہدیتے ہین لللہ ایکبار تعریف متواتر کی برائے وصی بتا دیجیے کہ آپکی اصطلاح مین کس قماش کا نام ہی علاوہ اسکے رفع الیدین مین احادیث رفع وعدم رفع دونو وارد ہین جسکے نزدیک جو حدیث ثابت ہوئی اوسنے مطابق اوسکے عمل کیا چنانچہ امام کو عدم رفع معلوم ہوا وہ قائل اسکے ہوئے شافعی کے نزدیک رفع ثبوت کو پہونچا وہ قائل رفع ہوئے متاخرین کو رفع وعدم رفع دونو پہونچا انہون نے تطبیق دی کہ کبھی رفع کرے اور کبھی نکرے چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ وشرح مسلم ملک العلماء وشرح سفر السعادت سے ظاہر ہی **قولہ** مع المہ سے زبان بند کر کے فتوی دیا کہ جب نام علی کا لین علیہ السلام نکہین رضی اللہ عنہ یا کرم اللہ وجہہ کہا کرین **جواب** یہہ فتوی جس کتاب مین لکہا ہو نشان دو کتب قدیمہ مشائخ اہلسنت کہ متاخرین ابو حنیفہ سے ہین مملو ہین لفظ سلام اللہ علیہم وعلیہم السلام سے حق اہلبیت مین آپ ہی اگر کوئی جناب امیر بلکہ ساری ائمہ ہدی کو اس لفظ سے یاد کرے کوئی حنفی مانع نہین چنانچہ اسی جہت سے زبان صاحب تحفہ وشوکت عمریہ وصاحب منتہی الکلام وغیرہم پر یہہ لفظ بحق ائمہ برحق بے تکلف جاری ہی خاصۃً زبان اس تخلص نیاز مند سامی پر باوجودیکہ حنفی مذہب ہی لیکن متاخرین نے واسطے امتیاز انبیاء کے دوسرون سے نہ بنا بر عداوت اہلبیت یہہ لکہا ہی کہ صلوٰۃ وسلام خاص ہی ساتہہ انبیاء علیہم السلام کے اور غیر انبیاء پر بالاستقلال کہنا نچاہیے اور اسمین کوئی وجہ تخصیص ابو حنیفہ کی ساتہہ اس فتوی کے اور موجب طعن کا اس بابت معلوم نہین ہوتا اسلیے کہ سارے مقلدین ائمہ اربعہ اسپر متفق ہین معہذا اگر بہ تبعیت وشمول کہین تو عند الجمہور جائز ہی بلا خلاف کقولنا اللہم صل علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم اور وجہ یاد کرنے صحابہ کی ساتہہ رضوان کے یہہ ہی کہ حق تعالی نے قرآن مین خود انکو اس لفظ سے یاد فرمایا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ پس اقتدی

ہمارا ہی کہ جسطرح بموجب نص صلوا علیه وسلموا تسلیما انبیاء کو بصلوۃ و سلام یاد کرتے ہیں انکو
یاد کریں اور حضرت امیر ہمیشہ بلا فصل ہمارے ہیں اور باوجود ابوتراب ہونیکے کریم الوجہ ہیں اگر انکو
مستقلاً رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ کہ مشعر رضا و کرامت ہی یاد کیا تو اوسمیں کیا عیب لازم آیا
سو علیہ السلام اسیطرح علما کو بلفظ رحمت و مشائخ کو بلفظ تقدیس اسرار اور مومنین کو بلفظ مغفرت
یاد کرتے ہیں بنظر مناسبت حال و اشتمال الرحمۃ واللہ اعلم بالصواب **قوله** اور یہی فتوی یاکرنی
حسنین و فاطمہ ہر آئنہ معصوم نہیں میرے آگاہ کیا ہی کہ محبت اہلبیت کی جزو ایمان ہی اور یہ کہا
اسلئے کہا کہ عائشہ و حفصہ وغیرہ ازواج اہلبیت میں گنا ہی **جواب** اس تقریر سے ظاہر ہی
کہ یہ فتوی ابوحنیفہ نے دیا ہی شافعی و مالک و احمد نے سوا اول معصوم ہونا انکا اقوال ائمہ
ثلاثہ سے ثابت کیجیے پھر ابوحنیفہ پر طعن حالانکہ جمہور اہلسنت کا یہی عقیدہ ہی کہ اہلبیت معصوم
نہیں اور ازواج بھی داخل اہلبیت ہیں کما مر اور یہہ عقیدہ صحیح ہی تحفہ کا یلزمین العناد
کہ بقول آپکے ہم کلام ہی و دستی نہی و غیر کتب امامیہ سے ماخوذ ہی آپ ہی محبت ابوحنیفہ سادات کی
سو بیان اوسکا بطریق نمونہ کے یہ ہی کہ باجماع مورخین طرفین ثابت ہی کہ جب زید بن علی نے
مروانیوں پر خروج کیا ابوحنیفہ نے بارہ ہزار دینار سرخ سے اونکی مدد کی اور لوگوں میں مناقب
و مدایح اہلبیت بیان کرنا شروع کیا کہ اسمیں نصرت زید بن علی کی موجب بشارت دین اسلام
ہی چنانچہ ابوحنیفہ اسی بابت عہد منصور دوانقی عباسی میں قید ہوئے بلکہ منصور انکو زہر سے
شہید کیا اسی بابت پر کہ اہلبیت سے کمال سوج رکھتے تھے جب زید نے اول بلاد خراسان و
سیستان میں منصور پر خروج کیا اونہوں نے لوگوں کو تحریص کی متابعت و بیعت زید پر اور
ہارون رشید انکو قاضی کرتا تھا انہوں نے قبول نکیا یہانتک کہ اوسنے کوڑے مارے اور وجہ
عدم قبول کی یہ تھی کہ سادات اوس ملک میں بہت تھے انہوں نے کہا کہ میں حکم جو کہ اہلبیت رسول
عربی پر حکم لازمی نہیں کرونگا کہ سو ادب ہی اسیطرح انکے ہمسائگی میں ایک شخص حروری مذہب
رہتا تھا نہایت غالی ناصبی اور حضرت امیر کو کافر جانتا تھا ابوحنیفہ نے ہر چند اوسکو سمجھایا نصیحت کی

اوسنے ایک نسنی آخر ترک ملاقات کردی بعد چند روز کے ایکدن اوسکے پاس گئے اور کہا کہ ایک
شخص نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہی واسطے پیغام نسبت دختر تیرے کے اوسنے حال پوچہا انہون نے کہا
دولت حشمت مال منال اخلاق خصائل حسب نسب سب درست ہی لیکن ایک عیب ہی کہ یہودی ہی
شخص نہایت خفا ہوا اور کہا تم عجب مرد آدمی ہو کہ مرد مسلمان کو تکلیف نسبت کرنے دختر کی ساتھ
یہودی کے دیتے ہو اتنا نہیں سمجھتے کہ لڑکی مسلمان کی یہودی کو نہیں پہنچتی ابوحنیفہ نے آہستہ کہا کہ خواجہ صاحب
اتنا خفا مت ہو تمنے جو امیر المومنین علی مرتضیٰ کو کافر کہا اس ہی مین سمجھا کہ جب حضرت پیغمبر کافر کو
بیٹی تو اگر دختر حضرت کی یہودی کو بیٹی کیا ڈر ہی حروری سخت پشیمان ہوا اور اپنے مذہب سے
توبہ کی اسیطرح مناظرات انکے ساتھ قرار شیعہ کے مثل ہشام بن الحکم و محمد بن نعمان و محمد بن مسلم
وغیرہ تواریخ مین مضبوط ہین یہانتک کہ علمائے شیعہ نے اہلسنت پر طعن کی کہ انکے ائمہ قصد الزام
دہی ائمہ رکہتے تہے اور اوسکا جواب صاحب تحفہ نے باب سوم کائد مین بوجہ خوب لکہا ہی جسکو
آپنے سابق مین واسطے الزام ماحی اہلسنت کے بالعکس نقل کیا ہی کہ شیطان الطاق وغیرہ انکو
الزام دیتے تہے حالانکہ آپکو بہی مثل جمہور شیعہ کے اقرار ہی کہ ابوحنیفہ کی ذہن سے تہے تغیبی اور
ذہن غالب ہوتا ہی مناظرہ مین نہ الزام خوردہ علیہ المتقین مین ہی کہ جعفر صادق نے ابوحنیفہ سے
فرمایا کہ بیٹہ مجہ سے لکہا کر چنانچہ پہر او نہون نے لکہا یہانتک کہ انتقال ہوا الغرض جیسا
حال محبت ابوحنیفہ کا ساتہ اہلبیت کے تہا اسیطرح حال انکے شاگردونکا بہی تہا یہانتک کہ جب
امام موسیٰ کاظم کو خلیفہ عہد نے محبوس کیا تو اوسوقت بہی قاضی ابویوسف و محمد بن شیبانی حبس مین
اونکے پاس جایا کرتے اور زیارت و استفادہ سے مشرف ہوتے بخلاف رواۃ شیعہ کے کہ بخوف
عباسیہ انہون نے جانا آنا ترک کر دیا تہا اور اپنے طرف سے مسائل بنا بنا کے اور منسوب بائمہ ہدیٰ
کر کے خلق کو گمراہ کیا کرتے تہے جیسے ہشامین و شیطان الطاق وغیرہ بالجملہ جنکی مودت والفت
کتب شیعہ سے اسیطرح ثابت ہو اونکو تہمت بغض آل پاک لگانا بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر اوٹہانا
سارے اہلسنت محبت اہلبیت کو کل ایمان کہتے ہین **قولہ** ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین لکہا ہی

ان جبا النقوا علی طعن ابی حنیفة جواب نام کتاب کا الدر المنتظم ہی نہ کتاب المنتظم اور اوسمین یہہ روایت
موجود نہین رجال بدایونی نے تحفة الشیعہ مین صرف اوسکو طرف ابن جوزی کے نسبت کیا ہی
سو روایت شیعی دلیل نہین طرفہ یہہ ہی کہ عبارت غلط اور وجہ طعن مخفی **قوله** رسائل الغزالی طعن ابو
حنیفہ مین مشہور ہی **جواب** یہہ شہرت امامیہ مین ہوگی نہ اہلسنت مین اسلیے کہ احیاء العلوم
غزالی موجود ہی اوسمین مناقب ابو حنیفہ کو بکمال بسط و شرح لکھا ہی پہر وجہ تالیف رسائل الطعن کی
کیا ہی لیکن یہہ کہیے کہ غزالی مذکور دوسرا شخص معتزلی ہی اور یہہ ابو حنیفہ عامری کی نفی
قوله قال ابو حامد الغزالی فی آخر کتاب المنحول الخ **جواب** یہہ کتاب محمود غزالی معتزلی کی ہی نہ
امام ابو حامد حجة الاسلام غزالی کی چنانچہ خود غزالی نے اوسکے تالیف سے انکار کیا ہی معہذا
یہہ مطاعن غزالی معتزلی ہی حق مین ابو حنیفہ کوفی کے نہین بلکہ ابو حنیفہ نبی عامری بصری کے
حق مین ہی فلا ضیر ملا صاحب صافی شرح کلینی مین لکھا ہی کہ یہہ ابو حنیفہ ایک شخص تہا نبی
عامر مین کہ بعض اوقات بصرہ مین رہا کرتا تہا اور فقہ کو اچہی طرح سمجہتا تہا لیکن اجتہاد کرتا تہا
انتہی سو مجموع تشنیعات غزالی و جیلانی و قاضی عضد اوسکے حق مین ہین نہ ابو حنیفہ کوفی کے
بابمین ومن ادعی خلافه فعلیه البیان وعلینا رده بالبرہان **قوله** مالک کہتا ہی کہ ضرر ابو حنیفہ
کا امت محمدیہ مین زیادہ شیطان سے ہی ابن مہدی کہتا ہی کہ کوئی فتنہ اسلام مین کمتر فتنہ دجال
سے رائے ابو حنیفہ سے نہین مشہور ہی **جواب** مالک و ابن مہدی دونو رجال شیعہ مین ہین اور
روایت شیعی سے ہرجگہہ الزام اہلسنت قصد کرنا بیحیائی سے نہایت ہی معہذا صاحب قاموس
نے لکھا ہی ابو حنیفہ کنیة عشرین من الفقهاء اشهرهم امام الفقهاء نعمان انتہی فرمایے اوسکی
کیا دلیل ہی کہ یہہ ابو حنیفہ امام اہلسنت ہین لا غیر اشتراک اسماء و کنی سے اتنک دہوکا دینا
شیعہ کا نگیا **قوله** ہدایہ مین لکھا ہی کہ شراب جوش دی ہوئی طبیخ طلا ہر حلال ہی بلکہ کافی حنفیہ
ہدایہ مین تصریح کی ہی کہ مذہب شیخین کا یہی ہی کہ خمر عبارت ہی خام سے اور سوا اوسکے آب انگور
آتش نادیدہ ہر مسکر حلال ہی اگرچہ مثل خمر کے اشتداد و غلیان و کف لاوے **جواب** شاید

مراد ہدایہ و کافی سے کتب امامیہ ہین نہ اہلسنت اسلیئے کہ یہ تقریر ان دونون مین بعینہ موجود ہین
منوضع کو متقین کرو جواب لو آور رسالہ کے اگلے پچھلون نے کہا ہی کہ جو چیز نشہ لاوے وہ خمر ہی انگور کا رس
ہو یا اور کوئی چیز اور قلیل و کثیر اوسکا مثل شراب کے حرام ہی اور اس مقدمہ مین بہت احادیث وارد
ہین اور اباحت ما سوا خمر کے جیسے اور مشروبات جب نشہ دار نہون نزدیک حنفیہ کے اوس وقت
ہی کہ مقصود اوسکے استعمال سے حصول قوت عبادت ہو نہ قصد لہو و لعب نہ حرام ہی بالاجماع
معہذا یہ قول بہی غیر مفتی بہ ہی اور رجوع ابو حنیفہ کا اوس سے ثابت ہی اور ابو یوسف کہتے ہین
کہ اگر فسق و فجور و لہو کے لیئے پیئے تو کم و بیش اوسکا سب حرام ہی اور وہان بیٹھنا حرام ہی
اور اوسکی طرف جانا حرام ہی بالجملہ باوجود اس سب کے طعن حلت شراب طرف شیخین و حنفیہ کے کرنا اولیا
کمال عقل ہی شعر ان سلم الانسان من سوء نفسہ ٭ فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم ٭ طرفہ
ہی کہ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی و جعفی و ابن عقیل نے علماء شیعہ سے نفی کی ہی طہارت
خمر پر حالانکہ نجاست خمر بکریمہ انما الخمر و المیسر ثابت ہی کیونکہ خمر کو رجس فرمایا ہی اور رجس
نجاست کو کہتے ہین چنانچہ خوک کے حق مین فرمایا ہی انہ رجس بلکہ خود ابو جعفر طوسی نے اسی
کریمہ سے استدلال کیا ہی نجاست خمر پر اسیطرح مثلث شراب نزدیک امامیہ کے حلال ہی
کذافی جامع العباسی قولہ حدیث کل مسکر حرام کو نا معتبر و ضعیف جانتے ہین حتی کہ ابو حنیفہ نے
وضو نبیذ سے تجویز کیا ہی اور ہدایہ و فتاوی سراجیہ مین لکہا ہی کہ نبیذ ایک قسم شراب کی ہی
کہ عمر بن خطاب اوسکو مرتے دم تک پیتا تہا کما فی جامع الاصول الخ جواب یہ حدیث مسلم
جمہور اہلسنت ہی اور اس باب مین یہانتک احتیاط ہی کہ جس چیز مین نشہ نکلا وے وہ بہی حکم حرام الخمر
ہی جیسے نان پاؤ اگر خمیر اوسکا تاڑی وغیرہ مسکرات سے یا معجون و بار اللحم و بنگ و سپندیا
وغیرہ بہنگ بوزہ اگر عقل انکی کہانے پینے سے بگاڑ دے تو حد بہی مارنی ہوگی اور جو نشہ لاوے
تو حد جاری ہو نزدیک امام محمد کے اور نزدیک شیخین کے تعزیر کیجاوے پس آپکی تحقیق متین
جس کسیمیں اس حدیث کو نامعتبر ضعیف کہا ہو اوسکا نام عنایت ہو تا نظر لایا جاوے

بہ بھنگ بھیت اگر نیست این بس کہ ترا ز دمے ز روا ہوش عقل حیر و اسرد آپ ہے کوئی شے مثل حکم
یا بھنگ وغیرہ کے کہا لیا ہی کہ دنیا او سکی نظر سے تی ہی سرب کا مست رہتا کہ کھجور کو چہ کر کے
پانی مین بھگو رکھتے اور سکا شیرہ پیتے اسکا نام نبیذ ہی سو ابو حنیفہؓ وضو کو اوس سے [illegible]
کہا کہ من لا یحضرہ الفقیہ مین لکھا ہی لا باس بالتوضی بالنبیذ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد توضا
بہ اور ترمذی و احمد نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے اونسے کہا کہ تمہاری چھاگل
مین کیا ہی ابن مسعودؓ نے کہا نبیذ ہی فرمایا خرما پاک ہی اور پانی پاک کرنے والا ہی پھر وضو کیا
آنحضرت نے نبیذ سے سو ابو حنیفہ یہہ شرط کرتے ہین کہ جب وضو کرے کہ آب خالص میسر نہو
در خارج مصر و قریہ ہو حتی کہ قاضی خان نے رجوع ابو حنیفہ کا اس سے نقل کیا ہی بلا اس سکو
عقائد مین لکھا ہی لا تحریم نبیذ التمر الی قولہ فعدم تحریمہ من قواعد اہل السنۃ خلافا للروافض
تہی پس اگر نبیذ کو حکم شراب ہوتا یا اوسمین سکر ہوتا تو آنحضرت اوس سے کیون وضو کرتے
بہ کیون اوسکو پیتے خصوصا عمر بن خطاب کہ بانی مبانی حرمت خمر تھے حالانکہ احادیث
کثیرہ سے پینا آنحضرتؐ کا نبیذ کو بلکہ حکم کرنا بشرب نبیذ ثابت ہی عن ابی سعید قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشربہ زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا اخرجہ مسلم اس
معلوم ہوا کہ دو چیز کو ملا کر اوسمین نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی
اور نزدیک امام اعظم کے حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام بنا بر علی ہذا اعتراض شرب نبیذ
پیغمبر پر لاحق تہا اور نبیذ کو اسما شراب سے کہنا مخالف لغت ہی قولہ تفسیر کبیر مین لکھا ہی قال
ابو حنیفۃ اذا تزوج الرجل بامرأۃ محرمۃ ووطیہا لا یلزمہ الحد وقال الشافعی یلزمہ جواب یا شیخ الزامی
ہی کہ مذہب امامیہ کا بھی اس مسئلہ مین یہی ہی مگر در حدیکہ توہم واطی کو واسطے صحت عقد کے
محرمات مؤبدہ پر شرط کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ توہم واطی دافع تشنیع امام اپنی نہین ہو سکتا
پس جو جواب کہ شیعہ اسکا دیوین وہی ابو حنیفہ کیطرف سے سمجھین اب شاہد اس دعوی کا تو ملاحظہ کیجیے
ارشاد الاذہان کے اوائل کتاب الحدود مین لکھا ہی فلو توہم العقد علی المحرمات المؤبدۃ صحیحا

سقط ولا یسقط الحد بالعقد مع العلم بفساده ولا باستیجار ها للوطی معہا ولو توہم الحل بہ انتہی آور جواب
تحقیق یہہ ہی کہ نزدیک ابوحنیفہ کے وطی کنیز زن اور روغم سے حد لازم آتی ہی پہ جاے وطی محارم بعقد متکین
امامیہ کہتے ہین کہ جو تزویج محارم لاعلمی سے کرے او سپر حد نہین لیکن تعزیر شدید واجب ہی اور
صریح لفظ امام عبارت امام نہین امام رازی کی عبارت اسجگہہ قاصر واقع ہوئی سہہذا یہہ صورت لبطریق فرض
ہی اور فرضکو وقوع لازم نہین آخر شیعہ تو اوس سے زیادہ کچہہ کہتے ہین کہ وقف کرنا فرج جاریہ کا
بالاجماع درست ہی وہ خرچی جاوے اور متعہ کرا کے اور کمائی اوسکی واقف کہاوے کہ حلال طیب ہی
اسیطرح ام ولد کسی کا نوکر کراوے خدمت پر یا اصیل گری پر اور فرج اوسکی دوسرے شخص کو
حلال کر دی تو خدمت واسطے اول کے اور فرج واسطے دوسرے کے ہو جاویگی اسیطرح متعہ
دوریہ درست ہی ہرچند اثنا عشریہ زمانہ حال منکر اس مسئلہ کے ہین لیکن محققین امامیہ قائل ہین
اس بات کے کہ بے شبہ یہہ مسئلہ کتب شیعہ مین موجود ہی گویا یہہ مثل ہندی اسی جگہہ سے نکلی ہی کہ
ایک جورو سارے کنبے کو بس ہی بالجملہ عاریت دینا فروج اماء کا اور حلال کرنا فروج حرم کا ضیف
پر احباب کے لئے اعظم طاعات و عمدۂ عبادات ہی حتی کہ ابن بابویہ قمی صاحب الاستاع نے ایک رقعہ
بھی اس باب مین صاحب الزمان سے نقل کیا ہی جسکے پڑہنے سے بال بدن پر کہڑے ہوتے ہین
معاذ اللہ یہہ دین نہوا آئین راجہ بابو نہی ہوا **قولہ** وہ جو سنی کہتے ہین کہ ابوحنیفہ شاگرد رشید
امام جعفر صادق علیہ السلام تہا اور امام نے اوسکے اجتہاد کو پسند فرمایا محض بے اصل و سخن
سازی ہی شاید جس زمانہ مین تصور اجتہاد کا اوسکے دلمین تہا حلقۂ درس امام مین حاضر ہوتا تہا
جواب سخن سازی سنیونکی اس باب مین جب مسلم ہو کہ خلاف اس دعوی کے انکی کتابون سے
تم ثابت کرو ورنہ الا یہہ آپکی سخن سازی ٹہیریگی علی الخصوص جب یہہ دعوی باقرار اکابر علمائے
امامیہ ثابت ہو تو او سوقت دیدہ و دانستہ حق پوشی ہی ابن مطہر حلی نے نہج الکرامۃ
مین اعتراف کیا ہی اسبات کا کہ ابوحنیفہ و مالک نے اخذ علم حضرت صادق سے کیا ہی اور
شافعی شاگرد مالک ہین اور احمد بن حنبل شاگرد شافعی ہین اور نیز ابوحنیفہ کو حضرت باقر

وریدشہید ... پس جبکہ امامیہ حق مجتہدین شیعہ مین کہ غیبت امام مین جامع شرائط
اجتہاد ہوتے ہین اعتقاد وجوب اطاعت کا رکہتے ہین تو وہ مجتہد جسنے حضور ائمہ مین شرائط اجتہاد
حاصل کئے ہون اور اونسے اجازت فتوی و اجتہاد لی ہو مذہب اوسکا کیونکر اولی بالاتباع ہوگا
ابوحنیفہ کو باعتراف شیخ علی باقر و زید شہید و حضرت صادق نے اجازت فتوی کی دی تہی یعنی جامع
ابوحنیفہ کا شروط اجتہاد کو بنص امام ثابت ہوا اور اوسکو واجب الاطاعت سمجہا وہ رد شہادت معصوم
کرتا ہی اور یہ کفر ہی خصوصا وقت غیبت امام کے البتہ مذہب اونکا اولی بالاخذ ہی مذہب ابن بابویہ
و ابن عقیل و ابن معلم سے لہذا انصاف کرو کہ اگر روایات اہلسنت کا اسمین اعتبار نکرو تو روایات
امامیہ البتہ مقبول ہین جمہور امامیہ راوی ہین کہ جب ابوحنیفہ پاس منصور خلیفہ کے گئے وہان
عیسی بن موسی موجود تہا اوسنے خلیفہ سے کہا کہ یہہ شخص آج اعلم الدنیا ہی منصور نے پوچہا عمن
اخذت العلم یا نعمان ابوحنیفہ نے کہا من اصحاب علی عن علی و من اصحاب ابن عباس عن ابن
عباس منصور نے کہا مضبوط ہوا تو ای جوان اپنے جی سے یہہ روایت شرح تحریر مین
لکہی ہی علاوہ اسکے کتب فقہ حنفیہ مین دیکہو مثل ہدایہ و شرح وقایہ و اشباہ کہ جابجا
ہین مذہبنا ماثور عن علی اور نیز کتب فضائل ابی حنیفہ مین دیکہو کہ اکثر ائمہ و امام زادے
سلسلہ اساتذہ عظام امام اعظم مین داخل ہین اور اونکو شرف تلمذ اونکا حاصل محمد بن یوسف
دمشقی صالحی شافعی نے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر
صادق و حضرت زید شہید و حضرت عبداللہ بن الحسن بن علی بن ابیطالب و عبداللہ بن علی بن
الحسین بن علی بن ابیطالب و حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب و حسن بن زید بن الحسن بن علی
ابن ابیطالب و حسن بن محمد بن علی بن ابیطالب علیہم السلام کو شیخ امام اعظم سے شمار
کیا ہی اگر تمکو یا تمہارے مجتہدونکو بہی شرف تلمذ اسقدر ائمہ و امام زادونکا حاصل ہوا ہو تو فرماؤ
کیونکہ اسجگہ ادعا شیعہ سے کام نہین چلتا اثبات واقعیت تلمذ چاہئے اگر قدرت ہو تو قوت
فعل مین لاؤ ورنہ زبان قلم و قلم زبانکو اظہار و بیان ایسے ہذیان سے باز رکہو اور اگر

بات بہی وہ خوریزیہ ائی نہین ترنیج الحق مین دیکہو کہ حلی نے اوسمین کیا افادہ فرمایا ہی اما الفقہا فکلہم یرجعون الیہ اما الامامیۃ فظاہر واما الحنفیۃ فان اصحاب ابی حنیفۃ اخذوا عن ابی حنیفۃ وہو تلمیذ الصادق علیہ السلام واما الشافعیۃ فاخذوا عن محمد بن ادریس الشافعی وہو قرء علی محمد بن الحسن تلمیذ ابی حنیفۃ وعلی مالک فرجع فقہہ الیہما واما احمد بن حنبل فقرء علی الشافعی فرجع فقہہ الیہ واما مالک فقرء علی اثنین احدہما ربیعۃ الرأی وہو تلمیذ عکرمۃ وہو تلمیذ ابن عباس وہو تلمیذ علی علیہ السلام والثانی مولانا جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام انتہی اور فضل بن روزبہان نے اسکے جواب مین فرمایا ہی اقول یفہم من ہذا ان کل من قرء علی احد یرجع فقہہ الیہ فرجع فقہ جمیع الائمۃ علی ہذا التقدیر الی الصادق علیہ السلام وفقہ الصادق عندہ لاشک انہ حق وصدق فلم یبق لہ بعد ہذا الکلام اعتراض علی الائمۃ انتہی آور عجائب امور سے یہ ہی کہ قاضی شوستری نے باوجود اس تعصب تمام کے رجوع فقہ فقہاء اربعہ کو طرف حضرت امیر کے تسلیم کیا ہی اور مجالس مین کوفی ہونیکو دلیل تشیع ٹہرایا ہی اگرچہ ابوحنیفہ کوفی ہون **قولہ** اگر بقول اشاعرہ طریقۂ امام پر ہوتا یعنی ابوحنیفہ تو خود دعوی اجتہاد و امامت کا کرکے خلاف امام کبہی مسائل جاری کرتا بلکہ ہمہ تن ترویج و ترقی مذہب امام مین کوشش کرتا اور مسائل مطابق حکم امام کہتا **جواب** مجالس المومنین سے ظاہر ہی کہ ابن عباس شاگرد حضرت امیر کے اور اونکے سامنے مرتبۂ اجتہاد کو پہنچے تہے اور اونکے حضور مین اجتہاد کیا کرتے تہے اور بعض مسائل مین خلاف جناب امیر تجویز و اجتہاد کرتے تہے آور نیز ہشام احول و ابن سالم و میثمی و زرارہ باوجودیکہ اصول عقاید مین مثل تجسیم و صورت و حدوث علم باریتعالی وغیرہ صریح مخالف ائمہ تہے اور سرزنش و نفرین انکی کلینی وغیرہ مین بروایات ثقات ثابت ہی معہذا انکی شاگردی و نسبت مین طرف حضرات ائمہ کے اور قبول کرتے ہین انکی روایت کے کوئی شیعہ سالس نہین لیتا مجہ ابوحنیفہ و مالک کو کہ اختلاف انکا محض فروع مین ہی نہ اصول مین کیون اعتبار سے گرایا جاتا ہو حالانکہ مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کے ضرور ہی **قولہ** نام امام کا اپنے لئے گوارا انکو تا شعر مجہون انام

سیہ شمارم چو چوب و سنگ ؛ بعد از علی و آل نبی گر بود امام **جواب** اطلاق لفظ امامت کا تو بیک اہلسنت کے بمعنی پیشوا ہونا ہی آور بمعنی بادشاہی و بمعنی خلافت سو اسجگہ امام سے مراد پیشوا ہونا ہی خلیفہ و بادشاہ اسی جہت سے پیش نماز کو بھی امام کہتے ہین اور یہہ اطلاق ماخوذ قرآن پاک سے ہے کہ پیشوایان دین کو اگرچہ ظاہر مین تصرف نہ کرتے تھے ائمہ فرمایا ہی وجعلنا ائمۃ یہدون بامرنا اور یہہ کسی کو یہہ مانتین کی ہی واجعلنا للمتقین اماما اور جہان خلافت مراد لی ہی وہان خلیفۃ الارض فرمایا ہی لیستخلفنہم فی الارض و یجعلکم خلفاء الارض الی غیر ذلک اسیطرح جو شخص جس علم کا ماہر کامل ہوتا ہی اوسکو اس فن کا امام کہتے ہین جیسے امام اعظم و امام شافعی کہ علم فقہ مین پیشوا تھے اور امام غزالی و امام رازی کہ علم عقاید و کلام مین پیشوا تھے اور نافع و عاصم کہ علم قرات مین مقتدی تھے اسیطرح ائمہ اطہار ان سب فنون مین پیشوا تھے خصوصا ہدایت باطنی و ارشاد و تقسیم مین اسلئے اہلسنت انکو علی الاطلاق امام کہتے ہین یہہ امامت مرادف خلافت کے نہین کیونکہ خلافت انکے نزدیک تصرف زمین مین باوصف استحقاق و غلبہ شوکت و نفاذ حکم کے ضرور ہی اور یہہ منحصر کی پانچ شخص مین اور اسیطرح صاحب تفسیر منہج السداد و باتنبہ اکابر علماء شیعہ و مجتہد ثانی بے حسام جو بین مین معنی امام و امامت کے لکھے ہین کہ مطابق اصول شیعہ ائمہ اہلبیت پر منطبق نہین ہوسکتے ہین تو بطریق مجاز موافق تعریف اہلسنت کے بمعنی پیشوا ہے چنانچہ روایات انکے اکثر کتب مین دیکھے ہین اسی جگہہ سے شیعہ شیخ حلی و طوسی کو بلفظ امام اعظم تعبیر کرتے ہین چنانچہ ناظر کتاب منتہی المطلب و استحکام الفتن و ارشاد القلوب پر مخفی نہین اور عبارات انکی دیباچہ ازالہ مین ہی آور عبارات عربی و فارسی مجالسی سے اطلاق لفظ امام و ظل اللہ کا ملوک پر ثابت ہی اسنو مین سنگ و چوب ہونا ائمہ شیعہ کا باقرار شیعہ نقش کا لحجر ہی **شعر** تا چند گرا ز چوب گراز سنگ تراشی گذار تعالی کہ بقصد رنگ تراشی ؛ **قولہ** جو ہندوستان مین حنفی بہت ہین اور ہمیشہ اثنا عشریہ مقابل ہوکر ہزیمت کہاتے ہین اسلئے ایک شمہ اونکے حال کا لکھدیا **جواب** عاقلان خود میدانند ع چیا باشد چہ خواہی گو **قولہ** اکثر مسائل ابو حنیفہ کہ اونکے دو فوتا گرد

ایام حکومت عباسیہ مین منوج کیاہی اور رد وقدح کی **جواب** دونو شاگرد سامنے استاد کے رتبہ اجتہاد کا رکہتے تھے اور مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کی لابدہی البتہ مسائل منصوصہ مین عمدًا وانستہ خلاف کرنا حرام ہی اور جب مسئلہ منصوص نہو تو دہین اجتہاد روا ہی گو احتمال خطا ہو سو مجتہد خاطی معاقب نہین بلکہ ماجور بیک اجر ہی کما یلوح من معالم الاصول للشیعۃ بناءً علی ہذا خطا محتمل مجتہد مثل صواب متیقن ہین اصلا اوسمین خوف وخطرہ نہین نہ اوسکے حق مین اور نہ اوسکے مقلد کے صرف اتنا چاہیے کہ اجتہاد محل اجتہاد مین ہو مقابلہ مین قرآن صریح وخبر متواتر مشہور واجماع امت کے نہو مقداد شیخ الشیعہ نے کنز العرفانین زیر کریمہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم لکہا ہی وثانیہا لولا ما کتب انکم لا تواخذون فی الخطاء فی الاجتہاد لعذبکم والخطاب لمن اخذ الفداء لا لہ علیہ السلام لعصمتہ عن الخطاء انتہی بلفظہ سو ایسے خطا کو تشنیع نہین کہتے آپ معنی منسوخ کے کسی عالم سے سیکہہ کر پہر استعمال اس لفظ کا کرنا کیونکہ استعمال محاورہ الفاظ مین اجتہاد سماعی شرط نہین بلکہ قول اہل لغت واہل دین مستند ہی **قولہ** ظاہرا جو ابوحنیفہ اپنے مسائل سے رجوع کرنا اور اپنے قول سے پہرنا دشوار جانتا تہا اسلیئے عہدہ قضا اختیار نکیا **جواب** اجواب عقل بر عکس بعکس اگر عدم رجوع منظور ہوتا تو عہدہ قضا کو لیتے کہ وجاہت حکومت سے کسیکو مجال خلاف وتنازع نہوتا غیر حاکم سے ہر کسیکو جرأت رد وبدل ہوتی ہی پس عدم قبول قضا کو سبب رجوع ٹہیرانا دلیل کمال عقل ہی معہذا رجوع ابوحنیفہ کا مسائل کثیرہ مین وقت ظہور حجت قوی کتب حنفیہ وغیرہ مین مرقوم ہی یہہ رجوع حسب فہم سامی معلوم نہین کس وادی سے ہوگا کہ ابن قاضی ہوکے رجوع کرنا قاضی ہوکر رجوع نکرنے سے بہی زیادہ مشکل نظر پڑتا ہی **قولہ** آمدم بر مطلب **جواب** اقول **شعر** گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب ؛ حجاب چہرہ مقصود بود مطلبہا **قولہ** اول صاحب تفسیر کبیر نے لکہا ہی قال ابوحنیفۃ المخلوقۃ من ماء الزانی یحرم علی الزانی وقال الشافعی انہا لیست بنتا فوجب ان لا یحرم **جواب** یہہ نقل اور نقل سابق یعنی اذا تزوج الرجل باُمہ الخ دونو مسروق ہین رسالہ متعہ مجتہد حق کوفہ ہند سے جسکا جواب شوکت عمریہ ہی سو تشنیع

مسئلہ پر کسی مذہب کے بدون رد دلیل اوسکی کے یا اقامت استدلال کے اوسکے بطلان پر یا بدون قدح کے مقدمات دلیل پر دلیل کمال انصاف و درستی ادراک ہی حالانکہ کتب امامیہ مین لکہا ہی کہ اگر ایک شخص نے عورت سے زنا کیا پہر اوسکو مع مادر و دختر اپنے نکاح مین لایا تو ہو سکتا ہی استبصار مین کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ ہی ہاشم سے نقل کیا ہی قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام جالسا فدخل علیہ رجل فسالہ من یاتی المراۃ حراما ایتزوجہا قال نعم وامہا وبنتہا اور حلی نے ارشاد الاذہان مین لکہا ہی لا تحرم الزانیۃ علی اب الزانی وابنہ مطلقا علی راے اور لا تحرم المزنی بہا ولا بنتہا انتہی اور صاحب شرایع نے کہا النسب یثبت مع النکاح الصحیح ومع الشبہۃ لا یثبت مع الزنا فلو زنا فانخلق من مائہ ولد علی التحریم لم ینسب الیہ شرعا وہل یحرم علی الزانی والزانیۃ الوجہ انہ یحرم لانہ مخلوق من مائہ وہو یسمی ولدا لغۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نسب ثابت نہین ہوتا اور بنت زانیہ شرعا بنت نہین گو لغۃ ہو تو اس صورت مین شافعی پر کیا جاے تشنیع ہی

شعر چشم بکشائی بعیب دیگران ؛ چون رسی بر عیب خود کوری ازان ؛ شافعی بہی یہی کہتے ہین کہ ما زانی کی شرع مین کچہ حرمت نہین اور متولد من الزنا داخل آیہ نساء محرمات نہین بلکہ کریمہ احل لکم ما ورآء ذلکم اوسکو شامل ہی چنانچہ جواب تفصیلی اسکا شوکت عمریہ مین لکہا ہی اور روایات مذاہب کو زیادہ تر ضبط کیا ہی **قولہ** دوسرے شافعی ایک گواہ ایک قسم پر حکم کرتا ہی بلکہ قسم مدعی کو کافی لکہا ہی اور یہہ خلاف قرآن ہی قولہ تعالی واستشہدوا شہیدین من رجالکم الخ و شرح مشکوۃ مین ہی کہ اول یہہ عمل معاویہ نے کیا ہی جسکو شافعی نے اختیار کیا حالانکہ مشکوۃ و مسلم مین ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اگر تصدیق کسی قول کی اوسکے قول پر کیجاے تو ہر قوم دوسرے کی خونریزی و اخذ مال کرے

جواب دلیل قول شافعی کی یہہ ہی کہ مسلم وغیرہ مین بحدیث ابن عباس آیا ہی کہ آنحضرت نے حکم کیا ساتہہ ایک قسم و ایک شاہد کے اور احمد و ابن ماجہ و ترمذی و بیہقی نے جابر سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے حکم فرمایا ساتہہ یمین مع الشاہد کے وہو من حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر اور مروی ہی جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابیطالب سے کہ آنحضرت نے حکم دیا بشہادت شاہد واحد اور ایک قسم

جواز نکاح زانی ببنت زانیہ

حکم شافعی کا ایک گواہ اور ایک قسم

صاحب حق کے اخرجہ احمد والدارقطنی وقد صحح حدیث جابر ابو عوانہ وابن خزیمہ اور ابو داود وابن ماجہ
و ترمذی نے حدیث ابو ہریرہ سے اخراج کیا ہی کہ حکم کیا رسول خدا نے ساتھ یمین و شاہد کے و احمد ورجال
اسنادہ ثقات وصححہ ابو حاتم وابو زرعہ واخرجہ ابن ماجہ واحمد من حدیث سرق ورجالہ رجال الصحیح الا
الراوی لہ عن سرق فانہ مجہول اور ابن جوزی نے تعداد روات حدیث مذکور کو زیادہ بیس صحابی سے
تحقیق میں ذکر کیا ہی اور استیفا کرگئے ہیں جمہور ومن بعدہم پس جب ثبوت اسکا قول شارع علیہ
الصلوٰۃ والسلام سے بالغ درجہ ہوگیا تو اب مخالفت قرآن باقی نرہی کہ جار نابہ من جارنا بالقرآن
پیغمبر سے زیادہ اور کون معنی قرآن کے سمجہے گا اور آپنے بہی جابجا لکہا ہی کہ قرآن کے معنی اہلبیت خوب
بوجہتے ہیں سو یہ مسئلہ روایت اہلبیت سے ثابت ہوا ہی کما مر شافعی نے محض اپنے اجتہاد سے نہین کہا
اور مجتہد کو تقلید صحابہ وغیرہ لازم ہی آور تمام شرح مشکوٰۃ کا جسمین جملہ موضوعہ مذکورہ لکہا ہی عنایت ہو
کہ اوس سے مطابقت کیجاوے اور حدیث مسلم مسلم ہی لیکن اوسکو اس سے کچہہ علاقہ نہین معہذا اپنے
گہر کی بلکہ دو کانکی تو خبر لیجیے کہ شیعہ شہادت طفل نابالغ دہ سالہ کو بمقدمہ قصاص قبول کرتے ہین
حالانکہ طفل نابالغ البتہ شہادت کی کسی مقدمہ مین نہین رکہتا بموجب اسی کریمہ کے جو آپنے
لکہی ہی یعنی واستشہدوا شہیدین من رجالکم اسیطرح مقدمہ قصاص مین کہ تلف جان ہی شہادت
اوسکی کسیطرح قبول نہین اسیطرح مسائل بہت ہین جنہین خلاف صریح قرآن کرتے ہین مثلاً
کہتے ہین کہ جمعہ غیبت امام مین متروک ہی حالانکہ حق تعالی فرماتا ہی اذا نودی للصلوٰۃ من
یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور اسمین قید حضور امام کی نہین چنانچہ اسی جہت سے باوجود
ہمسائگی موتی مسجد اور صاحب الطاق ہونیکے تمکو کبہی اتفاق حضور جمعہ وجماعت کا مسجد مین
نہین ہوتا اسیطرح زکوٰۃ کو زر وسیم غیر مسکوک مین واجب نہین جانتے حالانکہ کریمہ الذین یکنزون
الذہب والفضۃ عام ہی خاص نہین اسیطرح ستر عورت کو حج مین فرض نہین جانتے حالانکہ خذوا زینتکم عند
کل مسجد وارد ہی اسیطرح طواف کو ننگے بدن درست کہتے ہین اور زنا کو احرام حج مین
موجب نقصان نہین سمجہتے حالانکہ فرمایا ہی لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج سیعلم

حدود مین حکم قاضی کو غیر نافذ کہتے ہین اور ہوے امام معصوم کو شرط کرتے ہین حالانکہ اس
صورتمین سارے حدود معطل ایسے ہو جاتے ہین کیونکہ جو امام ہین وہ غائب ہین اور ائمہ مین
یا کربلا معلی یا نجف اشرف مین ہو نگے نہ فیض آباد و لکھنؤ لودیانہ و بھوپال مین یہان کون ہی جو
حدود کرے پس اگر امام نائب باجازت امام نفاذ حدود کر سکتا ہی تو حکم خدا کیا تقصیر کیا
کہ اوسکو نافذ نہین کرتے کاش خدا کو نائب امام ہی سمجھکر اقامت حدود کرین قال تعالی فاجلدوهم ثمانین
جلدة و فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة و فاقطعوا ایدیهما **قولہ** میرے شطرنج نزدیک شافعی کے
حلال ہی کہ صاف قمار ہی ہدایہ شرح وقایہ مین دیکھو قرآن مین ہی انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من
عمل الشیطان **جواب** شافعی کے دو قول ہین قول اول مین کہ وہی بچند شرط انکے جائز ہی
کہ قمار نہو اور آلات اوسکے مصور بصور حیوانات نہون والا حرام ہی پس شطرنج کو علی الاطلاق
قمار قرار دینا جہل ہی تعریف قمار سے اور اوسپر آیہ کریمہ کو لانا بناء فاسد علی الفاسد ہی ہان شطرنج
لعب مباح ہی مثل دیب اسپ تیر اندازی و نیزہ بازی کہ اوسکو تیزی ذہن اور قابو جنگ
و بچنے مین مکائد خصم سے دخل تمام ہی سو ایسی لعب مذموم نہین امامیہ تو حالت نماز مین
لعب ذکر خصیتین تجویز کرتے ہین کذا فی التہذیب دوسرا قول موافق جمہور کے یعنی حرام ہی
قال ابو حنیفة و المالک و الحنابلة و قد صح عن الشافعی انہ رجع عنہ نص علیہ ابو حامد الغزالی
ایسا اختلاف اجتہاد امامیہ مین بھی واقع ہی چنانچہ شرائع مین تحریم بول ماکول اللحم کو اشبہ کہا
ہی اور مختصر نافع مین اسی مبحث مین اوسکی تحلیل کو اشبہ لکھا ہی اور احادیث متعارضہ
مین موجود ہین **شعر** تا کی ملامت مژہ اشکبار من ٭ یکبار ہم نصیحت چشم سیاہ خویش **قولہ**
حال مالک کا جامع مہمات مالکیہ مین دیکھو پڑھنا اعوذ باللہ کا نماز مین بدعت اور بسم اللہ مکروہ
اور گوشت بہت جانورون ذی ناب و مخلب کا درست جانتا ہی **جواب** بحر الرائق وغیرہ کتب معتبرہ
معلوم ہوتا ہی کہ تعوذ باجماع سلف سنت ہی اور مالک بے شبہہ سلف مین داخل ہین کما قال
فی البحر السلف اجمعوا علی سنیة التعوذ کما نقلہ النسفی فی الکافی اور مستخلص شرح کنز الدقائق

التعوذ سنتہ عند العامۃ وقال بعضہم لیس بسنۃ و الصحیح قول العامۃ انتہی لیکن عینی نے اتنا لکھا ہی
کہ قال مالک لا یتعوذ ولا یسمی انتہی سو اس سے بدعت و مکروہ ہونا تعوذ و تسمیہ کا نزدیک مالک کے
لازم نہین آتا اور حیوان ذی ناب و ذی مخلب کو آپ متعین کرین اوسوقت گفتگو کیجاوے کیونکہ بجو
بھیڑیا تیندوا بچھو چیتا چوہا خانگی سانپ شیر کتا ہاتھی وغیرہ مالک کے نزدیک مکروہ ہین یا
درست نہین جسطرح گدہا ابابیل وغیرہ نزدیک امامیہ کے مکروہ ہین **قولہ** فتاوی شیخ تاج محمد
مین ہی کہ مالک لواطت کو درست جانتا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ یہہ فتاوی مجہول الحال ہی
مالک مذکور ایک روات شیعہ سے ہی اوسنے متعہ و ادخال الذکر فی الدبر کو روایت کیا ہی اور یہہ باعث
اتہام کا امام مالک اہلسنت پر ہوا کذا فی التبصرۃ والا مالک سختی حق لوطی مین اشد الناس ہین چنانچہ
حد لوطی کی انکے نزدیک قتل ہی بکر ہو یا ثیب اگرچہ کیفیت قتل مین اختلاف کیا ہی اغاثۃ اللہفان
فی مکائد الشیطان مین لکہا ہی وصنف بعضہم کتابا فی ہذا الباب وقال فی اثنائہ باب فی المذہب
المالکی وذکر فیہ جماع المذکور وقد علم ان مالکا من اشد الناس انکارا علی فاعل ذلک فانہ یجعل
الوطی القتل سواء کان بکرا او ثیبا کما دلت علیہ النصوص مما اتفق علیہ اصحاب الرسول وان اختلفوا
فی کیفیۃ قتلہ انتہی بحروفہ اور نزدیک امامیہ کے وطی حبل سے غسل لازم نہین آتا بلکہ صوم کو بہی
اعلام سے غیر فاسد کہتے ہین اس سے جواز لواطت ثابت ہی بلکہ علت ابنہ کو علت الروافض اسی جگہہ سے
کہتے ہین کہ بدایت اوسکی امامیہ سے ہی **قولہ** تفسیر در منثور مین ہی سئل مالک بن انس عن وطی الحائل
فی الدبر فقال لی الساعۃ غسلت راسی منہ الی قولہ والقیاس انہ حلال **جواب** مشتمل ہونا
در منثور کا احادیث موضوعہ پر سابق گذر چکا معہذا آپنے یہہ روایات مفتری اپنے باپکا مال
سمجھکر بحر النفائس سے سرقہ کرے ہین خیر کچہہ مضائقہ نہین ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند
صاحب اغاثۃ اللہفان نے اسمقام مین لکہا ہی کہ سبب فی ذلک انہ قد نقل عن مالک القول بجواز وطی
الرجل زوجتہ فی دبرہا وہو ایضا کذب علی مالک واصحابہ وکتبہم مصرحۃ بتحریمہ انتہی آپ سنیے کہ
امامیہ نے وطی در دبر منکوحہ و مملوکہ و جاریہ عاریت و وقف و امانت و زن متعہ کو تجویز کیا ہی چنانچہ

استبصار مین کہ اصول اربعہ شیعہ سے ہے باب اتیان النساء فیما دون الفرج مین لکھا ہی
سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرہا قال لا باس اور نیز یہہ بہی لکھا ہی کہ ایک
شخص نے امام رضا علیہ السلام سے پوچہا کہ مجامعت دبر زن مین جائز ہی یا نہین فرمایا جائز ہی
سائل نے کہا کہ آپ بہی یہہ کام کیا ہی فرمایا مین نہین کرتا سو مصنف نے اس انکار امام کو محمول
تقیہ یا کراہت پر کیا ہی اسیطرح مفسرین امامیہ نے کریمہ انی شئتم سے استدلال کیا ہی جواز وطی
فی الدبر پر حالانکہ لفظ حرث اور کریمہ فاعتزلوا النساء فی المحیض قرینہ جلی ہی عدم جواز پر کیونکہ
مراد مکان ہی یا ہیئت نہ یہہ کہ جس عضو مین چاہے ادخال کرے وہین ہویا مقعد لیکن بعض امامیہ
متاخرین نے اس شناعت پر مطلع ہوکر اور حمل اوسکا تقیہ پر مناسب سمجہکر مکروہ کہا ہی
بقول عوام یہہ مکروہ طبعی ہوا نہ مکروہ شرعی کیونکہ قیاس بقاء نفس ہی تو جواز متعین ہی
اور جب ثبوت اوسکا مالک پر متعذر ہوا تو صاحب استبصار نے یہہ بات بنائی ہی کہ اصحاب مالکیہ کو
اسمین اختلاف ہی سو یہہ حقیقت مین اپنی عیب پوشی ہی کہ بلکہ نکاح وملکیین وغیرہ مین بہی
وطی فی الدبر کو جائز جانتے ہین ولیکن سچ کیا ہے بات جہان بات بنائے نہ بنی ۔ حلی نے شرح
ارشاد الاذہان مین جانا الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب
انتہی بحروفہ لکھکر سارا پردہ فاحش کر دیا آہ شعر عشق از پردہ حیا بردہ تقوی بر داشت
طبل پنہان چہ زنم طشت من از بام افتاد ۔ حاصل معنی یہہ ہی کہ وطی فی الدبر سارے حکمون مین
برابر وطی فی القبل کے ہی یہانتک کہ احکام نسب مین بہی ماشاء اللہ فہم وادراک اتنا ہو
کہ مقعد کو موضع ولادت کہین اور احکام نسب کو اوس سے متعلق کرین سچ ہی بحکم عقل
الحاکم فی الدبر یہہ مذہب اسی قابل ہی کہ نسبت اوسکی دبر تک پہنچی محمود نے واسطے
ولادت بعض اوتار وونکے ناف وسوراخ کو نظر بعدم نجاست موضع تجویز کیا تہا ہون
معدن براز ومنبع نجاسات غلیظہ کو پسند فرمایا ہے موضع تعلق نسب وسبب لطافت تہا
حالانکہ ناپاکی اسجگہ کی بروقت اتنا استعمال وہین موجود رہتی ہی جبکہ جذاء ایک نے فرج کے

[illegible]

بعلت نجاست حیض حرام فرمایا تو دبر بعلت نجاست براز کیونکر حرام نہو گی حالانکہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی صحیح
ہین ملعون من اتی امراۃ فی دبرہا اور نیز فرمایا ہی اتقوا محاش النساء از امی دبارہن وہ بموجب خبر صحیح
متفق علیہ نص علیہ القداو فتدبر قولہ ملا او حدیث حرام جم ہین اور جامی نے بہارستان مین
لکھا ہی یعنی جواز لواطت کو طرف مالک کے منسوب کیا ہی جواب یہہ دو تو کتابین نہ علم فقہ کی ہین
نہ حدیث کی کہ یا نحن فیہ مین حجت اور شعرا کی بے باکیان شیعی ہون یا سنی نص سے ثابت ہی
کہ انہم فی کل واد یہیمون متعہ کا اسپر کیا دلیل ہی کہ مراد مالک سے اسجگہہ امام مالک ہین نہ مالک راوی
شیعہ علاوہ اسکے مجتہدین کوفہ کہنے رسالہ متعہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مذہب حنفی اور مالکی را
خوب بیشناسند نہ دیگرے انتہی بمعناہ سو یہہ دو تو شاعر مالکی المذہب بہی نہین کہ انکا کلام باب
مین معتبر ہو اور اگر کلام شعرا کیفما کان درخور قبول ہی تو بسم اللہ بعضے شعرا امامیہ نے جناب امیر کو
باوصاف خدا کے وصف کیا ہی اور کہا کہ جناب ممدوح کو بشر نہ کہنا چاہیے منہا قولہ شعر تعالی جل عن
الاعراض والاین والمتی ۞ وکبیر عن تشبیہ بالعناصر ۞ اور دوسرے شاعر نے کہا ہے ربا ابل النہی عجزوا عن
وصف حیدرۃ ۞ والعاشقون بمعنی حسنہ تاہوا ۞ ان ادعہ لبشرا فالعقل یمنعنی ۞ واختشی اللہ فی
قولی ہو اللہ ۞ اور یہہ قریب بمذہب غلاۃ اور کفر و زندقہ صرف ہی اور بعضون نے یہہ اشعار بنا کے
اور شافعی پر افترا کیا ہے ربا کفی فی فضل مولانا علی ۞ وقوع الشک فیہ انہ اللہ ۞ ومات الشافعی
لیس یدری ۞ علی ربہ ام ربہ اللہ ۞ اور بعض نے کہا ہے غلط الامین فجازہا عن حیدرہ ۞ اور یہہ
شعر فارسی تو بہت مشہور ہی شعر جبرئیل کہ آمد ز بر خالق بیچون ۞ در پیش محمد شد و مقصود علی بود
قولہ فتح القدیر و حواشی ہدایہ سے حال لکہہ کا ظاہر ہی کہ بنگ نوشی کو واسطے سرور طبیعت کے
نوش جان کہا ہی جواب کذب صریح و افترائی محض کا جواب یہی ہی کہ ربح کہتے ہین دروغ را
جزا باشد دروغ چو بنگ نوشی باتفاق فقہا مذاہب ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم حرام ہی چنانچہ کتاب
الزواجر فی تعداد الکبائر ابن حجر ہیتمی مکی مین متصل لکہا ہی چہ جائیکہ بقصد سرور طبیعت نوش جان
کرنے ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکہا ہی البنج حرام صریح بہ المتاخرون وانما لم یتکلم فیہ المتقدمون

لانہ لم تمکن فی زمانہم شہرتہ فلما ظہر وجودہ واشتہر فسادہ اتفقوا علی حرمتہ انتہی اور اسیطرح شیخ ابو ...
بحر النفائس مین نقل کیا ہی اور صاحب مختار و بحر رائق و فتح القدیر وغیرہ لکھتے ہین من
قال بحل البنج والحشیش فہو زندیق مبتدع انتہی بعہذا حدوث بنگ کا بعد زمانہ مالک کے ہوا ہی
اور باتفاق علما امام مالک سے اسمین کوئی روایت منقول نہین بلکہ حدوث اوسکا متاخر ہی انتہی
اب یہ خدا جانے آنکو نشہ بنگ کا ہی یا شراب قہر الٰہی کا کہ باوجود ادعائے تاریخ دانی اور ترجمہ کرنے تواریخ
رومی و یونانی کے ایسی کہوٹی بات کہہ بیٹھے ہر کہ نام دودکا بکا بدنام ہوتا ہی **قولہ** عقیدہ مالک کا
دربارہ خداوند عالم ملل و نحل سے ہویدا ہی **جواب** نا زمن ہماسیکو علم ما کان وما یکون نہین کہ بے ذکر
عقیدہ و تعین موقع صرف نام کتاب سے حقیقت نفس واقع پر مطلع ہو جاوے آپ نقل فرماوین اور جواب
لین کہ اسمین تہہ دے اور اسمین تہہ لے **قولہ** انشاء اللہ رسالہ جداگانہ حالات ہر چہار مین تفصیل لکھکر
کوائف عجیبہ سے مطلع کرونگا **جواب** خدا جانے یہہ رسالہ آپنے لکھکر کوائف عجیبہ سے مطلع کیا یا نہین
ہمکو تو ابتک اطلاع نہین ہوئی ورنہ بے شبہہ گلگشت کوائف عجیبہ کرتے کیونکہ کیفیت کی جمع کیفیات
آتی ہی کوائف پس حسب صورتین کہ آپنے بزور اجتہاد لفظ کو بگاڑا تو معنی کو بالضرور ستیاناس کیا
ہوگا اسصورتین وہ رسالہ بالیقین کوائف عجیبہ ہی غالبا یہہ کیفیت آنکو بیان مسئلہ بنگ اور وطی فی
الدبر سے جسمین دیر سے مبتلا ہو حاصل ہوا ہی **قولہ** صلی القفال المروزی رکعتین علی مذہب
الشافعی ثم صلی رکعتین علی مقتضی مذہب ابی حنیفۃ فلبس جلد کلب مدبوغا ولطخ ربعہ بالنجاسۃ وتوضا
بنبیذ التمر وکبر بالفارسیۃ ثم قرأ بالفارسیۃ آیۃ ونقر نقرتین من غیر فصل وضرط فی آخر تشہد من غیر
نیۃ السلام یعنی بجائے تمنا ستان کے دو دو برگ سبز پڑہا **جواب** صاحب تبصرہ نے فرمایا ہی
کہ علمائے متاخرین امامیہ نے واسطے الزام حنفیہ کے ایک حکایت جوڑی ہی کہ ایک شخص نے واسطے تصحیح
مذہب ابی حنیفہ کے نبیذ سے وضو کیا الی آخرہ چنانچہ منہج الفاضلین ملا محمد باقر مجلسی کے باب ... مین
مذکور ہی انتہی حاصلہ و لہذا ملا علی قاری نے انکار شدید کیا ہی قصہ قفال نقال کا امام الحرمین نے
کیونکہ صورت مذکورہ تلفیق فی المذہب ہی اور تلفیق مذاہب متبع رخص ہر ایک مذہب ابن القفال

اہلسنت ممنوع بلکہ مردود ہی معتبر جنکو لائق یہ تھا کہ اول تلفیق خصائل مذاہب مختلفہ کو ثابت کرتا پھر
اعتراض لاتا ایسے حرکات بیجا مصداق کریمہ ہین الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا قال علی القاری
فی رد رسالۃ مغیث الخلق لا یجوز للقاضی ما قلتموہ بل یجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من المذاہب اما
مذہب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس له ان
ینتحل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا
ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکالیف لان مذہب الشافعی
اذا اقتضی تحریم الشئ ومذہب ابی حنیفۃ اباحۃ ذلک الشئ بعینہ او علی عکس ذلک فہو ان شاء مال الی
الحل وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرام وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستقصاء
قاعدتہ وذلک باطل انتہی بالجملہ ثابت ہوا کہ اصل یہ حکایت ساختہ و بافتہ اتباع ابن سبا ہی اور صورت
حاصلہ اوسکی نزدیک اہلسنت کے باور ہوا ہی اور اوسکی نقل و روایت مین شرع شریف سے استہزا ہی
معہذا وجہ طعن کی اس باب مین یہی ہوگی کہ امور مذکورہ عند الحنفیہ روا ہین سو جواب ہر ایک کا جدا جدا
قولہ قولہ کرکے لکھا جاتا ہی اوسکو سمجھو عجب ماجرا ہی قولہ لبس جلد کلب مدبوغ اقول جواب حدیث متفق
علیہ فریقین مین آیا ہی دباغ الجلد طہورہ وایما اہاب دبغ فقد طہر سو مذہب حنیفہ کا یہی یعنی
طہارت پوست مدبوغ جب ہی کہ رطوبات اوسکے بصالح ادویہ سے بالکل زائل ہوگئے ہون
پھر وجہ خصوص طعن کی حنفیہ پر غیر ظاہر ہی حالانکہ من لا یحضرہ الفقیہ مین کہ اصول اربعہ
امامیہ سے ہی لکھا ہی سئل الصادق علیہ السلام من جلد الخنزیر یجعل دلوا قال لا باس انتہی اور سطح
گو وہ خشک انسان پر کہ بالاجماع نجس العین ہی اور کسی تدبیر سے پاک نہین ہو سکتا اگر کسی جگہ
مفروش ہو تو اوس پر نماز پڑھنا درست ہی جسطرح حلی نے ارشاد مین اور ابو القاسم نے
شرائع مین لکھا ہی اور ابو جعفر طوسی نے اوسکی تصریح کی ہی بلکہ اجماع نقل کیا ہی
بلا خلاف آب ذرا پوست مدبوغ کلب اور گوہ انسانمین مقابلہ کرو اور سوچو کہ کن لوگون کو
نجاست زیادہ ہی سبحان اللہ آپکو عیب ہیں اور کو آخ تو اور جواب تفصیلی اسکا کید چند

وسوم تحفہ مین لکھا ہی **قولہ** ولطخ ربہ بالنجاستہ **جواب** مراد اس نجاست سے نجاست حقیقی کا نظیف اور دہ بھی اوس تقدیر پر کہ دوسرا جامہ طاہر میسر نہو مین لا یحضرہ الفقیہ مین لکھا ہی کہ جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز مین صحیح نہین اور تہذیب مین ہی کہ اگر مصلی بعد فراغ نماز کے اپنے کپڑے مین انسان یا کسی حیوان کا گوہ لگا دیکھے یا منی یا خون سے آلودہ پاوے تو نماز مین خلل نہین وہکذا فی الحبل المتین فی احکام احکام الدین للبہار العاملی اس صورت مین نجاست حنفیہ پر کیا ملامت ہی آخر نجاست خفیفہ ربع جامہ کی بشبہہ ان نجاستا غلیظہ عدد سے کمتر ہی **قولہ** و توضا بنبید التمر **جواب** بعد ثبوت وضو بنبیذ کے باتفاق فریقین کما سبق یہہ طعن لغو ہی ارجع البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر ظرفہ یہہ ہی کہ امامیہ نبیذ کو کہ شیعہ کبھو ہی حرام مثل خمر کہتے ہین اور اوس پانی کو جس سے استنجا کیا ہو اور سنور محل استنجا پاک نہوا ہو اور اجزا نجاست پانی مین مل جل گئے ہون حتی کہ وزن پانی کا زیادہ ہوگیا ہو اوسکو پاک کہتے ہین کذا فی منتہی ابن مطہر الحلی اسیطرح اگر پیشاب کر نہین دا ہی سو جیہ رخسار بدن پر کچھہ قطرات بول یا مذی اور منی کر پڑے جاوے تو حاجت دہونیکی نہین نماز درست ہی اسیطرح اگر جسم مخنث گوہ غلیظ سہرا ہو غولہ لگاوے اور جرم نجاست کا بدن پر نہو تو ہی نماز جائز ہی کذا فی التحفہ اب ذرا انکا وضو نماز کو دیکھو اور نماز بوضو نبیذ کو دیکھو معلوم نہین کہ آب استنجا مین بسبب زیادت مقعد کے کہ معدن نجاستا غلیظہ ہی کیا خوبی و پاکیزگی پیدا ہوجاتی ہی کہ طہارت اوسکی کسیطرح نہین جاتی **س** بر شش داخل نگرد و لا ولیس ذ این طہارت است گوہ پر قیاس اسیطرح گوہ انسان کو حکم گوہ گاو مین رکھا ہی نزدیک ہندؤنکی تو بارے غنیمت ہی کہ آدم سے گاؤ تک بہت فرق ہی الاسلام یعلو ولا یعلی اور اب کھجور مین کہ الطف فواکہ و اعذب میاہ ہی کیا نجاست و خباثت پیدا ہوگئی کہ حکم خمر مین ٹہر گیا آئے **شعر** اذا ساء فعل المرء ساءت ظنونہ ٭ واعتقہ ما یجبنی علیہ احتہا دہ **قولہ** وکبر بالفارسیۃ ثم قرء بالفارسیۃ آیۃ **جواب** رجوع امام کا اس حکم سے باتفاق حنفیہ ثابت ہی اور الزام بنا بمرجوع عنہ کام اہل جہل و عناد کا ہی علاوہ اسکے یہہ تو بہلا پھر قرآنکا پڑہنا تہا اگرچہ فارسی ہو

جواب سرخ دعا عاص

وضوء نبیذ

قرات قرآن در فارسی

شرایع مین تو کہانا پینا حالت نماز مین درست لکہا ہی **قوله** ونقر نقرتین من غیر فصل **جواب**
نزدیک ابو حنیفہ کے تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی اور نزدیک ابو یوسف وغیرہ کے فرض
عین ہی بے اوسکے نماز فاسد ہی کذا فی فتح القدیر پس نزدیک ابو حنیفہ کے تارک تعدیل بعاوہ
واجب ہی اسصورت مین طعن نقر بیجا ہی **قوله** وضرطہ فی آخر تشہدہ من غیر نیۃ السلام **جواب**
اگر ابو حنیفہ نے سلام کو جزو نماز نسجہا تو کیا ڈر ہی کہ علمار امامیہ بہی سلام کو جزو نماز نہین
جانتے چنانچہ باب دوم مطلب سوم جامع عباسی مین لکہا ہی علاوہ اسکے ابو جعفر طوسی فرماتے
ہین کہ اگر مصلی مین نماز مین خوبصورت عورت سے لپٹے اور نعوظ پیدا ہوا اور سر ذکر محاذی سوراخ
عورت رکہے اور بہت سے مذی نکلے تو نماز اوسکی صحیح ہی اور یہہ مسئلہ بہت مشہور ہی کہ اگر کوئی
بضرورت برہنہ ہوکر ذکر و خصیتین پر مٹی لگا کے نماز پڑہے تو روا ہی بلکہ استبصار مین لکہا ہی
کہ عین نماز مین خصیون سے کہیلنا حرام نہین اب ذرا اس نماز کو اوس نماز سے موازنہ کرو کہ کون سچا
ہی **شعر** نہ یکی و بس دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ ؛ نہ یکی افسوس کہ ہر دم ہزار بار افسوس **قوله** حال
ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ کہ قاضی بغداد تہا مفصل تاریخ الخلفار سیوطی مین مسطور ہی کہ شام
سے کیا کیا الخ **جواب** یہہ حکایت جسکا خلاصہ معتبر نہونا کلام کنیز و غلام کا شرعاً عین ہی
بے اصل محض ہی اسلئے کہ علی الاطلاق عدم اعتبار اونکے اقوال کا محتاج بیان دلیل ہی اور مخالف
قواعد شرع اگر اصل قصہ صحیح اگر معلوم ہوا اور وجوہ طعن ظاہر تو کیہہ کہا جاوے **ع** مثل الذباب
یراعی موضع العلل ؛ کوئی کام سوا عیب جینی کے امامیہ نہین ذرہم فی طغیانہم یعمہون **قوله** ناصر
خسرو کہتا ہی **شعر** شافعی گفت کہ شطرنج مباح ست مدام ؛ کج مبازید کہ جز راست لقمہ نبود
کلام ؛ بو حنیفہ بازین گفت در احوال نبید ؛ کہ نجوشیدہ بخور تا نبود بر تو حرام ؛ حنبلی گفت
چو ندور طرہ عمر ز زبانی ؛ اندکے بنگ بخور تا سوئے احباب خرام ؛ گر کسی بیر و جی مفتی چارم مالک
ہم از بحر تو تجویز کند وطی غلام ؛ بنگ و می نوش کن و کون دہ و خوش باز قمار ؛ کہ مسلمانی
برین چار امام ست تمام ؛ **جواب** تبصرہ مین لکہا ہی کہ فرقہ امامیہ کے واسطے الزام اہلسنت کے

دلیر نمازی کرنیکے اجازت انعام کی طرف امام مالک کے اور رحلت بنگ نوشی کی طرف امام احمد بن
حنبل کے اور تجویز شطرنج بازی کی طرف ابوحنیفہ کے اور اباحت قمار بازی کی طرف امام شافعی کے منسوب کر کے
چند شعر بنائے ہیں چنانچہ منہج الفاضلین میں مذکور ہیں انتہی منہ ناصر خسرو اصفہانی مذہب
تناسخ رکھتا تھا معاصر و مصاحب بوعلی سینا تھا سنہ چار صد و چہل میں اوسنے وفات پائی
کذا فی مفتاح التواریخ سو جواب ان اشعار کا لفظ بلفظ سابق گذر چکا فلیرجع الیہ اور علاوہ اسکے
اتباع شعرا کا کام غاویوں کا ہی قال تعالی والشعراء یتبعھم الغاوون طرفہ یہ ہی کہ آپنے بنگ نوشی کو مذہب
امام مالک قرار دیا تھا اور ناصر خسرو نے اوسی مذہب امام احمد بن حنبل ٹہرایا فرمائیے ناظم خسرو صادق
ہیں یا نا ترخسرو خسر الدنیا والآخرہ ذلک ہو الخسران المبین **قولہ** کسی شخص نے قاضی محمد بن علی
شوکانی سے پوچھا اذا قال المؤذن حی علی خیر العمل ینبغی اجابتہ بشئی ام لا فاجاب لا اجابۃ لذلک
لکرہیۃ لانہ بدعۃ من شعار الروافض وقد کرہ الائمۃ اظہار شعائرہم میں ردجواب میں ناصبی کے
کہتا ہوں الصلوۃ خیر من النوم بدعۃ عمریۃ لا اصل لھا انظر فی الموطا عن مالک بلغہ ان المؤذن
جاء الی عمر یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی
نداء الصبح انتہی کلامہ **جواب** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست ؛ گل ست سعدی و در چشم
مردمان خار ست ؛ تمکو اگر معنی روایت موطا کے نہ آئے تھے تو اور کسی سے پوچھا ہوتا
پھر اگر کوئی گرہ نہ کھلتی پایا جاتا تو بدعت زنا ہی لکھا ہوتا حالانکہ قول ناصبی جواب ناصبی و نوباف شیخ
احمد عرب ہیں سمجھے بنظر جواز تصرف بسر و دبال پدر اوسکو واسطے اظہار مہارت کے زبان عربی میں
باوجود نا حق ہونے صرف و نحو وغیرہ کے اپنے نام پر نقل کیا خیر ع مارا چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و
خر رفت ؛ معنی روایت مذکور کے یہہ ہیں کہ موذن نے خارج اذان یہہ کلمہ کہا تھا عمر نے فرمایا اسکو
اوسکے محل یعنی اذان میں کہا کر اور نائم کے جگانے کے واسطے نکہہ چنانچہ یہہ واقعہ بعینہ سامنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا ابن ماجہ میں ہی کہ آئے بلال پاس آنحضرت کے واسطے
خبر دینے نماز صبح کے کسی نے کہا کہ آنحضرت سوتے ہیں بلال نے پکارا الصلوۃ خیر من النوم

الصلوۃ خیر من النوم پس مقرر کیا گیا یہہ کلمہ تاذین نماز صبح مین پس ثابت ہوا حکم نبوی ساتہہ اوسکے
انتہی بنا علی ہذا اسکو بدعت نہین کہنا لائق تہا نہ بدعت عمری اسیطرح حدیث ابی محذورہ سے
نسائی شریف مین آیا ہی کہ ہم کہا کرتے تہے حی علی الفلاح الصلوۃ خیر من النوم آذان صبح مین اور جس
کسی روایت مین نسبت اوسکیطرف عمر فاروق کے آئی ہی اوسکے معنی یہہ ہین کان فی زمنہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم ترک ثم عمر رضی اللہ عنہ امر بذلک پس بعد ثبوت حکم نبوی کے انتساب اوسکا طرف عمر کے
بعنوان بدعت بدعت سیئہ ہی اور شوکانی اس قول مین متفرد نہین بلکہ امام نووی نے شرح مہذب مین لکہا
ہی کہ کہنا حی علی خیر العمل کا اذان مین مکروہ ہی اسلیے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہوا اور زیادت فی الاذان
مکروہ ہی اور بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اس کلمہ کو ہمنے بعض بلدان مین زیدیہ سے سنا ہی انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ سلف مین کوئی اس سے واقف نہ تہا جب شیعہ ہوئے تب اونہون نے ہمراہ
اور بدعات کے اسکو بہی نکالا **قولہ** و حی علی خیر العمل لابد فی الاذان لانہ من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز
ترکہ للمومن فی حالۃ الاختیار روی فی کتب الحدیث من طرق الائمۃ الابرار علیہم السلام ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا محذورۃ ان یقول فی الاذان حی علی خیر العمل وان عمر نہی الناس عنہا بعد موت
النبی فلقوا عنہا وامر بالتثویب **جواب** یہہ تتمہ مسروق اوسی عبارت مسبوق کا ہی اور یہہ روایت
ائمہ ہدیٰ سے بطریق شیعہ مروی ہی اہلسنت پر حجت نہین انکے لیے انکی کتب سے سند بیان کرو حالانکہ
کہنا الصلوۃ خیر من النوم کا انہین ائمہ کرام سے بروایت امامیہ ثابت ہی پس اگر قول ائمہ معتبر
ہی تو ہر جگہ ہو ورنہ سب سے قطع نظر ابن جنید و محقق نے امامیہ مین سے فتویٰ دیا ہی کہنے الصلوۃ
خیر من النوم کا آذان نماز صبح مین کذا فی مختصر الشیعہ فی احکام الشریعۃ اور منجملہ احادیث کتابہائے
مذکورہ کے یہہ حدیث ہی عبد اللہ بن سنان سے کہ راوی ہی جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا آذان
صبح مین بعد حی علی خیر العمل کے الصلوۃ خیر من النوم کہا کرو انتہی پس اگر اسکو حمل تقیہ پر کرین
تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ امام جعفر صادق اپنے صحیفہ مین تقیہ سے ممنوع تہے اور جوابات باقی
ازالہ مین لکہے ہین چنانچہ اسی جہت سے جب صاحب استبصار نے حمل اوسکا تقیہ پر کیا تو صاحب

معتبر نے اوسکو غیر معتبر کہکر تصریح بندائے الصلوۃ خیر من النوم کو بمعنی تقیہ کے ائمہ سے منسوب جانا اور مرزا کاظم علی از بدا امامیہ نے مجموعہ مسائل فقیہ میں لکھا ہی کہ ندائے الصلوۃ خیر من النوم نزدیک ایک جماعت محققین امامیہ کے داخل استحباب ہی اور بعض قائل ہین ساتھہ جمع کے یعنی حی علی خیر العمل کو بھی ساتھہ اوسکے ملاکو اور تھوڑی طرف انضمام کے گئے ہین بلکہ ہنوز بعض علما ایران و ہندوستان مین ایسے علما امامیہ موجود ہی کہ اب تک جمع کرتے ہین پس یا حدوث سنیت اس بدعت عمر کے ائمہ ہدی سے وجہ مزید شغفت خیر العمل کے مفہوم نہین ہوتی اللہم مگر مراد عمل سے اسجگہہ عمل حقنہ ہی کیونکہ فضائل حقنہ ائمہ سے مروی ہین فی الفصول المہمۃ للعاملی عن زرارۃ عن ابی جعفر قال طب العرب فی ثلثۃ شرطۃ الحجام والحقنۃ والسعوط وعن ابی عبد اللہ علیہ السلام خیر ما تداویتم بہ الحقنۃ والسعوط والحجامۃ انتہی بلفظہ اور روایت اخیر سے ثابت ہی کہ حقنہ منجملہ اون مصالح کے ہی کہ زبان ائمہ ہدی پر بروایت زرارہ ممدوح و محمود ہی اور حال کفر و الحاد زرارہ کا کتاب کشی سے واضح ہی لطائف مقام سے یہہ بھی کہ ایکدن ایک سنی نے شہر مین طبیب حاذق شہر لکھنو کے کہ کوفہ ہند ہی حاضر تہا او سوقت مطب مین بعض اغنیا و متشیعان شہر بیٹھے تھے حکیم صاحب نے نبض و قارورہ ایک بیمار کا ملاحظہ فرماکر تلامذہ کو اشارہ فرمایا کہ نسخہ عمل حقنہ تر لکھہ دو اوس شخص نے کہا حکیم صاحب عجب ماجرا ہی کہ ہم طفولیت مین کبھی نام عمل کا نہ سنتے تھے جب سے کثرت شیعون کی ہوئی ہر مطلب مین یہی نام سنائی دیتا ہی اور جو شیعہ ہی بیشتر وہ داعیہ اسی عمل کا کرتا ہی ایک بات تو بتاؤ کہ مراد شیعہ کی کہ دلدادہ عمل ہین لفظ خیر العمل سے یہی عمل ہی یا اور کچھہ کہ ہر وقت موذن انکے دعوت اس عمل خیر کی کیا کرتے ہین آپ مجلس اور اہل عمل رنجیدہ ہوئے اسمقام پر ایک اور حکایت لطیف یاد آئی کہ ایک شخص تہنا امامیہ سے متوطن کشمیر مصاحب معتمد الدولہ تھے ایکدن نواب نے حکیم الملک سے کہا کہ کچھہ علاج مولوی صاحب کے لئے کرو کہ بار بار بیت الخلا کو جاتے ہین حکیم نے فرمایا حقنہ بہترین عمل ہی وہ بزرگ خفا ہوئے حکیم نے فرمایا تم نہین جانتے کہ سنت ہی ایک سنی نے کہا آپ کیا فرماتے

ہو حکیم نے کہا میں غلط نہیں کہتا بہت احادیث ثواب وعلاج حقنہ میں مروی ہیں اور ایک شخص
نے کہا کہ بیشک کسی مالبوس نے وضع کی ہونگی تو اسنے یہہ سنکر کہا کہ ایکبار میں سخت بیمار ہوا تہا اگر توقع
زندگی کی تہی سارے اطبا نے بالاجماع تجویز حقنہ کی کی میںنے کہا مرنا قبول ہی ہرچند ثواب ہو لیکن
غیرت قبول نہیں کرتی فتدبر قولہ وفی سنن الکبری للبیہقی فی باب ما روی فی حی علی خیر العمل
الی قولہ النقل عن ابن عمر وعن علی بن الحسین انہما یقولان فی اذانہما بعد حی علی الصلوٰۃ حی علی خیر العمل
جواب یہہ روایات مسروقہ بحر النفائس مخالف احادیث صحیحہ ہیں اور اسمین تحریف واقع ہوئی ہی
یعنی بجائی الصلوٰۃ خیر من النوم کے حی علی خیر العمل کو لکہا ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اور احادیث
میں خود ابن عمر سے ثابت ہی کہ وہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کرتے تہے یہہ کلمہ علاوہ اسکے
روایات بیہقی سے اسیقدر ثابت ہی کہ یہہ فعل ابن عمر کا احیانًا تہا نہ دائمًا نہ فعل نبوی پس فعل
بمقابلہ فعل عمر فاروق کہ باپ ابن عمر کے ہیں اور خلیفہ رسول اللہ کب معتبر ہوگا خصوصًا
اوسوقت کہ مرفوع تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہو اور فعل عمر فاروق بنص علیکم بسنتی و
سنۃ الخلفاء الراشدین عین سنت ہی علی الخصوص جسوقت کہ امر نبوی بہی ساتہہ اوسکے
واقع و ثابت ہو قطع نظر اسکے حال جمع و تالیف بیہقی کا سابق گذرا کہ یہہ معتبر اہل حدیث
میں ہیں فتذکر قولہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ میں بعد بیان تثویب کے بعبارت طویل لکہا
ہی کہ حضرت علی سے انکار تثویب منقول ہی فرمایا اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد جب آپ یہہ تثویب
سنکر اور یہی اور وہ تثویب جسکو سنی مسنون کہتے ہیں اور یہی تفصیل اسکے یہہ ہی کہ ترمذی
نے بلال سے روایت کی ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تثویب نکہو کسی نماز میں مگر فجر میں وفی الباب
عن ابی محذورہ مراد تثویب سے اسجگہہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہی وہو قول ابن مبارک واحمد و
الذی اختارہ اہل العلم ورواہ ابوداؤد اور عبداللہ بن عمر سے مروی ہی کہ وہ کہتے تہے نماز صبح
میں الصلوٰۃ خیر من النوم اور اسحق نے کہا کہ ایک تثویب وہ ہی جو لوگون نے بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے نکالی ہی یعنی جب بعد اذان دیتے موذن کے لوگ آنے مسجد میں دیر کرتے

تو مؤذن درمیان اقامت و اذان کے کہتا قد قامت الصلوۃ و حی علی الفلاح اسکو اہل علم کروہ
کہتے ہین بسبب حادث ہونیکے بعد آنحضرت کے چنانچہ مجاہد سے مروی ہی کہ داخل ہوا مین ہمراہ عبد اللہ
بن عمر کے مسجد مین حالانکہ آذان ہوگئی تہی اور مین اور ہم چاہتے تہے کہ نماز پڑہین پس تثویب کہی
موذن نے سو نکلے ابن عمر مسجد سے اور کہا نکلو ہمارے ساتہہ پاس سے اس مبتدع کے اسلئے کہ یہہ
تثویب ہی کہ بعد آنحضرت کے لوگون نے نکالی ہی کذا فی الترمذی اس سے ثابت ہوا کہ انکار مرتضی علی کا تثویب
حادث پر تہا نہ قدیم پر لور تثویب نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی کما یلوح من الحبل المتین للعاملی قولہ اہل
سنت اثنا عشریہ بموجب ارشاد خیر البریہ نوافل رمضانکو اپنے گہرون مین پڑہتے ہین کیونکہ حضرت نے
صلوۃ المرء فی بیتہ افضل الا المکتوبۃ اور نام ان نوافل کا تراویح نہین تراویح حقیقت مین اختراع
عمر بن خطاب ہی کما قال نعمت البدعۃ ہذہ انتہی حاصل **جواب** یہہ تقریر ناتمام ہی اسلئے کہ اس تقریر کا
حاصل یہہ تہا کہ آنحضرت نوافل رمضانکو گہر مین ادا کرتے نہ مسجد مین حالانکہ ثبوت اسکا بنا بر تکرار
ہی اور غایت الامر یہہ ہی کہ ترک مواظبت کا یہہ عذر بیان فرمایا اخشیت ان تفرض علیکم سو یہہ
حجت اولائی فی البیت نہین ہو سکتا کہ فعل نبی مختص اس نوافل کا ہی عموم حدیث مذکور سے اور
جسنے حدیث مسطور فرمائی او سینے تین رات تک رمضان مین اس نماز کو بجماعت ادا کیا اور مثل
اور نوافل کے تنہا گہر مین نہین پڑہا چنانچہ کتب حدیث سے بنقل مستفیض ثابت ہی لیس جب کہ
ادا کرنا اوسکا مسجد مین گہر مین بجماعت تنہا فعل نبوی سے ثابت ہوا تو پہر اگر عمر نے بعد وفات
نبوی نظر برفع عذر مذکور احیاء سنت نبوی فرمایا تو کیا خرابی ہوگئی اور باتفاق محققین
قاعدۂ اصول مقرر ہی کہ جب حکم نص شارع سے معلل ہو ساتہہ کسی علت کے تو وقت ارتفاع اوس
علت کے وہ حکم بہی مرتفع ہو جاتا ہی اور بدعت کہنا عمر کا مواظبت جماعت کو ہی نفس تراویح و جماعت
کو کیونکہ مواظبت اوسکی حادث ہی نہ اصل عمل سو یہہ حادث قادح نہین ہو سکتا اسلئے کہ بہت
چیزین ہین کہ زمانۂ نبوی مین نہین پہر خلفاء راشدین و ائمہ طاہرین کے عہد مین ہوئین مخصوص ہین حدیث
مذکور مخصوص ہی ساتہہ غیر تراویح کے اور قول عمر مخصوص ہی ساتہہ اوس چیز کے جسکی جہت اصل شرع

چنانچہ ہوا اور بہلا شیعہ حق عید غدیر وتعظیم نوروز وادا نماز شکر در قتل عمر رضی اللہ عنہ اور تحلیل فرج
جواری اور محرم کرنے بعض اولاد کے تبرّا سے کیا کہینگے کہ یہہ چیزین زمانۂ آنحضرت مین عینًا ولا اثرًا نہیا
نہتہین ائمہ نے بعد آنحضرت کے احداث واختراع کی ہین مطابق زعم شیعہ شنیعہ کے پس جیسے خلفاء راشدین نزدیک اہلسنت کے
حکم ائمہ کا رکہتے ہین کما جاء علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین اسیلئے احداث عمر کو مطابق احداث ائمہ کے
بدعت نہین جانتے اور اگر جانین تو بدعت لغوی نہ شرعی **قولہ** مین کہتا ہون کہ شفقت آنحضرت کی بہت
زیادہ بذر رحم ہا پان تہی معراج مین پنجاہ بار حکم نماز کا درگاہ بے نیاز سے ہوا حضرت نے بار بار واسطے
تخفیف کے عرض کیا تاکہ پانچ مرتبہ باقی رہی اور خدا نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا **جواب** اس ثبوت
دعوی کا موقوف ہی ثبوت تحقق تکلیف ما لا یطاق پر ادائے نماز تراویح مین اور وہ غیر واقع ہی ورنہ نفس نماز
پنجگانہ بہی اہل نفاق پر شاق ہی اور تکلیف ما لا یطاق قال اللہ تعالی وَاِنَّہَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ الَّذِیْنَ
یَظُنُّوْنَ اَنَّہُمْ مُلٰقُوْا رَبِّہِمْ وَاَنَّہُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ تو تراویح کا کیا ذکر ہی اور شفقت آنحضرت کی مسلم ہی لیکن
اس شفقت کو آنحضرت نے باوجود ملاحظہ تکلیف صحابہ کے تراویح مین مراعات نفرمایا تو اب امت کو
اوسکی رعایت کیا ضرور ہی غلط کہا مینے بلکہ آنحضرت نے شوق وراحت صحابہ کو ملاحظہ فرمایا اور شفقت کو
اس نہج پر ادا کیا کہ اندیشہ فرضیت سے صرف مواظبت نکی چنانچہ نظر اسی راحت کے اس نوافل کا نام تراویح ہوا
کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور معراج مین پچاس بار حکم نماز کا ہونا جس کتاب اہلسنت سے ثابت ہو
اوسکا نام بتلاؤ البتہ پچاس نماز کا حکم ہوا تہا نہ پچاس مرتبہ بطریق تاکید کے یہہ بہی وہ بات ہوئی یعنی
کہ امامیہ نے لکہا ہی کہ ایکسو بیس بار خدا نے پیغمبر کو آسمان پر بلا کر تاکید تبلیغ مسئلہ امامت مرتضوی
فرمائی کما مر بطولہا فیما سبق **قولہ** ظاہر ہی کہ رمضان مین کسقدر کوفت روزہ کی ہوتی ہی بعد افطار کے
اکثر طبیعت مائل بضعف ہوجاتی ہی اسصورت مین اپنی جان پر تکلیف گوارا کرنا ظلم صریح ہی **جواب** تشریع
احکام شرع کے مبنی کوفت وسوخت کسی چیز پر نہین بلکہ جو عبادت کثیر المشقت ہی اوسکا اجر زیادہ
ہی کما جاء فی الحدیث افضل العبادات اشقہا واحمضہا اسی جہت سے عباد کو مکلف اور شرع کو تکلیفات
کہتے ہین پس اگر ایسی تکلیف سے گریز ہی تو مرفوع القلم ہوجانا چاہیے کما قیل **رباعی** نہ مستی ام

کہ کند رافضی گریبان شق ؛ نہ شیعہ ام کہ کند طعن سنی مطلق ؛ مرید حضرت عشقم ز ہر دو گر نہ بدم ؛ گر کیست
بر سر ناحق و کیست بر سر حق ؛ متعہدا مقدار شیعہ کے لیے اسی عاقبت اندیشی سے واسطے رفع کوفت روزہ کے
ایک معجون تقویت کتب فقہ مین لکہی ہی کہ ع شفا بادیت وارائے و تلخ ترشش وہ یہہ ہی کہ جو پانی
بقدر رکے ہوا اور اوسمین آب استنجا اور خون حیض و منی و ودی اور بیٹ جانورونکی بیشمار مہی ہوا اور
گہل مل گئی ہو اور کتے نے بہی اوسمین موتا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالودہ بنائین اور روزہ افطار
کرین کچہ قباحت نہین انتہی کذا فی طعن اللسان آب بعد استعمال ہن فالودہ یا آش کے فرمایئے کیا گنجایش کوفت
روزہ ہی اور بطلان اہلسنت یہہ جواب ہی کہ کوفت روزہ جبتک ہی کہ روزہ مونہہ مین ہی اور جب کہ ولا
ثواب توانائی آتی جسطرح حدیث مین آیا ہی للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار الخ اور دعا افطار مین بہی
آیا ہی ابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالے علاوہ اسکے عقل بہی اسکی مقتضی ہی کہ ضعف حالت
تشنگی و گرسنگی مین ہو اور قوت حالت اکل و شرب مین ہو بالعکس معلوم نہین یہہ نکات عجیبہ غریبہ آپنے
کہان سے حاصل کیے ہین کہ نقل و عقل دونو سے مستقیم نہین **قولہ** دوسرے اگر کوئی دو رکعت نماز فجر کو
تین رکعت پڑہے یا کسی رکن کو ارکان نماز سے کم و بیش کرے نماز اوسکی باطل ہی اور فاعل مرتکب اثم
اور مشقت اوسکی برباد **جواب** اگر یہہ امر سہوا ہی تو سجدہ سہو جابر نقصان ہو سکتا ہی اسصورت مین
نہ بطلان ہی اور نہ اثم اور نہ تباہی مشقت اگرچہ ترک فرض نہین ہی اور اگر عمدا ہی تو سوا شیعہ کے کوئی
سنی لغو و نماز سے جائز نہین رکہتا اور وجہ اسکے ربط کی ساتہہ مسئلہ تراویح کے معلوم نہوئی الا
یہہ ہی کہ عمر نے جماعت یا مواظبت زیادہ کی تو جواب اسکا گذر چکا اور اگر نقصان کسی چیز کا ہی تو وہ بیان
کرو یہی بیس رکعت ہین جنکو حضرت نے پڑہا اور عمر نے قائم رکہا اسمین سے کوئی رکعت و رکن حذف و ساقط
نہین کیا کہ دلیل دعوی پہ منطبق ہو آخر تیس رکعتین تہین کہ عمر نے اوسکو بیس کر دیا اور نہ پانچ تہین جسکو
چار کر دیا نعوذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** حشر غلامان علی با علی حشر غلامان عمر با عمر **جواب** یہہ مصداق جب
صحیح ہو کہ دین علی و عمر کا جدا جدا ٹہیرے و دونہ خرط القتاد حالانکہ جناب امیر نے مدت تک نماز خمسہ و جمعہ و عیدین
و تراویح عقب عمر کے پڑہی ہی اما شنیدی کہ سالہا در پس بکر و عمر کرده نماز ؛ نتوان گفت بتوجیہ گر کرده نماز

فائدہ معجون دافع کوفت روزہ

فائدہ زیادتی و نقصان رکعت در نماز

فائدہ حشر غلامان علی و عمر

مرتضی را نتوان نسبت چنین بہتانی ؛ بابداین زمزمہ اگر گشت حقیقت والی **قولہ** مین کہتا ہون مجالا نا حکم
خدا و رسول کا عین ایمان ہی خبر مین ہی الحب للہ والبغض للہ اسلئے محبان اہل بیت سے تولا و دشمنون
سے تبرا واجب جانتے ہین **جواب** یہہ خبر بطریق امر یعنی انشا نہین بلکہ بطور اخبار ہی اور بغض کو تبرا کا لازم
نہین سمجھا عقلاً نہ لغتاً پہر معنی وجوب کہنے کدہر سے آپ نکالین گے **قولہ** مین دشمنان خدا و رسول کی
بنص اور یہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ **جواب** یہہ نص بہی
اخبار ہی نہ انشا اور مصداق اوسکے موذی ہین جیسے ابوجہل ابولہب وغیرہما اور جو صحابہ کو معاذ اللہ
اسکا مصداق ٹہیراوے وہ جاہل ہی یا معاند اسلیے کہ ایذا دینا خلفاء ثلثہ کا خصوصًا اور سائر صحابہ کا
عمومًا آنحضرت کو بالیقین ثابت نہین ورنہ خود آنحضرت بموجب اس نص کے اونپر لعنت کرتے یہہ گمان رفضہ کا
بحکم ان بعض الظن اثم گناہ صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے مصباح الشریعۃ مین حضرت جعفر صادق سے
نقل کیا ہی کہ چہوڑ یقین کو شک سے اور جرأت نکرو اعتقاد زور و بہتان پر حق اصحاب خیر الانام
مین اور رکہو اعتقاد اونکی محبت کا اور بیان کرو اونکے فضائل کو اور کتاب الایمان کافی مین ہی حدیث
آنحضرت کی لا تسبوا الناس فتکسبوا العداوۃ بینہم انتہی **قولہ** زمخشری و رازی و نیشاپوری وغیرہ قائل ہین کہ
یہہ آیت حق مین موذیان نبی و علی کے آئی ہی اور معنی ایذا کے آزردہ کرنا رنجیدہ کرنا ناخوش کرنا ہی
اور لفظ ایذا کی عام ہی کہ کہینچے یا مارے یا برا کہے یا ذرہ خاک کسی پر ڈالے یا ترش رو کرے سب داخل
ایذا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ زمخشری معتزلی رازی وغیرہ سے ناقل اس نزول کے ہین اور یہہ کہ گذر چکا
کہ مراد نزلت الایۃ فی کذا سے فرد خاص نہین ہوتی سو بر تقدیر تسلیم اس نزول کے اسیقدر ثابت ہوتا
ہی کہ خدا تعالی نے لعنت کی ہی موذیان علی پر یہہ ثابت نہین ہوتا کہ تم بہی اونپر لعنت کرو اور مجرد
اخبار مستلزم اس فعل کو نہین کیونکہ ہم جکو اقتدا امور کی حکم ہی کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ نہ اقتدائے
افعال الہی سو نبی نے کسی جگہہ لعنت اپنے موذیون پر نہین کی ہی حبت علی کی مقصود اور یہہ آیت مجمل ہی
کیونکہ اسمین نام موذیان علی و نبی کے بیان نہین فرمائے اب کوئی نص صریح چاہیے کہ مفید لعنت ان کے
مشخصہ ہو حالانکہ جنہون نے بقول آپکے علی کو ایذا دی علی نے اونکو بہی لعنت نکی جیسے ابو بکر و عثمان

انشکر بنا م بکا اونکے تیر سے منع فرمایا اور انکو مسلمان و اخوان کہا سو جو کوئی تا ذکا ر طعن کرتا ہو
ہی وہ مخالف ائمہ ہی موافق آدعا و نشا شریف نبوی تو یہ تہی کہ موذیونکو دعا کرتے اور فرماتے اللہم اغفر لقومی
فانہم لا یعلمون اور عوض انیار لینے نفس خاص کا کبہی کسی سی عمر بہر نہین لیا جب کچہ آزردہ ہوے تو معاف کئیے اب احکام
شرعی کے سبب سے لعنت بہی لازم نہین پر یہی جبکو کہ ترک اسلام اور اہانت دین مرضی حق کی ہو کسی اور پر اور یہ
بات باتفاق فریقین اصحاب حسن مآب سے ہرگز کبہی صادر نہین ہوئی فافترقا معہذا جسطرح ایذا نبوی موجب غضب و
موجب لعن الٰہی ہی اسیطرح ایذا صدیق و فاروق و عثمان بلکہ جمیع اصحاب عالیشان موجب لعن رحمان
ہی بلا تفاوت نقصان اسی جہت سے صاحب جامع الاخبار نے لکہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سب
اصحابی فقد کفر انتہی چنانچہ سُنی اسی نظر سے بدگوئی معاویہ مین محتاط ہین اور ایذا القول ساری عالم کی
آنچ کہینچ مارکہا رکے ڈرتے سے پس جس بات سے کوئی معاویہ کو ایذا ہوے وہ موذی ہی **قولہ** لعنت
کا دین ظالمین پر متواتر قرآن شریف مین ہی اور جو ظلم و ستم آل نبی پر ہوا اظہر من الشمس ہی ایسی لعن
ظالمونپر واجب ہی اور ترک اوسکا ترک واجب **جواب** مراد ظالمین کا ذبین سے قرآن مین کفار و منافقین
ہین نہ اہل قبلہ و ارباب دین اور لعن بدترین عتاب الٰہی ہی اور نزدیک اہلسنت کے باقتدائے ائمہ دین یہ خاص
ہی ساتہہ کفار کے چنانچہ اسی سبب سے سُنی قاتل عمر بن خطاب و قتلہ عثمان بن عفان پر لعنت نہین کرتے
بخلاف امامیہ کے کہ انکو مطلق احتیاط نہین حتی کہ اخباریہ و اصولیہ باہم ایک دوسرے کو لعنت کرتے ہین
اور جسنے آل نبی پر ظلم کیا اور دائرۂ اسلام سے باہر گیا جیسے یزید و شمر وغیرہ اونپر بے شبہ نزدیک
اہلسنت کے لعنت ہی اور وجوب لعن کا اوسوقت ہوتا کہ قرآن شریف مین بشکل اوامر کے اسکا حکم ہی
نازل ہوتا یعنی العنوا الظالمین والکاذبین حالانکہ یہہ ترکیب سارے قرآن مین ایکجگہہ بہی نہین آئی بلکہ اسلوب کلام
ہر جگہہ اسطرح جبری ہی کہ اوس سے وظیفہ لعنت علی الدوام نہین نکلتا یعنے لعنت اللہ علی الکذابین سو جو کوئی انشا
و خبر مین فرق نہین کرتا وہ احمق ہی اور ترک لعن کو ترک واجب کہنا بنا مار فاسد علی الفاسد ہی ع
ولن یصلح العطار ما افسد الدہر **قولہ** خبر مین ہی کہ جب حضرت عباس نے ایک انصاری کے آگے اونکو
مونہہ پر طمانچہ مارا حضرت نے خفا ہو کر فرمایا وہ مومن نہین جو ہمارے چچا کو ایذا دے یہانتک حال فرمایا عمر کا

قول لعنت بر ظالمین کا ذکر قرآن میں

ایذا اقربا رسول الخ

اور اونکا جنہوں نے ایذائے جناب سیدہ والدہ معصومین میں دریغ نہیں کیا قیاس کرنا چاہیے **جواب**
یہہ خبر بالفاظ کذائی جس کتاب اہلسنت میں ہو اوسکا نشان دو معہذا اسمین بہی لعنت کرنا پیغمبر کا
یا حکم بلعنت نہیں آیا صرف ناخوشی نبوی ثابت ہوئی چنانچہ اسیقدر اخبار صحیحہ اہلسنت سے بہی ثابت ہی اور
اس حکم مین سب صحابہ داخل ہین اگرچہ شان ورود فرد خاص مین ہو کیونکہ حدیثون مین آیا ہی کہ مسلمانکی ہر چیز
مسلمان پر حرام ہی مال جان و آبرو نہایت یہہ کہ عباس مین عمومیت نبوی موجب مزید ولایت ہی پس یہہ
تقریب بہی ناتمام ہی اور جواب موذیان جناب سیدہ کا سابق گذر چکا علاوہ اوسکے یہہ ہی کہ مجلس
اول مجالس المومنین مین درمیان اثبات استمداد لکہا ہی کہ لعن خلفاء ثلثہ واجب نہیں کیونکہ مفہوم تشیع کا
یہہ ہی کہ خلیفہ بلا فصل بعد آنحضرت کے مرتضی علی ہین اور لعن و تبرا اوسمین معتبر نہیں اور گنجایش ہی
کہ نام حضرات خلفاء ثلثہ کا بہی زبان شیعہ پر جاری ہو اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کرین تو یہہ
بات اونکی معتبر نہیں انتہی بنا بر علی ہذا جاہل ہونا امثال سامی کا بنا بر قول وجوب لعن بقضاء قاضی
محقق پایہ ثبوت کو پہنچا و للہ الحمد شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۞ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قولہ اسقدر مین شعار اثنا عشریہ دو طرح پر ہی **جواب** یہہ دونو طرح اسطرح پر ہین کہ ہر دو
گروہ بحضور سبحان اللہ یک نشد دو شد و لنعم ما قیل عیب کسے نمودن عیب خود نمودن ست **قولہ**
اول گروہ قلیل کہ مستغرق یاد الہی و محبت رسالت پناہی ہین اسقدر تبرا مخالفین سے کہ کبہی مین
کہ نام اونکا زبان پر نہیں لاتے صرف اللہم العن الظالمین جمیعا کہکر ذکر و شغل مین مصروف رہتے ہین چنانچہ
قرآن شریف و حدیث مین بے تخصیص نام و نشان کے لعن جو مستحقین لعن مین آئی ہی اور کہتے ہین
کہ آنحضرت منافقین صحابہ کو خوب جانتے تہے باوجود علم کے کسی مصلحت سے اخفا کیا ہوگا نام کسی کا
نہیں لیا ہم بہی باوجود علم کے نام ہر منکر و خائن کا زبان پر باعلان نہیں لاتے اور حسب تعلیم الہی
عامۃ لعن ظالمین پر کرتے ہین اور شک نہیں کہ جب لعن ظالمین کی تو عقاب اوسکا مستحقین لعن کو
پہنچیگا پس ضرورت نام لینے کی نہ رہی اور یہی مصلحت سے دور ہی کما قال تعالی ولا تسبوا الذین یدعون
من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **جواب** اصل رسم تبرا ایجاد ابن سبا معلم الملکوت شیعہ ہی

کما سبق بیان مفصل من قبل اور شیعہ حال مقلد اوس مرتال کے ہین موجود لوگ مردون نام کے مبتلا ہی
وبال لعن ہین اور اونکے حق مین یہہ نمونہ قدرت الٰہی ہی کہ خدا نے اپنے نیک بندونکو اونکی زبان
لعنت ترجمان سے اسطرح بچایا کہ وہ لعنت ظالمین پر کرتے ہین اور جنکو ظالم سمجھتے ہین یعنی صحابہ
انصحت مآب وہ ظالم نہین بلکہ عادل ہین تو انکی لعنت اونپر نہین پڑتی جسطرح صحیح بخاری مین آیا ہی
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تعجب نہین کرتے کہ کیونکر پھیرتا ہی حق تعالیٰ مجھسے گالی دینے
قریش کو اور لعنت کو کہ وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین اوسکو اور مین محمد ہون
صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ یہہ لعنت انہین پر پھرتی ہی جسطرح باب ہم فصل ہشتم حلیۃ المتقین مین
امام باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو لعنت کسی شخص کے مونہہ سے نکلتی ہی اگر وہ لعنت اپنے
صاحبکو پاتی ہی تو اوسپر پڑتی ہی نہین تو لعنت کرنیوالے پر پھرتے ہی وکذا فی بحار الانوار المجلسی
چنانچہ اسی جگہ ہست ملا دو پیارہ سے کہا ہی الرافضی تو ار دو لعنت او رجمع رقین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے باوجود علم منافقین کے نام اونکے نہ بتلائے اور اونپر لعنت نکی تو اب روافض کو نام
بے بتلائے آنحضرت کے کیونکر معلوم ہوئے اور خلاف فعل نبوی انکو اونپر لعنت کرنا کہان سے درست ہوا
اور عقاب ثواب قبضہ قدرت مالک یوم الدین مین ہی نہ روافض شیاطین مین لیس یجیبا لعن کا منافق
غیر مشخص نامعلوم الاسم پر ناممکن ہی اور استدلال کریمہ لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے
بوجہ مصلحت پر بصورت لینے نام اہل نفاق کے مخالف مدعا ہی کیونکہ اسمین صریح نہی ہی لعن
بے نام ہو یا نام اور یہہ منع اونکے لعن سے ہی جو بے شک کافر ہین حیف صحابہ کو جنکے برے شہ مسلمان
ہین پس جس صورت مین کہ حق تعالیٰ نے لعن کفار کو روا نرکھا اس مصلحت سے کہ وہ بمقابلہ اوسکے خدا کو
گالی دینگے تو لعن بالمومنین بالاولی ممنوع ہوئی کیونکہ یہان مسلمان بمقابلہ روافض بے ایمان سکوت کرتے
ہین اور خدا و رسول و ائمہ ہدی کو ہرگز برا نہین کہتے بلکہ عمل اس آیہ پر کرتے ہین کہ لئن بسطت الی
یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین انی ارید ان تبوء باثمی و اثمک
فتکون من اصحاب النار وذلک جزاء الظالمین عمل فرما ہی کہ مسلمانون نے نہی الٰہی پر عمل کرکے روا رکھنا

کہ بے شبہ واعی بغیر اللہ مین لعنت نکی اور شیعے بحکم فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کوئی دقیقہ بدگوئی خدا
و عباد خدا مین فروگذاشت نکیا کیونکہ کتب امامیہ سے ثابت ہی کہ سب اصحاب سب نبی ہی اور سب نبی سب الٰہی
ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب جامع الاسرار نے کہ مشاہیر علمائے امامیہ سے ہی حق اصحاب مین ایسی احادیث ذکر
کی ہین جسکا خلاصہ مارنا پیٹنا ضرب شلاق کرنا ہی اوس شخص کو جو حق صحابہ مین زبان درازی کرے
اور پاسداری حقوق و رعایت صحبت نہ کرے از انجملہ یہہ حدیث ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی
فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ اسیطرح صدوق نے کتاب عیون اخبار الرضا مین اور مجلسی نے کتاب
الفتن بحار الانوار مین حدیث بحرم کو ذکر کیا ہی اور مفتاح الشریعۃ و مصباح الحقیقۃ المنسوب الی مولانا
الصادق علیہ السلام مین ہی کہ سب وشتم حق احاد الناس مین بہی نچاہیے چہ جائیکہ صحابہ کرام کی نسبت اگر علی ہذا
مجلہ اللہم العن الظالمین جمیعا قائلین پرمنقلب ہی کہ لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ **قولہ** دوسرے جرم عظیم اونپر
جنکا غاصب حق آل محمد و ناکث بیعت غدیر و ظالم و جابر و قاتل ائمہ برحق ہونا کتب شیعہ و سنی سے ثابت ہی
گو صحابی ہون یا اور کوئی سبکو مسلوب الایمان جانکر نام بنام لعن و تبرا کرتے ہین **جواب** یہان تک
اگرچہ اپنی قوم مین بہی معروف بمعنی ہین حالانکہ صدوق نے کتاب اعتقادات مین امام جعفر صادق سے حق مین
اوس شخص کے کہ آپکے دشمنون کو نام بنام برا کہتا تہا نقل کیا ہی کہ فرمایا لعنت کرے خدا اسپر تعرض ہمارا
ہی ہمکو اور نہین جانتا کہ حق تعالیٰ نے نہی فرمائی ہی لعن صنام سے کہ لا تسبوا الذین الآیۃ تا کفار ہمارے بہی
مین زبان درازی نکرین انتہی اور فی الواقع یہہ استدلال حضرت امام کا تمام ہی اور حجت ہی لاعنین و ملعونین
پر کیونکہ اظہار لعن نام بنام ایک امر فضول و زائد ہی اعتقاد باطنی امامیہ پر مصباح الشریعۃ مین بہی ہی
قول اللہم انی احب لمن احببتہ واحب رسولک و ابغض لمن ابغضتہ و ابغض رسولک فانک لم تکلف فوق ذلک
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن و تبرا کرنا مخالف طریقہ شیعہ ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب مجالس المومنین نے
لکہا ہی کہ نام خلفائے ثلثہ مطلقا زبان پر جاری نہو و لیکن اوباشون کم ظرفونکو وسیلہ خود نمائی و
حیلہ منگا مہ آرائی ہی انتہی الحمد للہ کہ اوباشی کم ظرفی اس قسم ثانی اثناعشریہ کی جسکے آپ قائل بالکل ہین کلام
قاضی صاحب قضا سے بخوبی ثابت ہوگئی اور صحابہ صاحب اوس سے بچ گئے الآن حصحص الحق آثار او دعوی فہم

وانہ لمن الصادقین نسخ گرشن آلودہ واشتم چہ عجب ٭ ہمہ عالم گواہ عصمت اوست ٭ رہے وہ لوگ
جو صحابہ نہین جیسے ملوک بنی امیہ وعباسیہ سو عباسیہ تو باقرار فاضل مذکور شیعی تہے گو ظاہر مین بنا بر اندیشۂ
نزع ملک دشمنی کرتے ہون پس شیعہ پر لعنت کرنا گویا خود ملعون بننا ہی کیونکہ یہان واقعیت مطلوب ہی نہ
ظاہریت اور بنی امیہ مین جو ظالم آل نبی تھے جیسے یزید بن معاویہ وغیرہ اونکو سنی بھی اچھا نہین کہتے اور
جو اچھے تھے جیسے معاویہ بن یزید وعمر بن عبد العزیز اونکو شیعہ بھی بہتر جانتے ہین معہذا شیطان
بالاتفاق فریقین بلکہ فرق اسلام بالیقین منصوص اللعنت ہی لیکن کوئی نص بابت لعن کرنیکے اوسپر وارد
نہین اور نہ اوسکی لعن و شتم عبادت کہاتی اور نہ انبیا اور اوصیا اور ائمہ ہدی سے قیام ساتہ اس عبادت کے
کے بالاجماع یا بنام بنام ماثور ہی کہ امامیہ اسقدر شیفتہ و فریفتہ لعنت ہین اگر کوئی نص اس بابت موجود ہو
عنایت کیجیے مگر یہہ لعنت ترکہ ابلیس ملعون ہی کہ بحق واستحقاق امامیہ کو پشت در پشت پہنچی چنانچہ
کہا ہی شعر رافضی را مگو کہ انسان است ٭ نطفۂ احتلام شیطان ست ٭ قولہ کہتے ہین کہ لا یحب اللہ الجہر
بالسوء من القول الا من ظلم خدا فرماتا ہی کہ جو کچھ ستم رسیدہ کا اوسکو جسنے ستم کیا ہو برملا برا کہے
اس سے زیادہ اور کیا ستم ہمپر ہوگا کہ فلان وفلان نے ہمارے ائمہ کے ساتھ کیا کچھ بدی کی اسلیے جب انکو
ظلم یاد آتا ہی بموجب حکم خدا کے لعن کر کے اونکی ارواح کو جزائے فعل پہنچاتے ہین انتہی اقول جواب اسکا یہہ
دلیل لعن نام بنام نہین ہو سکتی کیونکہ اسمین تصریح باظہار اسما و ملاعنت نہین پس اس سے حکم لعن نکالنا
معاذ اللہ خدا پر اک بہ طوفان باندھنا ہی تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدا اے سحر
تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ قولہ لکھا جاتا ہی کہ اس آیت سے اسقدر ثابت
ہوتا ہی کہ مظلوم جلا پاوے نہ یہہ کہ اتباع مظلوم قرناً بعد قرنٍ الی یوم القیام جلا پا کرین کیونکہ ظلم اسپر ہوا
اور گذر گیا نہ اسکے توابع پر معہذا یہہ جلانا بدی ہی کہ اس حال مین بھی اسکو جہر بالسوء فرمایا ہی واقع
فریقین ثابت ہی کہ ائمہ ہدی نے کبھی نہین جلا پایے اور نہ کسیکو حکم جلانیکا دیا بلکہ اظہار و گلہ اپنی مظلومیت کا ہی
عالم الغیب والشہادۃ کے اور کسی سے نہین کیا دوسرے جلا پانا مظلوم کا اسلیے ہوتا ہی کہ حاکم وقت اوسکی داد
کو پہنچے اور ظالم سے اوسکا عوض لیوے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہی کہ جب مظلوم وظالم وحاکم تینون موجود ہون

بیان جواز جہر بالسوء مظلوم

بخلاف اس جلانے کے کہ یہان کوئی موجود نہین سوا اسکے کہ شیعہ کا حلق بیٹھے اور کچھ حاصل نہین فریاد
شغال و بال اشتغال است تیسے اگر چلاتے بسے غرض اعلام خافقین ہی تو اس ماجرے سے سب مسلمان واقف ہین کہ
لشکر یزید نے سب شبہ بے ادبی کی اور روسیاہ ہوا اگر استمداد مطلوب ہی تو اب وہ ممکن نہین جو تھے اگر خبر کرنا
خدا کا ہی بنظر اسکے کہ بعض رواۃ شیعہ قائل تجہیل الٰہی تعالیٰ ہین تو قرآن سے عالم الغیب والشہادۃ ہونا خدا کا ثابت ہی کوئی حال
یا چھپا نہین اوسکو ہر کسی کی ظلم و عدل کی برابر خبر رہتی ہی وہ اپنے دوستونکا ہر طرح انتقام لیگا اوسکو شیعہ سے
زیادہ اوسکا دہیان ہی انکی فریاد بیداد پر موقوف نہین پانچوین جزائے فعل پہچانا اوسکا کام ہی جو مالک جزا ہو جیسے
حق تعالیٰ نہ شیعہ کا کہ یہہ خود مقہور مجبور ہین مالک یوم الدین نہین پس یہہ کہنا کہ ہم لعن سے جزائے فعل پہچاتے ہین معاذ اللہ
دعوی خدائی ہی یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ وہ لائق لعن ہین اور تم مامور بلعن ہو اور وہ لعن تمہارا [illegible] سے پہنچ
جاتی ہی شاید ایسا ہو کہ بنا بر عدم لیاقت موضع تمہارا اوپر پہیرتی ہو جیسے اس جہان نے مین مسلمانان بتقیہ کاتی
حالانکہ بنص امام التقیہ دینی و دین آبائی صریح ہی خلاف لعن ہین اور سب شبہ لاعنین مخالف نص ائمہ ہین اور خلاف
نص بلا خلاف کفر ہی شاہ [illegible] آپنے صفحہ پنجاہ و ہشتم مین لکھا ہی کہ در دشمن تبرا از رو نیست کہ این ہمہ منافقین
الکل دو شر شدا دستند و صحبت و مخالطت و مناکحت با تمام صحابہ انصار و مشتند و بسبب اظہار ایمان رسول اللہ و جناب
شیخ امر فرق نمی ساختند انتہی بلفظہ اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی کا نفاق بھی معلوم ہو تو بہی نظر بظاہر شرع اوس سے معاملہ
اسلام کا کرے نہ کفار کا سا اور ظاہر ہی کہ اس جہر بالسوء مین برتاو کفار سا ہی نہ اسلام کا اسلیے کہ اسلام مین یہہ طریقہ
ہرگز مسلوک نہین اور نہ آنحضرت صلعم نے باوجود علم منافقین کے ایسا کیا اور نہ اس آیہ سے استدلال فرمایا اور کیونکر کرتے
کہ مسلم ظاہر مستحق لعنت کا نہین ہوتا یہہ شان کفار کی ہی بس بلکہ کافر غیر منصوص کو بھی لعنت ممنوع ہی بلکہ کافر منصوص کو
بھی لعنت کرنا احسن نہین محض اشاعت فحش و بربادی تقیہ ہی آٹھوین جبکہ ظلم ہوا تہا مثل حضرت امام حسین و زید
شہید و شہدائے کربلا و یحییٰ علیہم السلام وہ سب عین حالت ظلم مین محو تسلیم و رضا رہے اور زنہار اونکی زبان و دہان سے
کوئی حرف خلاف مرضی الٰہی نہ نکلا حالانکہ اگر وہ ایسے مخمصہ مین جبکہ آیہ کریمہ کچھ بھی منہہ سے نکال لیتے تو گنجایش تہی
کہ اضطرار و اختیار مین بڑا فرق ہی مہذا اونکی زبان سے نکلا تو یہی نکلا کہ ہی کوئی جو بچاوے حرم رسول اللہ کو
واسطے اللہ کے جسپر حر بن یزید ریاحی شریک حال ہو گیا یہہ نہین نکلا کہ لعنت خدا کی اس قوم ملعون پر جنہون نے

حرم رسول اللہ و آل نبی سے ایسا کیا لیکن جو شیعہ تھا مع یزید و شمر مین اونکی اور جو حاضر تھے مین ادنی سی تمام سید
الشہدا مین یار و نکے ظلم پر جلا بمفروض الامرالی اللہ ہین شعر بقول دشمن پاپان دوست بشکستی ؛ مبین کار کرتے
و باکرہ ہوتی ؛ نہ نین مراد جہر بالسوء آیہ شریف نہین بیان کرنا وا روات کا اور اظہار حقیقت مظلم کا سامنے حاکم
کے بغرض فریاد رسی حق رسانی نہ بجائی خود بیرت مجالس مین بیٹھ کر لعن کرنا صد ہا دشنام و تبرا یہ بیان چلانا ہی
نہ مظلوم ہے نہ ظالم و نہ ذکر ظلم لیکن خلط منحرف الذہن یہ ہزارہا گالیان بکتی ہین اسطرح بطرح بسنا نین بکین تمام
مسکین بے تمکین تبرا ہوتا ہی یہہ حرکت شبیہ بجنون و مالیخولیا ہی دشمنین یہہ تو معلوم ہو کہ وہ کیا ایسا ظالم تھا
کہ باوجود دیکہ ہزار برس سے آج تک برابر چلاتے ہین اور انتقام نہین ہو چکتا اور سزا وسکو خدا پر حوالہ کیا جا
بھی ہوئی دنیا مین بیاسی کسر نکالے لیتی ہین تاکہ عاقبت مین پاک مبعوث ہون اگر امر خلافت ہی تو خلفا ثلثہ
بجز حسن سلوک مرتضوی کے اور کوئی امر موجب لعن صادر نہین ہوا اور اگر کچہ اور ہی تو طالب جان ہی تبینا ورد
وقد مضی ہذا البحث فیما سبق مرارا اور باقی تفصیل بحث فرلاو تبرا کی تحفہ مین لکہی ہی جس سے سارے عقدے
حل ہو جاتے ہین بالجملہ مناسبت اس دلیل کی ساتہ مدعا کے باوجود خلاف نصوص حل نمرا و کرکہ بمطابقہ مفہوم نحوی کے
کس عالم سے ہی حالانکہ کلام الٰہی ناطق ہی صبر کرنے پر وقت مصیبت کے قال تعالی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ **قولہ** خیار صحابہ کو بیجان دوست رکہتے ہین صرف اوس
گروہ سے کا از روئی حدیث حوض وغیرہ جو رجوع اونکا اسلام ظاہر سے از روئے اونکے افعال کے ظاہر ہی
تبرا کرتے ہین اور صفت صحابی کی من درک النبی مع الایمان و مات علیہ ہی پس جو کوئی پہر گیا اوس سے
شرف صحابیت بہی زائل ہو گیا اور عمل اوسکا مثل ابلیس کے حبط اور بیعت آیتون سے واضح ہی کہ جو کوئی صحابہ مین
بیعت اولی پر ثابت رہا بیشک مستحق جزا جزیل کا ہی اور جس نے نکث بیعت کی اوسکے لیے جزا آخرت مہیا ہی
قال تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ الخ **جواب** پانچ اکثر مقدمات اس دلیل کا سابق گذر چکا ہی فلا فائدۃ فی
الاعادۃ اور مراد ناکثین بیعت و منقلبین علی الاعقاب سے کفار ہین جو سامنے آنحضرت کے تھے اور بعد اوسکے معد
شیعہ مین کہ جنکے ایمان کی شہادت قرآن نے دی اوس سے پہر گئے اور اہل رضوان و غفران کو مستحق نیران ٹہرایا

در معنی انقلاب علی الاعقاب

نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اور اگر بطریق تنزل مراد انسے اونکو لین جو بعد وفات نبوی پھر گئے تو بھی
مفید مدعا سامی نہین اسلیے کہ یہہ لوگ وہ ہین جنسے ابوبکر صدیق لڑے تھے مثل بنو حنیفہ وغیرہ کے اور یہہ بات کتب
شیعہ سے بھی ثابت ہی چنانچہ صاحب تفسیر منہج الصادقین نے شان نزول کریمہ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم
عن دینہ مین لکھا ہی کہ بعد وفات سید کائنات تمام عرب سوا مرتد ہو گئے مگر مکہ و مدینہ و بنی عبد القیس بحرین نے بعضی
دینے زکوٰۃ سے باز رہے الی قولہ تواریخ مین مذکور ہی کہ تیرہ قبیلہ اسلام سے مرتد ہو گئے آخر عہد نبوی مین اور وہ بنو مدلج
تھے رئیس انکا ذو الخمار اسود عنسی ہی قبیلہ دوم بنو حنیفہ یہہ یمامہ کے تھے اصحاب مسیلمہ کذاب جب ابوبکر خلافت پر بیٹھے
خالد ولید کو مع جماعت جناب خیبر کے بھیجا کہ اوسکو مقہور کیا بعد اسکے لکھا ہی کہ عہد ابوبکر مین سات قبیلہ مرتد ہو گئے
حقتعالی نے انکے شر کو کفایت کیا اور مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوے انتہی مختصرا پس اگر عموم اصحاب امن بلا مین مبتلا
تو قرآن اونکی مدح مین اور تبرا علی الخصوص خلفاء ثلثہ کا ایمان انکا بشہادت قرآن و رسول انس و جان آئمہ اطہار
اور اعتراف علماء کبار امامیہ بنجار کما حقہ ثابت ہی کما مضی تو اونکا ایمان حق اور برگشتون پر قرآن مین صریح لعن
آئی ہی پس کیا جگہہ تامل کی ہی قولہ تعالی ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس
فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون الی قولہ اسیطرح بہت کلام محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ
مین لکھے ہی جواب شعر فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ * وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم * امام
صادق بطریق تفسیر عیاشی فرماتے ہین کہ یہہ آیت شان حضرت امیر مین ہی اور حضرت ابو جعفر نے اور ائمہ
کو بھی اجمعین داخل کر کے فرمایا ہی حیث قال علیہ السلام یعنی بذلک نحن اور اکابر علماء امامیہ کے اعتقاد وس کتمان کا
نسبت جمیع ائمہ ہی کی رکھتے ہین اس سلسلہ کو جناب امیر سے لیکر تا مہدی ہین عیاذا باللہ سچا پاکی اور اسقدر
بھی اکتفا نکر کے دوسری آیت کو تے ہین کہ حضرت امام صادق نے فرمایا کہ مراد اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون
سے ہم ہین اور یہہ روایت بھی تفسیر عیاشی اور جلد اول بحار مجلسی مین موجود ہی اسیطرح بہت کلام
محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ مین لکھے ہین اور اگر مراد اس سے اہل ردت و نفاق ہین جنہون نے آیات
نازلہ کو حق حضرات ائمہ مین چھپایا اور قرآن سے باہر نکالا چنانچہ موضع تقریر سامی اور روایات علی بن ابراہیم
قمی اور صاحب کافی سے معلوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ بہ فرض محال بھلا جنہون نے قرآن مجید کو کلیۃ مخفی کیا

بلکہ اوسکی قرأت سے کہ کتاب اللہ علیحدہ تہی منع فرمایا کما فی الکلینی لائق ترسانہ مصداق ہونے ان آیات
کے ہین یا خلفاء ثلثہ جنہون نے تحریف قرآن مجید کو باعتقاد معاصرین اور ایک جماعت قدماء امامیہ کے اور تمام فرقہ کو
بے کم و کاست مطابق مذہب سید مرتضی و صدوق و میرزا صادق و امثالہم کے چنانچہ تفسیر مجمع البیان و رسالہ
اعتقادیہ قمی سے نقل اوسکی اپنے محل پر گذری شائع کیا آتی رہی یہہ بات کہ جب خلفاء راعوان خلفاء نے قرآن
مرتضوی کو اس سبب سے کہ مشتمل فضائل مہاجرین انصار پر تہا قبول نکیا تو جناب امیر نے بالضرورت اوسکو کتمان فرمایا
چنانچہ مجلسی نے بحار و حق الیقین مین ایراد اس قسم مہملات کا کیا ہی سوا اسکے ان مفوات کا قطع نظر لزوم کذب
صدوق و علم الہدی سے یہہ ہی کہ یہہ عذر بدتر از گناہ اور یہہ علت وسواس ابن سبا ہی رئیس سبائیہ و ہی اسلیے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین قرآن کے ساتہ جہاد کیا ہی اور کبہی بسبب اونکے انکار کے ایک حرف
قرآن کا مخفی نہین فرمایا پس جناب امیر کا ترک کتاب مستلزم معاذ اللہ منجملہ کلی اصول فضیلہ پر لیاقت امامت
نہ رکہتے ہونگے اگر کہین کہ بنابر اختیار تقیہ شائع نکر سکے تو قطع نظر اسکے کہ عدم تشہیر اور بات ہی اور کتمان
و منع اور بات اور روایات بحار و کلینی وغیرہما اسرار ثانی مین نص واقع ہوئی ہین کہہ سکتے ہین کہ تقیہ کرنا مرتضی
علی کا اپنے شیعون سے کہ جناب امیر کو معصوم جانتے ہین محتہد آمد مطیع و منقاد جناب امیر کے تہے نہ تخالف
یعنی جیسے معدلک خطبہ شقشقیہ و دعاء وضم قریش وغیرہ مین کیون تقیہ نکیا اور کوشش کتمان مضامین
مین نفرمائی کہ افشا اوسکا زعم روافض مین جناب امیر سے ہی معاذ اللہ یہان سے ظاہر ہوا کہ یہہ خطب
وادعیہ موضوع علماء قوم ہین جیسا کہ اہل حق کا اجماع رکہتے ہین اس بات پر کہ جناب امیر سے کوئی کلام قدح
خلفاء مین صادر نہین ہوئی اگر کہین کہ سب ائمہ مامور تہے بکتمان کتاب الی القیامہ تو بہی نہین بنتا کیونکہ
اس تقدیر پر تکذیب روایات کلینی وغیرہ ائمہ شیعہ کی ہوتی ہی کہ بدلالت مطابقی صحیفہ حسنیہ و باقریہ
و جعفریہ مین مندرج ہی کہ ہرگز سوا خدا کے کسی سے ڈرنا نچاہیے اور حق کو علی رؤس الاشہاد اظہار
کرنا چاہیے اور نشر علوم مین کوشش فرمانا چاہیے الی غیر ذلک اور اگر تکذیب کلینی منظور ہو تو امامت
سے ان بزرگون کی تا صادق مصدق رضی اللہ عنہ دست بردار ہونا ہوگا کہ باوجود ان تاکیدات کے
کتمان کتاب اللہ کیا کیے اور یہی نہی اوسکے پڑہنے سے فرمائی **قولہ** احادیث صحیحہ مین ہی لعن مخالفین

پڑائی ہی حدیث جیش اسامہ مشہور ہی جسکا عبد العزیز نے تحفہ مین انکار کیا ذیل مقدمہ رابع کتاب ملل نحل شہرستانی مین مطالعہ کرو قولہ الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا فقال قوم یجب علینا امتثال امرہ واسامۃ قد برز من المدینۃ وقال قوم اشتد مرض النبی انتہی بلفظہ

مار دنا نقلہ جواب حدیث جیش اسامہ مین جملہ لعن اللہ ثابت نہین کہ اوس سے اثبات لعنت مخالفین ہو سکے معہذا مخالفت اور چیز ہی اور تخلف اور چیز آپنے کمال تبحر ولغت دانی سے دونو کے ایک ہی معنی سمجھے اور یا مین مبلغ علم صاحب تحفہ پر تہمت انکار کر دی حالانکہ اونہون نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ یہہ جملہ ملل نحل مین نہین ہی کہ تمنے بحوالہ مقدمہ رابع اوس سے اثبات کیا بلکہ انکار صحت اس جملہ کا کیا ہی اور یہہ کہا کہ یہہ جملہ نزدیک صاحب ملل نحل کے موضوع مفتری ہی آپنے خوش سخن فہمی سے دونو انکار مین فرق نہ سمجھا اور اقرار بلفظہ کو نفی صاف انکار کر دیا اس فہم پر صاحب تحفہ پر حرف گیری کیجاتی ہی بل بی تجا تیری مرچ چھوٹا منہ بڑی بات اسی کو کہتے ہین حالانکہ اگر یہہ جملہ ملل نحل مین بدون صراحت وضع بہی موجود ہوتا تو کیا حرج تہا کہ ملل نحل کچھہ کتاب علم حدیث کی نہین کہ اس باب مین اوسکی نقل حجت ہو معہذا صاحب تحفہ نے جواب اس حدیث کا بالفرض تسلیم بہی دیا ہی جسطرح اونکی عادت ہی چاہیئے تہا کہ اوسکو مدفوع کیا ہوتا یہہ نہایت بیحیائی ہی کہ ہر جگہہ مدلول الدلیل سے قطع کرکے دربئی ثبوت روایت بے اصل ہوتے ہین اگر روایت ثابت ہوئی اور اوسکو مطلوب پر دلالت نہوئی تو حاصل ثبوت روایت سے کیا ہوا کوہ کندن وکاہ برآوردن اسی لیے صاحب تحفہ نے بعد انکار ثبوت جملہ لعن اللہ الخ کے لکھدیا ہی کہ قاعدہ اہلسنت کا یہہ ہی کہ اعتبار حدیث کا جب کرتے ہین کہ کتب معتبرہ حدیث مین ہو مع الحکم بالصحۃ والا حدیث بے سند مانند شتر بے مہار ہی چنانچہ اسجگہہ ایسا ہی ہوا کہ جو عبارت ملل نحل کی ہمنے نقل کی ہی اوسمین حال صحت عدم صحت حدیث کا مذکور نہین اور یہہ فی الواقع کرامت صاحب تحفہ کی ہی کہ جو پہلے اس نقل کے اسی بحث مین کہا تہا وہی قصہ بعینہ درپیش آیا بالجملہ اگر اس حدیث کو تسلیم بہی کرلین تو آخر وجہ طعن کی کیا ہی عدم تجہیز ہی یا تخلف اور بقول آپکے سمجہا تخلف خلاف کہ خلاف جمیع اہل وفاق وخلاف ہی اگر اول ہی تو کذب صریح ہی کیونکہ تجہیز اس جیش کی خاص حضرت ابو بکر نے کی ہی خلاف مرضی جمیع اصحاب بلا خلاف آور اگر تخلف ہی تو اوسمین علی مرتضی وعباس وغیرہ بنی ہاشم بہی شامل

داخل ہین اسلئے کہ حدیث مذکور مین بالخصوص نام ابوبکر یا عمر یا عثمان کا نہین بلکہ سارے لشکری داصحاب عموماً
داخل اس خطاب کے ہین تو یہہ سب ہی طعن ہین خصوصیت سمجھے ابوبکر کی کیا ہی خیر اگر ادہر سے ایک بھی
متخلف ٹہیرینگے تو ادہر سارے بنی ہاشم ہین تشعر شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی گو مشت
خاک ما ہم بربا درفتہ باشد ۰ آب تم عدم تخلف مرتضوی ثابت کرو اور اگر خلاف ہی تو صریح دلیل اختلال
حواس قائل خلاف او احداث قول جدید غیر ثابت بلا خلاف ہی اور قطع نظر اسکے امر ندبی نزدیک شیعہ کے
متعین واسطے وجوب کے نہین کما نص علیہ المرتضی فی الدرر والغرر اصولین مین یہہ امر ندب کے لئے ہوگا
اور ترک مندوب معصیت نہین اور اگر ہی تو جناب امیر وغیرہ جمیع بنی ہاشم عاصی عصاۃ ہین اور صاحب
تحفہ نے جواب اس طعن کا سات طرح دیا ہی اور پہر بہت وجہ تحقیق طعن کو ثابت کیا ہی آور معاذ اللہ اگر کلام
موجب طعن ہو تو سارے امامیہ اولین و آخرین بلکہ ائمہ طاہرین تک اس شناعت سے نجات بالکل نہین آتے
کہ خلاف اثنا عشریہ خصوصاً اصولیہ واخباریہ مخفی نہین اسی جگہہ سے کہا ہی لیقل خیرا او لیصمت **قولہ**
تمام ہوئی فوائد عباسیہ اب چند فوائد حافظیہ پر رسالہ ختم ہوتا ہی **جواب** یہہ سور خاتمہ بہی آگیا ہی
نہ حافظ علی کا کما مضی فی اوائل الکتاب لیکن ڈر ہے رنڈی بیر جدید سے حال گیا اٹھ گیا دل کا خیال
نہ گیا ہنوز وہی تقیہ توریہ تمیہ تخرجہ چلا جاتا ہی آخر تاکجا کل الا رشح بما فیہ **قولہ** سفینہ کاملہ و ربیع الابرار
و تاریخ حافظ آبرو و کامل السفینہ و حبیب السیر و حدیقہ سنائی مین مذکور ہی کہ شہور سنہ میں معاویہ
مدینہ کو آیا اور جناب امام حسین و عبدالرحمن بن ابی بکر و ابن عمر و ابن زبیر سے گفتگو بطور حکومت و تندی
کے عائشہ صدیقہ نے اسی باب مین معاویہ پر عتاب کیا معاویہ نے ایک گڑھا کہدوایا اور اوسکا موںہہ چہپایا اور
اوسپر ایک کرسی رکہی اور عائشہ کو بٹہلایا وہ چاہ مذکور مین گر پڑین معاویہ نے مٹی بہر سے اوسکا موںہہ بند
کروایا اور زندہ درگور کیا اور روضۃ الصفا و جامع التواریخ و شواہد النبوۃ مین مرقوم ہی کہ معاویہ نے
تجویز زہر دینے امام حسین کی کی چنانچہ وہ مسموم ہوگئے اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ مروان بن حکم بحکم معاویہ
مدینہ مین آیا اور جعدہ زوجہ امام کو بوعدہ نکاح یزید و پنجاہ ہزار درم زہر دینے پر راضی کیا اوسنے زہر دیا
اور پہر معاویہ نے یزید سے کہا نکاح کر او سنے کہا اسنے فرزند رسول کے ساتہہ کیا کیا کہ میرے ساتہہ

افادۂ فوائد حافظیہ

ذکر وفات امام حسن از زہر بحکم معاویہ

ساتھہ کرنگی حقتعالی نے فرمایا من یقتل مومنا متعمدا الخ وقال النبی سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر الی قولہ جبار ہ
جرا تو اونکے گلے مین بٹ تہا اور قریب مرگ سو آشراب کے اور کچہہ پیتا تہا شعر الکہ پیرشن انجنین گمرہ بود
کی مرید نش ابہ جنت رہ بود جواب یہہ تینون قصے بے اصل محض و افترائی صریح ہین نسبت اونکے
جن کتب کی طرف کی ہی اونمین کوئی شیعی ہی جیسے صاحب روضۃ الصفا و حبیب السیر و سفینۃ کاملہ و کامل السفینہ
کوئی معتزلی ہی جیسے ربیع الابرار کوئی نامعتبر ہی جیسے تاریخ حافظ ابرو و حدیقۂ سنائی کوئی مجہول الحال
جیسے جامع التواریخ کسی مین خیانت کی ہی جیسے شواہد النبوۃ و روضۃ الاحباب کہ بجای لفظ یزید نام معاویہ
لکہدیا اسلئے کہ زہر دلوانا یزید کا البتہ منقول ہی نہ معاویہ کا اور یزید بے شبہہ مصداق آیت و حدیث
مذکور کا ہی اگرچہ نزدیک اہلسنت کے محل آیۃ کا وہ ہی جو مستحل قتل مسلم ہو نہ وہ جس سے قتل واقع ہوا ہو
اگر حدیث سباب المومن فسوق آپکے نزدیک معتبر ہی تو بجای معاویہ پر کیا جائے تو بیخ و زجر ہی آپ نے لعان
معاویہ کا اور صحابی ہونا اونکا باتفاق اہل سیر ثابت ہی اور موتہ علی الایمان محقق اور قصۂ بت پرستی
و شراب خواری موضوعات روافض ہی لا اصل لہ علی الخصوص نہج البلاغۃ و نصوص تصویب دال ایمان
مشار الیہ پر کما مر اور تفسیر صافی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس شاہد ہی عدم اعتبار تواریخ پر چنانچہ اسی
جہت سے سبحان علیخان نے انکار اکثر قصص و دیگر کتب امامیہ کا باوجود شہرت قصہ و روایت کتاب کے
جابجا اپنے رسائل مین کیا ہی اور لکہا ہی کہ رب مشہور لا اصل لہ اور مومن جاکسی صاحب جوہین نے بحوالہ
عقیدۂ سیزدہم تحفہ لکہا ہی بدانکہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل یا ماؤل دران نباشد
انتہی اور اسی تحقیق پہ بشاہین و امثالہا کیطرف سے کہ قدح اونکی احادیث کثیرہ کافی کلینی مین زبان
صدق ترجمان ائمہ ہدی سے واقع ہی بنیاد جو اونکی کہی ہی اور یہہ تا دربارۂ عقائد لکہی ہی جہ جائے اخبار طائرہ
و قصص افواہیہ کی والا قصۂ امیر حمزہ و عمر عیار و داستان حاتم طائی وغیرہ کیا مخصوص کیا ہی تا معتبر
ہوں انکو ہی آپ بسر و چشم قبول فرماکر مدار عقائد و مسائل دین کا اونپر رکہدیں عجوز بہتان لخصیر تنبیہ
وقد یبیر الجبنان واحد و ربما الظہر ثم تجارت الی العطار یرجو ما تبدیہ و لن یصلح العطار ما افسد الدہر
قولہ جب معاویہ و امام حسن علیہ السلام سے صلح ہوئی صلح نامہ مین یہہ شرط تہی جواب معلوم نہین کہ آپنے

عبارت صلحنامہ امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ با معاویہ ابن ابی سفیان

بہ شرد دکس کتاب اہل سنت سے نقل کئے ہیں حالانکہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کی باتفاق اہل حق و
اعتراف ابن بابویہ قمی و شیخ مفید و قطب راوندی و ابن شہر آشوب مازندرانی یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہذا ما صالح علیہ حسن بن علی معاویۃ بن ابی سفیان صالحہ علی ان یسلم الیہ ولایۃ المسلمین علی ان یعمل
فیہم بکتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیرۃ الخلفاء الراشدین المہدیین ولیس لمعاویۃ
بن ابی سفیان ان یعہد الی احد من بعدہ عہدا بل یکون الامر من بعدہ شوری بین المسلمین وعلی
ان الناس آمنون حیث کانوا من ارض اللہ فی شامہم وعراقہم وحجازہم ویمنہم وعلی ان اصحاب علی وشیعتہ
آمنون علی انفسہم واموالہم ونسائہم واولادہم حیث کانوا وعلی معاویۃ بن ابی سفیان بذلک عہد اللہ و
میثاقہ ان لا یبتغی للحسن بن علی ولا لاخیہ الحسین ولا لاحد من اہل بیت رسول اللہ غائلۃ سرا ولا جہرا ولا یخیف
احدا منہم فی افق من الآفاق شہد علیہ فلان بن فلان وکفی باللہ شہیدا انتہی اور یہہ وثیقہ صلح بعض غیرو
کتب میں بہی منقول ہی آور اس صلح سے بحکم انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم مسلمان ہونا معاویہ کا
اور مسلمان ہونا شیعہ مرتضوی کا کہ تہے مگر مہاجرین و انصار و تابعین اخیار ثابت ہی و رتبہ الحمد بلکہ بابوجود
افساد سامی کے شر سے صلحنامہ کو ہنوز یہہ لفظ زبان پر جاری ہی کہ سپردم اہل اسلام تمام از دست وزبان
ایں باتست انتہی فاسلم لتسلم **قولہ** دانا جانتے ہین کہ یہہ صلح محض بسبب مشاہدہ ضعف ہمراہیون اور دو
دل ہونے لشکریون کے امام نے قبول فرمائی اور خلاف ظاہری ترک کی نہ باعث حدیث سنیون کے
کہ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ منقول ہی کہ حجر بن عدی نے امام کو بسبب مصالحت کے ملامت کی امام نے
عذر اسکو بیان فرمایا لیس خطا ہر ہوا کہ اگر یہہ حدیث اصل مین ہوتی امام ضرور جواب مین فرماتے انتہی بلکہ جواب
صرف وجدان اہل دانش امامیہ کا دلیل اس قلت و ذلت صلح کی نہین ہوسکتا کیونکہ مخالف عبارت وثیقہ مذکور کی
اگر یہہ صلح بدولی لشکر سے ہوتی تو اسکا ذکر ضرور کرتے اور عدم ذکر امام سے حدیث مذکور کو بجواب
ملامت حجر بن عدی نفی اصل حدیث لازم نہین آتی کیونکہ جناب امیر نے بمنطوق نہج البلاغہ بمقابلہ
معاویہ کبہی استدلال بنص صحابیت نبوی وغیرہ نہین کیا بلکہ اپنے حقیت پر شوری مہاجرین و انصار کو
کہ شیعہ اولی پر تصریح سند گذرا آس سے معلوم ہوا کہ وہ نصوص جنکو شیعہ دلیل خلافت بلا فصل

صلح امام حسنؑ بعلت ضعف رفقائے تھی

دو لایت جانتے ہیں اصل میں موجود تھی والا ضرور وقت ایسے محضر عظیم کے پیش کرتے حالانکہ امامیہ
ان نصوص کو واہی جانتے ہیں موضوع اگرچہ نفس الامر میں موضوع ہیں اور حکایت ابن عدی مخالف
تصریح مرتضی و صاحب فصول ہی کیونکہ انہوں نے لکھا ہی کہ حسن بن علیؓ نے وقت صلح کے خطبہ پڑھا اور میں یہہ کہا
معاویہ نے مجھسے نزاع کی اوس امر میں جو میرا حق تھا اور سکا لیس دیکھا میں نے صلاح امت کی اور قطع ہونا فتنہ کا
تمہارے صلح میں اور بیعت کی تھی تم نے مجھ سے اسپر کہ صلح کرو جس سے میں صلح کروں اور لڑو جس سے میں لڑوں
اور بہتر جانا میں نے بچانا مسلمانوں کی خونریزی کا اور بچایا اس صلح سے مگر تمہاری صلاح کو انتہی اس سے
شمس نیمروز واضح ہی کہ یہہ صلح بنا بر قلت دولت تھی والا کہتے کہ تم دو دل ہو اور تمہارے رسل حق
و ضر کو نہیں چاہتے اور تم خود طالب مصالحہ ہو اگر ہم لڑیں تو کیونکر لڑیں جسطرح یہہ عذر بقول آپکے جواب
ابن عدی فرمایا بلکہ معہذا اسی حکایت ابن عدی سے ظاہر ہی کہ یہہ صلح بنا بر مشاہدہ ضعف تھی والا بعد
ظہور ضعف کہ اور سبب یہی نہ وجہ اتمیہ حاجت امامت کی بابت مصالحت کیا تھی یہ سخن ناشناس
دلبر اخطا ایست بہرحال یہہ صلح دلیل اسلام معاویہ نہی دالا اطاعت بادشاہ کافر کی جائز نہیں
علی الخصوص امام معصوم سے اگرچہ بمشاہدہ ضعف جنود ہو علاوہ اسکے استدلال سنیوں کا تنہا حدیث
الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پر مقصور نہیں کہ اوسکے نفی سے مدعا ہو جاوے بلکہ اور احادیث سے
بھی ہی کہ از انجملہ یہہ ہی ان ابنی ہذا سید و لعل اللہ یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین اور یہہ حدیث
صحیح متفق علیہ فریقین ہی چنانچہ بالیقین معتبری ارستانی بلکہ غزالی ابن جمہور شاہد صادق جو عوی
مذکور ہی اور عبارت کتاب حدائق موروثہ کہ رحمہ مخالفین میں جواب اعتراض تحریر ہوئی بعینہا یہہ ہی بعد ازانکہ
بنبوی مکر و فریب معاویہ و عمرو بن عاص نفاق در میانہ لشکر آنحضرت بہم رسید و دانست کہ خون ریزش
و فساد بسیار حد افراط میکشد بموجب آن کہ رسول صلعم مکرر فرمودہ بود ان ابنی ہذا سید و لعل اللہ ان یصلح به
بین الفئتین العظیمتین من المسلمین تا بندگان خدا در میانہ کشتہ نشوند با معاویہ صلح نمود انتہی اب کہو کہ یہہ حدیث
بھی اصل میں ہی یا نہیں قولہ علی بن بشیر ہمدانی کہتا ہی کہ میں اور سفیان بن لیلی امام کے پاس گئی
اور کہا السلام علیک یا مذل المؤمنین فرمایا وعلیک السلام بیٹھو میں مذل المؤمنین نہیں ہوں بلکہ

معز المومنین مین غرض میری اس مصالحہ سے صرف یہہ تھی کہ خون تمہارا گرایا نجاوے جو جواب بے
مخالف جواب مین صحیح ہی کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ لشکری امام حسن کے آمادہ حرب تھے اور صلح سے ناخوش
اور اگر ضعیف و بزدل ہوتے تو طعن نکرتے اور امام ہی اگر بنا بر شاید ضعف فقاہت یا عدم
صلح کرتے تو ضرور انکے جواب مین کہتے کہ تم تو ضعیف و بزدل ہو ہم کیونکر لڑتے اور تم کو
طعن ذلت مومنین سے صرف ہم پر کرتے ہو حالانکہ یہہ کچھہ نفرمایا بلکہ عذر معقول کیا اگرچہ قلت انصار
مانع حرب نہین لیکن جنگ موجب خونریزی ہی اور فریقین مسلمان ہین جنکا خون گرنا نقصان اہل اسلام
ہی اس سے بحکم الصلح خیر مصالحہ خوب ہی اور زمانہ خلافت منتہی ہو گیا اب تو زور و ملک عضوض ہی
قائم نکریگی اور ہمت مین مسلمان مارے جاوینگے بہتر قعود ہی چنانچہ یہی ہوا پس امام حسن علیہ السلام
بمقتضای حالات اسارت یا سابقیت العادت وہ کیا جو سعادتمند ازلی سیادت ممثل کیا کرتے ہین پس قول لیس
قولہ والظاہر عنوان الباطن قولہ نزدیک سنیون کے مسلم و مومن ایک معنی و مساوی کہتا ہی اور نزدیک
اثنا عشریہ کے دونو کے معنی مین فرق ہی مسلم وہ ہی کہ ظاہر مین کلمہ صحیح اور ترویج حکم اسلام مین ہو
اور اوسکے نزد ایمان نہو اور مومن وہ ہی کہ اقرار بلسان و تصدیق بالقلب کرے اور ظاہر و باطن اسکے
یکسان ہو یہہ بمطابق قرآن کے ہی قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئا ان اللہ غفور رحیم جو یہہ احتمال [illegible]
نکلتا ہی کہ سنی منافق ہین اور رافضی موافق سو آیہ مذکورہ کو اس [illegible] پر ہرگز دلالت نہین کیونکہ مقصود
کریمہ کا یہہ ہی کہ تم جو اپکو مومن کہتے ہو سو ایمان تمہارے دلون مین نہین گہسا لیکن یون کہو کہ ہم مسلمان
ہین جب تمہارا ایمان معتبر ہوا اس تقدیر پر یہہ آیت دال ہی حسن اسلام پر تو یہہ قضیہ عکس [illegible] اور جو
انہی تھی وہ مخالفکی ہو گئی اور یہی حق ہی کہ ادعائے ایمان بدون آثار اسلام معتبر نہین اور جو مسلمان ہی
مومن بہی ہی اسلیئے فرمایا ہی یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ اور یہی فائدہ ہی تجدید جملہ یا ایہا الذین
آمنوا مین ہر جگہہ ساتھہ وعملوا الصالحات کے کیونکہ ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی نہ باطن عنوان ظاہر کا
چنانچہ اسی جہت سے محمد بن بابویہ قمی شرائع الاسلام مین کہا ہی اذا اقر للہ بالوحدانیۃ واقر للرسول بالرسالۃ

فقد اقر بجملة الایمان لان اصل الایمان انما ہو الاقرار باللہ و رسولہ انتہی بلفظہ اس سے ثابت ہوا کہ ایمان عین
اسلام ہی کیونکہ اسجگہہ ذکر تصدیق بالقلب اور یکسان ہونے ظاہر و باطن کا نہین کیا وہو المطلوب اور قرآن پاک
بہی اسکا شاہد ہی کہ ایمان و اسلام ایک چیز ہی کیونکہ کسی جگہہ خطاب بمومنین کیا ہی اور کہین بمسلمین اور کہین
ایمان و اسلام کو ذیل یکدیگر مین بلا تفاوت ذکر فرمایا ہی اور ماخوذ ہونا عدم نور ایمان کا حالت اسلام مین
مخالف نصوص جمیع قرآن ہی قال تعالی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین معلوم ہوا کہ کفر و اسلام مین
تقابل ہی پس اگر اسلام نام نفاق کا ہو تو یہہ مودت و تمنی کفار کی بیجا حاصل ہو اور فرمایا افمن شرح اللہ
صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ معلوم ہوا کہ اسلام مین نور ہوتا ہی نہ یہہ کہ مسلم وہ ہی جسکے اندر نور ایمان
نہو اور فرمایا قل آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون اور یہہ صریح ہی اتحاد ایمان و اسلام مین اور زبان
انبیا سے وصیت انبیا مین نقل فرمایا فلا تموتن الا وانتم مسلمون معلوم ہوا کہ موت اسلام پر دلیل نجات
ہی نہ علامت نفاق اور فرمایا فان اسلموا فقد اہتدوا معلوم ہوا کہ اسلام ہدایت ہی نہ نفاق اور زبان
ابراہیم علیہ السلام سے نقل فرمایا ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک اور زبان یوسف صدیق
سے نکلوایا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین معلوم ہوا کہ مسلمان ہونا اور مسلمان مرنا صالحین مین
ملنا ہی اگر اسلام نفاق کا نام ہوتا تو انبیا کیون دعا موت علی الاسلام کرتے اور فرمایا ہو سمٰکم المسلمین
من قبل معلوم ہوا کہ یہہ لقب قدیم بخشیدہ حضرت ابراہیم ہی نہ احداث مسلمین اور فرمایا افنجعل المسلمین
کالمجرمین ثابت ہوا کہ مسلمان و مجرم برابر نہین بلکہ فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو
فی الآخرۃ من الخاسرین یہہ صریح ہی انحصار دین مین درمیان اسلام کے اور عدم قبول غیر اسلام
مین اور خاسر ہونے غیر مسلمانکے اسیطرح آیات کثیرہ سے بے تاویل عدم تفرقہ ایمان و اسلام کا ثابت ہی
اور اوس سے متحقق کہ مسلمان مہتدی و با ایمان ہین نہ منافق و بے ایمان جسطرح بعضے منافق و بے ایمان
سمجہتے ہین کیونکہ جزا اسلام نجات و دخول جنان ہی اور انجام نفاق درک اسفل نیران اور تفصیل اس مقام
کی احیاء علوم الدین غزالی امام حجۃ الاسلام مین مرقوم ہی من شاء فلیرجع الیہ پس اگر یہہ اور قرآن
بنابر وہم تحریف عثمان درخور اعتنا نہین تو تصریح اکابر امامیہ بالضرور قابل قبول و اتفاق ہی

مسعودیہ یا سرد ہم رسالہ میں مرتضی علم الہدی سے نقل کیا ہی وعلما المسلمین قدیما العراقی حفظ انتہی مراد نامردہ
کی مسلمین سے اسجگہہ مومنین یعنی شیعہ مین سنی کر حسب قرار داد شیعہ منافقین ہیں کیونکہ یہہ عبارت اوسجگہہ لکہی ہی جہان
عدم زیادت ونقصان وتحریف قرآنکو نزدیک شیعہ کے ثابت کیا ہی اور اگر مراد سنی ہونگے تو استدلال
ساقط ہوجاویگا اسیطرح فہرست کتب مندرجہ رسالہ میں منجملہ کتب شیعہ کے نام جہاد الاسلام و
عماد الاسلام وشرائع الاسلام کا لکہا ہی معلوم نہین کہ یہان ہی اسلام بمعنی اتفاق ہی یا ایمان بلکہ ائمہ
جابجا اطلاق لفظ اسلام ومسلمانکا تمنے اسی رسالہ مین بجاے مومن کے کہ مراد اوس سے شیعہ ہوتے ہین کیا ہی مثل
قصہ صلح امام حسن کے سوم اہل اسلام از دست زبان او در امان باشند انتہی وقولکم ہرگاہ جنگ صفین
مسلمانان سہ فرقہ شدند انتہی وقولکم بالجملہ مسلمانان ایران الی آخرہ ولیکن عذر قوی اس اطلاق کا شاید
ہوگا کہ ان الکذوب لاحافظۃ لہ اور جو یہہ مشہور ہی مصدوق نہون تو احادیث ائمہ واقوال قدمار امامیہ
حضرت جعفر صادق فرماتے ہین لاصلوۃ لمن لایصلی فی المسجد مع المسلمین الامن علۃ وفی الفقہ آخر من رغب
عن جماعۃ المسلمین وجب علی المسلمین غیبتہ اور من لایحضرہ الفقیہ مین ہی جناب امیر من حد قبرا
ومثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اور تحریر الاحکام مین ہی المسلمون علی اختلاف مذاہبہم طہار عدا
الخوارج والغلاۃ اور تذکرہ شیخ حلی مین ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل سعہم اللہ تعالے
وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار اور نیز فقیہ مین ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لاینبغی للرجل
المسلم ان یتزوج الناصبیۃ ولا یتزوج ابنۃ ناصبیا ولا یطرحہما عندہ وقال النبی صلعم صنفان
من امتی لانصیب لہم فی الاسلام الناصب لاہل بیتی حربا وغال فی الدین مارق منہ ومن آکل لحم امیر
المومنین والخروج علی المسلمین الخ اور امیر علیہ السلام فرماتے ہین شعر سبقتکم الی الاسلام طرا
صبیا مابلغت اوان حلم ؛ اب کہو کہ معنی اسلام کے ان محال مین یہی ہین کہ جسکے اندر نور ایمان نہو اور
مثل نفاق وکفر کے اور یہہ اطلاق بجاے مومن کے ہی یا منافق کے حالانکہ دیلمی نے ارشاد القلوب مین بحج
حسن بن مطہر حلی لفظ رجال الاسلام والمسلمین لکہا ہی اور طبرسی کلینی وغیرہ ہی مخاطب مختص الاسلام ہوے
ہین اب چاہیے کہ یہہ سب منافق بے ایمان ہون طرفہ یہہ ہی کہ قرآن پاک مین جہانکہین کہ اسلام آیا ہی بطریق طلب

وہیح آیا ہی اور جہان کہین لفظ آئی ہی وہان لفظ مومنین وارد ہی اور یہ دلیل ہی اسبات کی کہ مستحقان
اسلام مدعیان ایمان بے نصیب اند اسلام و منافق بے ایمان ہین قال تعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ سو مومن کہنا شیعہ کا آپکو اسی جگہہ سے ہی اور مسلمان کہنا سنی کو اسی جگہہ سے
کہ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا أَسْلَمْنَا یہہ شان رحمان ہی کہ مومنین غیر مومنین یعنی شیعہ
اپنی زبان سے آپ ملزم ہوئے ہین اور اہل اسلام باقرار الد الخصام حصہ ایمان با اسلام ٹہیرتے ہین
الحمد للہ علی دین الاسلام آپ جناب مرد صاحب تمیز روشن ہی انکو لائق ہی کہ مسلمان ہوکر مومن و مسلم کو
ایک جانین یا مومنین شیعہ کو شامل کرین دائرہ ایمان سرا پا اسلام سے باہر نکالین اور رجوع ہم و تعرض
کہ در بیان تسمیہ رسالہ اور وجہ تسمیہ رسالہ اور استدلال و مستدل علیہ کے اس بابت واقع ہی اوسکو تدبر سے
مدفوع فرماوین اور تسمیۃ الشئی باسم نقیضہ سے احتراز لازم جانین صد حیف کہ جس غرض فاسد کے لئے
آپنے اتنا خون جگر کہایا اور مومن کو منافق ٹہیرایا اور مسلم کو مخلص بنایا اور اوسپر نام کتاب جمایا وہ مدعا ہات
نہ آیا شعر تحسین ہی انکی شیرین لبی اس تیشہ زنی پر شاباش ہی تہر ٹرین فرہاد تری کوہکنی پر **قولہ** منجملہ منازعات
فریقین کے نزاع مسح پا در وضو بہت مشہور ہی اور علمائے اثنا عشریہ نے بکمال تفصیل سے از رو تفسیر و
حدیث و قواعد نحویہ ایسے جواب شافی لکھے ہین کہ زیادہ اوس سے متصور نہین چنانچہ رسالہ مفید العوام سید
برکت علی اس باب مین نہایت سہل صاف عام فہم خاص پسند مشہور ہی **جواب** بکنا تہوڑا اور بٹنا بہت
ہر جگہہ اسیطرح عوام کو دہمکانا اور نقل کلام الزام نکرنا دلیل افحام ہی کما لا یخفی علی النحو احق العوام
جسطرح آپنے بعض مخلصین مریدا اور احباب کمینہ سے بعض تفاسیر سے اس مسئلہ کو صرف نحو الغہ بغیر
تحقیق بلکہ ترجمہ فرماکر ابنا ن کہنہ تالیف مین درج کیا اسیطرح برکت علی بے برکت نافرجام نے
ایک کلام مہمل مناظرہ فریقین سے سرقہ کرکے سرانجام کیا شہد اعلمائے امامیہ علی الاطلاق مسح قدمین سے
انکار نہین کرتا دمیرتی انتہی و ہو م دہا مدرکار ہو استبصار مین کہ اصول رجعۃ امامیہ سے ہی باب وجوب المسح
علی الرجلین مین لکہا ہی الوضوء بالمسح ولا یجب فیہ الا ذاک ومن غسل فلا باس اور بقیہ روایات
اسکے لیے ہین اور جسطرح اثنا عشریہ نے اسبا مین تفصیل کی ہی اوسیطرح علماء اہلسنت نے کوئی دقیقہ

کسی پہلو سے فروگذاشت نہیں کیا تحفہ و اخوان تحفہ کو دیکھو اور سوچو سمجھو **قولہ** اکثر علماء
سنت و جماعت نے بھی آخر قائل ہوکر تصدیق مسح کی کی ہے سنہم قال الشیخ الحافظ ابن حزم الاندلسی
فی المحلی واما قولنا فی الرجلین فان القرآن نزل بالمسح الی قولہ جب سُنّی اسطرح پر قائل ہیں تو طعن شیعہ
کو ناحصں ہے وتابی **جواب** دعویٰ یہہ تہا کہ اکثر علماء اہلسنت مصدق مسح ہیں اور دلیل میں جو شخص
ایک صاحب محلی کا نام لیا ہی وہ بھی سمجھے ہو کیونکہ تحصل اوسکا یہہ ہی کہ قرآن نازل بمسح ہی کما قال ان
وفلان سعندا ہم جو غسل کہتے ہیں تو کیوں کہتے ہیں سو اسلیے کہ رسولخدا کو اونسے زیادہ کوئی قرآن کو
نہیں بوجہتا ویل للاعقاب من النار فرماتے ہیں چنانچہ یہہ عبارت شاہد اس دعوی کی ہی وانما قلنا
بالغسل لما حدثنا فلان عن فلان الی قولہ عن عمرو بن العاص قال تخلف النبی فی سفرۃ فادرکنا وقد
ارھقنا العصر فجعلنا نتوضوء ونمسح علی ارجلنا فنادی باعلی صوتہ ویل للاعقاب من النار مرتین او ثلاثا انتہی
آب بتدو للرسول ذرا حرف انصاف سو بہہ نکالنا چاہیے کہ اس عبارت سے رد قول مسح بنا بر
نزول النص نکلتا ہی یا تصدیق تنزل المسح نہ بالغسل کی اسنفاع آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت
کلام سنیر کا نص قرآنیں قرارت جرّ بطریق تنزل ہی اور حدیث میں بطور تحقیق کیونکہ جارنا سنح
من جاوزنا بالقرآن آورد وجو کہا ہی کہ قال بالمسح جماعۃ من السلف الخ مراد اوس سے یہی ہی کہ بنظر
بظاہر قرآن اس جماعت نے مسح سمجھا لیکن احادیث غسل ہیں اس مفہوم کی ہیں یا اول اسلام میں
مطابق نزول قرآن مثلاً مسح تہا پہر احادیث پیغمبر اوسکی ناسخ ہوئیں تہہ مراد نہیں کہ مسح معمول
جماعت سلف تہا اسلیئے کہا ہی الدرایۃ خیر من الروایۃ نادان را بازخم وتی مصلحتے نیست و اگر این حالت
والستے نادان ہووے مرزا مظہر جانجاں قدس اللہ سرہٗ فرماتے سند کہ خلقت رذیل بیعی
مثل خلقت ابل یعنی شتر نہایت کج مج واقع ہی جبتک اسکو کما حقہ بمبالغہ تمام شست وشو نکیجیے انکا منہ
آنکا نہیں ہوتا ایسا نہووے کہ کوئی پست بلند اوسکا باقی رہ جاوے لوگ اسمیں سستی کرتے ہیں سی
آنحضرت نے فرمایا ویل للاعقاب من النار **قولہ** اہلبیت معصومین نے کہ پیشوا ہمارے ہیں حکم مسح کا دیا ہی انکا حکم
بجا لاتے ہیں **جواب** کتاب تہذیب میں علی بن حمزہ نے روایت کیا ہی کہ مینے ابا ابراہیم سے مسئلہ قدم پوچہا فرمایا

خوب دہونا چاہیئے اور محمد بن نعمان شیخ الانصیر سے اونسی ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ فرمایا
جب بہول جاوے مسح اپنے سر کا یہانتک کہ دہووے تو دہو ڈوپانون اپنے تو مسح کر سر کو پہر دہو دونون قدم اور
اس حدیث کو کلینی اعور اور ابو جعفر طوسی نے بہی استبصار مین باسناد صحیحہ روایت کیا ہی اسمین امکان ضعف کا
یا گمان تقیہ کا نہین اسلیئے کہ مخاطب شیعی مخلص تہا نہ نورانی آسلام قوبلی اور محمد بن صفار زید بن
علی عن ابیہ عن جدہ عن امیر المومنین سے روایت کیا ہی کہ اونہونے فرمایا میٹہا مین وضو کرنیکو بیٹہا پس آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جب دہویا مینے اپنے دو نو پانونکو فرمایا ای علی خلال کر انگلیونمین کذا فی
نہج البلاغة آب فرماؤ کہ ابا ابراہیم یعنی امام کاظم اور ابا عبد اللہ یعنی امام جعفر صادق اور امیر المومنین
یعنی علی بن ابیطالب جنسے یہ احادیث غسل پانو کے منقول ہین تمہارے نزدیک اہلبیت معصومین سے ہین
یا خارج اہلبیت **قولہ** اگر کوئی معنی قرآنکے خلاف اہلبیت کے کہے تو ہم قبول نکرینگے **جواب** اسکی کیا
دلیل ہی کہ علم قرآن ائمہ اہلبیت پر ختم ہی حالانکہ نفع قرآنکا واسطے عامہ خلائق کے ہی قال تعالے
ہل من مدکر وقال تعالے ہدی ورحمة لقوم یومنون وغیر ذلک تعہدا جو معنی قرآنکے طرف ائمہ کے منسوب
کیئے ہین وہ بعید از قیاس ہین مثلا باب پنجم مقصد ہفتم حق الیقین مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کیا ہی کہ مراد فرعون و ہامان سے آیہ ونری فرعون وہامان وجنودہما مین معاذ اللہ ابو بکر و عمر ہین
انتہی استغفر اللہ اس کہنے مین نسبت تقیہ کی طرف خدا کے کی ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
اسیطرح تفسیر بت کی اور ذباب وبعوضہ وتین وزیتون وطور سینین وغیرہ الفاظ عالیہ نازلہ کی سنا ہم
جناب امیر و ائمہ طاہرین سے اس معنی و تفسیر پر انحصار فہم قرآنکا ائمہ مین کیا جاتا ہی **شعر** ترسم نرسی
بکعبہ ای اعرابی ٭ این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ہست ٭ **قولہ** فائدہ آخری **جواب** حاصل اس فائدہ کا
ثابت کرنا فضائل اہلبیت کا ہی اگرچہ بطریق ضعیف ہو شل اسکے کہ یہہ امان خلق ہین اور لوگ انکے
سبب سے رزق پاتے ہین اور یہہ صدیق ہین اور انکے سبب سے بلیات رفع ہوتے ہین اور ایک
دوسرے کا خلیفہ ہوتا ہی وغیر ذلک سو یہہ کلام بطرز اہل سلوک ہی نہ بطریق بحث علماء اور غیر مفید
ہی اسلیئے کہ احادیث اہلسنت مین آیا ہی کہ تم اپنے ضعفا کے سبب سے مرزوق ہوتے ہو اور جو کوئی

ہذین من امر معروف نہی منکر کرتا ہی وہ خلیفہ خدا ہی چنانچہ اسی جہت سے تعداد خلفاء اہل بیت فائدہ
ہذا مین متعین نہین کی تا وہم انحصار ائمہ اثنا عشر مین نہو **قولہ** حدیث مین آیا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری غیرک الخ **جواب** یہ حدیث غریب ضعیف ہی
عند المحدثین چنانچہ ابن حجر مکی نے شرح منہاج مین لکھا ہی ومن خواصہ صلی اللہ علیہ وسلم المکث فی
المسجد جنبا ولیس علی مثلہ وخبرہ ضعیف وان حسنہ الترمذی اور لمعات ومفاتیح مین لکھا ہی کہ راہ
اور دروازہ آنحضرت وعلی رضی اللہ عنہ کا مسجد مین تہا سو جسکا دروازہ مسجد مین ہو اوسکو جنب گذرنا
مسجد سے جائز ہی اسلیے قید ہذا المسجد کی لگائی ہی واسطے احتراز کے سائر مساجد سے اور ترمذی نے
کہا کہ قد سمع محمد بن اسمعیل منی ہذا الحدیث واستغربہ پس جب حدیث غریب ضعیف ہوئی اور معنی
اوسکے یہ ہوئے تو اسمین کچھ فضیلت مرتضوی ثابت نہوئی **قولہ** فائدہ بزرگ **جواب** یہ بزرگی باعتبار
عظمت طوفان وبہتان کے ہی نہ باعتبار کرامت فائدہ کے کیونکہ مشتمل ہی روایات موضوعہ واہیہ پر جو کامل
کامل ابن عدی و اوسط طبرانی ومعقبہ حاکم معتزلی وغیرہ اور بعض روایات ضعیف مجروح منکر پر
کما ہو مصرح فی کتب ہذا الفن اور مخالف ہین عقائد اہل اسلام کے معہذا یہ حدیث اونکو شامل ہی جنسے ظلم و
نسبت اہل بیت فضل و کرم کے واقع ہوا نہ عامہ اہل اسلام کو جیسے خوارج نواصب روافض **قولہ** فائدہ
آخری خصائص ائمہ علیہم السلام سے ہی کہ یاد کیے جاتے ہین بصلوۃ وسلام بخلاف اور روں کے کہ یاد کرتے
ہین بمغفرت ورضوان **جواب** دلیل اس خصوصیت کی کیا ہی اوسکو بیان کرو حالانکہ قرآن شریف مین آیا ہی
وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور یہ اونکے حق مین ہی جو مرتکب معصیت کے ہوتے اسی طرح فرمایا
فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور حدیثمین ہی اللہم صل علی آل ابی اوفی اسی سے جواز صلوۃ وسلام کا غیر
اہل بیت پر مثل صحابہ وغیرہم کے ثابت ہی لیکن اصطلاح متاخرین یون ہی کہ بالاصالۃ آنحضرت پر اور بالتبع آل
واصحاب پر درود وسلام بہیجتے ہین صحیفہ کاملہ مین ہی کہ زبور وانجیل اہل بیت ہی صلوۃ وسلام آل واصحاب پر وارد
ہی اور عطف اصحاب کا آل پر بطریق تخصیص بعد تعمیم ہوا کرتا ہی بنابر مزید فضل کما فی قولہ تعالی وملائکتہ
وجبریل ومیکال **قولہ** مذہب شافعی یہی ہی کہ تصلیہ نماز مین فرض ہی اور صیغہ صلوۃ کا البتہ مشتمل ذکر آل پر ہی

جواب آل اہل ہی اہل کی بدلیل اہیل یعنی اتباع اور سارے امت بمقدار تبعیت اوسمین داخل ہی جیسا
قاموس نے شرح لفظ آل مین کہا ہی آل اللہ و آل رسولہ اولیاءہ انتہی پس جو لوگ جامع نسبت دینی و نسبی ہین
وہ بالاولی وسمین داخل ہین لیکن نہ بطریق اختصاص بلکہ بطور تضمن معنے عام کے جاحکو کذا فی الشہاب
الثاقب **قولہ** بیہقی نے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو مجہپر درود بہیجی اور میرے اہلبیت پر نہ بہیجے
اوسکی نماز قبول نہین **جواب** یہہ روایت بدون بیان سند و نقل رجال قبول نہین مذہب
حنفیہ مین درود نماز مین سنت ہی اور ترک سنت سے نماز نہین جاتی پس بتقدیر ثبوت روایت محمول
کمال نقصان پر ہوگی **قولہ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت ربی ان لا یدخل احدا من اہل
بیتی النار فاعطانی رواہ المحب الطبری والدیلمی **جواب** یہہ حدیث باتفاق اہل حدیث باطل موضوع
ہی اور بتقدیر ثبوت مراد اہل بیت سے آل عبا ہین نہ سارے سادات تا قیام ساعت اور یہی مذہب امامیہ کا
بہی ہی کیونکہ انکے نزدیک آگ دوزخ سادات پر روا ہی اور جو اثنا عشریہ ہین وہ بقیہ سادات کی تکفیر و تحقیر
کرتے ہین منہج الصادقین مین تفسیر لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی
بن مریم مین لکہا ہی کہ بہشت اوسکے لئے ہی جو اطاعت خدا کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور
دوزخ اوسکے لئے جو نافرمانی خدا کرے اگرچہ سید قرشی ہو اور مصائب قاضی مین بجز رابع طائفہ
سابع عشر لکہا ہی کہ سید علوی اگر ناصبی ہو بدتر ہی کتے سے چنانچہ اسی بنیاد پر شیعہ اکثر نجبا فاطمہ
صحیح النسب کو جیسے غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی و سید جلال الدین بخاری و سید اشرف
جہانگیر وغیرہم قدس سرہم کو کہ مقتدائے اہلسنت ہین تبرا کہتے ہین اور اوسکو عین ایمان جانتے ہین اور
سادات سنیہ کو خمس و نذور وغیرہ حقوق سے محروم کہتے ہین حالانکہ باب دوم فصل ششم جامع الاخبار
مین لکہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی تہا اسے
ثابت ہی کہ خدا نے محبت اہلبیت کی خاص اہلسنت کو بخشی ہی کہ جبتک خاتمہ کسیکا انمین سے کفر پر نہ
ہو قابل خلود نار نہین جانتے **قولہ** فانہا موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنی رحم نبوی موصول
الدارین ہی **جواب** قطع نظر سوال ثبوت اس حدیث کے نفع قرابت نبوی بشرط ایمان بے شبہ

تا مع ہی اور ہمین قرابت دینی وطینی دونو برابر ہین نسبت آنحضرت سے چاہیے وہ نسبت ہر جزو اور رسد کل است وہ والا شعر حسن ابصرہ بلال از حبش صہیب وروم ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی است اسلیے فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون اور اطلاق آل کا متابعین پر کلام الہی مین آیا ہی اعملوا آل داؤد شکرا اور حدیث مین ہی سمع النبی قراۃ ابی موسی فقال لقد اوتی مزمارا من مزامیر آل داؤد پس رحم موصول اوسکے لئے ہی کہ مقتدی پیغمبر ہی ع بندگی با دو پیمبر ایکی منظور بنا **قولہ** سادات مستحق خمس ہین اور زکوۃ انپر حرام ہی اور بعضے سنی کہ قائل اباحت ہین سوائے شامت اعمال کے اور کیا کہا جاے انتہی محصلہ **جواب** معلوم نہین کہ باوجود اعتراف استحقاق سادات واسطے خمس کے شیعہ انکو خمس کیون نہین دیتے حالانکہ حرمت زکوۃ کی انپر جانتے ہین گو حرمت مین سارے اہلسنت شریک ہین کوئی مجوز نہین الا ماشاء اللہ سواد نصورت مین نظر با حتیاج شدید و حالت مخمصہ اوسوقت حرام بھی حلال ہوجاتا ہی جائز رکھا ہی نہ بنا بر مساوات رتبہ سادات و غیر سادات کو کہ باعث تشنیع ہو اور اکثر یہ فوائد بخیانت نقل و تخریب بعبیر مشرق ہین سالہ احیاء المیت سے فلیعلم **قولہ** پہلا اختلاف کہ اسلام مین حادث ہوا قضیہ خلافت ہی جمہور اہلسنت کہتے ہین کہ آنحضرت نے کسی کو واسطے خلافت کے مقرر نہین فرمایا اول اجماع سے دوم وصیت سے سوم شوری سے چہارم شخص کے خلیفہ ہونے سے **جواب** پانچ اس پانچا ابتدا کتاب مین مفصل گذر چکا ہی حاجت اعادہ نہین **شعر** مکرر گرچہ لطف آمیز باشد بطبیعت املال انگیز باشد **قولہ** بعض نے کہ احادیث و آیات و قرائن عقلی سے استنباط خلافت شیخین کا کیا ہی قول اونکا نزدیک سنیون کے اضعف ہی اور شیعہ قائل ہین کہ جناب امیر خلیفہ بلا فصل ہین بقول خدا و رسول **جواب** اسکا جواب بھی گذر چکا اور دعوی شیعہ باطل ٹھہرا اور خلافت خلفاء اربعہ کی ثابت ہو چکی نصا و اجماعا بلا خلاف اور خلیفہ بلا فصل کہنا شیعہ کا جناب امیر کو محکم ہی اور جو دلائل اس باب در پیش کرتے ہین سب ضعیف ہین ضعف الطالب والمطلوب اور اگر اونکو حجیت خلافت ٹھہراوین تو ادلہ خلافت خلفاء ثلثہ اضعاف مضاعف اوسکے کثرت و قوت سند و کمیت دلالت مین ہین فالاشبہ ثم الاشبہ پس سنی قول مذکور کو اضعف بلکہ ضعیف کہا ہو اوسکو سنیون کو

جواب خمس و زکوۃ سادات

جواب خلافت اول الخلفاء

جواب خلافت بلا فصل

صرف گسیا شپسے الزام اہلسنت غیر ممکن ہی شعر ہان تا سپنگفی از جملہ فصیح بکورا جزین بمبالغہ مستعار نیست **قولہ** صورت اول مین ہرگز عقل اونہین کرتی کہ آنحضرت بدون مقرر کرنے جانشین کے عالم قدس کو گیے ہون اسلئے کہ جب آپ مدینہ سے کسی جگہہ جاتے اپنی طرف سے حاکم مقرر فرماتے پس کیونکر کہا جاوے کہ سفر آخرت مین اسکو بے حاکم و رہبر چہوڑ جاتے **جواب** اُنکی عقل کو کوئی تکلیف باور کرنیکی ہرگز نہین دیتا بلکہ سنی بہی یہی کہتے ہین کہ آنحضرت ابوبکر کو مقرر فرما گیے چنانچہ نصوص صحیحہ دال ہین اس مدعا پر کما مر فی موضعہ اور یہہ سمجہنا کہ علی مرتضی کو خلیفہ کر گیے اور تقرر حاکم مدینہ کو وقت سفر کے اوسکی دلیل کہنا خلاف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ وہ تقرر بحجت استخلاف کبری نہین ہو سکتا معہذا اگر حجت ہوتا تو جناب امیر بلا واسطہ اسکے احتجاج کرتے حالانکہ اس احتجاج کو شیعہ بہی کر نہین کیا ع خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائی نیست **قولہ** صورت ثانی مین جو دلائل خلافت ثلثہ وحی و خبر سے تاویل کیے ہین عقلاً و نقلاً اوس سے رجحان عوی سنیون کا نہین ہوتا اس سبب سے اُنکے محققین نے اوس سے ہاتہہ کہینچا ہی **جواب** جس سنی نے ہاتہہ کہینچا ہو اوسکا نام بتاؤ ورنہ خدا اور رسول سے شرماؤ وحی و خبر کو بلا تاویل دلالت ہی خلافت خلفاء ثلثہ پر اور عقل و نقل دونو سے دعوی اپنا راجح ہی کیونکہ اگر نص جلی متواتر امامت حضرت امیر پر واقع ہوئی ہی سامنے ایک جماعت کے کہ ستر ہزار آدمی یا زیادہ تہے تو ثبوت نبوت کا بعد آنحضرت کے کسیطرح ممکن نہین اور جب تالی یعنی عدم ثبوت نبوت باتفاق فریقین باطل ہی تو مقدم یعنی وقوع نص جلی دربارہ خلافت مرتضوی بہی مثل تالی باطل ہی بیان ملازمت کا یہہ ہی کہ اس تقدیر پر ہو سکتا ہی کہ اہل حد تواتر اعجاز جس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہی ایسی جماعت ہو کہ جنہون نے اخفا نص کو باوجود کثرت دواعی اظہار کے کیا اور صدیق سے بیعت کر لی اور ممکن ہی کہ حضرت علی مرتضی بہی منجملہ اس جماعت کے ہون جنہنے اخفا نص غدیر کر کے صدیق سے بیعت کی اور یہہ منع قوی جب ثابت ہو کہ تقدیم مرتضوی خلافت صدیقی مین باجماع مرتکب ہو و دونہ خرط القتاد اور جب جماعت سے کہ اتفاق اخفائی حق محسوس پر مثلاً واقع ہوا جیسا شیعہ کہتے ہین تو تواتر اس جماعت کا اظہار

غیر محسوس ہو کہ عبارت معجزات نبوی سے ہی کیونکہ ممتنع ہی کیونکہ خبر متواتر سے یقین میں ایسا ہی حاصل
ہوتا ہی کہ اتفاق جم غفیر و جمع کثیر علی الکذب غیر ممکن ہی والا خبر من حیث الحقیقۃ محتمل صدق و
کذب ہی پس شیعہ کے طور پر جب اتفاق محتمل ہوا تو تواتر اعجاز بالاولی خلل پذیر ٹھیرا اسلئے کہ اوسکا
شی خبر ہی اگرچہ اخفا ہی خبر ہو دو سرے انتفاء وثوق ایک قسم متواتر سے موجب نفع اعتماد
سائر اقسام متواترات کی ہی پس اثبات نبوت اگر تواتر آخر کرینگے تو وہ بھی درخور اعتقاد نہین ہوسکتا
کیونکہ سارے افراد تواتر بنا پر حیثیت افادہ یقین کہ سبب اوسکا عدم امکان اتفاق علی الکذب ہی برابر
واحد مین واقع ہین یہہ بات بہ بداہت عقل نمایان و آشکارا ہی پس تواتر کتب سماویہ و جمیع متواترات
امامیہ کا بلکہ جمیع اصناف تواتر کا لائق اعتماد نہین اور جب عصمت امام کہ موقوف ہی قول پیغمبر پر ثابت نہو
ہوئی نبوت و تواتر پر تو عصمت امام کی تواتر اعجاز نہ تھین بر وجہ توقف کیونکر درخور اعتماد ہوسکتی ہی
اسلئے کہ دور لازم آتا ہی اور ممکن ہی کہ خبر دینا تین یا چار یا بارہ آدمی کا حسب اختلاف روایات شیعہ
افادہ جزم ثبوت نبوت یا امامت بلکہ کسی چیز کا کسی شیعی کو نکرے تو ابعموم دعوت نبی متحقق نہوگا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تا قیام قیامت حجت الٰہی علی الخلق ہین چاہیے کہ غیر صحابہ پر
حجت نہون اور یہہ سب از منہ و قرون حکم ایام فترت و جاہلیت مین ہون اور امتثال
کسی حکم کا احکام شرعیہ سے کسی کافر مسلم پر اس عرض مدتین لازم نہو اور کلام الٰہی معجزہ قطعی
نہو اور الزام حجت نبوت بعد آنحضرت بکرامات کہ خلاف مسلک امامیہ و سائر اہل قبلہ ہی جمیع امت
کا اجماع اونکا بلدہ واحد مین متصور نہین ہے اور سکے تواتر و وثوق کے خصوصا عہد امام غائب مین
بہ بداہت ہر واحد کے امت سے امام ہو یا غیر امام باطل ہو کیونکہ امام معصوم صاحب کرامات نزدیک
ہر شخص کے امت مین سے کہ منتشر ہین اقالیم سبعہ مین نہین پہنچ سکتے اور نہ ساری امت منتشر
تا بستان ہوسی امام ہمام ہوسکتی ہی علی الخصوص بعہد امام غائب کہ اونکی خبر آج تک اہلسنت کو نہین
بلکہ بطور امامیہ بھی کیونکہ حسب اقرار شیعہ سن چہار سالگی سے کسی نے اونکو نہین دیکھا تو اظہار
کرامات کا یہان کیا ذکر ہی پس بنا بر اس تحریر کے کہ مفضی بعدم وقوع نص متواتر ہی امامت مرتضوی

پر مسائل کثیرہ فاسدہ کے مشتمل ہو جواب نصب امام بر خلاف امام اور وجوب لطف مطلقا بر باری تعالیٰ خود
ذلک فاسد ہو جاوینگے اسلیئے کہ اگر لطف خدای تعالیٰ پر واجب ہوتا تو نصب امام و تصرف امام کہ منجملہ
الطاف ہی کیوں فوت ہوتا پس علم تخصیص امامت مرتضوی باوجود احتیاج انام منصب امام حجت تفویض
امامت بمشورت خلائق ہی چنانچہ کلام معجز نظام مرتضوی سے کہ بمقابلہ اہل شام فرمایا اور اوس سے
اپنی حقیقت خلافت پر استدلال بافحام کیا ظاہر ہی بایعنی الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی
ما بایعوہم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد و انما الشوری للمهاجرین والانصار
فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذلک للہ رضیا فان خرج عن امرہم خارج بطعن او بدعۃ
ردوہ الی ما خرج عنہ وان ابی قاتلوہ لاتباعہ غیر سبیل المومنین ہکذا فی نہج البلاغۃ بنا برعلی ہذا
خلافت خلفاء راشدین کی کہ باتفاق صحابہ کہ از انجملہ حضرت امیر بھی ہیں واقع ہوئی بے شبہ
حق ہی اور جو صفات کہ امامیہ خلاف اہلسنت امام میں معتبر کہے ہیں جیسے عصمت و افضلیت
اعلمیت و عدم انقضا بکفر وہ شرط امامت نہیں اور جب خلافت ثابت ہوگئی تو وہ مطاعن
شیعہ بنسبت خلفاء ثلثہ کے وارد کرتے ہیں اور اکثر اونمیں کذب و غلو در تعصب اور تاویلات
سمجھے ہیں مانند اعتراضات خوارج کے کہ حضرت مرتضی پر بقصد سلب امامت اور مانند اعتراضات
یہود و نصاری کے کہ آنحضرت پر بارادہ نفی نبوت باوجود حقیقت رسالت کیے وارد کرتے ہیں مرفوع
و مدفوع ہو گئے باقی رہے نصوص خلافت خلفاء ثلثہ سو بیان اونکا بقدر ملائم مقام کتب یقینیہ
سے اوپر گذر چکا فانظر ثمہ فان ہناک حقائق جمّہ اب کہو کہ یہہ دعوی عقلا و نقلا مرجح ہی
یا مرجوح اور کون مکذوب ہی اور کون مصدوق **قولہ** پس قول شیعہ آل محمد کا صادق آیا
کہ بموجب نص جلی وصیت روز غدیر خم و حدیث ثقلین و غیرہ کے متابعت کلام اللہ و اہل بیت
کرام کی کرتے ہیں **جواب** سچ ہی **شعر** گر از بسیط جہان عقل منعدم گردد ٭ بخود گمان
نبرد ہیچکس کہ نادانم ٭ سابق بکرات و مرات اثبات عدم دلالت قصۂ غدیر و حدیث ثقلین خلافت
بلافصل مرتضوی پر گذر چکا ہنوز وہی فریاد ذاکذا زبان اہل جفا پر ہی حالانکہ نزدیک محدثین

اہل سنت کے صحاح اس قصہ کی کا نبیّ ثابت نہین فان الحجۃ ابوداود سجستانی صاحب صحیح و ابوحاتم رازی
وغیرہ اہل حدیث مطلقاً انکار کرتے ہین اور بعض نے کہ روایت کیا ہی اوسکی شان ورود کو انکا
مدعا سے کچھ مساس نہین اور نہ اصل روایت مین کسی لفظ کو دلالت ہی استخلاف بلا فصل آنحضرت پر

ومن ادعی فعلیہ البیان وعلینا ردہ بالبرہان اسیطرح حدیث ثقلین ہی کہ حاصل اوسکا اتباع
احکام قرآن اور مودت اہل بیت رضوان ہی نہ اور کچھ سو وہ محبت ہی ایسی تو ہی اب امامیہ
جنکے پیرو ہین وہ سب دشمن اہل بیت تھے اور شیعہ شیطان وابن سبا یہودی تھے سوا اسکے بیرونی
ثقلین کا حال کل قیامت کو معلوم ہوگا شعر وقت صبح شود ہمچو روز معلومت ÷ کہ باکہ باختہ عشق
در شب دیجور قولہ حدیث قرطاس صحیح بخاری وغیرہ بہت کتب حدیث وسیر مین بحد تواتر مفصل
مذکور ہی کہ غایت شہرت سے اعادہ اوسکا ضرورت نہین رکہتا جواب اصل روایت بخاری یہ قدر
ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا
تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف حیران نہو تو اصحاب نے
کاغذ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی
ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اسبات کی تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو چہوڑو
جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت
کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تہا
راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تہی کہ اسامہ کا لشکر
تیار کرکے شام مین بہیجو اور دوسری روایت ابن عباس کی بخاری مین یون ہی کہ جب حضرت نے
کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی تمکو
خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکہنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ تا مجکو یہ چیز
اگرچہ بخاری مین موجود ہی لیکن متواتر و مشہور نہین اور اسلیے آپنے اوسکو غیر مفید مطلب سمجھکر نقل
نفرمایا کہ وجہ طعن کی اوسمین ظاہر نہین صرف جرح بالی سے حکم شہرت و تواتر کا حسب عادت مقرر

حدیث قرطاس

لگا دیا بقول شخصے ع کس لشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم **قولہ** ابن عباس سے منقول
ہی کہ سخت مصیبت ہی کہ چہوڑا پیغمبر کو کہ وصیت نامہ لکہین سعید بن جبیر کہ راوی اس حدیث کے ہین
کہتے ہین کہ ابن عباس کہتے تہے کہ دن جمعرات کا اور کیسا دن جمعرات کا کہ منع کیا پیغمبر کو لکہنے وصیت نامہ
سے اور روتے تہے ابن عباس یہانتک کہ آنسو اونکے مانند موتیون کے موںہ پر گرتے تہے **جواب** اس
قصہ مین سوائے ابن عباس کے کہ اوسوقت صغیر السن تہے اور کسی سے تحسر و افسوس منقول نہین اگر اس
ماجرا مین کوئی امر مہم فوت ہوتا تو کبار اصحاب لا اقل حضرت امیر علیہ السلام اوسکا ذکر کرتے اور حسرت
و شکایت اس منع کی زبان پر لاتے معہذا اسمین کوئی وجہ طعن کی خاص بنسبت عمر فاروق کے معلوم
نہین ہوتی کیونکہ اوسوقت حضرت کی کوٹہری مین اکثر اصحاب موجود تہے منجملہ اونکے علی و عباس ہین
اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تہا نہ تنہا عمر سے چنانچہ لفظ ایتونی بصیغہ جمع اس پر
دال ہی پس اگر عمر کاغذ نہ لائے تہے تو علی عباس کا کسنے ہاتہہ پکڑا تہا کیونکہ اگر یہہ شریک نہ تہے
تو عمر پر کچہہ طعن نہین اور اگر مجوزین مین سے تہے تو نلانا کاغذ کا کسو ادبی ہی اسلیئے کہ حضرت بعد اس
گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اس مدت دراز مین انکو لکہوا لینا تہا بلکہ خود حضرت کو لکہوا دینا تہا معلوم ہوا
کہ کوئی امر واجب نہ تہا غالبًا انہین تین چیزون کی وصیت کو لکہواتے جنکو ربو چکین اور حضرت کے یہان
سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکہنے کا دستور نہ تہا اور قرآن سب پورا ہو چکا تہا اسواسطے اصحاب کو تامل
ہوا تہا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچہا تہا لیکن حضرت نے نفرمایا اسی سے ثابت ہوا کہ کوئی امر واجب
نہ تہا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسلیئے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تہی اور عمر فاروق
نے جو کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا مطلب یہہ نہین کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بہی حاجت
نہین بلکہ مطلب یہہ ہی کہ سب کے بعد قرآئین اکملت لکم دینکم کی آیت اوتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا
یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن و حدیثین دین کی تفصیل ہو چکی اسلیئے عمر نے حضرت کو
عین شدت بیماری مین لکہوانیکی تکلیف دینا مناسب دیکہا نہ یہہ حکم رسولخدا کو رد کیا ہو یا کہا ہو کہ مین عمل نہین
کرتا اسواسطے کہ نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہہ عین محبت و خیر خواہی و کمال ادب ہی کہ واسطے تخفیف رنج کے

بحضور شور دیا مانع منع کرا سے حاضرین کہا کہ ہمکو کتاب اللہ بس ہی اور بالیقین ارادہ آنحضرت کا
خالف کلام الٰہی ہوگا بلکہ اگر خطاب ہو بکچھ مخصوص حق جناب مرتضوی کہین اون سے کہ کیا یہ
کہ کاتب وحی تھے اور تحریر مکاتبات انہین کو تفویض تھی چنانچہ اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی نے
اس الزام کو تجرید العقائد مین مطاعن عمر فاروق مین داخل نہین کیا فاسلم **قوله** شیخ عبد الحق
دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بعد اس کلام کے غشاوہ تقلید چشم انصاف پر ڈالکے لکہا ہی کہ
فہم ابن عباس مین یون تہا کہ آخر وقت حیات مین کوئی وصیت آنحضرت کے وجود مین آدیگی
کہ موجب رفع جدال و نزاع کا ہوگا اور جو بیشتر فہم مین لوگونکے آتا ہی اور خیال مین گذرتا ہی
یہہ ہی کہ مقصود آنحضرت کا تعین خلیفہ تہا کہ بعد آنحضرت کے ہوویگا اور لفظ حدیث وحال مین اوپر
دلالت نہین خدا جانے کیا چاہتے تھے ظاہر یہہ ہی کہ مجدد الاحکام و شرائع و فرائض وضروریات
دین کو بیان فرماتے اور بعضے مواعظ و نصائح مناسب وقت دولاتے فقد اس فاضل کی تقریر
کو کہ سخن سازی اوسکی طشت از بام ہی دیکہو **جواب** بدون بیان وجوہ سخن سازی از نقض
مقدمات مرام کی کلام آپکا اسمقام مین علی طرف التمام ہی کیونکہ منصب آپکا منصب مستدل ہی
کہ روایات اہل سنت سے استدلال اونکے رد مذہب پر کرنا چاہیے اور منصب مجیب کا منصب
مانع ہی اسلیے کہ علم مناظرہ مین مقرر ہی کہ الموجہ مانع والمانع یکفیہ الاحتمال پس توجیہ فاضل
مذکور کی موجہ ہی اور تہمت سخن سازی آپ پر منقلب **شعر** واذا لم تر الہلال فسلم ۞ لاناس راوہ
بالابصار **قوله** اور نیز کتاب مذکور مین اسی جگہہ لکہا ہی ہرگاہ حضرت دوات و قلم و کاغذ طلبید
عمر مانع آمد و بہ ہذیان منسوب کرد و بر بالین آنحضرت آوازہا بلند شد بعضے میگفتند کہ بجا آورنا
حکم ضرور است و عمر و ہمراہیان او برخلاف بودند آنحضرت از شور و شر ناخوش شد و ہمہ را
از حجرہ پاک خود بدر کرد **جواب** اس مخلص نیاز مند نے اس عبارتکو مدارج مین بتدقیق وصل
قطعۂ قرطاس تلاش کیا نہ پایا **شعر** سخن نا شنودہ مگوئی ۞ قصہ نا نوشتہ مخوانی ۞ لیکن
کتاب سلیم اسپر دال ہی کہ مقبول سائی امامیہ بہی اس واقعہ مین شریک تھے اور تصانیف مجلسی

وغیرہ محققین بزعم خود مثل حق الیقین و بحار الانوار و حیات القلوب و مہجۃ اور امثال انکے دلالت
کرتے ہین اسبات پر کہ نسبت ہجر کی بجناب سید البشر دشنام غلیظ تھی پس گویا مقصود ذکر اس
واقعہ سے بدلالت التزام رسوا کرنے حضرت سلمان وغیرہ مقبولین مسائی شیعہ کی ہوگی کہ انھون نے
اس دشنام کو سنا اور سانس تک نہ لی اور انکار تک کیا اور سب سے زیادہ اعتراض متوجہ بجناب امیر تقی
ہی کہ اسد اللہ الغالب اس معرکہ مین قبل از خلافت خلفا مانند جنین رحم کے پردہ نشین ہو گئے
اور مثل خاتون کے گھر مین چھپے اور مطلق انکار نسبت ہذیان کا عمر فاروق پر نکیا عیاذاً باللہ من ذلک
قولہ باواز بلند تکلم کرنا روبروی آنحضرت کے منع ہی اور موجب حبط عمل قولہ تعالی لاترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون شیخ نے
مدارج مین کہا کہ یہ آیت حق ابوبکر و عمر مین اوتری ہی انتہی حاصلہ جواب یہ قول آپنے
حاشیہ کتاب پر بطور افادہ جدیدہ ثبت کیا ہی سو اسمین سراسر غلط فہمی و چشم پوشی حق سے
ہی کیونکہ قطع نظر اسکے کہ معنی نزلت الآیۃ فی کذا سابق مذکور ہو چکے ہین حاصل کریمہ کا یہہ ہی
کہ رفع صوت آواز پیغمبر پر منع ہی نہ آپسمین اور آپسکی رفع صوت بتقریب مناظرہ و مشاجرہ
بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جاری تھی اوسکو منع نہین فرمایا بلکہ اشارہ قرآن اسکو
تجویز کرتا ہی دو طرح پر ایک اس لفظ سے فوق صوت النبی کیونکہ یہہ نہین فرمایا بینکم عند النبی
دوسرے اس لفظ سے کجہر بعضکم بعضا معلوم ہوا کہ جہر بعض کا بعض پر جائز ہی چنانچہ قصہ
بنی تمیم مین جسکو ہمنے مدارج سے نقل کیا اسیطرح پر واقع ہی معہذا دلیل اسکی کہ یاوہی
صوت عمر فاروق یا ابوبکر تھی کیا ہی کیونکہ حجرہ شریف مین جماعت کثیر تھی اور بنی ہاشم
وغیرہ جمع تھے جیسے جناب امیر و عباس اور جہان ایسا ہوتا ہی وہان بے شبہ آوازین
بلند ہوتی ہین اور ارشاد نبوی کہ لاینبغی نہین تنازع نزدیک میرے اسکی دلیل ہی در آنحضرت
اوسوقت اسی آیہ لاترفعوا اصواتکم سے استدلال کرتے فتدبر ولاتکن من الغافلین
قولہ بلفظہ باوجود اسکے تین وصیت کین ایک یہہ کہ مشرکون کو جزیرۂ عرب سے نکال دیا دوسرے

جواب وصیت سوم

کہ جماعت وفود کو تمہارے پاس آویں اونکو جائزہ و صلات دینا جسطرح مین دیتا تہا اور وصیت
تیسری کو راوی بہول گیا یا اوسکے اظہار مین مصلحت نہین دیکہی کذا قال العلماء رحمہم اللہ تعالیٰ قول
وصیت تیسری وہی ہی کہ روز غدیر بسبیل اعلان فرمائی تہی سنیون نے عمدًا بہلادی اور
شیعہ آل محمد کو یاد اور دل پر نقش ہی اوس سائل ہین جواب یہہ یاد داری شیعہ آل محمد
کی بیجا ہی اسلیئے کہ قبل آپکے علامہ حلی نے کشف الحق مین بمطاعن عمر بابت منع قرطاس
لکہا تہا ارادان ینص حال موتہ علی ابن عمہ فمنعہ عمر انتہی اور اسکے جواب مین فضل روزبہان نے
فرمایا ہی ہذا من باب الاخبار بالغیب لم لا یرید ان ینص بخلافۃ ابی بکر و قد وافق ہذا ما روینا عن
عائشۃ انہ قال ادعی لی ابابکر اباک حتی اکتب لہ کتابا انتہی اور یہہ کلام نزدیک اہل مناظرہ کے
منع ظاہر ہی مع سند اور اسکے جواب مین حسب قوانین متعارفہ مناظرہ ذکر دلیل ابطال
احتمال واجب تہا سو قاضی نور اللہ رطل بوق ذہب اللہ بنورہ نے تصحیح اس احتمال کی بجد
و تقریر علم سلف حاضرین کی اور کہا فلا یلزم الاخبار بالغیب انتہی حالانکہ جواب منع مین
استدلال چاہیے نہ ابداع احتمال بناءً علی ہذا یہہ حدیث آپکا اسجگہہ حکم ضراط وحدت کا رکہتا
ہی علی الخصوص اوسوقت کہ نزدیک اہلسنت کے جناب امیر سے بروایت نعیم بن زید ثابت ہو کر
قال علی امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آتیہ بطبق یکتب فیہ ما لا یضل امتہ فخشیت ان
یفوتنی نفسہ قال قلت انی احفظ واعی قال اوصی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وما ملکت ایمانکم رواہ احمد
پس اگر قصۂ غدیر بیجا وصیت سوم شیعہ آل محمد کو یاد ہی تو یہہ وصیت زبان آل محمد سے
اہلسنت کے دل پر نقش ہی معذلک یہہ دعوی اپکا کہ حق الیقین مجلسی سے مسروق ہی مخالف
قیاس ہی کیونکہ جب آنحضرت نے سامنے ہزارون آدمی کے میدان خم غدیر مین خطبہ ولایت
مرتضوی پڑہا اور اونکو مولائی ہر مومن و مومنہ فرمایا اور وہ قصہ مشہور آفاق اور زبان زد
خلائق بھی ہو گیا تو اب کتاب لکہنے سے کیا حاصل اسلیئے کہ جب باوجود اوس قدر غین شدید
تاکید مزید و شہرت مدید کے کسینے موافق وصیت غدیر کے عمل نکیا تو اب اس تحریر نے کیا

کہ باتین دو چار آدمی کے ہوتی کیا فائدہ تھا جنہون نے باوجود کثرت دواعی کے اوس کا
اخفا کیا تھا وہ اوسکا اخفا بلکہ انعدام بطریق اولی کرتے اور صاف منکر ہو جاتے اور بعض
شیعے جو کہتے ہین کہ اس صورت مین حق تلفی امت کی نہوتی سو یہہ بات صحیح نہین کیونکہ بر تقدیر کتابت
کتاب یا امر جدید لکھتے زائد تبلیغ سابق پر یا اوسکے مخالف و ناسخ یا تاکید یا سبق و مبلغ کے سوا
ان تین شق کے اور احتمال پایا نہین جاتا سو شق اول و ثانی مین تکذیب کریمہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
کی لازم آتی ہی اور شق سوم مین کچھہ حق تلفی امت کی نہین ہوتی اسلیے کہ تاکید پیغمبر تاکید
باریتعالی سے زیادہ بالاتر نہوتی جو تاکید خدا کو نہ مانتے وہ تاکید پیغمبر کو کب سنتے اور اگر
یہہ کتاب باستخلاف مرتضوی ہوتی اور امت بسبب اوسکے گمراہی سے بچتی تو مفاد اوسکا یہی
ہوا کہ ساری امت قائل بامامت علی و نفی امامت غیر ہوتی سو یہہ اعتقاد بالجزم و الیقین موجب
عدم ضلالت نہین کیونکہ سارے فرق کیسانیہ و اسمعیلیہ و زیدیہ و ناوسیہ و افطحیہ وغیرہ قائل ہین
ساتھہ امامت مرتضوی کے معہذا اشد ضلالت مین گرفتار ہین حتی کہ اثنا عشریہ بھی اونکو باوجود
اس اعتقاد کے گمراہ جانتے ہین چنانچہ عبارت سامی و عبارت حسین علی برادر سجاد علیخان
بابت اس بیان کے سابق گذر چکی ہی غرضکہ ہر تقدیر بر عدم کتابت وصیت سے نہ حق امت تلف
ہوا اور نہ کوئی مہمہ رہ گیا اور نہ کسی طرف طعن عائد ہوئی اور نہ کوئی مطعون ٹھیرا یہہ خیال باطل
بعینہ مانند خیال غیبت امام مہدی آخر الزمان وسواس صرف ہی اور مرض وسواس کی کچھہ
علاج نہین تذییل مخفی نرہے کہ مدار مخالفت کا درمیان شیعہ و سنی کے مسئلہ امامت ہی اور
یہہ مسئلہ موقوف ہی پانچ اصل پر کہ ہر ایک اونمین سے غیر ثابت ہی از روی ایسی دلیل کے
کہ قابل سماعت ہو اصل اول خلیفہ بلافصل ہونا جناب امیر علیہ السلام کا اصل دوم منحصر ہونا
ائمہ ہدی کا ایک عدد مین کہ نہ دس سے زیادہ ہون نہ کم اصل سوم طویل العمر و مختفی ہونا امام
اخیر کا یا رجعت بعد الموت علی اختلاف فرقہم فی ذلک سو یہہ تینون اصلین از روی کتاب اللہ
و اخبار متواترہ کے کسیطرح ثابت نہین ہو سکتین وَلَوْ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا اصل چہارم

ارتداد وکفر وکتمان حق واظہار باطل واجماع کرنا صحابہ کا امور شنیعہ پر حالانکہ آیات بینات واضح الدلالات ناطق ہین اونکے حسن حال ومآل پر اصل پنجم اعتقاد تقیہ ہی حق ہین ائمہ ہدیٰ کی کہ جو حق واسطے شیعہ کے ظاہر کرتے تھے اوسکو اورون سے چہپاتے تھے حالانکہ وہ دوسرے بہی انکے شاگرد وتلامذہ تھے اور اونہون نے انہین سے علم وطریقہ حاصل کیا تہا اور بے وجہ وباعث جہوٹ بولنا ائمہ ہدیٰ کو کیا ضرور تہا سو ہر ایک بات ان پانچون باتون سے کہ نزدیک امامیہ کے حکم ارکان خمسہ اسلام کے رکہتے ہین مخالف بداہت عقل و دلالت نقل کتاب وسنت مشہورہ نبوی ہین بلکہ منافی ومناقض جمیع شرائع سابقہ ولاحقہ یہان سے مخترع مبتدع ہونا اس دین مستحدث کا اور ماخوذ نہونا اوسکا خاندان نبوت سے ظاہر باہر ہی چنانچہ اسیلیے دلائل ان اصول پنجگانہ کے دو حال سے خالی نہین یا اخبار ہین کہ مجاہیل وضعفا ودسمونین سے مروی ہین کہ اصلا قرون سابقہ مین بین العلما مذکور نتھے اور رجال ان اخبار کے تا طبقہ عند الامامیہ مجروح مقدوح متہم بکذب وبے دیانتی ہین یا آیات قرآنی ہین کہ تمسک ساتہ صریح اون آیات کے ہرگز مطلوب تک نہین پہچا تا بلکہ باستعانت اسباب نزول وتخصیص وقائع کہ اکثر اونمین اخبار ضعیفہ موضوعہ ومفتری ہین سعد اک اصل مدعا پر منطبق نہین ہوتی مگر بضم مقدمات مخترعہ ممنوعہ پس جو عاقل ادنی تامل ان امور مین کریگا اوس حقیقت کار پر مطلع ہوگا اوسپر حال اس مذہب نیرنگ کا مثل مہر نیمروز واضح ہوجاویگا قولہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ جواب ختم رسالہ سے اس کریمۂ نظر لفظ رسالہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا سے استدعا استقامت ہی مذہب رفض پر اور هَدَيْتَنَا سے حقیقت تشیع اور مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً سے حسن جزا ستوہیہ سب مفہومات باطلہ بشہادت ثقلین خلاف دین مرضی حق ہین کما یلوح مما سبق اور بعد ظہور حقیقت حق وبطلان باطل کے طلب زیغ وضلالت کرنا اور اوسمین چشم رحمت الٰہی رکہنا معاذ اللہ تعالیٰ خدائے پاک سے ہجو کرنا ہی شعر ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت

دماغ بیہودہ وسخت وخیال باطل البتہ قولہ قد تم الکتاب جواب یہ تمام ہونا اوس وادی سے ہی کہ ترکی تمام شد قولہ یعون الملک الوہاب جواب یہ معونت اوس قبیل سے ہی کہ ان رسلنا یکتبون ما تمکرون قولہ بقلم سید احمد عفی عنہ جواب یہ قلم اوس باب سے ہی کہ جف القلم بما ہو کائن اور یہہ سیادت مصداق اسکی ہی کہ از اسپر نا خلف دختر بہتر کیونکہ جو سید خلاف طریقہ سید عرب و عجم ہی وہ بدنام کنندۂ نکونامے چند ہی اور اگر لفظ سید صرف جزو اسم ہی تو بہی بڑا ستم ہی کہ نام اچہا کام برا ع ہمچو رسگے خویش نیکو ساز خوے خویش را پا اور اگر یہہ کتابت باوجود تسنن کے ہی تو خدا کرے جملہ عفی عنہ انکے حق مین قبول ہو جاوے کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی لا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہی المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب بیفض انتساب کہ مطالعہ اسکا واسطے رہنمائی اور ہدایت گمروان بادیۂ غفلت و نادانی کے مفید کافی اور بہا مضامین بلند رتبہ عالیہ اسکا تیر کی جہل و وساوس شیطانی کا معالج شافی حق یہ ہی کہ آج تک کوئی کتاب نادر حاوی اور جامع فن کلام مین اس شرح و بسط کے ساتھ نمایاں اردو مین بدلائل معتمدہ و براہین مستند تصنیف و مروج نہین ہوئی کہ جسکے مطالعہ سے مبتدی کم علم بہی وجوہات باطلہ مختلفہ اہل تشیع کا عالم ہوکر مبحث اس فن مین عوام کو کیا رتبہ بلکہ خواص شیعہ ذوی علم کو بہی تحریر و تقریر مین الزام دیکر لاجواب و معقول کر سکے حسب فرمایش بعض ترقی خواہان اسلام کے واسطے ہدایت خلق اللہ کے چہاپی گئی کوئی اہل مطبع بدون اجازت بندۂ عاجز عبد الواحد کے قصد چہاپنے کا نہ فرماوے ❊

حامیان اختصاص کی جدول جنہوں نے زر تعدیہ یکمشت کرکے ایک ایک کو خرید فرمایا جزاہم اللہ خیرا

تعداد نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱	نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان صاحب بہادر	خویش رئیسہ بھوپال	دار الاقبال بھوپال	مار
۲	مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر	نائب اول ریاست بھوپال	ایضاً	مار
۳	جناب منشی محمد قدرت اللہ صاحب	مہتمم شاہ جہانی ریاست بھوپال	بنارس	صہ
۴	حکیم احسن اللہ خان صاحب بہادر		دہلی	عہ
۵	منشی عبد الکریم صاحب متوسل سرکار بزرگ		بھوپال	صہ
۶	جناب قاضی زین العابدین صاحب	قاضی	جلیل	صہ
۷	بخشی عتیق اسد صاحب	بخشی	بھوپال	صہ
۸	شیخ عبد الواحد صاحب ابن حافظ عنایت اللہ مرحوم	مہتمم مطبع سکندری	نوتنی	صہ
۹	مولوی علی عباس صاحب	افسر مدارس بھوپال	چریاکوٹ	صہ
۱۰	مفتی محمد رسول صاحب		بھوپال	للعہ
۱۱	مفتی محمد جنید صاحب		ایضاً	للعہ
۱۲	مولوی سعد الدین صاحب	نائب سر راجہ صاحب بہادر	نکمرلاوی	معہ
۱۳	میاں عبد الحمید خان صاحب	مدرس اردو	بھوپال	صہ
۱۴	منشی نجم الدین احمد صاحب	مدرس انگریزی	بردوان	عمار
۱۵	جناب غلام مخدوم خان صاحب	مہتمم اپیل	خیرآباد	عمار
۱۶	حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر	نائب بخشی ریاست	ایضاً	عمار
۱۷	منشی حکیم الدین صاحب	سررشتہ دار		عمار
۱۸	کپتان عبد العزیز خان صاحب	کپتان		للعہ

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱۹	مولوی افضال علی صاحب	ناظم مغرب	بھوپال	عما ر
۲۰	شیخ مشرف علی صاحب	تحصیلدار		عما ر
۲۱	حافظ سعادت خان			عما ر
۲۲	شاہ میر خان صاحب			عما ر
۲۳	محمد غلام رسول خانصاحب	نائب کوتوال	بھوپال	عہ ر
۲۴	جناب غلام حضرت خانصاحب		رام پور	عہ ر
۲۵	سید عبد العلی صاحب	نائب ناظم		عہ ر
۲۶	خواجہ بہار الدین صاحب		بھوپال	عہ ر
۲۷	میاں احمد اکبر صاحب		ایضاً	عہ ر
۲۸	سردار محمد خانصاحب		ایضاً	عہ
۲۹	جناب علی محمد خانصاحب	قلعدار بھوپال خاص	ایضاً	عما ر
۳۰	منشی شمس الدین صاحب	ملازم سرکار بزرگ	ایضاً	عہ ر
۳۱	مولوی عبد الرحمان صاحب	داروغہ کوٹھہ فتحگڈھ	ایضاً	للعہ ر
۳۲	قاری سعادت صاحب	مہتمم مساجد بھوپال	ایضاً	عما ر
۳۳	حافظ سید محمد صاحب		سورت	عہ ر
۳۴	سید احمد صاحب	مدرس مدرسہ جہانگیری بھوپال	دہلی	عما ر
۳۵	جناب عبد اللہ خانصاحب	اخبار نویس کوتوالی بھوپال	بھوپال	عہ ر
۳۶	منشی واجد خانصاحب	تھانہ دار جہانگیر آباد		عہ ر ٹ
۳۷	مولوی محمد ایوب صاحب	نائب قاضی بھوپال		عہ ر

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۳۸	مولوی الطاف حسین صاحب	روزنامچہ نگار محکمہ مدار المہام صاحب بہادر	عظیم آباد	عہ
۳۹	منشی جعفر حسین صاحب	منشی محکمہ اشاعت بھوپال		عہ
۴۰	منشی فدا حسین صاحب		گنگوہ	عہ
۴۱	سید امیر الدین صاحب حسینی			عہ
۴۲	میاں غلام احمد صاحب	خوشنویس	لکھنؤ	عہ
۴۳	منشی اصغر محی الدین صاحب	کاردار نواب محمد خاں صاحب بہادر		عہ
۴۴	میاں عبد الکریم صاحب	مدرس فارسی مدرسہ بھوپال		عہ
۴۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	مہتمم سالانہ داران بھوپال		عہ
۴۶	منشی عنایت حسین صاحب	مہتمم اپیل		عہ
۴۷	منشی سید حافظ مظفر حسین صاحب	سررشتہ دار محکمہ اپیل		عہ
۴۸	حکیم سید مہدی حسن صاحب	ناظر محکمہ عدالت دیوانی		عہ
۴۹	میاں رحیم بخش صاحب	ملازم محکمہ اشاعت بھوپال		عہ
۵۰	جناب نجاور خان صاحب	ملازم محکمہ اشاعت بھوپال		عہ
۵۱	مولوی محمد عمر صاحب صوفی		گوپامؤ	عہ
۵۲	مولوی محمد حسین خاں صاحب انساء و از غلام نادر خاں صاحب		شاہجہانپور	عہ

ذیل الاغلاط

مخفی نہ رہے کہ جو غلطی اعراب کی تھی یا الفاظ کی یا مانند غیرہ کی اوس سے قطع نظر کرکے بعجالۃ الوقت غلطی فرو گذاشت نقط یا تبدیل حرف و کلمہ کے اس جگہہ لکھی باقی کو ذہن سلیم صاحب فہم پر چھوڑا کیونکہ طبع انسان محل نسیان ہی اور عصمت کامل خطا سے شان حضرت سبحان ہی نہ صفت بشر ضعیف البنیان واللہ ولی التوفیق والاحسان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۴	مستدیم	مقوم
۵	۱۷	زبان	زبان
۹	۹	مبین	مبتین
۷	۱۰	لیجاتی ہین	لیجاتی ہی
۸	۷	ترجمہ	ترجمہ
۸	۷	قولہ	قولہ
۱۹	۱۴	بیان یا دلیل	یا بیان دلیل
۱۱	۲	جامہ پوش	جامہ جی پوش
۱۱	۱۶	بررہ	براہ
۱۶	۳	وہ بدیہی	وہ بھی بدیہی
۱۸	۹	خصوصا حنفیہ	خصوصا در بیان حنفیہ
۱۹	۳	سنہ ھ تمام	سنہ ھ مین تمام
۱۹	۳	مردان حمار	مردان حمار ہی
۱۹	۲۱	السلام سے ہی	السلام سے ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۷	سہوًا غلطاً	سہوًا ظلناء
۲۵	۲۰	حادثہ	حادث
۲۷	۱۵	سہوا	سہوٗ
۲۸	۵	بمناسب	بمناسبت
۳۰	۷	استفاد	استفادہ
۳۰	۱۲	ائمہ اثنا عشریۃ	ائمہ اثنا عشر
۳۰	۱۶	و تفتیش	او تفتیش
۳۱	۱۵	تحفہ بزعم	تحفہ کا بزعم
۳۲	۲۰	وردرد روافض	وردرد روافض
۳۴	۱	مختلف	مستخلف
۳۴	۵	مذہب اہل سنت کی	مذہب اہل بیت کی
۳۷	۱۳	و شیر	و مشیر
۳۸	۱۳	یہی خیر	بھی خیر
۴۰	۲	متوجہ	متوجہ
۴۲	۱	عذر خواہی	عذر خواہی
۴۲	۴	فانتظر و تنظر	فانتظر وانتظر
۴۲	۲۰	کامگار فرقہ	کامگار از فرقہ
۴۳	۱	بن امیہ	بنی امیہ
۴۴	۱۰	کابلی کا	کابلی کا ہی

صفحہ	سطر	غلط	[illegible]
۴۵	۱۲	اول ولائل	اون دلائل
۴۵	۱۳	فرق بین	فرق بیّن ہی
۴۶	۱	یاعلی	باعلی
۴۶	۹	کیا ہی	کھا ہی
۴۶	۱۱	بارائحہ	یارائحہ
۴۶	۱۸	عصائب نواصب	عصائب النواصب
۴۶	۱۸	سفیتہ النجاۃ	سفینتہ النجاۃ
۴۷	۱۱	منقضی	منفی
۴۷	۱۴	کمالات	کلمات
۴۸	۱۴	کیا ہی	کہا ہے
۴۹	۱۰	تنزیہہ	تنزیہہ
۵۹	۱۷	دیاہی	دیاہی کہ اگر
۵۰	۶	برور	برادر
۵۰	۶	نعمان بن	قتادہ بن نعمان بن
۵۲	۵	کانہ عامہ	کاہی نہ عامہ
۵۲	۹	جمیت	جمعیت
۵۲	۱۱	اخبار	اخبار اصحاب
۵۳	۴	صوارم	صاحب صوارم
۵۳	۱۹	ہیچک اوعا	ہیچیک این اوعا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	حضرحی	حضرمی
۵۷	۱	لیس وجہ	لیس لہ وجہ
۵۷	۲۱	الکزب	الکذوب
۵۸	۹	صابح سے	صالح سے
۶۴	۷	پہکوا دیا	پہکوائے
۶۴	۱۴	اوسکو	قرآن
۶۶	۷	عدیم	عدم
۶۶	۹	مستزادہی	مستزاد نہین
۲۸	۹	معتبرین	معتبرین
۶۹	۳	ارمداد	ارتداد
۶۹	۱۰	پہیکی گین	پہینکین گے
۷۳	۳	ان محالف	ان مین مخالف
۷۴	۱۱	جعفر جابعہ	جفر جامعہ
۷۵	۱۲	باجمع	یاجمیع
۷۶	۹	ہوسکی ہے	ہوسکتی ہی
۷۶	۱۹	کلینی	کلبی
۷۶	۲۰	کلینی نے	کلبی سے
۷۷	۵	ثالبی	ثعلبی
رر	۴	اورسے	اور اسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۵	کی ارشاد	نی ارشاد
۷۹	۱۱	عوام	عام
۷۹	۱۲	سے قرآن	اسی قرآن
۷۹	۱۹	ین بکثرت	ین ہوا بکثرت
۸۰	۱۷	حجت ترتیب	بحیثیت ترتیب
۸۴	۸	بذیل	ہذیل
۸۹	۱۵	داخل نہین	داخل عترت نہین
۹۲	۲۰	تحاشے کی	تحاشے سے
۹۳	۲	پہرنہ انی	پرنہ انی
۹۴	۷	الزرکنی	الزرکشی
۹۶	۵	مشتوہدی	مشتہدی
۹۶	۱۷	اشتہر	اشہر
۹۷	۳	خروج کی	خروج عکرمہ کے
۹۷	۵	نقصان	نقص
۱۰۲	۱۳	مقابلہ کتاب	مقارنت
۱۰۶	۷	خلافت عام	خلافت سے عام
۱۰۶	۱۱	حقیقت	حقیت
۱۰۸	۲	باتمام	ناتمام
۱۰۸	۱۳	بن محرمہ	بن مخرمہ

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
برابر دیکھے پاتی	برابر پاتی	۵	۱۰۹
براہت	برایت	۱۹	۱۱۲
ہوئی	ہولی	۲	۱۱۵
مخافت	محافظت	۱۱	۱۱۶
شبہات	شہابے	۲	۱۱۸
آنحضرت سے فرمایا	آنحضرت سے	۱۷	۱۱۹
متواتر ہی	متواتر	۶	۱۲۱
لقولہ تعالی	کقولہ تعالی	۲	۱۲۱
معصوم نہو گا	معصوم نہو	۱۷	۱۲۲
بن معقل	بن معقل	۳	۱۲۳
انکی وظائف	اونکی وظائف	۲۷	۱۲۳
حضرت غوث اعظم	حضرت اعظم	۲	۱۲۴
ہوگیا	ہوگیا	۱۰	۱۲۴
ہری کی کہ	ہری کہ	۱۲	۱۲۴
ان حکایات	ان حکایت	۱۱	۱۲۶
ساتھہ اتنا اور	ساتھہ اور	۱۴	۱۲۶
سمجھا جاتا ہی	سمجھا تا ہی	۱۷	۱۲۶
دعوت	دعوی	۱۴	۱۲۷
حظ درجات	خط درجات	۱م	۱۲۷

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۱۴	نام صبا	ناصبیا
۱۳۱	۴	کلمونکونام	کلمونکانام
۱۳۲	۸	ابن مکتوم	ابن ام مکتوم
۱۳۲	۱۶	نہج البلاغہ مین	نہج البلاغہ مین فرمایا ہی
۱۳۲	۲۱	فارزق	فارق
۱۳۳	۱۵	بعد شہرت	بعدم شہرت
۱۳۶	۱۰	بسبب ہونی	بسبب نہونی
۱۳۷	۱۳	کیا ہی	کی ہی
۱۳۸	۲۱	خواب	خواب مین بھی
۱۴۰	۱۰	معلوم ہوا	معلوم ہو
۱۴۰	۲۱	تواوس	توبھی اوس
۱۴۱	۵	کرمیہ بعض مین ہی	کرمیہ بعضہم اولیا بعض مین ہے
۱۴۲	۱۵	خلافت	خلافت ہو
۱۴۲	۱۵	حدیث ثابت	حدیث صحیح ثابت
۱۴۳	۶	تواحادیث	توجو احادیث
۱۴۴	۳	وضع	وضعی
۱۴۴	۸	بعینہ اسکا ہے	بعینہ ایسا ہی
۱۴۴	۱۸	حرف	صرف
۱۴۶	۱۳	تصور	قصور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۴	بتقابلہ قرآن	مقارنہ قرآن
۱۴۷	۲۰	ائمہ منتشر	ائمہ مین منتشر
۱۴۰	۱۵	یعقوب بنانی	یعقوب ملتانی
۱۵۱	۱۰	سجرانی	بحرانی
۱۵۳	۱۵	تشیعی	شیعی
۱۵۵	۹	حاصل پاس	حاصل ہونے پاس
۱۵۵	۱۵	کی خلیفہ	کی بسبب خلیفہ
۱۶۰	۷	جنا سیر	جناب سیر
۱۷۰	۷	لقیتم	لقیتہم
۱۷۰	۲۱	ضعیف السجاد	خفیف السجادۃ
۱۷۲	۱۸	علی الباطل	الباطن
۱۷۲	۲۰	حبّت	جبّت
۱۷۲	۹	کتاب اللہ	کتاب اللہ ہی
۱۷۴	۱	جواب	قولہ
۱۷۴	۳	فی وضعہا	فی دفعہا
[illegible]	۵	[illegible]	ہبہ قرار
۱۷۶	[illegible]	پہنچیگا	پہنچ گیا
۱۷۷	۱۴	[illegible]	ہبہ ہوتا
۱۷۷	۲۱	خط درجات	متغیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۴	۱۳	حق سے	طریق حق سنی
۱۷۹	۷	غصب اغصاب	غضب اغضاب
۱۸۰	۵	اقول افعل	افعل
۱۸۰	۸	علل الرابع	علل الشرائع
۱۸۵	۱۴	تاریخ کبیر	تاریخ کبیر
۱۸۵	۱۹	کہ روایتین	کہ صحیح روایتین
۱۸۷	۱۵	رنبج	زنبج
۱۹۱	۶	صواب دید	اونکی صواب دید
۱۹۶	۲۱	مجمع البیان	مجمع البیان مین نہی
۱۹۷	۴	کی مرضی	کی راہ و مرضی
۲۰۰	۱۱	ذلیل بنایا	ذلیل بنایا
۲۰۰	۱۰	کلام کلام	کلام
۲۰۴	۱	صحابی ہون	صحابی ہین
۲۰۹	۵	منصوص ہی اور نفاق	منصوص ہے ہیمان اور ایمان منصوص ہے اور نفاق
۲۰۹	۱۶	جین	جبن
۲۰۸	۱۹	برای تام	+
۲۱۰	۹	کیا	کہا
۲۰	۱۷	انقیادو امر	انقیاد او امر
۲۱۰	۱۸	یا ایالغین کوع یا مدعیان	یا ایالغین کوع و مدعیان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۷	دعوی ادعار	ادعا
۲۱۱	۱۹	ہی	بھی
۲۱۲	۷	ابوبکر عمرو	ابو عمرو
۲۱۷	۱۳	نکل گیا ہی	نکلا ہے
۲۱۸	۲۰	صالح	صاحب
۲۱۹	۸	وغیرہ سے اخبار	وغیرہ اخبار سے
۲۲۱	۹	ظاہری اور تیسری تبلیغ	ظاہری اور ستبلیغ
۲۲۱	۲۰	قہر الٰہی ہی	قہر الٰہی ہی نہ لطف الٰہی
۲۲۳	۲	بعد تسلیم	بشرط
۲۲۳	۲۱	پشت ہفت	پشت ہفتم بن
۲۲۴	۱۹	قطعی کیا	قطعی کہا
۲۲۵	۱	غیر موقوف	غیر معروف
۲۲۵	۱۹	عن الثناء	عن المتنا
۲۲۶	۲	محاملہ	معاملہ
۲۲۷	۲	قول شیخ قول	قول شیخ از قبیل قول
۲۲۷	۱۶	کہ ابوبکر	کو ابوبکر
۲۳۳	۲۱	بھی	یہی
۲۳۳	۲	جسمیت وتشبیہ	نہ جسمیت وتشبیہ
۲۳۴	۱۴	صحیفہ کا پا	صحیفہ کاملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۶	۱۶	مکاتیب	مکاتب
۲۳۷	۱۶	نہین معذلک	نہین ہوسکتے معذلک
۲۳۸	۲	نہین	نہین ہوئی
۲۴۱	۶	تفصیل	تفضیل
۲۴۲	۷	آپ	اپ
۲۴۲	۱۶	اجل الطعن	احل الطعن
۲۴۲	۲۱	شیعتنا مینا	شیعتنا عن مینا
۲۴۳	۸	شیعۃ	شیعۃ ہی
۲۴۳	۱۳	انہ قرائح	انہ قرآن
۲۴۴	۱۰	وتحکیم ما	وتحکیم بما
۲۴۶	۵	حنیفہ	ابوحنیفہ
۲۴۶	۶	یا بارون	یا ہارون
۲۵۳	۱	موجود ہین	موجود نہین
۲۵۳	۱۸	مسکرات سے	مسکرات سے ہو
۲۵۴	۱۶	لائق تہا	لائق تھا نہ عمر پر
۲۵۵	۲	بتعدد	بتعمد
۲۵۵	۱۹	نہج الکرامتہ	نہج الحق ونہج الکرامۃ
۲۵۸	۴	جعلنا ائمہ	جعلنا ہم ائمۃ
۲۵۸	۱۶	انجام الفتن	انجام الفتن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱۶	ابن قاضی	بن قاضی
۲۶۰	۱۷	کسی قول سے کے	کسیکی قول کے
۲۶۲	۴	امام نائب	نائب امام
۲۶۵	۵	حجت اور	حجت ہون اور
۲۶۵	۷	مذہب حنفی را و مالکی را	مذہب حنفی را حنفی
۲۶۸	۱۴	زیادت	زیارت
۲۶۹	۱۵	جاوی ع	جاوی تمکو ع
۲۷۴	۷	حضرت نے	حضرت نے فرمایا
۲۷۴	۶	اور تثویب	اور یہ تثویب
۲۷۴	۱۱	احشیت	حشیت
۲۷۴	۱۲	ادای فی البیت	ادای تراویح فی البیت
۲۸۰	۱۸	لعن بالمومنین	لعن مومنین
۲۸۱	۱۵	لاعنین وملعونین	لاعنین ملعونین
۲۸۲	۶	بلکہ فرق	بلکہ جمیع فرق
۲۸۳	۱۴	کفار سا ہی	کفار کاسا ہی
۲۸۵	۵	بنو مدیح	بنو مدلج
۲۸۵	۶	یہہ ییامہ ہی	یہہ ییامہ مین ہی
۲۸۷	۵	مختلف	متخلف
۲۸۷	۱۳	قطع کرکے	قطع نظر کرکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۸	تحقیق طعن	تحقیق نفی طعن
۲۸۸	۱۹	امام حسین	امام حسن
۲۸۸	۲۱	روپیہ معاویہ نے لیے	روپیہ لیے معاویہ نے
۲۸۹	۱۴	خلاف ظاہری	خلافت ظاہری
۲۹۲	۱۸	اپنی تہی	تمہاری تہی
۲۹۴	۱۳	الخوارج والغدرۃ	الخوارج والغلاۃ
۲۹۵	۸	اوسکو تدبیر	اوسکو کسی تدبیر
۲۹۶	۹	یا علی	باعلی
۲۹۸	۸	حدیث غریب	حدیث مذکور غریب
۲۹۸	۱۳	نہ عامہ اہل اسلام جیسے خوارج الخ	جیسے خوارج وروافض نہ عامہ اہل اسلام کو
۲۹۸	۲۱	مشتمل ذکر	مشتمل ہی ذکر
۲۹۹	۵	نقل رجال	نقد رجال
۳۰۱	۲۱	جب شیعہ	جیسا شیعہ
۳۰۲	۵	حقیقت خلافت	حقیت خلافت
۳۰۲	۱۴	حقیقت رسالت	حقیت رسالت
۳۰۴	۵	الیسی نہ بینی	النسی نہ بینی
۳۰۹	۸	اوسکا بہی	اوسکا بہی
۳۱۰	۱۸	حقیقت	حقیت